Presented by: Rana Jabir Abbas

قال النبی الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین احسن ترین ازمنہ از تازہ افاضات مجمع الفیوض والبرکات جامع الفضائل
والکمالات یکہ تاز میدان تاریخ دانی علم افراز معرکۂ تحقیق معانی گرم رفتار منازل شریعت
قافلہ سالار مراحل طریقت مطلع انوار العرفان نور طلعت نوع الانسان اعرف
جامع البشر اشرف جوامع اہل النظر حضرت مولانا شاہ حافظ علی انور
قدس سرہ العزیز بالمع الشمس والقمر نسخۂ کرامت صحیفۂ شہادت نامہ

یعنی

شہادت نامہ

سنہ ١٣٢٥

بار دوم حسب فرمائش صاحب عقل و دانش سخندان نکتہ پرور
قدردان اہل جوہر مجمع سعادات ازلی جناب
قاضی احترام علی خان صاحب رئیس کاکوری دوبارہ باہتمام
کمترین بندۂ عصیان مبتلی محمد عبد الولی مالک اخبار البیان عربی
ابن علامۂ آسی مولانا محمد عبد العلی مدراسی مرحوم و مغفور بحفاظت جملہ حقوق تصنیف

در مطبع اثنا عشری لکھنؤ ۲ جامہ طبع پوشید

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین کتاب شہادت نامہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	حمد و بیان فضیلت انسان	۹۳	حال فرزندان حضرت مسلم رض	۱۵۲	حضرت سیدہ فاطمہ بنت حضرت امام کا
۴	تمہید لطیف نعت منیف و سبب ارسال رسل	۹۴	حال آمادگی حضرت امام علیہ السلام کی روانگی کوفہ	۱۹۴	حضرت سیدہ سکینہ رض کا حال
۱۶	بیان اس امر کا کہ اہلبیت کو قبل اطلاع چند مضمون پر آتا ہے	۱۰۷	بیان ظہور صبح عاشورا	۱۵۷	بیان جانا اہلبیت رسالت
۱۸	بیان فضائل محبت اہلبیت	۱۰۹	بیان شہادت حُر		ابن زیاد بدنہاد کے پاس
۳۲	بیان وجہ حاصل ہونے مرتبہ شہادت کی خود	۱۱۰	بیان شہادت حضرت عبداللہ بن مسلم	۱۶۳	بیان روانگی قافلہ اہلبیت جانب دمشق
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بواسطہ	۱۱۲	بیان شہادت پسران عقیل رض	۱۶۶	بیان پہونچنا قافلہ کا دمشق میں
	حضرات حسنین ع اس کمال کا ملنا۔	۱۱۳	بیان شہادت فرزندان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار	۱۷۰	بیان روانگی اہلبیت کی مدینہ منورہ
۳۶	فائدہ بیان تحقیق لفظ عاشورا	۱۱۴	بیان شہادت حضرت عبداللہ بن حضرت امام حسن ع		طرف اور وہاں پہونچنا۔
	مع فضیلت اس دن کے	۱۱۵	بیان شہادت حضرت قاسم علیہ السلام	۱۷۵	بیان اختلاف مدفن سر مبارک
۴۲	بیان حسنین علیہما السلام کے بیٹے بنیکا	۱۱۷	بیان شہادت حضرت ابوبکر بن علی رض		حضرت امام علیہ السلام مع کربلا
	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے	〃	بیان شہادت حضرت عباس علمدار رض	۱۸۳	حال قاتلین بدمآل کا۔
۴۵	حال حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا	۱۱۹	بیان شہادت حضرت علی اکبر رض	۱۸۴	یزید پلید کا حال مع کیفیت واقعہ حرہ
۵۰	بیان حضرت امام کی خلافت اور اسکے ترک کا	۱۲۱	بیان شہادت حضرت علی اصغر رض	۲۰۱	حال معاویہ اصغر رضی اللہ عنہ
۵۴	بیان واقعہ شہادت حضرت امام علیہ السلام کا	۱۲۳	بیان شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام	۲۰۴	ابن سعد کا حال مع اور قاتلین
۵۹	بیان اولاد حضرت امام عالیمقام کا	۱۲۷	تحقیق تعداد زخم اندام حضرت امام عالیمقام رض	۲۱۰	عبیداللہ بن زیاد کا حال
۶۲	بیان حال حضرت امام حسین علیہ السلام کا	۱۳۰	فائدہ بیان اسپ امام عالیمقام رض	۲۱۴	مختار کا حال
۶۴	بیان استخلاف یزید	۱۳۱	وقائع بعد شہادت	۲۱۷	حجاج بن یوسف ثقفی کا حال
۷۳	بیان وفات امیر معاویہ اور تخت نشینی یزید	۱۳۸	بیان تعداد عمر شریف و کشتگان کربلا	۲۲۹	حضرت محمد بن الحنفیہ کا حال
۷۵	بیان حال مروان بن الحکم	۱۴۰	اسامی شہدائے اہلبیت جو کربلا میں شہید ہوئے	۲۳۳	عبدالملک کا حال
۷۸	بیان روانگی حضرت امام علیہ السلام	۱۴۱	دربیان حال حضرت سیدہ زینب	۲۳۶	فائدہ دربیان سنین ولادت و وفات ائمہ
	جانب مکہ معظمہ	۱۴۲	بیان اولاد شریف حضرت امام ع	〃	مختصر حال خاتمہ دولت بنی امیہ
۷۹	بیان وارد فرمانے حضرت امام کا حرم محترم میں	۱۴۴	دربیان حال حضرت امام زین العابدین رض		آغاز خلافت خلفای عباسیہ
۸۲	بیان روانگی حضرت مسلم جانب کوفہ	۱۵۲	حضرت علی اکبر وغیرہ کا حال	۲۴۰	خاتمہ دربیان سبب تالیف کتاب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال النبی الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة

الحمد للہ والمنة کہ درین حسن ترین ازمنہ از تازہ افاضات مجمع الفیوض والبرکات جامع الفضائل
والکمالات یکہ تاز میدان تاریخ دانی علم افراز معرکہ تحقیق معانی گرم رفتار منازل شریعت
قافلہ سالار مراحل طریقت مطلع انوار العرفان نو طلعت نوع الانسان اعرف
جامع البشر اشرف جوامع اہل النظر حضرت مولانا شاہ حافظ علی انور
قدس سرہ الاطہر بالمع الشمس والقمر نسخہ کرامہ صحیفہ شہامہ

یعنی

شہادت نامہ

۱۳۲۸ھ

باردوم حسب فرمائش صاحب عقل و دانش سخندان نکتہ پرور
قدردان اہل جوہر مستجمع سعادات ازلی جناب
قاضی احترام علی خان صاحب رئیس کاکوری دوبارہ باہتمام
مکین بندہ عصیان ممتلی محمد عبد الولی مالک اخبار البیان عربی
ابن علامۂ آسی مولانا محمد عبد العلی مدراسی مرحوم و مغفور بحفاظت جملہ حقوق تصنیف

در مطبع انوار البیان لکھنؤ طبع شد

STATE

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بجز تو نیست کسی مستحق مدح و ثنا
بباید آنکہ بعشق تو تن دہد بہ فنا
طلسم لا شکند ہر کہ نفی خویش کند
حسن ز بہر خدا شد شہید ز ہر جفا
کشید جام شہادت بمصطب توحید
کہ جان خویش و اسمای خویش کرد فدا
فتاد چون تن پاکش بروی فرش زمین

ستایمت کہ ستایش ہمین سزاست ترا
چرا کہ فانی عشق تو باقی ابدست
تواند او کہ رسد بر خزینۂ سر اللہ
حسین مظہر لطف خدای بود بہر
چنانکہ گشت مخاطب بسید الشہدا
گذشت از زن و فرزند و جان و مال و منال
زمین کرب و بلا شد فضای عرش علا

ہر آن کسیکہ بود طالب بقای ابد [illegible]
خوش آنکہ داد لقبنا خویش را بمود [illegible]
دو گوشوارۂ عرش خدای لم یز [illegible]
فنا ز بہر بقا شد بدشت کرب و بلا [illegible]
چنان بمصطبۂ عشق ذات شد مست [illegible]
زہے شکیب و خہے صبر و جود و استغ [illegible]
ز فیض خدمت پیران کاشفان ا [illegible]

شدہ بذکر شہادت زبان من گویا حمد و سپاس بے قیاس اور شکر و ثنای قدسی اساس اُس معبود احد محمود ہر نیک خالق منّان مالک جان و جہان کو کہ گرمی ہنگامۂ ماسوا اُسکی آفتاب ذات کا پرتو ہی اور رونق بازار شیونات متعدد مختلفہ و تعینات متنوعہ متکثرہ اُسکی تجلی صفات کا جلوہ حسب ہدایت فیض اشارت کنت کنزاً مخفیاً کے نقش اصلی اور باعث حقیقی اس پرتو فگنی اور جلوہ گری کا اُسی حسن ازل کے ظہور نور کا تقاضا ہی ہر چند سر حجب ازلی کل اشیا مین ساری ہی اور ذوق و شوق لم یزلی ہر ماسوا پر طاری جو ذرّہ ہی وہ تابش سے اس مہر منور کے ماہ درخشان جو قطرہ ہی وہ ریزش سے اس سحاب مرحمت کے بحر عمّان ہی اُسی سے کہا ہی کہ رند ہو یا پا [illegible] اُسی میکدے مین ہم پیمانہ ہین شیخ ہو کہ ترسا دونون اسی نغمے کے ہم ترانہ ہین بلکہ جسنے پردۂ غیب سے منہ [illegible] رحیق مختوم

ایک جرعے سے متوالا ہی ابیات

سدرہ نشینان سوا و پر زنند

رفرف [illegible] در زنند

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

گر سرِ چرخ ست پُر از ذوق اوست | در دل خاک ست پر از شوق اوست | رستہ خاک از کرمش دانہ ایست

از گل باغش ارم افسانہ ایست

مگر پھر بھی مکرمت خاص اسی بی بضاعت کو شامل ہوئی کہ قابلیت تحمل بار امانت گوہر نورانی انسان ہی کو حاصل ہوئی آئینہ شہود حسن ازلی یہی ٹھیرا اور گنجینہ اسرار وجود لم یزلی یہی بنا **ابیات**

عکسِ آئینہ عالم او شخص ست | ہر کسے مست از شراب الست | گشت آدم جلای این مرآت

شد عیان ذات او بجملہ صفات | در ہر افراد کلّی جامع | سر ذات و صفات او لامع

وہ بار گران امانت جسکو کوئی نہ اُٹھا سکا اسنے اپنے دوش ہمت پر اُٹھا لیا تو ارشاد ہوا کہ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا یعنی بیشک وہ ہی بڑا بے ترس نادان اور جو اپنے نفس پر جبر نکرے یہ بار کیسے اُٹھا سکتا ہی اور جہول یعنی جو دیکھتا سنتا اور کہتا سمجھتا ہی سب دائرہ نفی ہی مین داخل کرتا ہی اور سوای اعتراف بجہل کے دم نہین مارتا ہی یہ مقام جہل و حیرت ہی نہ وہ جہل و حیرت جسکو ہم جہل و حیرت جانتے ہین بلکہ عین معرفت ہی نہ وہ معرفت جسے ہم معرفت کہتے ہین دیدہ کشف و شہود اس جگہ خیرہ و تباہ ہی اور عقل کا ہاتھ اس ادراک کے دامن سے کوتاہ نہ اسوجہ سے کہ ظہور مطلوب مین قصور ہی بلکہ اس نظر سے کہ عقل خُفاش ہی اور وہ نور ہی **ابیات**

کہ مہمانش آید سلیمان مگر | چہ خوش گفت یک مرغ زیرک بدو | ہمی کرد مورے دعاے سحر

سلیمان بیاید و لے جاے کو

جب تک مطلوب اوج عزت سے نزول نفرمائے اور طالب حضیض عبودیت سے اوپر چڑھ نجائے رسائی کیونکر پاوے اسی درد مین ہر اہل درد کا دل بیتاب ہی یہ وہ درد ہی جسکا درمان نایاب ہی حضرات صوفیہ فرماتے ہین کہ جو اس درد مین مبتلا ہی وہ زندہ بجان ہی جسکو مطلوب ملا ہی وہ زندہ بجانان ہی **ابیات**

درد جو حاصل کن کہ درمان دردِ تست

درد و عالم دارُوِ جان دردِ تست | ذرۂ درد خدا حاصل ترا | بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا

درگذر از زاہدی و سادگی | درد باشد درد کار افتادگی | ہر کرا جامہ ز عشقش چاک شد

او ز حرص و عیب کلی پاک شد | جسم خاک از عشق بر افلاک شد | کوہ در رقص آمد و چالاک شد

انسان اسی درد کے سبب تمام خلق سے سرافراز اور اسی درد کے بار امانت اُٹھانے سے مشرف و ممتاز ہوا کہ مرتبہ اسکا فرشتون سے بڑھ گیا **لمؤلفہ بیت**

درد سب فردون مین کامل فرد ہی | اسکو جس پہلو سے اُلٹو درد ہی

فرشتون کو با وصف کمال قدس مقام معیّن سے تجاوز نہین کہ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ اور منتہا آب و خاک کا خود حضرت پاک ہی وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى جو قرب و معیت اسکو حاصل ہی وہ کسی مخلوق کو نہین اسواسطے کہ محیط کو جو نسبت مرکز کے ساتھ ہی وہ کسی سے نہین پس نقطۂ خاک اگرچہ اسفل موجودات ہی لیکن محیط مطلق سے قرب معنوی رکھتا ہی اسی لیے حدیث مین آیا ہی کہ بندہ سجدے کے وقت خدا سے زیادہ قریب ہوتا ہی الحق اور مصنوعات اگرچہ بیشمار ہین مگر جو کام آب و گل سے ہوا وہ اور دوسرے سے نہین ہوا **لمؤلفہ شعر**

وہ گل کہ باغ جہان مین تلاش تھی جسکی | وہ سر کل تو اسی جزو آب و گل مین ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت ابوبکر نساج نے عرض کیا کہ الٰہی میرے پیدا کرنے مین کیا حکمت ہی فرمایا کہ اپنا جمال تیرے آئینۂ روح مین دیکھون اور اپنی محبت تیرے دل مین ڈالون پس فقر و بندگی ہی سرمایۂ فخر انسان ہی اور نیش دردِ ہجر اور طلب وصل مطلوب ہی ہر دم اُسکی نوش جان ولای بلا اُسکا شیوہ چاہیے اور بلای ولا اُسکے شجرۂ وجود کا میوہ نعمت و راحت تو ہر کسی کو دیتے ہین پر بلا و مصیبت دوستون ہی کے لیے مخصوص ہی

شعر رسد بر اہل ایمان بیشتر آفات از دنیا | گزندے نیست از دندان جز انگشت شہادت را

سالکان راہ محبت ہمیشہ رنج و غم ہی مین رہتے ہین اور ہر لحظہ انواع مصائب انپہ تازہ ہوتے ہین اُس قوم کے سینے مین محبت کی ایسی آگ بھڑکتی ہی کہ کسی طرح فرو نہین ہوتی **شعر**

دردیست درد عشق کہ اندر علاج او | ہر چند سعی بیش نمائی بتر شود

نقل خواجہ جنید بغدادی حضرت سری سقطی کے انتقال کے وقت پنکھا جھلتے تھے آپ نے فرمایا ای فرزند پنکھا ایسی آتش جانسوز کو کب فرو کر سکتا ہی جسکی ایک چنگاری پہاڑ کو جلا کر راکھ کر دے **اشعار**

مرا این تشنگی از بہر آب دیگرست این را | طبیبا خویش را زحمت مدہ چون بخواہم شد
نمی بینی کہ در ہر دیدہ دریای دگر دارم | کہ من اندر سر شوریدہ سودای دگر دارم

اور یہ وہ بیماری ہی کہ لاکھ صحت اسپر قربان دوا ایسی علاج کسکا **بیت**

یہ وہ مرض ہی کہ ہزار تندرستی اسپر نثار | مصلحت نیست مرا اسیری زین آب حیات

ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

طالبان حق کو جو لطف و مزہ درد و مصیبت مین حاصل ہوتا ہی اُسکا عشر عشیر بھی نعمت و راحت مین نہین ملتا اگر زکریا علیہ السلام سے کہا جاتا کہ تمھاری تمنا کیا ہی یہی فرماتے کہ قیامت تک میرے سر پر یہی آرہ چلے اور اگر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے پوچھا جاتا تو یہی عرض کرتے کہ ہمیشہ وہی خنجر تیری راہ مین میری گردن پر پھرتا رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہی ہین کہ قسم اُسکی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے البتہ مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ خدا کی راہ مین قتل کیا جاؤن پھر زندہ کیا جاؤن پھر قتل کیا جاؤن فی الواقع یہ جان نثاری بھی عجیب لطف جناب باری ہی شہدا کی فضیلت مین لَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ شہادت کافی ہی اور اُنکی حقیقت بتانے کو بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ بشارت وافی جل جلالہٗ و عم نوالہ **مصرعہ**

تا یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد | از حق بود صلوۃ و زامت بود سلام | بر حضرت محمد و بر آل او مدام

تمہید لطیف نعت منیف

جاننا چاہیے کہ حق تعالی نے ہر ایک نوع مخلوقات کے لیے ایک اندازہ رکھا ہی اور ہر ایک نوع کی خلقت خاص اور صورت خاص ہی اور افعال و اخلاق بھی علٰحدہ علٰحدہ اور آدمی افضل انواع حیوان ہی عقل و ذکا اور راہ پانا انواع غریبہ پر اُسکی نوعیت ذاتی کا مقتضا اور اُسکے کمال وصفی کا خاصّہ ہی اور نفس آدمی مین دو قوتین رکھی ہین قوت ملکی اور قوت بہیمی اگر آدمی اپنے آپ کو قوت ملکیہ کو دیدے اور وہ کرے جو سبب زیادتی قوت ملکیہ کا ہی تو ملائکہ کے شعار مین آئے اور اُسی قطار کا کہلائے اور جو قوت بہیمیہ کے ہاتھ پڑ جائے تو آدمی سے چارپایہ بنجائے اور ایک حالت ہی جسکو اعتدال نوع آدمی مقتضی ہی اور وہ امتزاج ہی دونون قوتون مین افعال بہیمیہ سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ کرے جو قوۂ ملکیہ کے ساتھ مخالفت نرکھتا ہو اور افعال ملکیہ سے وہ کرے جو قوۂ بہیمیہ کی مضرت کے لیے نہ اُٹھے پس
دونوں قوتین صلح کریں اور اصل صورت نوعیۂ انسان اسی ہیئت اعتدالیہ کو چاہتی ہے اگر عصیان اسکا مادہ نہ منع ہو
فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا اسی ہیئت اعتدالیہ کی طرف اشارہ ہے اور اس ہیئت اعتدالیہ کے لیے ملکات اور
افعال اور کاسبات ہیں اور نقائص اور انکی کفارات اور یہ قصہ اسکے مشابہ ہے کہ اطبا طبیب پہچانتا ہو کہ ہیئت اعتدالیہ
کے لیے جسکا نام صحت ہے اسباب اور مقتضیات ہیں پس وہ حکم کرتا ہے اور منع کرتا ہے جب حق تعالیٰ نے ازل میں ساری
مقتضیات نوعیہ کی تقدیر فرمائی تو اسکے ضمن میں بمقتضائے حکمت واجب ہوا کہ ہیئت اعتدالیہ نفسانی جسکو زبان
شرع میں فطرت کہتے ہیں اور ملکات اور حالات جو اس سے پیدا ہوتے ہیں اور انکو اسباب اور مقتضیات ہیں معین فرمائیے
اور اسکو شریعت بنی آدم کہتے ہیں پس بعض چیزوں کو حلال و واجب کیا اور بعض کو مستحب اور مباح اور مکروہ اور حرام
اور اسکی تعلیم بشر کو بغیر تنبیہ یا الہامات جبلیہ نہیں ہوتی اور قابل تعلیم بلا واسطہ نہیں ہوتا مگر اعدل انسان باعتبار قوائے نفسانیہ
اور یہ شرع واحد ہے تغیر اور تبدل کو اسمیں راہ نہیں مگر قابل اسکے ہے کہ کسی خاص جگہ پر مقید کریں جیسے طبیب کہ صحت
آدمی کے لیے نسخۂ خاص بعد ملاحظہ سن و سال اور فصل و شہر کے معین کرتا ہے اور اسکو شرعت اور منہاج کہتے ہیں لکلٍّ
جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا پھر جسوقت ارادۂ ازلی متعلق ہوتا ہے اسطرف کہ سارے بنی آدم شریعت کو جانیں
تا اصلاح انکی ہو اور عقل و قویٰ انکے اُس علم حق سے متلی ہوں تو سبب حدوث ارادۂ افعال خیر اور موجب باز رہنے
کا منہیات سے ہو بہتوں کے حق میں یا باہم بنی آدم کے انواع شرک و مظالم شائع ہوں اور رفع شرک و مظالم انہیں
بغیر پیغمبر مؤید جانب قدس سے میسر نہو یا کسی قوم مبغوض کا وقت موعود عذاب آگیا ہو اور مصلحت نہیں کہ آسمان سے
پتھر برسائیں یا اور طریقے عذاب سخت کے برتے جائیں بلکہ مصلحت خداوندی یہی ہو کہ کوئی رسول صاحب شوکت
بھیجا جائے کہ وہ شرک و مظالم کو دور فرمائے طرق معاش سکھلائے راہ معاد دکھلائے اور وہ بمنزلہ جبریل ع واسطۂ تعذیب
اُس جماعت مبغوضہ کا ہو اور اس علم اور اس منصب کی لیاقت ہر فرد انسان کو نہیں ہوتی بلکہ یہ قابلیت اُسی کو ہے
جو اعدل افراد اور اشبہ ملأ اعلیٰ کے ساتھ ہو اور ساری اوقات بھی قابل ظہور امر حق کے نہیں بلکہ حکمت الٰہیہ قبل
از وجود افراد معین فرما لیتی ہے ایک فرد کو اور مشخص کر لیتی ہے ایک وقت کو جب وہ وقت آتا ہے تو وہ پرتو ظہور
علم یزلی جلوہ گر ہو جاتا ہے حق تعالیٰ اُس نفس قدسی معتدل کو اپنے لیے برگزیدہ فرماتا ہے کما قال واصطنعتک
لنفسی یعنی اور بنایا میں نے تجکو خاص اپنے واسطے اور وہ شرع اسکے دل میں القا فرماتا ہے اور اُسکی قوائے عقلیہ و
قلبیہ کو اپنا مسخر کرتا ہے اور ایک گروہ کو اسکے گرد جمع فرماتا ہے اور اُسکو منصب اُنکے ارشاد و تعلیم کا کرامت فرماتا ہے اور انکو توفیق
تعلم اور استرشاد کی دیتا ہے اور یہ خواہش اُنکی باہم شائع کرتا ہے اور اُسکے قلب کی روشنی اُنکے قلوب کو ایسا روشن کر دیتی ہے
جیسے گھر کا ایک چراغ کل اپنے گرد و پیش کے شیشوں کو روشن کر دیتا ہے پس ان ارشاد اور استرشاد کی بدولت دونوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امر موجود ہوتے ہین کمال نفس پیمبر اور نفوس امت آور وہ شریعت آلٰہیہ جو ازل مین صورت پا چکے تھے اور دونون حقیقتین کسی نحو کے انحای تحقق سے موجود ہو جاتی ہین جیسے کتاب طب کے لیے مثلا وجود خطی اور وجود لفظی اور وجود ذہنی ہی پس وجود خطی تو وہی سیاہ رنگ ہی کاغذ کے صفحہ پر ایک خاص طریقہ سے جما ہوا جو دلالت پند حرفون پر کرتا ہی آور وجود لفظی وہ اصوات غیر قارہ ہین جو دلالت کرتے ہین صور ذہنیہ پر اور وجود ذہنی یہی صور ذہنیہ جو تفصیل ہین مسائل طب اور اُسکے حل مشکلات کے پس بسبب لکھنے اُس کتاب کے ایک ادہ معرفت قواعد طب کی پیدا ہوئی اور باہم لوگون مین اسکا رواج ہوگیا اسی طرح وہ شریعت منشاء ملکوتی اس تعلم و تعلیم سے متحقق ہو جاتی ہے یہ ہین معانی رسولون کے بھیجنے اور کتابون کے نازل فرمانے کے آور یہ ایک وجود ہی دوسرے وجود کے ضمن مین وہ ایک روح اور دوسرا جسد ہی اور صورت نبی کی کبھی صورت بادشاہ کی اور کبھی خلیفہ کی ہوتی ہی اور کبھی صورت دانشمند اور عالم کی اور کبھی زاہد اور مرشد کی آور ہر صورت کے اسباب ہین بخت اور خط اور قوٰی سے اور ہر صورت کے افعال اور آثار ہین جیسے بدن کا مادہ عناصر اربعہ ہین اور نفس ناطقہ روح مدبرہ اسکی آور سبب بدن نطفہ ہی اور غذا ہین غرض جس صورت پر حق تعالی کو حضرات انبیا کا جاہ و عزت اور غلبہ متصور ہوا وہ اُنکو کرامت فرمائی اور امت کو اُنکی اطاعت کی توفیق دی کہ وہی اطاعت بجای بدن جسمی انسان کے ٹھیری اور خدا کی نظر عنایت آمین بجائی نفس ناطقہ کے آور جیسے بدن آشیانہ نفس ہی ویسی ہی صورت غلبہ اور عزت اور جاہ اور قومی انقیاد اور اُنکی شکر گزاری یہ نبوت کا بدن ہی اور عنایت الٰہی اور اعانت غیبی اُسکی روح با لجملہ اسی انتظام سے نظام عالم ہوتا چلا آیا اور دورہ نبوت یونہی تا زمانہ حضرت عیسی علیہ السلام رہا پھر بعد حضرت عیسے علیہ السلام کے وہ وقت آگیا کہ تمام عالم مین توحید اور اصل دین کا نشان باقی نہ رہا عموما سب نے اور خصوصا عرب نے بت پرستی اختیار کی راہ و رسم انبیای سابقین بالکلیہ محو ہو گئی کسی کو نہ معاد سے کچھ خبر نہ مبدا کا اُنمین کہین کچھ ذکر دین قدیمی حنیفی کی تحریف ہوئی شرک کی یہ حالت ہوئی کہ گویا وہی بجای توحید کے معمول بہ ہو گیا بلکہ توحید کا جس شخص نے نام لیا اُسنے سارے زمانے کو اپنا دشمن بنا لیا اُسکو اتنی بھی امید نہین کہ یہان سے اگر بھاگیے تو وہان جا کر پناہ لیجیے موافق اس مصرعہ کے مصرعہ

بہر کجا کہ رسیدیم آسمان پیداست

تمام عرب و عجم سب برابر ہو گئے چندے یہی کیفیت رہی تھی کہ پھر آپ جانیے کہ اپنے دین کا خدا ہی حافظ ہی شعر

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت
بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت
ادا خاک بطحی نے کی وہ ودیعت
چلے آتے تھے جسکی دیتے شہادت
ہوئی پہلوے آمنہ سے ہویدا
دعای خلیل اور نوید مسیحا
ہوے محو عالم سے آثار ظلمت
کہ طالع ہوا ماہ برج سعادت
نہ چھٹکی مگر چاندنی ایک مدت
کہ تھا ابر مین ماہتاب رسالت

یعنی حق تعالی نے اُس معشوق عاشق اور عاشق شائق سبب آمرزش گناہ آدم و بنی آدم منشاء مقصود آفرینش عالم محرم حریم خاص لی مع اللہ مرجع و ماخذ مَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَد اَطَاعَ اللّٰہَ شعر

وہ نبیون مین رحمت لقب پانیوالا
مرادین غریبون کی بر لانیوالا
مصیبت مین غیرونکے کام آنیوالا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقیرونکا ملجا غریبونکا ماوا یتیمونکا والی غلامونکا مولی خطاکار سے درگذر کرنیوالا بداندیش کے دل مین گھر کرنیوالا مفاسد کا زیروزبر کرنیوالا قبائل کو شیروشکر کرنیوالا عالیجناب تمغۂ خطاب شہریار ایوان لولاک شہسوار میدان افلاک چہرہ پرداز عروس بیحجاب لاابالی پردہ برافگن حجلگیان اسرار لایزالی بہار گلشن رحمت سروجویبار عظمت تسبلۂ فرقان نبوت حمد لۂ قرآن رسالت

ابیات

گر وجود او نبودے ذات واجب را ظہور
تا ابد سر پنجۂ تقدیر بودے در حجاب

تا مسیح از خاک راہش مسح پیشانی نکرد
کے شدے بر آسمان ہمچو دعای مستجاب

شافع امم رحمت مجسم نبی اکرم شعار

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَّفِي خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور انواع احکام اور حکمتون سے آپکو گویا فرمایا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى اور آپ ہی کے اعجاز علمی سے ایک کتاب جو اپنے لاجوابی کا خود ہی جواب باصواب تھی عطا فرمائی آپ نے نبوت کا دعوی کیا اور طرق ادای نماز و زکوۃ و روزہ و حج و واجبات و مستحبات وغیرہ اور طریقے سیاست مدن اور آداب معیشت کے سکھانا شروع فرمائے اور دفع شرک و بدعت کے بارہ مین خاص ایسی حالت مین کہ ابنای روزگار کی وہ شوکت اور ثروت اور یہان یہ افلاس و وحدت اس جوش و اخلاص کے ساتھ کوششین کین کہ خدا کی راہ مین جان تک بھی عزیز نہ رکھی آپ ہی کی ایسی ہمت تھی کہ سارا زمانہ ایک طرف اور آپکی تنہائی اور بیکسی ایک طرف تعصب نہی سے لوگون کی یہ حالت کہ اپنے بیگانے خون کے پیاسے آپنے اپنی قوم کے کیسے کیسے ظلم اُٹھائے پر حق کہنے اور کہلانے سے باز نہ آئے آخر جب وطن والون سے امید روبراہی نرہی تو گھربار چھوڑ لڑکے بالے خدا کے حوالے کر ایک آپ اور دوسرے آپکے یار غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مکہ سے مدینہ تشریف لائے اور چند خستہ حال رفیقون سے کس ثبات اور قیام کے ساتھ اُن مخالفون سے مقابل ہوے کیسی داد شجاعت دی جسکو سارا زمانہ جانتا ہی پھر تو مثل مشہور ہے کہ ہمت کا حامی خدای غفور ہی آپکے استقلال اور خلوص نیت اور یاران شکستہ حال کے حسن احوال و راست بازی سے جانبازی اور مردانگی کا یہ ثمرہ ہوا کہ جو دشمن سامنے آیا موںھ ہی کی کھا گیا جسنے سر اُٹھایا سر ہی کٹا گیا ہجرت اورون نے بھی کی ہی پر ایسی مصیبت اور بیکسی بے کسنے کی محبت کیش اور بھی گذرے ہین پر ایسے صداقت اندیش ہمنے تو کیا کسی نے نہ دیکھے نہ سُنے ہونگے کوئی بتائے تو سہی کہ کسکی ہمت کی بدولت توحید کا اتنا بول بالا ہوا تمام عالم مین ایک خدا کی پرستش کا کب اتنا مرتبہ دوبالا ہوا اور بھی بہت سے ستارے چمکے پر اس ماہ شب افروز رسالت نے اسلام کے اندھیرے گھر مین کچھ اور ہی اجالا پھیلا دیا کفر و جہالت کے دریای ناپیدا کنار مین بُت و بتون اور شرک و ضلالت کے

[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طوفان عظیم الشان مین پڑے ہوؤن کو گرداب تعصبات اور تشددات سے نکالکر کشتی اعظم لا الہ الا اللہ پر بٹھا کر سطح سے نجات کے کنارے پر اُتارنا خاص اُنھین کے دست و بازون کا کام تھا جو اس ناز کے ساتھ دونون عالم کا بار اُٹھائے ہوئے تھے وہان حضرت نوحؑ کی کشتی مین چند ہی جاندارون نے نجات پائی تھی یہان بیشمار لوگون نے ساحل نجات دیکھا وہان کے سوار کوہ جودی پر اُترے یہان کے چڑھنے والے سیدھے بہشت مین پہونچے القصہ برکات نبوت اور فیوض رسالت دن دونی رات چوگنی ہوتی رہی چند ہی روز مین سارا عالم آپکا ہو گیا خدا کا کلمہ پڑھنے لگا آپ ہی کل کے لیے وسیلہ تقرب الی اللہ ہوے اور بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت تک تقرب حقیقی اور حکمی آپ ہی کی ذات قدسی صفات مین جلوہ گر رہیگا اور عالم مین سوای دین اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہیگا پس یہ کرشمہ محبت خداوندی اور اعجاز کمال علمی محمدی نہ تھا تو اور کیا تھا اگر آپ مسند آرای حکومت یا ثروت و دولت ہوتی تو یہ خیال ہو سکتا تھا کہ خوف شوکت یا طمع دولت مین ان لوگون نے ساتھ دیا ہو اس بیکسی و افلاس پر جب یہ خونخواریان و جگر کاویان ظہور مین آئین تو لاریب یہ آیت باہرہ اور علامت ظاہرہ ہے حقیت ملت مصطفویہ کی علی صاحبہا ازکی الصلوۃ والتحیۃ اللہ اللہ یہ اخلاص کہ اپنے لیے کچھ نہین ہر بات مین خدا ہی کی عظمت اور توحید مدنظر ایسا اخلاص اور محبت اور ایسی اخلاق و الفت کوئی اور کسیمین بتائے تو سہی اور جسنے ایسے کام کیے ہون اُسکو کوئی دکھلائے تو سہی بیشک یہ کمال علمی کمال محمدی ہی تھا جو ایسا لاثانی ہوا اور یہ حصہ حصۂ محبوب ازلی ہی تھا جو دونون کمال علمی اور عملی مین یکتا ہو کر خاتم الانبیا بنا نہ اور کسی کے لیے یہ خطاب آیا نہ اور کسی نے یہ دعوی کیا ص

ای صد ہزار جان چو ما وقف جان تو ۔ ہر دم ہزار تحفہ ز ما بر روان تو
بر حضرت محمد و بر آل او مدام ۔ از حق بود صلوۃ و ز ما بود سلام

جب سلطنت دینی کامل ہوئی اور مملکت دنیاوی مین صرف ایک پایہ جسکو عرف مین شاہنشاہی کہتے ہین اور جسکی بشارات متواترہ اور اشارات متکاثرہ حضرت حق جل شانہ نے فرمائی تھی اور وہ خلفای راشدین کے ہاتھ سے پورا ہو کر آپ ہی کے پلۂ حسنات مین رکھا گیا باقی رہگیا تھا کہ جذب شوق ازلی اور ذوق وصل شاہد لم یزلی دامن کشان ہوا آپ نے ترسٹھ برس کے سن شریف مین رحلت فرمائی عالم مین قیامت سے پہلے قیامت آئی حق تعالی نے ہم خادمان احمدی و غلامان محمدی پر یہ عنایت فرمائی کہ قرآن پاک ہی مین ہمکو ہدایت فرمائی کہ ای امتیان محمدی جسطرح مین نے اپنے پیغمبر با فتوح حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم کیا اور اسمین طرح طرح کے منافع رکھے تاکہ خلائق اُسکو تمھاری یادگاری کے لیے محفوظ رکھین اور اُسکو سنکر معلوم کرلین کہ جب خوف ڈوبنے کا دلون پر طاری ہو اور قطع کرنا سطح آب کا ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف جانے کے لیے یا ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف یا ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف سفر کے لیے منظور ہو یا کچھ نہ سہی دریا کی پیمایش ہی کی ضرورت پڑے تو اس قسم کی چیز بنالین اور بے تامل آرام سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کھاتے پیتے سوتے جاگتے ہنستے بولتے چلے جائین اور جیسے آب طوفان سے جو ایک سخت عذاب اور مادۂ عذاب تھا حق تعالی نے اُس چیز کے ذریعہ سے اُنکو بچایا اور باوجود شرکت عذاب کے اُنکو عذاب سے محفوظ رکھا یون ہی ہمکو بھی اپنے گناہون کے ثقل طبعی سے ہلکے ہونے کے لیے جو ہمکو بحر زخار دوزخ مین ڈبانیوالے ہین اُن لوگون سے توسل حاصل کرنا چاہیے جو ظروف الطف کے مانند ہین جیسے کشتی یعنی اہل بیت کرام کی محبت اور متابعت خود حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی محبت اور متابعت ہے اور گناہون کے ثقل طبعی دفع کرنے مین تریاق مجرب کا حکم رکھتی ہے

اشعار

مور بیچارہ ہوس کرد کہ در کعبہ رسد
دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید

باغ جنان بہار جمال محمدست
ختم رسل صفات کمال محمدست

ای غرقۂ گناہ ز طوفان غم مترس
کشتی نوح عصمت آل محمدست

اسی لیے حدیث مین وارد ہوا کہ میرے اہل بیت کی مثال تم مین مثل کشتی حضرت نوحؑ کے ہے جو اس کشتی مین سوار ہوا اُسنے نجات پائی اور جو باہر رہا وہ ڈوب گیا اور وجہ تخصیص حضرات اہلبیت کی یہ ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی اُنکے کمال عملی کا نمونہ تھی اور حضرات اہلبیت کو بھی حق تعالی نے کمال عملی خاتم النبیین کا نمونہ بنایا تھا کیونکہ کمال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے عصمت[4] اور حفظ اور قوت اور سماحت کسی کو حاصل نہین ہوسکتا جب تک کہ وہ شخص قوای روحانیہ مین آنحضرت سے مناسبت نہ رکھتا ہو اور یہ مناسبت بغیر ولادت معنوی اور علاقہ اصلی و فرعی کے غیر ممکن ہے سو اس کمال کو اُسکے کل شعبون کے ساتھ کہ معدن ولایات مختلفہ کا ہے اس مجری مین حق تعالی نے بتمامہ جاری فرمایا اور یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات سب مرجع سلاسل اولیای امت کے ہوے ہین پس جو شخص ارادہ تمسک بحبل اللہ کرتا ہے چار و ناچار استفاضہ اسکا اُنھین حضرات بابرکات پر منتہی ہوتا ہے اور وہ اسی کشتی مین سوار ہوتا ہے بخلاف کمال علمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ بیشتر صحابہ مین جلوہ پذیر رہا اس لیے کہ انطباع اس کمال کا امتداد صحبت و ربط شاگرد و استاذ پر موقوف ہے اور جاننا اُستاذ کی مرضیات کا اور سیکھنا طریقہ آمد و شد اور حل مشکلات اور استخراج مجہولات کا اُسکے لیے ضرور ہے لہذا ارشاد ہوا کہ اَصحَابِی[5] کَالنُّجُومِ بِاَیِّهِمِ اقتَدَیتُم اِهتَدَیتُم اور چونکہ قطع دریای حقیقت بدون بازوی علمی اور عملی دونون کی ممکن نہین لہذا ہر مسلمان کو دونون بازوون سے تمسک واجب ہوا جسطرح قطع سفر دریا کہ بغیر سواری کشتی اور بلا رعایت

[4] جناب مولوی اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ منصب امامت مین لکھتے ہین کہ حقیقت عصمت [illegible] تمام افعال و اقوال و اخلاق و اعتقادات [illegible] عصمت [illegible]

[5] یعنی میرے اصحاب ستارون کی مثل ہین ان مین سے جسکی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے [illegible]

حال نجوم کے محال ہی ورنہ سمت توجہ سے غیر سمت متمیز نہوگی پس فرمایا اللہ تعالی نے قصہ اس کشتی کا اور کیفیت نجات کی طوفان سے تاکہ مسلمانون کو اس سے تدبیر حاصل ہو اور یاد رکھے کان یاد رکھنے والا حدیث مین ہی کہ حضرت نے بعد نزول آیہ کریمہ وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ کے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالی سے سوال کیا ہی کہ کردے ایسے کان تیرے اے علی اور نکتہ تخصیص یہ ہی کہ حضرات اہلبیت کا کشتی ہونا بغیر جناب امیر علیہ السلام کے متصور نہ تھا کیونکہ اُسوقت مین اہلبیت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قابل امامت اس طریقے کے نہ تھے صغیر السن تھے اور اُنکی تربیت اور تعلیم دوسرے پر محول فرمانا شانِ آنحضرت کے خلاف تھا لاجرم قواعد نجات کے ثقل معاصی سے حضرت امیر علیہ السلام کو تعلیم فرما کر اُنکو انکا امام قرار دینا اور اپنے کمال علمی کو اُنکی صورت مین متصور کرنا ضرور ہوا تاکہ آنجناب بحکم اُبوت اس کمال کو اپنے صاحبزادون کو پہونچائین اور یہ سلسلہ قیامت تک اُنکے توسط سے جاری رہے لہذا حضرت امیر کو یعسوب المؤمنین کا خطاب دیا اور ساتھ اسکے چونکہ آپ علاقہ دامادی بھی آنحضرت سے رکھتے تھے اور بچپن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین پرورش پائی تھی اور ہر امر مین رفیق و شریک آپ کے تھے اس سبب سے حکم فرزندی بھی اُنپر صادق آتا تھا اور اُنکو بسبب قرابت قریبہ کے مناسبت کلیہ قوای روحانیہ آنحضرت سے بھی حاصل تھی پس حضرت امیر علیہ السلام گویا پرتو اور صورت کمال علمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے جسکو ولایت اور طریقت کہتے ہین اور یہ استعداد اُنکی روز بروز دعای آنحضرت سے دوچند ہوتی رہی اور غایت مرتبۂ کمال کو پہونچی یہانتک کہ آثار اُسکے تمام سلاسل اولیا مین پیدا اور ہویدا ہین کذا فی تفسیر فتح العزیز اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فاروقی نقشبندی مجددی رحمہ اللہ اپنے رسالۂ وصیت نامہ کی وصیت پنجم مین فرماتے ہین کہ فقیر کو معلوم ہوا ہی کہ ائمۂ اثنا عشر رضی اللہ عنہم اقطاب نسبتی ہوے ہین اور رواج تصوف کا قریب تمام ہونے اُنکے زمانہ کے ہوا اور قطبیت اُنکی ایک امر باطنی ہی تکلیف شرعی سے کام نہین رکھتی اور نص اور اشارہ ہر ایک کا اپنے قائم مقام کو باعتبار اُسی قطبیت کے ہی اور امور امامت راجع اسی طرف کو ہین کہ کبھی اپنے بعض خلص یارون کو اُسپر مطلع کرتے تھے بعد ایک زمانہ کے ایک قوم نے تعمق کیا اور اُنکے اقوال کو دوسرے محل پر اُتار لائے واللہ المستعان انتہی قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی عثمانی کہ مشاہیر خلفای نقشبندیہ مجددیہ اور عظمای واصلین سے ہین اس کلام کی شرح مین لکھتے ہین کہ جو کچھ حضرت شیخ نے اثبات قطبیت ائمہ اثنا عشر مین

۱۰ اس حدیث کو ابو نعیم اور واحدی اور ابن جریر اور ابن مردویہ نے [illegible] ابن منذر اور ابن ابی حاتم [illegible] حضرت [illegible] اور [illegible] ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱ یعنی اور یاد رکھیں اسکو کان یاد رکھنے والے ۱۲ ۱۳ حضرت امیر کو یعسوب المؤمنین اسواسطے کہتے ہین کہ یعسوب نام شہد کی مکھیون کے سردار کا ہے وہ سب مکھیون کا بادشاہ ہوتا ہے جہان وہ جاتا ہے وہان سب مکھیان اُسکے پیچھے پیچھے جاتی ہین یونہی حضرت امیر کے زمانہ خلافت مین سب مسلمان ہر ہر بات مین آپکے پیرو اور تابع ہوئے تھے کذا فی بعض الرسائل ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

لکھا ہی اس مضمون کو حضرت قطب صمدانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے شرح بیت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ مین لکھا ہی اور فقیر نے اُسکو شمشیر برہنہ مین لکھا ہی انتہی آور سیف المسلول مین لکھتے ہین کہ بعضے اکابر اولیای امت کو بکشف صریح جو ایک سبب اسباب علم سے ہی ظاہر ہوا ہی کہ فیوض و برکات کارخانۂ ولایت کی جو جناب الہی سے اولیا پر نازل ہوتی ہین پہلے ایک شخص پر نازل ہوتی ہین آور اُس شخص سے تقسیم ہوکر ہر ایک کو اولیای عصر سے موافق اسکے مرتبہ اور استعداد کے پہونچتے ہین اور کسی کو اولیاء اللہ سے بے توسط اُسکے فیض نہین پہونچتا اور کوئی مرد مردان خدا سے بے وسیلہ اسکے درجہ ولایت کا نہین پاتا اقطاب جزئی اور اوتاد و ابدال اور نجبا اور نقبا اور کل قسمین اولیای خدا کی اُسکی محتاج ہوتی ہین صاحب اس منصب عالی کو امام اور قطب ارشاد بالاصالۃ بھی کہتے ہین آور یہ منصب عالی وقت ظہور آدم علیہ السلام سے روح پاک حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے لیے مقرر تھا کہ قبل از نشاءِ عنصری حضرت امیر کے بھی امم سابقہ مین جو شخص درجۂ ولایت کو پہونچتا تھا بتوسط روح پاک آنحضرت کے پہونچتا تھا اور بعد وجود عنصری کے وقت رحلت تک صحابہ و تابعین سبکو یہ دولت بتوسط اُنکے پہونچی اور بعد رحلت اُنکے وہ منصب عالی امام حسن مجتبیٰ کو ملا بعد اُنکے امام حسین شہید دشت کربلا کو پھر امام زین العابدین کو پھر امام محمد باقر کو پھر امام جعفر صادق کو پھر امام موسی کاظم کو پھر امام علی رضا کو پھر امام محمد تقی کو پھر امام علی نقی کو پھر امام حسن عسکری علیہم السلام کو وہ منصب عالی مفوض ہوا اور بعد وفات امام حسن عسکری علیہ السلام کے تا وقت ظہور سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی کے یہ منصب عالی روح امام حسن عسکری علیہ السلام کے متعلق تھا جب حضرت غوث الثقلین پیدا ہوے تو یہ منصب مبارک اُنسے متعلق ہوا اور تا ظہور امام مہدی علیہ السلام متعلق رہیگا اسی واسطے حضرت غوث الاعظم نے فرمایا قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ اور یہ شعر ارشاد کیا ؎

أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا	أَبَدًا عَلٰى أُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ

یعنی ڈوب گئے آفتاب اگلے اولیای کرام کے اور آفتاب ہمارا یعنی ائمۂ عظام کا ہمیشہ افق بلندی پر رہیگا غروب نہوگا اور جب امام مہدیؑ ظاہر ہونگے تو یہ منصب اُنھین سپرد ہوگا اور تا گذرنے اُنکے زمانہ کے اُنکو سپرد رہیگا یہ مدعا بکشف والہام ثابت ہوا ہی اور استنباط اس مدعا کا کتاب اللہ اور حدیث حضرت سرور پیغمبران سے بھی ہم کرسکتے ہین قال اللہ تعالی قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وجہ استنباط کی یہ ہی کہ انبیای سابق نے لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ فرمایا ہی ہرگز اجرت فریضہ تبلیغ رسالت پر درخوست نہین کی اور درخواست اجرت کا احتمال ہی کیا تھا اور ہمارے پیغمبرؐ کو حق تعالی نے اسلوب کلام بدلکر حکم فرمایا حکمت اسمین یہ ہی کہ شرائع انبیای سابق کے بعد اُنکی وفات کے منسوخ ہوجاتے تھے اور یہ شریعت مؤبدہ ہی پس اتیان

[illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیغمبر کو چاہیے کہ بعد رحلت پیغمبر کے نائب پیغمبر کی طرف رجوع کرین لہذا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بواسطہ شفقت
کے اپنی امت کے حال پر انکو رہنمونی کی اپنی آل کی محبت پر اور ارشاد کیا ساتھ تشبث دامان پاک اُنکے کے کہ وارثان
پیغمبر اور دروازہ علوم انکے کے ہین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ
وَعِتْرَتِیْ الحدیث اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا مین شہر علم ہون اور علی
دروازہ اُس شہر کے مراد اس سے علم ظاہر نہین ہے کہ تمام اصحاب اسمین شریک تھے بلکہ مراد اس سے علم باطن ہے پس
تحقیق واسطے تحصیل علم باطن کے اشارہ طرف علیؑ اور آل پاک اُنکی کے کیا اور اُنکی محبت کا امر فرمایا حیث قال
مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ وقال حُبُّ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ اور غرض محبت سے یہ ہے کہ محبت مرید کو پیر کے رنگ مین کر دیتی ہے
قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اور اس سے کوئی فضیلت حضرت امیر کی حضرات خلفای ثلثہ پر نسمجھے
کیونکہ جیسے کشف سے قطبیت اور کمالات ولایت حضرت امیر اور ائمہ علیہ السلام کی ثابت ہوتی ہے ویسے ہی کشف سے
یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کے کمالات امت کو پہونچے ایک کمالات ولایت کہ عامہ اولیا
کو پہونچے اور یہ قیامت تک جاری ہین اور نظر بر کثرت ارباب اس کمالات کے حق تعالی نے فرمایا ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ
وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ مراد اس سے انبیای سابق اور انکی امت ہین اور آخرین سے یہ امت مرحومہ دوسرے
کمالات نبوت ہین جو بطفیل آپکے تمام صحابہ کرام کو پہونچے اور تابعین اور تبع تابعین مین سے کمتر کو پہونچے اور بسبب
قلت ارباب کمالات نبوت کے اس امت مین حق تعالی نے فرمایا ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ کیونکہ
اگلے زمانہ مین انبیا بیحد پیدا ہوے اور اس زمانہ مین سوای ایک پیغمبر کے دوسرا پیغمبر نہوا اور اس امت مین جسکو
یہ دولت پہونچی تطفل اور تبعیت سے پہونچی اور طفیلی کو مطبوع کے مقابلہ مین چندان اعتبار نہین اسی نظر سے
حق تعالی نے یہ ارشاد فرمایا اور یہ کمالات بعد قرون ثلثہ کے چھپ گئے اور ضرور نہین کہ زمانہ آخرین پھر وہ نسبت

۱ یعنی علیہ [illegible]

۲ [illegible] فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ [illegible] قرآن مجید اور روایت [illegible]

۳ [illegible] جلال الدین سیوطی [illegible] ترمذی [illegible] ابن عباس [illegible] ۱۲ منہ

۴ اسکو نکالا ہے حاکم اور طبرانی نے اور [illegible] روایت [illegible] ابو سعید علائی [illegible] خلاصہ [illegible] صحیح کہا ہے [illegible] ضعیف [illegible] ابن جوزی نے [illegible] ۱۲ منہ

[illegible] جھوٹ کہا اور غلط لکھا لیکن درحقیقت صواب [illegible] ۱۲

۵ جہان فرمایا ہے کہ مین جسکا مولی ہون علی اسکے مولی ہین اور فرمایا علی کی دوستی عبادت ہے ۱۲

۶ نکالا اسکو دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کذا فی السیف المسلول ۱۲ منہ

۷ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے آدمی اُسکے ساتھ ہے جسکو دوست رکھا ۱۲

۸ ایک گروہ اگلون کا اور ایک گروہ پچھلون کا ۱۲

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کمالات نبوت کی ظاہر ہو کیونکہ حضرت نے فرمایا ہی کہ حال میری امت کا مثل حال پانی کے ہی نہین جانا جاتا کہ اول اسکا بہتر ہی یا آخر یا حال اسکا مثل حال اس باغ کے ہی کہ کہلاتا ہون مین ایک فوج کو اُس سے ایک سال اور دوسری فوج کو اُس سے دوسرے سال شاید کہ آخر اُن فوجون کی چوڑی زیادہ ہو چوڑائی مین اور عمیق زیادہ عمق مین اور نیک زیادہ نکوئی مین ہو کنایہ اُسی ظہور کمالات نبوت سے ہی آخر زمانہ مین کیونکہ کمالات ولایت کبھی کم نہین ہوے پس جاننا چاہیے کہ کشف سے ثابت ہوا کہ قطب ارشاد کمالات ولایت علی مرتضی ہین کہ امامت عبارت اُسی قطبیت سے ہی اور صحابہ ان کمالات ولایت مین اُنکی طرف محتاج ہین اسواسطے ارباب کمالات ولایت ہر چند بنا بر عقیدہ اہل سنت فضلیت شیخین کے قائل ہین لیکن بحکم اَلاِنسَانُ عَبِیدُ الاِحسَانِ شکر جناب امیر کا زیادہ کرتے ہین اور اُنکی طرف گرویدگی زیادہ رکھتے ہین اور قطب ارشاد کمالات نبوت کے حضرت صدیق اور حضرت فاروق ہین آور قطبیت ارشاد وزارت کے ساتھ تعبیر کی گئی ہی حیث قَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ وَزِیرَایَ فِی الاَرضِ اَبُوبَکرٍ وَ عُمَرُ آور حضرت عثمان قطبیت کمالات نبوت اور ولایت دونون سے حصہ رکھتے ہین اسیواسطے انکو ذی النورین کہا گیا اور وہ کمالات نبوت کے کہ اُنمین تجلی ذات بحت کی ہی بے پردۂ صفات کے بہتر کمالات ولایت سے ہین کہ اُن مین تجلی صفات کی ہی یا تجلی ذات کی پردۂ صفات مین پس جناب امیر دروازۂ علم قرار دیے گئے کہ علم صفات سے ہی آور شیخین دین مین ایسے ہوے جیسے سر ہی بدن کے لیے اور جماعت صحابہ کی اکثر نظر کمالات نبوت پر تھی اور کمالات ولایت مقابل مین کمالات نبوت کے چندان اعتبار نہین رکھتے تھے اسواسطے تمام صحابہ حتی کہ خود جناب امیر فضلیت شیخین کے قائل ہوے اور اُسپر اجماع ہو گیا اور اورون نے متابعت اس اجماع کی کی پس فضلیت خلفای ثلثہ کے جناب امیر پر اور فضلیت جناب امیر کی تمام صحابہ پر بعد خلفای ثلثہ کے ثابت ہوئی فَاْفهَم وَلَا تَکُن مِنَ القَاصِرِینَ انتہے اور حضرت مجدد مکتوب بست و سوم جلد ثالث مکاتیب مین جو شیخ نور محمد تھانیسری کے نام ہی لکھتے ہین کہ طرق موصلۂ جناب قدس دو ہین ایک وہ طریقہ ہی جو قرب نبوت کے ساتھ تعلق رکھتا ہی اور موصل الاصل ہی اور واصلین اس راہ کے بالاصالۃ انبیا علیہم السلام ہین اور صحابہ اُنکے آور باقی امت مین جسکو اس دولت سے سرفراز کرین اگرچہ وہ قلیل ہون بلکہ اقل اور اس راہ مین توسط اور حیلولت نہین ان اصلون مین سے جو فیض لیتا ہی وہ بے توسط کسی ایک کے اصل سے لیتا ہی اور کوئی ایک دوسرے کا حائل نہین ہی اور دوسرا وہ طریقہ ہی جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہی اقطاب و اوتاد و بدلا و نجبا اور عامۂ اولیاء اللہ اسی راہ کے واصل ہین اور راہ سلوک عبارت اسی راہ سے ہی بلکہ جذبۂ متعارفہ بھی اسی راہ مین داخل ہی اور توسط اور حیلولت اس راہ مین ثابت ہی پیشوای وصلان اس راہ کے اور سرگروہ اور منبع فیض ان بزرگون کے حضرت علی مرتضی ہین کرم اللہ وجہہ الکریم اور یہ منصب عظیم الشان اُنکے تعلق ہی اس مقام مین گویا دونون قدم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت امیر کے فرق مبارک پر ہین حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین اس مقام مین آپکے ساتھ شریک ہین مین سمجھتا ہون کہ حضرت امیر قبل از نشاء عنصری

[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی ملاذ اس مقام کے ہوے ہین جیساکہ بعد نشأ عنصری کے ہوے اور جسکو فیض و ہدایت اس راہ سے پہونچتا ہے وہ انھین کے ذریعہ سے پہونچتا ہی کیونکہ یہ نقطہ منتہی اُس راہ کے ہین اور مرکز اس مقام کا انسے تعلق رکھتا ہی اور جب دور حضرت امیر کا تمام ہوا تو یہ منصب عظیم القدر حضرات حسنین کو ترتیباً مفوض اور مسلم ہوا اور اُنکے بعد ہر ایک پر ائمہ اثنا عشر سے علی الترتیب و التفصیل قرار پکڑا اور ان حضرات کے زمانون مین اور ایسا ہی بعد ارتحال اُنکے جسکو فیض پہونچا ہی اُسکے وسائط اور ذرائع یہی ہوے ہین اسواسطے کہ اطراف کو سوای لحوق بمرکز کے چارہ نہین یہان تک کہ نوبت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی آئی اور جب نوبت ان حضرت کی پہونچی تو وہ منصب مذکور انکو سپرد ہوا اور مابین ائمہ مذکورین اور حضرت شیخ کے کوئی شخص اس مرکز پر مشہود نہین ہوا اور جسکو اس راہ مین فیض و برکات وصول ہوے اقطاب ہون یا نجبا وہ بتوسط شریف اُنکے مفہوم ہوتا ہی اسواسطے کہ یہ مرکز اُنکے غیر کو میسر نہوا اسی جگہ سے حضرت غوث الثقلین نے فرمایا ہی ع افلت شموس الاولین الخ مراد شمس سے آفتاب فیض ہدایت و ارشاد ہی اور اُسکے افول سے مراد عدم فیضان مذکور ہی جب بعد وجود حضرت شیخ کے وہ معاملہ جو اولین سے تعلق رکھتا تھا اُنپر قرار پاگیا اور آپ واسطۂ وصول رشد و ہدایت ہوے جیساکہ آپکے پہلے اولین ہوے ہین اور بھی جب تک معاملۂ فیضان برپا ہی آپ ہی کے توسل سے ہی پس لامحالہ راست آیا آپکا فرمانا افلت الخ **تنبیہ** جائز ہی کہ کوئی شخص براہ قرب ولایت کے قرب نبوت کو پہونچے اور دونون معاملون مین شریک ہو اور بطفیل انبیا علیہم السلام کے اُسکو وہان بھی جگہ دین اور کارخانہ کو اسکے ساتھ مربوط کرین اور یہان بھی معاملہ کو اسکے ساتھ منوط کرین مصرعہ خاص کند بندہ مصلحت عام را ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ انتہی بحذف بعض العبارات اور عارف باللہ المعروف بخواجہ باقی باللہ نقشبندی اپنی مثنوی مین معنی ابی تراب کے بیان فرماتے ہین **مثنوی**

ای خاک مدینہ درکجائی	در دیدۂ من چرا نیائی	ای از تو زمین بدین خرابی	دیدۂ شرف ابوترابی
اے آمدہ نور آسمانی	حاصل شدہ سِرّ لامکانی	سبحان اللہ چہ نسبت خاک	باسر لما خلقت الافلاک
او سر کمال مصطفٰے بود	یا این کرہ نسبتش کجا بود	من حاصل این خطاب گویم	مضمون ابوتراب گویم
خاک اندر جماعتے کہ مرند	ہستی بخدای خود سپرند	از سطوت نور در شکستہ	در آب بقا فرو نشستہ
گردے نہ بہ پشت پای ایشان	در کف پای خود چہ امکان	سر حلقۂ خاکیان علی بود	سر سلسلۂ جہان علی بود
زان بحر دو نہر تند بکشود	یکسو حسن و حبیب و داود	معروف و سری جنید بغداد	کز وے طرق کثیرہ بکشاد
یکسوی دگر لطیفۂ پاک	مستور بزیر پردۂ خاک	سبطین رسول و زین عباد	پس باقر و صادق نکو زاد
این سلسلہ از طلای ناب ست	این خانہ تمام آفتاب ست	القصہ ابوتراب اینست	تفسیر اشارت اینچنین ست

یہ فضل ہے اللہ کا دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم کا ہے ۱۲

انتہی تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعۂ کلکتہ کے صفحہ ۱۷۲ مین تحقیق حدیث ششم مین بعد ایک بحث کے مرقوم ہی کہ لہذا محققین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صوفیہ نے لکھا ہی کہ شیخین حامل کمالات نبوت کے تھے اور حضرت امیر حامل کمالات ولایت کے اور اسی واسطے انبیا کا کام
جو جہاد با کفار و استیصال اعدای نابکار اور ترویج احکام شریعت اور اصلاح امور ملت کا ہی شیخین سے خوب سرانجام پایا
اور کام اولیا کا جو تعلیم طریقت اور ارشاد احوال و مقامات سالکین اور تنبیہ غوائل نفس پر اور ترغیب زہد کی ہے
دنیا مین یہ سب حضرت امیر سے زیادہ جاری ہوا اور یہ عقلی بات ہی کہ استدلال ملکات نفسانیہ پر بصدور افعال مختصہ اُن
ملکات کے کر سکتے ہین مثلاً کوئی شخص ہر معرکہ مین ثابت قدم رہتا ہو اور مقابلۂ اقران باسیف و سنان مین گوی سبقت
لیجاتا ہو تو یہ دلیل صریح اسکی شجاعت و دلیری و جرأت پر ہی بلکہ حب و بغض و خوف و رجا و دیگر امور باطنہ اسیطرح کے افعال
اور معاملات سے معلوم ہو سکتے ہین اسی قیاس پر امتیاز کمالات باطنہ ہر شخص مین خواہ وہ قسم کمال انبیا سے ہو یا جنس
کمال اولیا سے بسبب اُسکی جارحیت کے ان دو عمدہ کارخانون مین سے ایک مین حاصل ہوتا ہی اور اس حدیث مین کہ شیعہ
بھی اپنی کتابون مین نقل کرتے ہین اِنَّکَ یَا عَلِیُّ تُقَاتِلُ النَّاسَ عَلٰی تَاوِیْلِ الْقُرْاٰنِ کَمَا قَاتَلْتُہُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ اشارہ
صریح اس تفرقہ اور امتیاز کی طرف ہی کیونکہ مقالات شیخین کے سب تنزیل قرآن پر تھے تس گویا زمانہ شیخین بقیہ زمانہ
نبوت تھا اور زمان حضرت امیر ابتدای دورہ ولایت ہوا اور اسیواسطے شیوخ طریقت اور اصحاب معرفت و حقیقت نے آپ کو
فاتح باب ولایت محمدیہ اور خاتم ولایت مطلقہ انبیا لکھا ہی اور اسی سبب سے سلسلے تمام فرق اولیاء اللہ کے آپ پر منتہی ہوتے ہین
اور مانند جدولون کے بڑے دریا سے منشعب ہوتے ہین جیسے فقہای شریعت اور مجتہدین ملت کے سلاسل تلمذ شیخین اور
اُنکے نواب پر مثل عبد اللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر کے منتہی ہوتے ہین اور معنی امامت کے
کہ اولاد حضرت امیر مین باقی رہے اور ایک دوسرے کو اُسکا وصی کرتا تھا یہی قطبیت ارشاد اور منبعیت فیض ولایت ہی اور
اسیواسطے التزام اس امر کا کافۂ خلائق پر بایۂ اظہار سے مروی نہین ہوا بلکہ یاران چیدہ اور مصاحبان برگزیدہ اپنے کو
اُس فیض سے مشرف کرتے تھے اور ہر ایک کو بقدر اُسکی استعداد کے اُس دولت سے سرافراز فرماتے تھے یہ فرقۂ بے فہم
اُنکے اُن سب اشارات کو ریاست عامہ اور استحقاق تصرف امور ملک و مال مین اُتار لا کر ورطۂ ضلالت مین پڑا ہی اور نیز یہی سبب
ہی کہ حضرت امیر اور اُنکی ذریت طاہرہ کو تمام امت مثل پیرون اور مرشدون کے پوجتی ہی اور امور تکوینیہ کو اُنسے وابستہ جانتی ہی
اور فاتحہ و درود اور صدقات اور نذر و منت اُنکے نام پر رائج و معمول ہو گیا چنانچہ کل اولیا کے ساتھ یہی معاملہ ہی اور نام شیخین کا
ان مقدمات مین کوئی شخص زبان پر نہین لاتا اور فاتحہ و درود اور نذر و منت اور عرس و مجلس مین کوئی شریک نہین کرتا
اور امور تکوینیہ کو وابستہ اُنسے نہین جانتا گو معتقد اُنکے کمال اور فضیلت کا ہو مانند انبیا کے جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت
موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام کیونکہ کمال اُنکے مثل کمال انبیا کے مبنی کثرت اور تفصیل اور مغایرت پر ہین اور

ل سیف المسلول میں یہ حدیث ابی سعید خدری سے [illegible] حضرت نے جناب امیر سے [illegible] فرمایا کہ تم قتال کرو گے [illegible] تاویل پر جیسا [illegible] مقاتلہ [illegible] تنزیل پر [illegible] اشارہ [illegible] خلافت [illegible] حضرت [illegible]

م کسی وقت مین [illegible] حضرت اور نجم ہے اسکی [illegible] امیر کو اپنے زمانہ خلافت مین [illegible] قرآن کے ساتھ پیش آیا اور یہ حدیث دلیل ہے [illegible] اہل سنت کے واسطے [illegible] مقابلہ میں [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کمالات اولیا کے سب ناشی وحدت اور جمع اور عینیت سے ہین پس اولیا کو مرآت ملاحظہ فعل الٰہی بلکہ صفات الٰہی کا کرسکتے ہین
اور انبیا اور اُنکے وارثان کمالات کو سوای علاقۂ عبدیت اور رسالت اور جارحیت کے علاقہ دوسرا اُن لوگون کے فہم مین
حاصل نہین آور اسی جہت سے اُنکو مرآت ملاحظۂ افعال الٰہی نہین کرسکتے ہین انتہی تفریح الاذکیا مین مفتاح سے منقول ہے
کہ مدت خلافت راشدہ تیس برس ہے موافق حدیث صحیح اَلخِلَافَۃُ بَعدِی ثَلٰثُونَ سَنَۃً ثُمَّ یَصِیرُ مُلکًا عَضُوضًا کے
یعنی خلافت بعد میرے تیس برس ہے بعد اُسکے ہوجائیگی ملک گزندہ پس انقضای خلافت کے دو طریقے ہین اول
یہ کہ عین کمال اور اوج تمام مین مانند آجال اجرامیہ منقضی ہو دوسرے یہ کہ قوی بتدریج تساقط اور اضمحلال قبول کرین اور مثل
آجال طبعیہ منقضی ہون سو انقضای مدت خلافت دوسرے طریقہ سے واقع ہوا اسلیے کہ انتقال دفعی خیر محض سے طرف شر محض کے
کہ ملک عضوض ہے حسب عادات الٰہی محال ہے چنانچہ حکمانے قاعدۂ امکان شر مین انتقال بامکان احسن عقول فعالہ ہیولای
عناصر کے ساتھ قرار دیا ہے اور جب یہ قرار پایا تو تعین اسنان اربعہ کا خلافت مین لازم آیا پس سن اول صبا ہے کہ حرارت و
رطوبت اس عمر مین زیادہ ہوتی ہے اور بدن حاصل قدر ما یتحلل سے افزون ہوتا ہے اور بخوبی نشوونما پاتا ہے اور یہ حال خلافت
خلیفۂ اول کا ہے کہ دو برس کئی مہینے مین تمام جزیرۂ عرب کا اہل ارتداد سے پاک ہوا اور نمو اسلام عراق و شام مین ہویدا
ہوا بعد اُسکے خلافت خلیفۂ ثانی عین اشتداد احکام اور قوت مین گذری کہ یہ حالت شباب تھی پھر خلافت خلیفۂ ثالث
مین انحطاط خفی شروع ہوا اور تساقط غیر ظاہر قوای اسلام مین پیدا ہوا یہ زمانہ کہولت کا تھا آور خلافت خلیفۂ رابع
حضرت علی مرتضی وغیرہ مین تساقط اور اضمحلال ظاہر مین نمود ہوا اور اعضای رئیسہ اسلام کہ ازواج اور اولاد مہاجرین تھے
باہم مختلف المزاج ہوے آور احکام متعارض پیدا ہوے اور ہر واقعہ مین بعض اعضا کا فقدان یا تعطل نمودار ہوا اور یہ شیخوخت
تھی یہانتک کہ خلیفۂ وقت جو بمنزلۂ قلب وجود انسانی تھا حرارت غریبۂ خوارج الملہ سے موؤف ہوا اور روح غریزی اسلام
نے کہ عبارت نفس مقدس سے تھی مفارقت کی مگر خوب معلوم رہے کہ خلافت پیغمبر علیہ السلام کی جس قدر ظاہر
اسلام سے قاصر ہوتی تھی اُسیقدر خلافت حقۂ خلیفۂ رابع مین وہ خلافت برنگ ولایت ظہور پذیر ہوتی تھی آور
بعد اُسکے حیات بالکلیۂ ظاہر سے مختفی ہوئی اور باطن مین درآئی اور مستور ہوئی اسی معنی مستور نے ایمۂ علیہم السلام مین
بترتیب ظہور پکڑا اور پھر رفتہ رفتہ فیض باطن نے حضرات ائمہ سے تمام امت مین انتشار پایا آور سلاسل اہل ولایت
پیدا ہوے انتہی **فائدہ** اہل بیت کا اطلاق کئی معنون پر آتا ہے ایک بنی ہاشم پر جنپر زکوۃ حرام ہے دوسرے
حضرت کے اہل وعیال پر جو شامل ازواج مطہرات کو ہے اور باہر لانا ازواج آنحضرت کا اہلبیت سے مکابرہ ہے
اور مخالف سوق آیت کے کیونکہ خطاب اُنسے ہے اول آیت اور آخر آیت مین پس باہر لانا اُنکا اُس چیز سے جو
ماسبق مین واقع ہوئی ہے کلام کو اتساق و انتظام سے نکالتا ہے امام فخر الدین رازی کہتے ہین کہ یہ آیت شامل
ہے نساء آنحضرت کو بھی کہ سیاق آیت ہی یہ ہے پس باہر لانا اُنکا اُس سے اور مخصوص کرنا اُنکے غیر کو صحیح نہین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اولی یہہ ہی کہ کہا جائے کہ اہلبیت اولاد آنحضرت اور ازواج اُنکے ہین اور حسنین اُنمین داخل ہین اور حضرت امیر بھی
اہلبیت سے ہین بجہت اُنکی معاشرت کے ساتھ بنت پیغمبر کے اور اُنکی ملازمت کی آنحضرت کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم
اور کبھی اطلاق اہلبیت کا ایسا آیا ہی جس سے مفہوم ہوتا ہی اختصاص اُسکا حضرت زہرا اور حسنین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم
اجمعین کے ساتھ انس بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت تشریف لیجاتے تھے حضرت زہرا کے گھر جب نماز فجر کے لیے
مسجد مین آتے اور فرماتے تھے الصلوۃ یا اہل بیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃ حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ تھی مین حضرت کے پاس کہ خادم نے آکر
خبر کی کہ علی اور فاطمہ اور حسنین کھڑے ہین حضرت نے مجھسے فرمایا کہ یکسو ہو جاؤ مین اندر گھر کے چلی گئی پس آئے
حسنین اور اُنکے والدین اور بٹھلایا حضرت نے حسنین کو اپنی گود مین اور پکڑا علی کو ایک ہاتھ سے اور فاطمہ کو
دوسرے ہاتھ سے اور اپنے سے لپٹا لیا اور پھر ڈالدی انپر گلیم سیاہ جو آپ پہنے تھے اور فرمایا خداوندا یہ میرے
اہلبیت ہین آئے ہین تیری طرف اور بھی ام سلمہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے یہ مسجد میری حرام ہی ہر حائض
عورت پر اور ہر جنب مرد پر مگر محمد اور اُنکے اہلبیت پر جو علی اور فاطمہ اور حسنین ہین روایت کیا اسکو بیہقی نے اور
تضعیف کی بالجملہ اہلبیت کا اطلاق چارون حضرات پر شائع و مشہور ہی علما نے ان اقوال کی تطبیق اور ان اطلاقات
کی توجیہ مین لکھا ہی کہ بیت ہر شخص کے تین ہوتے ہین بیت نسب بیت سکنی بیت ولادت تو بنی ہاشم اولاد عبد المطلب
نسب کی جہت سے آپکے اہلبیت ہین کہ اولاد جد قریب کو بیت کہتے ہین اور ازواج مطہرات اولاد سکنی ہین اور اولاد
امجاد اہل بیت ولادت ہین اور اگرچہ اطلاق اہلبیت کا تمام اولاد آنحضرت پر ہو سکتا ہی پر تخصیص جناب علی مرتضی
اور فاطمہ زہرا اور حسنین کی اسوجہ سے ہی کہ یہ سب مین ممیز ہین بمزید فضل و کرامت اور تعلق محبت اور مودت مین ممتاز
اور مخصوص ہین اسی سے مطلقا جہان اہلبیت مذکور ہوتے ہین وہان یہی حضرات مراد ہوتے ہین کذا فی ترجمۃ المشکوۃ
اور مدارج النبوۃ مین ہی کہ اختلاف ہی اسمین کہ اہلبیت سے مراد اس آیت مین کون ہین اکثر اسپر ہین کہ مراد اُن سے
فاطمہ اور حسنین اور علی ہین رضی اللہ عنہم اجمعین چنانچہ اکثر روایتین اسپر دلالت کرتی ہین اور انصاف یہہ ہی
کہ نساء مطہرات بھی داخل ہین اسمین بجہت ندای سیاق و سباق کلام کے اور بلانا حضرت کا ان چار تن پاک کو اور
بٹھلانا کنار مبارک مین اور پہنانا کسا کا اور فرمانا اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِیْ الحدیث منافات نہین رکھتا ہی نساء مطہرات کے

۲ انکا نام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی کوفی ہی [illegible] نسبت [illegible] زیادہ [illegible] کی طرف [illegible] ۳ مین [illegible] ضعیف [illegible] الموضوع [illegible] حدیث ضعیف [illegible] مین [illegible]

۳ نے فتح القدیر مین لکھا ہی کہ لا یستحب بالحدیث الضعیف غیر الموضوع انتہی ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ جلال الدین دوانی نے انموذج العلوم مین اور ابن الہمام مین اسکی توضیح کی ہی اور سخاوی نے قول بدیع مین اور فضائل اعمال مین اور ابن حجر مکی نے فتح المبین [illegible] کیا علما نے جواز عمل حدیث ضعیف [illegible] نے اربعین مین لکھا ہی کہ اتفاق [illegible] اتفاقا انتہی نووی [illegible] کیا ہی [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

داخل ہونے کے ساتھ اُنھین اور شمول فضل اذہاب رجس ور ثبوت تطہیر کے ساتھ اُنکے لیے بھی انتہی قسطلانی شرح بخاری
مین لکھتے ہین کہ معنی اہلبیت اور اُنکے تعین مین اقوال مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ پنجتن پاک ہین شیخ نور الحق
تیسیر القاری مین فرماتے ہین کہ پوشیدہ نرہے کہ مؤید قول اول کی حدیث صحیح مرفوع ہی وہ یہ کہ جسوقت آیۂ
اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا نازل ہوئی تو آپ علی اور فاطمہ
اور حسنین کو ہمراہ لیکر اُس خیمہ مین جو صحن خانہ مین نصب تھا تشریف لائے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاۗءِ اَھۡلُ بَیۡتِیۡ
اور جب اُم سلمہ نے کہ عمدہ ازواج مطہرات سے تھین آنا چاہا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین اہلبیت سے نہین ہون
تو فرمایا کہ اَنۡتِ عَلٰی خَیۡرٍ لٰکِنۡ ھٰؤُلَاۗءِ اَھۡلُ بَیۡتِیۡ مگر یہ کہین کہ اہلبیت شامل ہی سبکو لیکن آنحضرت نے برگزیدہ
کیا اہلبیت سے ان چار حضرات کو اور اشارہ فرمایا کہ یہ آیت تطہیر مخصوص انھین کے ساتھ ہی واللہ اعلم باقی اسکی تحقیق
اور کتب معتبرہ مین دیکھ لینا چاہیے

از حق بود صلوٰۃ و زامت بود سلام	بر حضرت محمد و بر آل او مدام

فضائل محبت اہلبیت

ای عاشقان روی سید الثقلین و ای شیفتگان گیسوی حسنین جانو اور آگاہ ہو کہ جیسی محبت محبوب کبریا مرغوب
اصفیا عروس روشن چہرہ شہود چہرہ کشای شاہد وجود شاہنشاہ درویش خصلت رفیع المنزلت حضرت
احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلق پر فرض ہی ویسی ہی محبت اہلبیت اطہار جگر گوشگان حبیب
پرورد کا بھی لازم اور واجب ہی اور ہر چند محبت اور تعظیم اُن حضرات کی ہر فہیم اور ذکی کے نزدیک غو دمادۂ ایمان
اور قوام اسلام ہونا چاہیے چہ جائیکہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر ترغیب اور تحریض کرین حدیث صحیح مین ہی
کہ آپ نے فرمایا پہچان آل محمد کی برات ہی دوزخ سے اور حب آل محمد کی گذرنا ہی پل صراط سے اور ولایت آل محمد
کی پناہ ہی عذاب سے یعنی اُنکے مراتب جو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہین اُنکا پہچاننا باعث
امن و امان کا ہی پس جسکو اتنا معلوم ہوا تو اُسپر اجلال اور تکریم اُنکی واجب ہوئی اسلیے کہ یہ بات ظاہر ہی کہ جب
حق تعالی نے حضرت کو اپنا حبیب بنایا اور سارے عالم پر آپکو فضیلت عنایت کی اور فضائل عامہ و خاصہ سے
خصوصیت مرحمت فرمائی تو ضرور ہی کہ یہ سب برکات اور فضیلتین آپکی آپ کے منتسبین مین بھی ساری ہونگی
وہ انتساب خواہ نسباً ہو یا نسبۃً صحبۃً ہو یا قرابۃً اسکے سوا جسکو خود رسول خدا خواجۂ ہر دوسرا نے دوست کہا ہو اسکا پوچھنا
ہی کیا ہی اُسکی دوستی تو عین رسول مقبول کی دوستی ہوگی اور جسطرح رسول کی محبت اور عداوت خدا کی محبت اور عداوت
ہی یون ہی حضرت کے دوست کی دوستی اور دشمنی بھی ٹھیریگی کہ مصرع بلبلی ہر چہ ماند عین لیلی ست

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ پس محبت اہلبیت

آنحضرت اور سارے منتسبین کی باعث نجات اور استغفر اللہ بغض و عداوت انکی مہلکات و موبقات سے ہے یا عجی

کافی بگزین تو حب اولاد رسول	نور نظر رسول حسنین و بتول	ہم الفت حیدر بدل و جان بگزین	تا ثمرۂ ایمان تو گردد مقبول

ہر چیز کی حب اور بغض کا کمال یہ ہے کہ وہ اسکے متعلقات کی طرف سرایت کرے اور خود حدیث مین اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ

جلال الدین سیوطی اپنے رسالہ احیاء المیت بفضائل اہلبیت مین جابرؓ سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا خطبہ پڑھا

ہم لوگون کے سامنے حضرت نے اور مین نے سنا کہ آپ نے فرمایا جس نے ہمارے اہلبیت کو دشمن رکھا اسکو اللہ گھاٹے مین پھیریگا

قیامت کے دن ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور حاکم نے ابی سعید خدری سے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے قسم ہے اسکی جسکے

قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ کسی شخص نے میرے اہلبیت سے بغض نہین رکھا مگر اللہ نے اسکو دوزخ مین بھیجا صحیح مسلم مین

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت مقام خم[1] غدیر مین ہم لوگون کے ساتھ تشریف رکھتے تھے آپ نے حمد کی اور وعظ

و نصیحت فرمائی ثواب و عقاب یاد دلایا اور فرمایا ای لوگو آگاہ رہو تم کہ مین ایک آدمی ہون قریب ہے کہ آوے میرے پاس

پروردگار کا بھیجا ہوا یعنی ملک الموت تو مجھے اسوقت ارشاد خداوندی بجالانا پڑیگا اور حقیقت مین یہی ہوا کیونکہ یہ

واقعہ آخر ذی الحجہ کا تھا حجۃ الوداع سے پلٹتے وقت[2] کا اور آپ کا وصال ربیع الاول مین ہوا پس مین چھوڑتا ہون تم مین

دو نفیس چیزین ایک کتاب اللہ دوسری اہلبیت تو قرآن مین بیان ہے سیدھی راہ اور اعمال کا جس سے روشن ہو جاتی ہے

راہ اور چلنے والے آسانی سے منزل مقصود کو پہونچ جاتے ہین پس مضبوط پکڑے رہو اسکو اور اہلبیت کے باب مین یاد

دلاتا ہون تمکو خدا کو اور اسکے عذاب سے ڈراتا ہون اگر انکے حقوق مین کوئی تقصیر کروگے اور اسکو مکرر ارشاد فرمایا اور مبالغہ

اور تاکید کی اس لیے کہ محبت اور تعظیم انکی اور انکے حقوق کی رعایت اور انکے آداب اہم اور اقدم ہین[3] شیخ عبدالحق محدث

مدارج النبوت مین فرماتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت مرض الموت مین جب حضرت سیدہ کو تسکین فرمائی تو بعد

اسکے فرمایا کہ اپنے بیٹون کو سامنے لاؤ حضرت سیدہ نے پیش کیا انھون نے جو نانا کو اس حال مین دیکھا تو بیتاب ہو کر آہ و زاری

کی اور ایسا روئے کہ انکے رونے سے جتنے گھر مین تھے سب رونے لگے حضرت نے انکو بوسہ دیا اور انکی تعظیم اور احترام اور محبت

کے بارہ مین صحابہ اور تمام امت کو وصیت فرمائی انتہی نزل الابرار بما صح عن مناقب اہلبیت الاطہار مین ابی ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم مین بہتر وہ ہے جو میرے اہلبیت کے ساتھ اچھا رہے مفتاح النجا فی مناقب اہل عبا مین

ہے کہ ترمذی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے تم اللہ کو دوست رکھو کہ اسنے تمکو نعمت دی اور چاہیے

---

[1] فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہین پاوے گا تو کسی قوم کو جو ایمان رکھتے ہین ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے کہ دوستی کرین ساتھ اس شخص کے جو مخالف ہوا اللہ سے اور اسکے رسول سے ۱۲ [illegible]
[2] یعنی صاحب [illegible] کا بغض [illegible] ۱۲ منہ [illegible]
[3] [illegible]

[1] خم ایک جگہ کا نام ہے اور اس مین پانی کا چشمہ ہے اسکو غدیر کہتے ہین یہ مقام درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے ۱۲
[2] یہ آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ حجۃ الوداع سے پلٹے تھے
[3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعظیم اور محبت اہلبیت کی واجب ہے اور رعایت انکے حقوق کی لازم * منہ رحمۃ اللہ علیہ *

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اُسی محبت سے مجھے بھی دوست رکھو اور میری محبت سے میرے اہلبیت کو دوست رکھو اور ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ
اور ابو بکر بن ہارون رویانی اور طبرانی نے معجم کبیر مین اور محمد بن عساکر نے محمد بن کعب قرظی سے اُنھون نے عباس بن عبد المطلب
سے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے کیا حال ہوگا اُن لوگون کا جو آپس مین باتین کرتے ہین اور جب میری اولاد مین سے کسی کو
دیکھتے ہین تو چپ ہو رہتے ہین قسم ہی اُسکی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ کسی کے دل مین ایمان نہین داخل ہوتا
جب تک وہ اُنکو بسبب میری قرابت کے دوست نرکھے صحیح کہا ہی اس حدیث کو حافظ ابن حجر مکی ہیتمی نے اور تفسیر آیۂ کریمہ
وَمَن یَّقتَرِف حَسَنَۃً نَّزِد لَہٗ فِیہَا حُسنًا مین جناب امیر فرماتے ہین کہ اقتراف حسنہ ہم اہلبیت کی دوستی ہی اور فرمایا ہی مین
اُن اہلبیت سے ہون جنکی محبت اللہ نے ہر مسلمان پر فرض کی ہی یہ ٹکڑا اس حدیث کا ہی جسکو حاکم نے مسلسل لسادات اشراف
روایت کی ہی اور اسی حدیث کو نسائی نے بھی دوسرے طریقہ سے روایت کیا ہی اور ترمذی اور عبداللہ بن احمد نے زوائد مسند
مسلسل لسادات اشراف حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کی کہ حضرت نے حسنین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس نے مجھکو اور انکو
اور انکے ماں باپ کو دوست رکھا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ مین ہوگا اور اسیطرح اور احادیث صحیحہ سے
وجوب محبت اور تحریم بغض و عداوت اہلبیت نبوت باحسن وجوہ ثابت ہی اسی سے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین تعظیم اور توقیر اور
محبت اور الفت جسطرح اہلبیت نبوت کی کرتے تھے اور کسی کی نہین کرتے تھے بخاری مین ہی کہ حضرت ابی بکر صدیق رض نے
فرمایا قسم ہی اُسکی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی ہر آئینہ قرابت رسول خدا دوست تر ہی میرے نزدیک اپنی
قرابت سے یعنی اُسکی رعایت اور صلۂ رحم کو مین اپنی قرابت کی رعایت سے بڑھکر جانتا ہون اور بھی اُسمین ہی کہ
فرمایا حضرت صدیق اکبر نے اُرقُبُوا مُحَمَّدًا فِی اَھلِ بَیتِہٖ یعنی محافظت کرو محمد کی اُنکے اہل بیت مین یعنی حفظ حرمت
اور تعظیم محمدی اسمین ہی کہ اُنکے اہلبیت کی حرمت اور تعظیم کرو ابن حجر صواعق محرقہ مین بحث اربعۂ آیات فضائل اہلبیت
مین اس کلام کی شرح مین لکھتے ہین کہ اُنکے حقوق کی رعایت کرو اور اُنکو ستاؤ نہین اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفے
و فضائل اہل بیتہ الطاہرین مین ہی کہ دارقطنی نے نقل کیا کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت صدیق اکبر رض
کے پاس آئے اور وہ منبر نبوی پر تھے پس آپنے کہا اُترو میرے جد کے منبر سے حضرت صدیق اکبر نے کہا تم نے سچ کہا
ہی یہ منبر تمھارے جد کا ہی اور اپنی گود مین بٹھالیا اور روئے حضرت امیر نے کہا واللہ اُسنے میری رای سے نہین کہا ہی
یعنی یہ لڑکا ہی مین نے کچھ اسے سکھایا نہین یون ہی لڑکپن مین اسکے مونھ سے یہ نکلا ہی حضرت صدیق اکبر نے
فرمایا آپ سچے ہین مین آپ کو اسکی تہمت نہین لگاتا اور نیز یہی قصہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے ساتھ منقول ہی چنانچہ اصابہ فی تمییز الصحابہ مین شیخ ابن حجر عسقلانی نے بروایت یحیی بن سعید الانصاری عبید
ابن حنین سے نقل کیا ہی اور اُسکے آخر مین لکھا ہی کہ اسکی سند صحیح ہی خطیب کے نزدیک یہان سے محبت حضرت صدیق اکبر کی

رویانی بضم را مہملہ ... [illegible] ... اسکندریہ مین ... بن عبد البر ... عیاش بن ...

اللہ تعالیٰ علیہ ١٢ ... [illegible] ... یون یہ نسبت ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور آپ کا توقیر کرنا اہلبیت کو سر ایمان و الاخوب اندازہ کر سکتا ہی **فائدہ** تحفہ اثنا عشریہ مین ہی کہ لڑکون کا قاعدہ ہی کہ جب کسیکو اپنے بڑے کے مقام پر بیٹھے ہوے یا اُسکا کپڑا پہنے ہوے یا اُسکی کسی اور چیز کو استعمال کرتے دیکھتے ہین تو اگرچہ وہ اُس بزرگ کی مرضی اور اجازت سے ہو مگر ضرور روک ٹوک کرتے ہین کہ یہان سے اُٹھو یا یہ کپڑا اُتار دو پس اُنکی ایسی باتین قابل استدلال نہین ہوتی ہین اور ہرچند ائمہ اور انبیا کمالات نفسانی اور مراتب ایمانی مین تمام خلق سے ممتاز ہوتی ہین لیکن احکام بشریہ اور خواص سن صبا اور لڑکپن کے اُنمین بھی پائے جاتے ہین اسی لیے مقتدا ہونے کے لیے پہونچنا حد کمال عقل پر ضرور رکھا گیا ہی بلکہ چالیس برس کے پہلے منصب نبوت کسی کو عطا نہین ہوا الا نادراً و النادر کالمعدوم اور مثل مشہور ہی الصّبی صبی ولو کان نبیّاً اور حضرت امامین بالاجماع زمانہ خلافت جناب صدیق اکبر مین صغیر السن تھے انتہیٰ فضل الخطاب مین عبد اللہ بن عباس رض سے منقول ہی کہ جب شہر مدائن زمانہ خلافت حضرت عمر رض مین فتح ہوا تو حضرت فاروق رض نے مسجد نبوی مین فرش چرمی بچھایا اور مال غنیمت جمع کیا اول امام حسن علیہ السلام تشریف لائے اور فرمانے لگے اے امیر المومنین ہمارا حق جو اللہ نے مقرر کیا ہی عطا کرو آپنے فرمایا بالبرکة والکرامة اور ہزار درم نذر کیے آپ جب دولت خانہ کو تشریف لے گئے تو امام حسین علیہ السلام تشریف لائے اُنکو بھی آپنے ہزار درم دیے پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رض آئے اُنکو پانسو درم دیے حضرت ابن عمر رض نے کہا یا امیر المومنین مین جوان تھا رسول خدا کے حضور مین جہاد کرتا تھا اور حسنین صغیر السن تھے کوچہ ہای مدینہ مین کھیلا کرتے تھے اُنکو آپنے ہزار درم دیے اور مجھکو پانسو حضرت امیر المومنین عمر رض نے فرمایا اے بیٹے تو اتنی فضیلت تو حاصل کر جو حسنین کو ہی پس تجکو بھی ہزار درم دون کیونکہ اُنکے باپ علی مرتضیٰ اور ما فاطمہ زہرا اور جد اُنکے رسول خدا اور جدہ خدیجہ کبریٰ اور چچا جعفر طیار پھوپھی ام ہانی ماموں ابراہیم ابن رسول اللہ اور خالہ رقیہ اور ام کلثوم دختران پیغمبر خدا ہین پس ابن عمر ساکت ہوے اور یہ خبر حضرت علی مرتضیٰ کو پہونچی اُنھون نے کہا مین نے حضرت سے سنا ہی کہ عمر چراغ اہل جنت کے ہین یہ خبر حضرت عمر کو پہونچی وہ ایک گروہ مسلمانون کے ساتھ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے دروازہ پر گئے اُسوقت حضرت امیر باہر تشریف لائے حضرت عمر نے کہا اے علی تمنے سنا ہی کہ رسول خدا نے مجھکو چراغ اہل جنت فرمایا ہی آپنے فرمایا ہان مین نے یہ حدیث آپ سے سنی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی یہ حدیث اپنے ہاتھ سے مجھکو لکھ دیجیے آپنے اپنے دست مبارک سے لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا ما ضمن علی بن ابی طالب لعمر بن الخطاب عن رسول اللہ صلعم عن جبرئیل عن اللہ تبارک و تعالیٰ ان عمر بن الخطاب سراج اهل الجنة حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ نوشتہ لے لیا اور اپنی اولاد کو سپرد کرکے وصیت کی کہ جب میری وفات ہو تو بعد غسل و تکفین کے

؎ حضرت ابن عباس [illegible] فضیلت [illegible] حسنین رضی اللہ عنہما [illegible]

ابن الخطاب [illegible] اُنھون نے [illegible] حضرت جبرئیل [illegible] رسول اللہ [illegible] ضامن ہوئے علی ابن ابی طالب [illegible] صفحہ ۱۷ [illegible] نقل فرمایا ہی

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کاغذ میرے کفن مین رکھ دینا تاکہ اسکے ذریعے سے مین خدا سے ملاقات کرون سو جب حضرت عمر شہید ہوے تو وہ کاغذ کفن مین رکھدیا گیا بعض علما فرماتے ہین کہ چراغ اہل جنت کے معنی یہ ہین کہ وہ چالیس اصحاب جنکی تمامی حضرت عمر رض سے حاصل ہوئی وہ سب بہشتی ہین اور حضرت عمر رض امیر المومنین مثل چراغ کے ہین کیونکہ اسلام اُنکا اُنکی جہت سے قوی ہو گیا تھا اُنھون نے اُسیطرح اظہار طریقہ اسلام کیا جسطرح راہرو کے لیے چراغ اپنی ضوء سے راہ کو ظاہر اور روشن کرتا ہی کذا فی النہایہ للجزری

فائدہ اِس مقام سے کافی سند شجرہ رکھنے کی حضرات صوفیہ کے ہاتھ آئی سعادۃ الکونین مین لکھا ہی کہ پوشیدہ نہ ہے کہ اس روایت سے تفضیل حضرت جناب امیر علیہ السلام کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر جو سمجھی جاتی ہی تو وہ بجہت قرابت اور ابوۃ حسنین رض کے ہی نہ بجہت امر آخر اسکے علاوہ اِن بزرگون کے درمیان الیسا رابطہ محبت قوی تھا کہ ایک دوسرے کو اپنے اوپر فضیلت دیتا تھا چنانچہ شیخ عبدالحق محدث رح تکمیل الایمان مین محمد بن الحنفیہ رض سے نقل کرتے ہین کہ اُنھون نے حضرت امیر سے پوچھا کہ بزرگتر لوگون مین بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے کون ہی آپنے فرمایا ابوبکر صدیق رض پھر عمر فاروق رض بعد اُنکے ایک اور شخص ہے جنکا نام نہین لیا محمد بن الحنفیہ رض نے کہا کہ اے امیر اُنکے بعد افضل تم ہو آپنے فرمایا مین تو ایک مرد مسلمانون مین سے ہون انتہی اور مقصد خامس آیۃ اربع عشر صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہ جناب امیر کی مذمت کرتا تھا آپنے فرمایا افسوس تجھپر تو علی کو نہین پہچانتا کہ وہ اُنکے چچا کے بیٹے ہین اور اشارہ فرمایا مزار مبارک حضور سرور عالم صلعم کیطرف اور فرمایا حضرت عمر رض نے کہ قسم خدا کی نہین ایذا پہنچائی تونے مگر انکو انکی قبر شریف مین یعنی رسول اللہ صلعم کو اخرجہ الدار قطنی عن الشعبی اور بخاری مین ہی کہ حضرت عمر رض جسوقت خشک سالی ہوتی تو استسقا کرتے حضرت عباس رض کے ساتھ اور فرماتے ای اللہ ہم توسل کیا کرتے تھے تیری طرف اپنے نبی کے ساتھ جو محمد صلعم تھے جسوقت ہمپر خشک سالی پڑتی تھی پس سیراب کر دیتا تھا تو ہمکو اور اب ہم توسل کرتے ہین تیری طرف اپنے نبی کے چچا کے ساتھ پس سیراب کر دے تو ہمکو پس پانی برساتا تھا اور اور مضمون بھی اسی مین تفصیل سے ہین مگر بخیال طوالت نقل نہین کیا حضرت ابن عمر رض ایک روز سایۂ خانہ کعبہ مین بیٹھے تھے ناگاہ دیکھا کہ سامنے سے حضرت امام حسین رض آتے ہین آپنے فرمایا کہ یہ زمین والون مین یا وہ دوست ہی اہل آسمان کے نزدیک آج کے دن شیخ محمد میر سجان الہ آبادی اپنی کتاب اظہار السعادۃ مین لکھتے ہین کہ شیخ ابن حجر عسقلانی شافعی رح تسدید القوس فی تلخیص مسند الفردوس للدیلمی مین لکھتے ہین کہ زمانہ خلافت حضرت عمر رض مین حضرت امام حسین رض انکے دروازہ پر گئے اور دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رض نے اذن طلب کیا اور اجازت نپائی حضرت امام حسین رض نے اجازت نہ مانگی اور پلٹ آئے یہ خیال کرکے کہ جب اُنھون نے اپنے بیٹے کو اجازت نہین دی تو مجھے کیون اجازت دینگے یہ خبر حضرت عمر رض کو پہنچی آپنے جاکر فرمایا تمسے بہتر کون شخص ہے کہ تمھاری بدولت مین نے نشو و نما پائی اور صواعق مین بھی اسیطرح پر ہی مگر اتنا زائد ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رض کے پاس آئے اور فرمایا کہ مجھے تمھارے آنے کی اطلاع نہ تھی حضرت نے اپنے اُسی خیال کو بیان کیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لائق ہو عمر رض کے بیٹے سے اذن دینے مین اور خدا نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمھاری بدولت ہمارے سرون پر بال اُگا ئے اور ہمنے تمھاری برکت سے راہ راست پائی اور اس مرتبہ کو پہونچے
مین کہتا ہون کہ مآل دونون عبارتونکا ایک ہی صرف نقل مین فرق ہی حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ نے ازالۃ الخفا مین
ریاض النضرہ محب طبری سے بھی یہ حکایت عبید بن حنین کی روایتہ سے نقل کی ہی کہ کہا اُنھون نے آئے حسنؓ یا حسینؓ کہ
اجازت مانگتے تھے حضرت عمرؓ سے اور آئے ابن عمرؓ بھی پس نہ اجازت ملی ابن عمرؓ کو اور وہ پلٹ گئے پس کہا حسنؓ یا حسینؓ
نے کہ جب ابن عمرؓ کو اجازت نملی تو ہمکو بھی نملیگی یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہنچی آپنے حضرت امام کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ اے بھتیجے تم
کیون پلٹ گئے آپ نے فرمایا کہ مین سمجھا کہ جب آپنے اپنے بیٹے کو اجازت ندی تو مجکو کیون دیجئے گا آپنے فرمایا ای بھتیجے فھل
اَنْبَتَ الشَّعْرَ عَلَی الرَّاسِ غَیْرُکُمْ اور بھی اُسمین حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایکدن مین حضرت عمرؓ کے پاس آیا
اور آپ تنہائی مین امیر معاویہؓ کے ساتھ تھے اور ابن عمر دروازہ پر تھے پس پلٹ گئے ابن عمر اور مین بھی اُنکے ساتھ پلٹ آیا
بعد اسکے ایکروز مجھے حضرت عمرؓ ملے اور فرمانے لگے کہ کہان تھے مین نے تمکو نہین دیکھا مین نے اپنے جانے اور پلٹ آنے کا سارا حال
بیان کیا آپنے فرمایا تم زیادہ حقدار تھے اجازت کے ابن عمر سے اِنَّمَا اَنْبَتَ مَا فِی رُؤسِنَا اللّٰہُ ثُمَّ اَنْتُمْ انتہی حضرت ابی ہریرہؓ
نے حضرت امام حسینؓ کے دونون پاؤن سے اپنے کپڑے کے کونے پر خاک جھاڑی حضرت نے فرمایا اے ابی ہریرہ یہ کیا کرتے ہو ابو ہریرہ
نے کہا مجھے معاف رکھیے واللہ اگر لوگ تمھارے مراتب جانین جتنے مین جانتا ہون تو تمھین اپنے کندھون پر اُٹھائے پھرین
تحفہ مین لکھا ہی کہ اُم خالد ایک عورت تھی حسن و جمال مین مشہور معاویہؓ بن ابی سفیان نے یزید کی منگنی کا پیام اُسکو دیا اور
ابو ہریرہؓ کو اسی کام کے واسطے شام سے مدینہ بھیجا حضرت امام حسنؑ اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ
بن مطیع بن الاسود نے بھی اُنکے پاس اپنے اپنے پیغام بھیجے جب اُم خالد نے ابو ہریرہؓ سے مشورہ کیا تو ابو ہریرہ نے
باآواز بلند کہا کہ سبط رسولؐ اور قرۃ العین بتول کے برابر مین کسیکو نہین جانتا ہون ای ناقص العقل مال دنیا نظر مین
نہ لا اور مصاہرت رسولؐ کی غنیمت جان چنانچہ اُس عورت نے ابو ہریرہؓ کے کہنے سے یزید کے مال کو پھیر دیا اور
امام علیہ السلام سے نکاح کیا اور اس شرف سے مشرف ہوئی اور کتاب المواقفۃ لابن السمان مین قصے محبت اور
مصافات صحابۂ کرام کی اہل بیت عظام کے ساتھ بہت سے لکھے ہین اور اُس کتاب کے کیفیتم مین یہ بھی مذکور ہی مین کہتا ہون
کہ نزہتہ اہل الادب فی امثال العرب مین اس مثل مین کہ رُبَّ سَاعٍ لِقَاعِدٍ ہی لکھا ہی کہ بعضے کہتے ہین کہ پہلے یہ مثل معاویہؓ بن
ابی سفیانؓ کی زبان پر گذری تھی اُنکی حکایت مین یہ نقل مشہور ہی اُسمین یہ حکایت مفصل منقول ہی اُس تحریر سے یہ
معلوم ہوتا ہی کہ ابی ہریرہؓ جب معاویہؓ کی طرف سے اُم خالد کے پاس چلے تو رات کو وہ مدینہ پہنچے اور صبح کو زیارت
مزار مبارک اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے گئے وہان حضرت سبط اکبر امام حسن علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
اُنھون نے سبب اُنکے آنے کا پوچھا اُنھون نے ساری کیفیت مفصل بیان کی آپ نے فرمایا کہ اُم خالد سے ہماری بھی خواہش
بیان کرنا اور ہماری منگنی کا پیام دینا اُسکے بعد حضرت امام حسین اور عباس بن علی اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن زبیر اور عبداللہ بن مطیع بن اسود رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی ان صاحبون نے بھی اپنا اپنا پیام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی معرفت دیا ابوہریرہؓ نے جاکر پہلے اپنا مطلب آنیکا ام خالد سے بیان کیا بعد اسکے اُن چھوٹون صاحبونکا پیام دیا ام خالد نے کہا کہ میرا ارادہ اب نکاح کرنیکا نہین ہے مین بیت اللہ مین مجاورہ ہو کر اللہ کی یاد مین عمر بسر کرونگی آگے جو تمھاری صلاح ہو ابی ہریرہؓ نے کہا یہ کچھ نہین تم ابھی جوان ہو بے شوہری اس عمر مین مصلحت نہین ام خالد نے کہا کہ پھر تمھین مشورہ بتاؤ کہ کسکے ساتھ نکاح کرون اُنھون نے کہا کہ یہ خود تم سوچو کہ بنظر منافع دین و دنیا کے کس کے ساتھ نکاح کرنیمین مصلحت ہے اُسنے کہا کہ مین بغیر تمھاری صلاح کے کسیکے ساتھ نکاح نکرونگی اُنھون نے کہا کہ اگر خواہ مخواہ تجھکو میری صلاح پر اصرار ہی تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے اور مصلحت اسی مین ہے کہ توان دونون سرداران جنت مین سے ایک کے ساتھ نکاح کرلے ام خالد نے مانا اور کہا بہتر ہی امام حسن کو خبر کردو کہ مین اُنکے ساتھ عقد کرونگی ابی ہریرہؓ نے اطلاع کی اور اُسی روز نکاح ہوگیا اور خود شام مین اگرچہ روبیہ معاویہ کے پاس سے لائے تھے وہ اُنکو پھیر دیا اس واقعہ کی اطلاع امیر معاویہ کو پہلے سے ہوگئی تھی اُنھون نے کہا ہمنے تو تمکو منگنی کرنے بھیجا تھا تمنے محتسب بنکر للّٰہیت کیون صرف کی ابی ہریرہؓ نے کہا کہ ام خالد نے مجھسے اصرار سے مشورہ لیا تھا مینے اُسکے حق مین جو نیک بات تھی وہ اُسکو بتادی کیونکہ حدیث مین ہے کہ مشورہ لیا گیا امانت دار ہے سو مین امانت مین خیانت کیون کرتا تب معاویہؓ نے یہ مثل کہی جسکے معنی یہ ہین کہ بہت ایسے محنت کرنیوالے ہین کہ اُنکی محنت کا نتیجہ گھر بیٹھنے والون کو بے محنت ملتا ہے انتہی اور ام خالد بی بی عبداللہ بن عامر بن کریز کی تھین اُنکے شوہر نے اُنکو طلاق دیدی تھی انتہی بِقَدْرِ الضَّرُوْرَۃِ اور اظہار السعادۃ مین ہے کہ شیخ ابن حجر نے تسوید القوس مین بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ رکاب حسنینؓ کی پکڑے تھے لوگون نے اُنسے پوچھا کہ آپ ان سے بڑے ہین عمر مین اور اُنکی رکاب پکڑتے ہین حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ حسنینؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہین تو کیا اُنکی رکاب پکڑنا میری سعادت نہین ہے انتہی اسعاف الراغبین مین عبداللہ بن الحسن بن علی بن ابی طالب سے نقل ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین گیا عمر بن عبدالعزیز کے پاس کسی ضرورت سے اُنھون نے کہا جب آپ کو کوئی حاجت ہوا کرے تو آپ کہلا بھیجا کیجیے مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ آپ ضرورت کے واسطے میرے دروازہ پر آیا کرین انتہی صاحب مفتاح النجا نے فصل ثانی باب اول مین لکھا ہے کہ ہمارے ابو حنیفہ نہایت تعظیم کرتے تھے اہلبیت کی شیخ ابوسعید ماوردی نے حضرت امام صاحب کے مناقب مین لکھا ہے کہ آپ توقیر اور احترام سادات مین نہایت مبالغہ فرماتے تھے چنانچہ ایکدن مجلس واحد مین چند بار تعظیم کو کھڑے ہوے اور بیٹھے اور سبب ظاہر نہوا اہل مجلس نے سبب پوچھا فرمایا کہ ان لڑکون مین ایک لڑکا علوی ہے جب اُسکو دیکھتا ہون تو تعظیم کو اُٹھتا ہون انتہی اور تحفہ مین ہے کہ جو صحبت اور تلمذ اور علم اور طریقہ حضرت امام اعظم کو حضرات ائمہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق اور زید بن علی بن الحسین سے حاصل ہے وہ بیان سے مستغنی ہے اور امام کے والد جنکا نام ثابت تھا اپنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لڑکپن مین اپنے باپ کے ساتھ حضرت امیر کی زیارت کو گئے تھے آپ نے اُنکے حق مین دعا برکت اولاد کی فرمائی تھی بموجب اُس دعا کے امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے تھے اور حضرت امام شافعیؒ نے تو فضیلت محبت اہلبیت کی تصریح اِس شعر مین فرمائی ہی **شعر**

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمُ ۔ فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ

اور صواعق محرقہ کی و اخر فصل رابع باب تاسع مین ہے کہ منجملہ کلام امام شافعی کے ہی اور یہ اشعار بھی اُنکی طرف منسوب ہین **اشعار**

اِذَا نَحْنُ فَضَّلْنَا عَلِیًّا فَاِنَّنَا ۔ رَوَافِضُ بِالتَّفْضِیْلِ عِنْدَ ذَوِی الْجَھْلِ

یَا رَاکِبًا قِفْ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِّنًی ۔ وَاھْتِفْ بِسَاکِنِ خَیْفِھَا وَالنَّاھِضِ

سَحَرًا اِذَا فَاضَ الْحَجِیْجُ اِلٰی مِنًی ۔ فَیْضًا کَمُلْتَطِمِ الْفُرَاتِ الْفَائِضِ

اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ فَلْیَشْھَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّیْ رَافِضٌ

حضرت مجدد اُس اول شعر کے معنی مین فرماتے ہین کہ حب آل محمد رفض نہین جیسا کہ گمان کرتے ہین اور اگر اسی کو رفض کہتے ہین تو یہ رفض مذموم نہین کیونکہ برائی رفض کے دوسرون سے تبرّے کی وجہ سے ہی نہ اُنکی محبت کی اھ پس محبان اہلبیت اہلِ سنت ہی ہین انتہی اور آخر مقصد خامس صواعق محرقہ مین ہی کہ امام شافعیؒ نے جو اہل بیت کے محبت کی یون تصریح فرمائی تو وہ شیعون مین شمار کیے گئے ہین اُسکے جواب مین یہ اشعار فرمائے شاہ صاحب تحفہ مین فرماتے ہین کہ غرض امام شافعیؒ کی اِن اشعار سے مقابلہ نواصب کا تھا کہ وہ بسبب حب اہل بیت کے لوگون کو رفض کی طرف منسوب کرتے تھے اور یہ بیان فضائل اہلبیت کچھ خصیصہ امام شافعیؒ کا نہین بلکہ تمام اہل سنت اِس عبادت پر قیام کرتے ہین اور روایت حدیث کی ائمہ اہلبیت سے کتب اہلِ سنت مین بہت ہی اور سلسلہ آبای اہلبیت کا انھین نے سلسلۃ الذہب نام رکھا ہی انتہی اِن اشعار پر تین شعر اور بھی بڑھے ہین اُنکی کیفیت بھی اسی بیان مین تحفہ مین مرقوم ہی **حکایت** امام ابوبکر بیہقی رح نے اپنی کتاب مین جو مناقب حضرت امام شافعیؒ مین لکھی ہی نقل کرتے ہین کہ حضرت امام شافعیؒ سے کہا گیا کہ آپ جو منقبت اور فضیلت اہلبیت کی ذکر کرتے ہین تو لوگ اُسکو خوب متوجہ ہوکر نہین سنتے ہین اور صبر نہین کرتے بلکہ جب کسیکو ایسا بیان کرتے سنتے ہین تو کہنے لگتے ہین کہ یہان سے چلو اس شخص کے پاس سے ہٹو کہ یہ شخص تو رافضی ہی تب امام شافعیؒ نے فرمایا **شعر**

اِذَا فِیْ مَجْلِسٍ نَذْکُرْ عَلِیًّا ۔ وَسِبْطَیْہِ وَفَاطِمَۃَ الزَّکِیَّہ

یُقَالُ تَجَاوَزُوْا یَا قَوْمِ ھٰذَا ۔ فَھٰذَا مِنْ حَدِیْثِ الرَّافِضِیَّہ **شعر**

بَرِئْتُ اِلَی الْمُھَیْمِنِ مِنْ اُنَاسٍ ۔ یَرَوْنَ الرِّفْضَ حُبَّ الْفَاطِمِیَّہ

مین کیسو ہون اُن لوگون سے خدا کیطرف جو محبت اولاد فاطمہ کو رفض ٹھیراتے ہین اور نیز حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا ہی **شعر**

قَالُوْا تَرَفَّضْتَ قُلْتُ کَلَّا ۔ مَا الرِّفْضُ دِیْنِیْ وَلَا اعْتِقَادِیْ

یعنی لوگون نے کہا کہ تم رافضی ہوگئے مین نے کہا حاشا رفض نہ میرا دین ہی اور نہ میرا اعتقاد **شعر**

لٰکِنْ تَوَلَّیْتُ غَیْرَ شَکٍّ ۔ خَیْرَ اِمَامٍ وَّخَیْرَ ھَادِیْ

لیکن بلا شک دوست رکھتا ہون مین بہتر امام اور بہتر ہادی کو **شعر**

اِنْ کَانَ حُبُّ الْوَلِیِّ رِفْضًا ۔ فَاِنَّنِیْ اَرْفَضُ الْعِبَادِیْ

اگر ولی کی محبت ہی کا نام رفض ہی تو مین سب لوگون سے بڑھا ہوا ہون رفض مین ابی الحسن بن جبیر کہتے ہین **اشعار**

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُحِبُّ النَّبِیَّ الْمُصْطَفٰی وَابْنَ عَمِّہٖ	عَلِیًّا وَّسِبْطَیْہِ وَفَاطِمَۃَ الزَّہْرَا	ھُمْ اَھْلُ بَیْتٍ اُذْھِبَ الرِّجْسُ عَنْھُمْ
وَاَطْلَعَھُمْ اُفُقُ الْھِدَایَۃِ اَنْجُمًا زُھْرًا	وَمُوَالَاتُھُمْ فَرْضٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ	وَحُبُّھُمْ اَسْنَی الذَّخَائِرِ لِلْاُخْرٰی
وَمَا اَنَا لِلصَّحْبِ الْکِرَامِ بِمُبْغِضٍ	فَاِنِّیْ اَرَی الْبَغْضَآءَ فِیْ حَقِّھِمْ کُفْرًا	ھُمْ جَاھَدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ
وَھُمْ نَصَرُوْا دِیْنَ الْھُدٰی بِالظُّبٰی نَصْرًا	عَلَیْھِمْ سَلَامُ اللّٰہِ مَادَامَ ذِکْرُھُمْ	لَدَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَاَکْرِمْ بِہٖ ذِکْرًا

یعنی مین دوست رکھتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے چچا کے بیٹے حضرت علیؓ اور اُنکی اولاد اور فاطمہ زہرا کو وہی اہلبیت ہین جنسے ناپاکی دور کی گئی اور افق ہدایت نے اُنکو ستارہ روشن کرکے چمکایا اُنکی محبت فرض ہی ہر مسلمان پر اور اُنکی محبت سزاوار اور بلندترین ذخیرہ ہی آخرت کے لیے اور مین صحابۂ کرام کا نعوذ باللہ دشمن نہین ہون کیونکہ مین دشمنی اُنکی کفر جانتا ہون انھین حضرات نے اللہ کی راہ مین مجاہدے کیے جیسا کہ چاہیے تھا اور انھین نے دین ہدایت کی مدد کی اللہ کا سلام اُنپر جب تک کہ اُنکا ذکر ملأ اعلی کی یہان رہے اور کیا ہی بزرگ یہ ذکر ہی

حکایت لکھا ہی کہ ایک واعظ اہلبیت کے مناقب بیان کرتا تھا اتنی دیر تک اُسنے بیان کیا کہ آفتاب غروب ہونے لگا تب اُسنے آفتاب سے مخاطب ہوکر کہا **شعر**

لَا تَغْرُبِیْ یَا شَمْسُ حَتّٰی یَنْقَضِیْ	مَدْحِیْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلِنَسْلِہٖ
	وَاَثْنِیْ عِنَانَکِ اِنْ اَرَدْتُ ثَنَاءَھُمْ

یعنی اے آفتاب غروب نہ ہو جب تک کہ آلِ محمد اور اُنکی نسل کی تعریف تمام نہو **شعر** اور تو اپنی باگ پھیرلے اگر مین اُنکی تعریف کا ارادہ کرون یعنی پھر دوبارہ نکل آ کیا تو بھول گیا

اَنَسِیْتِ اِذْ کَانَ الْوُقُوْفُ لِاَجْلِہٖ

یہ کہ اُنکے لیے تو ٹھیرا تھا **شعر**

اِنْ کَانَ لِلْمَوْلٰی وُقُوْفُکِ فَلْیَکُنْ	ھٰذَا الْوُقُوْفُ لِفَرْعِہٖ وَلِنَجْلِہٖ

اگر تیرا ٹھیرنا مولی کے واسطے تھا تو چاہیے کہ ٹھہرنا اُنکی اولاد کے لیے بھی ہو پس آفتاب نکل آیا اور مجلس مین انس کثیر اور سرور عظیم ہوا انتہی من درر الاصداف شعرانی نے کہا کہ شیخ اکبر نے فتوحات مین کیا خوب فرمایا ہے **ابیات**

فَلَا تَعْدِلْ بِاَھْلِ الْبَیْتِ خَلْقًا	فَاَھْلُ الْبَیْتِ ھُمْ اَھْلُ السِّیَادَۃِ	فَبُغْضُھُمْ مِنَ الْاِنْسَانِ خُسْرٌ
حَقِیْقِیٌّ وَّحُبُّھُمْ عِبَادَۃٌ		

یعنی اہلبیت کے ساتھ تو کسی کے خلق مین برابری نکر کیونکہ اہل بیت ہی اہل سیادت ہین انسان کو اُنکی دشمنی خسران حقیقی ہی اور اُنکی محبت عبادت ہی انتہی تحفہ مین ہی کہ حضرت امام مالکؒ خود یاران خاص حضرت امام جعفر صادقؓ سے تھے اور عمر بھر اُن سے محبت رکھی اور اُنکے عمدہ شاگردون مین سے بھی ہین بالاجماع انتہی اور امام احمد بن حنبل کا یہ حال تھا کہ جب کوئی بوڑھا یا جوان قریش کا یا اشراف مین سے آتا تو آپ اُسکی تعظیم کرکے اُسکو اپنے روبرو بٹھاتے اور خود پیچھے بیٹھتے یہ صواعق محرقہ مین مقصد خامس از مقاصد آیۂ رابع عشر فضائل اہلبیت مین ہی اور صواعق محرقہ اور مفتاح النجا مین تاریخ نیشاپوری سے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت مین دیلمی سے اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ مین کامل ابن اثیر سے اور علماے کرام نے اپنی تالیفات مین نقل کیا ہی کہ جب حضرت امام رضا علیہ السلام نیشاپور مین داخل ہوے تو خچر پر سوار تھے شقیق بلخی کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعاظم صوفیہ اہل سنت سے ہین حضرت کی جلو مین آگے آگے چلتے تھے اور ایک جماعۃ صوفیہ کے اپنے چادرون سے حضرت پر سایہ کیے ہوے تھے اور حافظ ابو زرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی کہ اُس شہر کے اکابر علماے محدثین سے تھے تمام طلبہ کے ساتھ اپنے مدرسون اور باطون سے حضرت امام کی زیارت کو نکلے اور شہرہ عظیم شہر مین ہوا جوق جوق لوگ آپکی زیارت کو حاضر ہوے اور عرض کیا کہ آپ اپنا روے مبارک ہمکو دکھائین اور ان دونون صاحبون نے اور دیگر محدثین اہل سنت نے عرض کیا کہ کوئی حدیث اپنے آبا و اجداد سے ہمارے لیے روایت فرمائین حضرت امام نے بعد تضرع بسیار قبول فرماکر خچر کو ٹھہرایا اور غلامون کو اُسکے پکڑنیکا حکم دیکر پردہ جمال مبارک سے اُٹھایا دیدۂ خلائق کو اپنی طلعت پُر کرامت سے روشن فرمایا جب اُن دونون گیسوون پر جو آپکے دوش مبارک پر پڑے تھے لوگون کی نگاہ پڑی توسب بے اختیار ہوکر چلانے لگے بعض ایسے بیتاب ہوئے کہ خاک پر لوٹنے لگے اور بعضون نے آپکے جبین مبارک کو بوسہ دیا اُسوقت علمانے چلاکر کہا کہ اے لوگو ذرا دم لو جب سب چپ ہوے تو شیخ ابو زرعہ اور محمد بن اسلم نے پھر اُس گذارش کو مکرر عرض کیا اور التماس کیا کہ اگر دو ایک حدیث بسند اپنی آباے کرام کے کہ سلسلۃ الذہب ہے اسوقت مجمع خلائق مین فرمائیے تو کمال بندہ نوازی ہوگی حضرت نے فرمایا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد حضرت موسی کاظم نے اُن سے اُن کے والد حضرت جعفر صادق نے اُن سے اُنکے والد حضرت محمد باقر نے اُنسے اُنکے والد حضرت زین العابدین نے اُنسے اُنکے والد حضرت شہید دشت کربلا نے اُنسے اُنکے والد حضرت علی مرتضی نے اور فرمایا حضرت امیر نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے حبیب اور میری آنکھون کی پتلی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُنسے بیان کیا حضرت جبرئیل نے کہ مجھ سے ارشاد کیا جناب باری عز اسمہ نے کہ کَلِمَۃُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِی فَمَنْ قَالَھَا دَخَلَ حِصْنِیْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ جب یہ حدیث آپ فرما چکے تو پھر نقاب ڈال لیا ادھر سب نے فوراً لکھ لی قلم دوات لانیوالے قریب بیس ہزار کے تھے امام احمد بن حنبل جب اس سند کو ذکر کرتے تو کہتے کہ اگر یہ مجنون پر پڑھے جائے تو وہ چنگا ہو جائے اور نیز اسی قصہ کو نقل کیا ہے صاحب الفصول نے جو امامیہ سے ہے تاریخ الائمۃ مین حضرت ابو القاسم قشیری فرماتے ہین کہ جب یہ حدیث باین سند بعض امراے سامانیہ کو ملی تو اُسنے بخط زر اُسکو لکھوایا اور وصیت کی کہ اِسکو میرے ساتھ قبر مین رکھدینا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ مرے تو خواب مین کسی نے اُنسے پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا کیا کہا بخشدیا مجھکو اِس تلفظ لا الٰہ الا اللہ سے اور اس تصدیق سے کہ محمد رسول اللہ کے ہین اور مین نے اس حدیث کو تعظیماً سونے کے پانی سے لکھوایا تھا انتہی مین کہتا ہون کہ لایا ہے مناوی اِسکو اپنی شرح کبیر جامع صغیر مین یہین تک بتصدیقی محمد رسول اللہ انتہی شیخ عبد الحق نے جذب القلوب الی دیار المحبوب مین مقام آداب زیارت ائمۂ اہلبیت اور اُسکے ثواب مین کتاب فصل الخطاب سے حدیث طویل بروایت حضرت امام رضا مشتمل بر آداب زیارت و دعا جو وقت نزدیک ہونے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مزارات کے آئی ہی نقل کی ہی اور اُسکے خاتمہ مین لکھا ہی اِنِّی اَبرأُ اِلَی اللّٰہِ مِن عَدُوِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الجِنِّ
وَالاِنسِ حضرت مجدد مکتوب سی وششم جلد ثانی مکتوبات مین اُس خط مین جو آپنے خواجہ محمد تقی کو لکھا ہی فرماتے ہین کہ یہ
جہالت ہی جو کوئی اہل سنت کو محبان حضرت امیر سے نجانے اور آپ کی محبت کو مخصوص دوسرون کے ساتھ سمجھے اور
محبت حضرت امیر کی رفض نہین ہی تبری خلفا ے ثلثہ سے البتہ رفض ہی اور بیزاری اصحاب کرام سے مذموم اور مُلام
ہی جیسا کہ امام شافعیؒ نے فرمایا ہی پس محبان اہل بیت اہل سنت ہی ہین اور محبت اہل بیت کی ساتھ تعظیم اور توقیر
جمیع صحاب کرام کی یہی تسنن ہی اور نیز فرماتے ہین کہ کیونکر کوئی گمان کرسکتا ہی کہ اہل سنت کو معاذ اللہ اہل بیت سے
محبت نہین ہی کیونکہ وہ محبت توان حضرات کے نزدیک جزو ایمان ہی اور سلامتی خاتمہ کو اُس محبت کے رسوخ کے
ساتھ مربوط کیا ہی میرے والد کہ عالم تھے علوم ظاہری اور باطنی کے اکثر اوقات محبت اہل بیت کی ترغیب فرماتے تھے
اور یہ فرماتے تھے کہ اس محبت کو سلامتی خاتمہ مین بڑی مداخلت ہی خوب اسکی رعایت رکھنی چاہیے چنانچہ اُنکے
مرض الموت مین مین حاضر تھا جب اُنکا معاملہ آخر کو پہنچا اور اس عالم سے شعور کم ہوا تو مجکو اُسوقت وہ بات یاد آئی
مین نے اُس محبت کا حال پوچھا فرمایا کہ مین تو اہلبیت کی محبت مین ڈوبا ہوا ہون مین شکر خدا کا بجالایا پس محبت
اہل بیت سرمایہ ایمان اہل سنت ہی اور مخالف اس سے غافل ہین انتہی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین
فرماتے ہین کہ تمام سلسلے صوفیہ اہل سنت کی طریقت مین منتہی ہوے ہین آئمہ پر پس یہ حضرات اہل بیت جمیع فرق
اہل سنت کے پیر ہین اور معلوم ہی کہ اہل سنت کے نزدیک عظمت اور وقعت پیر کی کس مرتبہ پر ہی اور کیسی محبت
پیرون سے یہ کرتے ہین اور پیرون کے بغض و اہانت کو ارتداد طریقت جانتے ہین تو آپ انصاف سے دیکھنا چاہیے
کہ مدار اہل سنت کا کیا ہی یہی شریعت اور طریقت جسکو وہ موقع ریاست اور بزرگی جانتے ہین اور کبرای شریعت
یعنی چارون فقہا اور عظمای طریقت یعنی صحاب خانوادہای صوفیہ دونون فرقے انھین حضرات اہل بیت سے
علاقہ رکھتے ہین اور زلّہ ربای خوان فیض انھین حضرات کے ہین تو اب اہل بیت کے بغض کی نسبت اہل سنت
کی طرف کرنا بلاشک محسوسات کا انکار اور دعوی اجتماع اضداد کا ہی سکو کوئی عاقل تجویز نہین کرسکتا اور
اہل سنت کو نواصب کا لقب دینا ایسا ہی ہی جیسا کوئی نور کو ظلمت اور آفتاب کو تاریک کہے اور بالقطع تاریخ سے
یہ بات معلوم ہی کہ اہل سنت نے ہمیشہ نواصب سے مقابلہ کیا ہی اور اُن اشقیا کی ہذیانات کا جواب دیا ہی اور
پر خاشین کی ہین انتہی بقدر الضرورۃ عجالہ نافعہ مین فرماتے ہین کہ یہان تک کہ نسائی نے مناقب حضرت امیر
مین رسالہ لکھا ہی اور نواصب شام نے بسبب فرط تعصب و عداوت کی اُنکو اسی بات پر دمشق مین شہید کر ڈالا
رحمۃ اللہ علیہ انتہی شاہ غلام علی صاحب حضرت مرزا مظہر جان جانان کے ملفوظات مین حضرت مرزا صاحب کا ارشاد
نقل کرتے ہین کہ آپ فرماتے تھے کہ محبت اہلبیت موجب ایمان اور سرمایہ بقای تصدیق و ایقان ہی کوئی عمل سوا

لہ بیشک مین بیزار ہوں اللہ کی طرف دشمن محمد و آل محمد سے جو کہ جن اور انس مین سے ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محبت ان حضرات کی میرا وسیلۂ نجات نہین شیخ امان پانی پتی شارح لوائح فرماتے ہین کہ سرمایۂ درویشی میرے نزدیک دو چیزین ہین ایک تہذیب اخلاق دوسرے محبت خاندان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرماتے تھے کہ کمال محبت یہ ہے کہ محبت رسول سے اسکے متعلقون کی طرف تجاوز کرے پس علامت کمال محبت حق کی یہ ہے کہ اُسکی محبت مین متابعت اُسکی حبیب کی کرے اور علامت کمال محبت پیغمبر کی محبت اُنکی اہل بیت کے ساتھ ہے انتہی عمدۃ المحدثین و سند المستندین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث قصیدۂ اطیب النغم اور اُسکی شرح مین فرماتے ہین جسکا حاصل یہ ہے کہ اہل بیت رسول اللہ کا حال ہمیشہ راست و درست ہے واسطے خاک آلودہ کرنے اپنے دشمنون کی ناک کی اور تین خصلتین اعجوبۂ آثار قدرت حضرت احدیت جل شانہ سے ہین انہین سے ایک محبت کرنا اولاد ابوطالب سے ہے چونکہ ابوطالب شعر مین نہین آتا تھا اسلیے آپنے بلفظ بو الدطالب فرمایا ہے بدور بازغہ مین فرماتے ہین کہ حدیث مین ہے کہ حضرت نے فرمایا جناب امیر علیہ السلام سے کہ اے علی مین منذر ہون اور تم ہادی سو منذر بیان وہ ہے جو کہے کہ خدا نے تم پر میری اطاعت واجب کی اگر نکرو گے دُکھ پاؤ گے اور ہادی وہ ہے جو کہے کہ اگر میری اطاعت کرو گے تو تمکو قرب حاصل ہوگا بلا ذکر ترتب عذاب کے ترک طاعت پر پس دال اسبات پر ہے کہ امت خالی نہین ہو سکتی مرشد اور مسترشد سے واسطے ہدایت خلق کے اور ہمیشہ اُنکے امور مطابق ارشاد نبی نذیر کے درست رہینگی اسواسطے فرمایا حق تعالی نے تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا انتہی ابن جریر اور ابن مردویہ نے اپنے تفسیرون مین اور ابن الاعرابی اور ابی نعیم نے معرفۃ مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین اور ابن عساکر اور ابن النجار نے اپنی تاریخون مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیہ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ نازل ہوئی تو حضرت نے اپنے سینۂ مبارک پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ مین منذر ہون اور حضرت امیر کے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا تو ہادی ہے اے علی تجھسے میرے بعد راہ پانے والے راہ پائینگے اور ابن مردویہ نے ابی برزۂ اسلمی سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت کو سُنا کہ فرمایا إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ اور دست مبارک اپنے سینہ پر رکھا پھر حضرت علی کے سینہ پر رکھکر فرمایا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور ابن مردویہ نے یعلی بن مرہ سے روایت کی کہ حضرت نے پڑھا إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور فرمایا مین منذر ہون اور علی ہدایت کرنے والا اور ضیا نے مختارہ مین ابن عباس سے روایت کی کہ آپنے فرمایا منذر اور ہادی دونون علی بن ابی طالب ہین اور کہا عبد اللہ نے کہ مجھسے حدیث کی عثمان بن ابی شیبہ نے اُنسے مطلب ابن زیاد نے اُنسے سدی نے اور اُنسے عبد خیر نے کہ مین نے حضرت علی سے اس آیہ کے معنی پوچھے آپنے فرمایا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ منذر اور ہادی ایک مرد ہے بنی ہاشم سے اور سند اسکی مسلسل ہے ثقات کو فیین سے عثمان ثقہ ہین اور حافظ ہین انسے احتجاج کیا ہے بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے اور تقریب التہذیب مین ہے کہ بعض کہتے ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ یہ حافظ قرآن نہ تھے مین کہتا ہون کہ اس سے کوئی حرج نہین اور مُطّلِب صدوق ہین انسے احتجاج کیا ہی بخاری نے
ادب مفرد مین اور نسائی اور ابن ماجہ اور اسمعیل بن عبدالرحمن سدی نے تہذیب اور تذہیب مین اور اوروں نے عبدخیر
سے اُنسے مطلب بن زیاد نے اُنسے احتجاج کیا مسلم اور چاروں نے اور عبدخیر مخضرم بھی ثقہ ہین انسے بھی چارون نے
احتجاج کیا ہی بالجملہ گو بعضون نے بعض کی طرف اس حدیث کے بارہ مین وہم کی نسبت کی ہی مگر حدیث کے شواہد بہت سے
ہین ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اوسط مین اور حاکم نے تصحیح کے ساتھ اور ابن عساکر نے حضرت امیر سے اِس آیت کے بارہ
مین روایت کی کہ کہا اُنھون نے فرمایا رسول اللہ نے اَنَا المُنذِرُ وَاَنَا الھَادِی اور ایک لفظ مین ہی کہ ہادی ایک مرد
ہی بنی ہاشم سے اور یہان بھی اپنی ہی ذات سے کنایہ فرمایا ہی فَلَیُرَاجِعْ اور مثل اسکا مرفوع ہی اتفاقاً کیونکہ یہ اُس خبر سے ہی
جو رائے سے نہین کہی گئی پس یہ خبر جیسا کہ معلوم ہوا چار صحابہ سے مروی ہی ذہبی کو غالبًا یہ معلوم نہ تھا جب ہی اُسنے
میزان الاعتدال مین کہا کہ یہ منا کیر حسن عرنی سے ہی اور اُسکی اخراج کو نسبت کی ہی ابن الاعرابی اور ابن جریر کیطرف
اور ابن حجر نے بھی اُسکی متابعت کی ہی لسان المیزان مین واللہ اعلم مین کہتا ہون کہ ائمہ معرفت نے اِسکو قبول کیا ہی خصوصًا
امام ابن الامام عبداللہ بن احمد اور امام التفسیر ابن جریر نے ضعف سند کے ساتھ جو مع اور شواہد کے ہی اُسکے غیر کے
نزدیک اور امام ابن الامام ابن ابی حاتم نے اور ان لوگونکا التزام ہی کہ اپنی کتابون مین موضوع نہین لکھتے اور ابن
ابی حاتم نے تو التزام ہی اِسکا کیا ہی کہ اصح ما فی الباب کو لاوے تصریح کی اِسکی حاکم اور ضیاء نے کذا فی القول المستحسن
تفہیمات مین فرماتے ہین کہ مین نے ارواح آئمہ اہل بیت کو حظیرۃ القدس مین باتم وجہ و اجل وضع مشاہدہ کیا ہی اور سمجھا کہ
انکا برا جاننے والا بڑے دھوکے مین ہی ہمعات مین لکھتے ہین کہ ارواح ائمہ اہل بیت کو مین نے دیکھا کہ ایک دوسرے کے
دامن کو مضبوط پکڑے ہوے ایک سلسلہ ہو گئے ہین اور عالم ارواح مین حظیرۃ القدس کے متصل عجیب رسوخ کے ساتھ
جگہ رکھتے ہین اور اُنکی قوت عالم ارواح مین زیادہ ہی اور اپنی بیاض مین جسمین کشکول کے طور پر فوائد متفرقہ جمع کیے ہین
فرماتے ہین کہ سب تعریفین اللہ کو ہین جسنے ہمارے قلوب اپنی محبت سے بھر دیے جنمین بال برابر غیر کی گنجایش نہین پھر
اُسنے حکم دیا ہمکو اپنے رسول کی محبت کا سو اُنکو ہمنے خدا کی محبت سے دوست رکھا کہ اُنکی محبت اللہ عزوجل کی محبت ہی پھر
حضرت نے حکم دیا اپنی اہل بیت کی محبت اور دیگر سابقین کی محبت کا جو مہاجرین انصار سے ہین تو ہمنے اُنکو دوست رکھا
رسول کی محبت سے کہ وہ آپ ہی کی محبت کا شعبہ ہی قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین مین تحت حدیث اِنَّ اللہَ مَولَایَ وَاَنَا
وَلِیُّ کُلِّ مُؤمِنٍ[1] کے لکھتے ہین کہ مراد اس حدیث سے وجوب محبت اہل بیت و اعتقاد فضائل و تعظیم و تبجیل اُنکی ہی اسطرح کے
مطالب نفیسہ مقدمہ اہل بیت و اُنکی تعظیم اور مدارج کے بیان مین آپکے کلام اور شاہ عبدالعزیز صاحب کے مؤلفات مین
بہت سے موجود ہین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اپنے والد ماجد کے رسالہ اعتقادیہ کی شرح مین لکھتے ہین کہ اعتقاد حضرات
اہل بیت نبوت کا دو مرتبے رکھتا ہی پہلا جو باتفاق فریقین لازم ایمان و رکن اسلام ہی اور عام و خاص سب اسمین شریک ہین

[1] ف یعنی اللہ میرا مولی ہی اور مین ولی ہر ایمان والے کا ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر کوئی انمین قصور کرے تو نواصب و خوارج مین شمار ہو اور دائرۂ ایمان سے باہر ہو جاوے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ
یہی مرتبہ ہی کہ محبت آن حضرات کو مثل ایمان بہ پیغمبر کے فرض جانے اور عداوت کو مثل کفر کے حرام معلوم کرے اور یہ حضرات
یقیناً اہل بہشت سے ہین اور بہ تعظیم و توقیر انسے پیش آنا چاہیے اور اس مرتبہ اعتقاد کو لازم ہی کہ انکے دشمنونکو دشمن رکھے اور اسکا
ضمیمہ یہ ہی کہ وہ مناقب جو از روے آیات و احادیث ثابت ہین اپنی تصانیف مین روایت کرے دوسرا مرتبہ انکے اعتقاد کا
وہ ہی جو عرفای کاملین رکھتے ہین اور بعض مراتب قرب کمال کو مخصوص ان حضرات کے ساتھ معلوم کرتے ہین اور علمای متقشف
اُس سے غافل ہین اور جو کبھی کچھ اُنکے سامنے کسیکی زبان پر آگیا تو اُنکے معانی و اسرار کے فہم سے بیخبر رہتے ہین انتہی خواجہ
روزبہان کہ افاضل متکلمین سے ہین متن رسالہ اعتقادیہ مین لکھتے ہین کہ اولاد آنحضرت کی واجب التعظیم اور لازم الاقتدا
ہی اور اُسکی شرح مین لکھتے ہین کہ لیکن تعظیم اولاد پیغمبر کی پس اعتقاد یہ ہی کہ وہ فرض ہی بنا بر اُن احادیث صحیحہ کی جو اِس
بارہ مین وارد ہین جیسا کہ حدیث مین ہی آپنے فرمایا اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي اور اسکو مکرر ارشاد کیا اِس سے مستفاد
ہوا کہ تعظیم اور محبت اِن حضرات کی واجب و رعایت انکے حقوق مین لازم ہی اور نیز آپنے فرمایا کہ اہل بیت کا دامن
پکڑوگے تو گمراہ نہوگے پس حضرت نے امر فرمایا اُنکی اقتدا کا انتہی اسعاف الراغبین مین امام فخرالدین رازی سے
منقول ہی کہ اہل بیت نبوی مساوی ہین آپکے ساتھ پانچ چیزونمین ایک سلام مین کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ اور
سَلَامٌ عَلٰى آلِ يٰسٓ دوسری صلوٰۃ مین تشہد کے اندر تیسری طہارت مین قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى طٰهٰ اے یا طاہر
وَقَالَ اللّٰهُ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا[1] چوتھی تحریم صدقہ مین پانچوین محبت مین قَالَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ[2]
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یہ بیان ہی مختصر عقائد اہل سنت کا درباره اعتقاد
اہل بیت کے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اولاً محبت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے دل مین رکھے پھر آپکی اولاد
کی محبت اور آج کے روز بھی ذریات نبوی کو ایسا دیکھے جیسا قبل اسکے اُنکے آبای کرام کو دیکھتا تھا اور اگر کوئی شخص
اہلبیت نبوی سے بواسطۂ بدعت یا گناہ کے فاسق ہوگیا ہو تو اُسکے فعل کو دشمن رکھنا چاہیے نہ اُسکی ذات کو کیونکہ وہ
جگر پارۂ رسول مقبول ہی اگرچہ ہزار واسطے درمیان مین ہون شیخ ابوسعید شرف النبوۃ مین لکھتے ہین کہ حضرت نے فرمایا
اے فاطمہ خدا تیرے غضب سے غضب فرماتا ہی اور تیری خوشی سے خوش ہوتا ہی پس جو کوئی اولاد فاطمہ کو ایذا یا تکلیف دیگا
بلاشک وہ غضب الٰہی مین پڑ جائیگا اور جو کوئی دوست رکھے گا اور محبت کریگا وہ امیدوار رضا و خوشنودی حق کا رہیگا
اور اُسکا نتیجہ جنت ہی علمای اہل سنت نے تصریح فرمائی ہی کہ لائق یہ ہی کہ ساکنان مدینۂ طیبہ کا ہر مسلمان اکرام کرتا ہے گو انسے
کوئی بدعت یا مثل اُسکے صادر ہوئی ہو اور یہ بات محض رعایت جوار حضرت سرور کائنات کی ہی تو ذریات آنحضرت کہ
جگر گوشہ آپ کے ہین بطریق اولیٰ لائق اعزاز و اکرام کے ہین ابن عساکر نے انس رضی سے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے
کوئی شخص مجلس مین کسیکی تعظیم نکرے مگر حسین اور اُنکی اولاد کی اور جسطرح محبت اولاد رسول اللہ کی فرض ہی اسیطرح

[1] اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرائی سے ۱۲ [2] پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالیٰ ۱۲

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محبت اصحاب رسول اللہ کی بھی فرض ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ میرے یارون سے دشمنی مت کرو میرے بعد پس جس شخص نے دوست رکھا اُنکو سو میری محبت سے دوست رکھا اور جسنے اُنکو دشمن رکھا پس میری عداوت سے دشمن رکھا اور جسنے اُنکو ایذا دی اُسنے مجکو ایذا دی اور جسنے مجکو ایذا دی اُسنے خدا کو ایذا دی اور جسنے خدا کو ایذا دی تو قریب ہے کہ خدا اُس سے مواخذہ کرے اسیطرح اور حدیثین اور آیتین حضرات صحابہ کے شان مین اسقدر نازل ہین کہ اُنسے صراحۃً نکلتا ہی کہ عداوت صحاب کی سبب خذلان ہی اسکے سوا محبت حضرات اہل بیت کے بلا محبت صحابہ کے کام نہین آتی اسلیے کہ اہل بیت کی شان مین آیا ہی کہ اُنکی مثال تم مین مانند کشتی نوح کی ہی الیٰ آخر الحدیث اور صحاب کی شان مین ہی کہ کالنجوم پس کشتی محبت اہل بیت بے رہنمائی محبت صحابہ دریاے ایمان مین چل نہین سکتے کیونکہ شب تیرہ مین بے ہدایت انجم کی کشتی دریا مین نہین چلتی ہی امام فخر الدین رازی نے تفسیر مفاتیح الغیب مین لکھا ہی کہ الحمد للہ ہم اہل سنت سوار ہوگئے کشتی محبت اہل نبوت پر اور راہ راست پائی ہمنے روشنی ستارہ محبت اصحاب نبوی سے پس امید نجات رکھتے ہین ہم لوگ اہوال قیامت اور درکات جہنم سے اور یہ کہ راہ پائین ہم لوگ طرف درجات جنات نعیم کے پس جو سوار نہوا اُس کشتی نجات پر تو وہ ہلاک ہوا اور ڈوبا اور جسنے سوار ہوکر ستارہ محبت اصحاب کبار کی روشنی سے راہ نپائی تو وہ بھی گمراہ ہوا اور ایسے اندھیرے مین کہ اُس سے نکل نہین سکتا انتہی

بیان وجہ حاصل نہونے مرتبہ شہادت کے خود بنفس نفیس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بواسطہ سبطین طیبین حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس کمال کا آپکے کمالات مین ملنا

جاننا چاہیے کہ جب پروردگار عالم نے کہ اُسکو اظہار اپنے اسمار و صفات کا زیادہ مد نظر ہی اپنی صفات لازوال مین سے ہر صفت کو جیسا اُسکا مقتضی تھا ظاہر فرمایا اور کنہ ذات اپنے بطون ہی پر رہے تو اُن صفات کے حقائق نے مشاہد معنویہ ذات مین جہان نہ کیف ہی نہ این مجتمع ہوکر بزبان بیزبانی ندا کی کہ الٰہی اگرچہ ہمنے ظاہر کیا اُن کمالات جلالیہ و جمالیہ کو لیکن یہ تو ایک قطرہ ہی دریای وحدت سے اور ایک ذرہ بیضا ہی ذات سے ہیہات ہم کہان اور حقیقت ذات کی کہان اور ظہور شیونات ذاتیہ کے روبرو حقائق اسمائیہ و صفاتیہ کہان اُدھر سے بکمال رافت ارشاد ہوا کہ گھبراؤ نہین ہم ابھی پیدا کرتے ہین اپنی ذات سے ایک حقیقت کو جو جامع کمالات اسمار و صفات ہوگی اور ایسے ظہور کا اظہار ہوگا جو عین بطون بھی ہوگا اور وہ حقیقت محل نشاء رفیع اور جامع کمالات انتامی بدیع کی ہوگی اور اُس مظہر اتم کی نسبت کل مظاہر کے ساتھ ایسی ہوگی جیسے ذات کا لگاؤ صفات سے ہوتا ہی اور نکا ہونگا نام اُسکا احمد سے اور محمد اور احمد کہونگا پھر جب آپ مقام احدیت کو طے کر چکے اور مجالی اسما و صفات مین جلوہ افروز ہوے تو اتنا بعد عاشق قرین معشوق آفرین کو پسند نہوا تب بمعادی صدق انما کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق کے تقاضا حب ذاتی یہی ہوا کہ ماجرا عشقی برملا ہوجاے اور راز و نیاز جی افشا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس جناب باری آپ پر عاشق ہوگیا مثل تعشق اسم کے مسمیٰ پر اور صفت کی موصوف پر پس ہر معنی اُن کمالات سے جو راجع اپنی حقیقت کی طرف ہون سوا آپکے وسطہ کے اور پر دلالت نکر سکے اور حقیقت صفت نوریت کی منحصر آپ مین ہوئی اور نور آپکے اسما مین ہوا اگرچہ اور انبیا اور اولیا بھی سب متصف اس صفت سے ہین مگر آپ حقیقت اس صفت کے ہین اور باقی تمام مظاہر اُس نور سراپا سرور کی اور آپکے وسیلہ سے عقول اور نفوس اور لوح اور عرش اور کرسی اور افلاک اور کواکب اور ارکان اور معادن اور نباتات اور جمادات اور انسان پیدا ہوے اور کارخانہ وجود کی ترتیب ہوئی جیسے اعداد کی ترتیب ہوتی ہی واحد سے کہ جو عدد ہی وہ اُسی واحد سے مستخرج ہی بعد اخذ مرتبین و مرات پس عقل اول کہ عبارت ہی روح محمدی سے اصل تمام کی ہی اور آپ ہی درحقیقت کل علتون کی علت ہین کیونکہ حق تعالیٰ منزہ ہی کسی وجود کی علت ہونے سے پس آپ ہی اول وجود ہوے اور آپ ہی آخر وجود اور تمام ہوا علی وجہ دائرہ وجود کا اور آپ اقرب خلق ہین حق کے ساتھ بطون ذات مین اور آخر مین اکمل خلق ہوے جہان مین اور اسی کو درجہ وسیلہ کہتے ہین جسکی درخواست کا امت کو حکم ہوا ہی اور معنی وسیلہ کے سبب کے ہین تو آپ جیسے ابتدا مین سبب وجود خلق کی تھے ویسی ہی انتہا مین سبب قرب خلق کے ہونگے حق کے ساتھ تو قرب صوری و معنوی آپ ہی کو حاصل ہی اور آپ اکمل ہین وصف اور حال مین تمام عالم سے پس جب تک آپکی روح پر فتوح وہان عالم ارواح مین استفادہ روح کیلیے رہی تب تک یہان تمام انبیا علیہم السلام تشریف لاتے گئے اور آپکے خیر مقدم کی خبر اپنی امتونکو سناتے گئے آخر سب کے بعد آپنے اپنے قدوم فیض لزوم سے اس اُمت مرحومہ کے سر افتخار کو فلک الافلاک سے بلند کیا عنایات ازلیہ نے کل کمالات حضرات انبیاے سابقین کا آپ کو مجموعہ بنایا اور اُسکے سوا اور کمالات خاصہ اور کرامات مختصہ بھی بہت کچھ عنایت کیے مراتب مین صرف مرتبہ شہادت ہی باقی تھا جو حب ازلی کو نفس نفیس آپ کو دینا گوارا نہوا اسواسطے کہ وہان محبت تھی اور محب کو جہان اپنے محبوب کا رویان میلا ہوتے نظر آتا ہی تو وہان سب کچھ چھوڑ مقابلہ مین ایک ہو خواہ ہزار خود ہی سربکف ہوجاتا ہی اور آپ ہی تن تنہا میدان کارزار مین آکر دشمنون سے دست و گریبان ہوجاتا ہی پس غور کرنا چاہیے کہ اللہ کا مقابلہ کون کرسکتا ہی کسکا اتنا بتا ہی اور جو بے سمجھے بوجھے دست بقبضہ ہوئے تو سب جانتے ہین کہ فتح آپ ہی کو ہوئی اسلام ہی غالب ہا اور اور مصیبتین اور ایذائین دشمنون سے جو آپ کو پہنچین اُنکی جو شماتتین اُنپر آئین اور جن جن مصیبتون مین وہ پھنسے اُسکو سارا زمانہ جانتا ہی ذری سی بات ہے کہ جب دشمنان دین کی بے ادبیان زائد ہونے لگین تو پہاڑونکا موکل فرشتہ حضور مین آیا اور اُن موذیون پر پہاڑ ڈھانیکا پیغام لایا یہان رحم جبلی تھا اور کرم طبعی منظور ہی نہوا اسکے سوا شہادت مین وہ کون مرتبہ تھا جو اُس محبوب کبریا مین یون ہی بشہادت عقل و نقل بلا اس شہادت کے موجود نہ تھا حیات جاودانی آپ کو فرح لقاء خداوندی اب کو پس اس رتبہ پانے سے آپ کی تکمیل مراتب خیال کرنا سوا خیال باطل کے اور کیا ہی لاجرم حب ازلی نے چاہا کہ یہ کمال اسطرح سے آپکے کمالات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین ملجائے کہ دور آخر سلام مین فتور بھی نہ آنے پائے جنگ اُحد کا سا تفرقہ نہ پڑ جائے فوجین متفرق ہون اور پھر یہ واقعہ ایسا ہو کہ بالذات ہونے سے کہین بڑھجائے اور تنہا درجہ شہادت خفا کے ساتھ حاصل ہو جیسے جیسے بعض خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاصل ہوا نہ چندان اشتہار تھا اور نہ عرف مین اُسکا اتنا اعتبار شہادت سراسر مصیبت تو وہی ہے کہ آدمی غربت اور مسافرت مین ہر طرح سے بیکس و بے بس ہو جائے وہان ہو جہان کوئی اُسکا نہ یار ہو نہ غمخوار نہ رفیق نہ ہمدم نہ مونس غمگسار دشمنون کے گھیرے مین آپڑے سارے خدام اور اقربا اُسکے سامنے مارے جائین اُنکے گھوڑونکی ٹاپون سے روندی جائین اُنکی لاشین لوٹی جائین مال اُسکا لوٹا جائے عورتین قید ہون اور یتیم گرفتار ہون اور وہ تن تنہا رہ جائے پھر چارون طرف سے اُسپر تیرونکا مینہ برسے اپنے ہی خون مین وہ ماہی بے آب سا تڑپے اور قطرہ پانی کو ترسے زخمون سے سارا بدن چور ہو اور ہر زخم سے اُسکا دل مسرور ہو مقام رضا و تسلیم مین ثابت قدم رہے اعدا خنجر جفا سے اُسکا سر کاٹین اور اُسکا سر نیزہ پر چڑھا کر دربدر شہر بشہر پھرائین اور فنون کہ اُسکے آگے فتح کے ڈنکے بجین اور یہ سب کچھ وہ محض خدا ہی کے لیے گوارا کرے لہٰذا بعد وفات آپکے اور گذرنے دورۂ خلافت حضرات خلفاے راشدین کے یہ دونون قسمین شہادت کی آپکے عزیز ترین فرزندان اور قریب ترین اجزا یعنی سبطین طیبین سیدی الشہدا ابی محمد الحسن و ابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے آپ کو پونہچین اور آپکے کمالات مین ملین کہ ایذاے ولد والدین سرایت کرتی ہے اور خود آپکا ارشاد ہے کہ مَوْتُ الْوَلَدِ كَيُّ الْكَبِدِ اور تقسیم مین رعایت وضع اور طبع کے ملحوظ ہوئی شہادت خفی سے حضرت سبط اکبر سرفراز ہوے اور شہادت جلی نصیب حضرت سبط اصغر جان و جگر حضرت پیغمبر ہوئی حق یہ ہے کہ جو مصیبتین اور ایذائین کہ ازل سے ابد تک کسی مقرب درگاہ کو نصیب ہوئی ہونگی وہ سب ان شہریاران کونین خصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کو نصیب ہوئین اور اُس شیر بیشہ محبت حقیقی اور دلیر میدان رضا و تسلیم تحقیقی نے کیسا اُن تکالیف کو سر آنکھون سے اُٹھایا اور کون ایسا ہو سکتا ہے یہ فرزند رسول مقبول کا اثر تھا اور اُس خبر کا نتیجہ جو آپنے خود فرمائی تھی کہ جیسا مین ستایا گیا ہون ویسا کوئی نبی نہین ستایا گیا اشعار

اللہ نے پیدا جو کیا سب کو بلا کر
تقسیم ہوا سب وہ محبان خدا کو
ہر سب سے سوا حصہ ملا آل عبا کو
تحریر کا فرمان ہوا کلک قضا کو
آغاز مصیبت تو لکھا نام نبی پر
اور خاتمہ بالخیر حسین ابن علی پر

مسلمانو شہادت سریہ کی بنا چونکہ اخفا پر تھی لہٰذا اُسکی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کی گئی نہ اور کسیکو اور شہادت جلی کہ اُسکی بنا شہرت اور اعلان پر تھی اسی لیے اُسکی اطلاع بالتفصیل آپ کو ہوئی طبرانی نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے خبر دی مجکو جبرئیل ع نے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد زمین طف مین مارا جائیگا اور میرے پاس وہان کی مٹی لائے **فائدہ** طف بفتح طای مہملہ و بفای مشددہ ایک مقام ہے کوفہ سے باہر اُسکے جمع طفوف ہے مجمع البحرین مین لکھا ہے کہ طف کنارۂ دریا اور جانب خشکی کو کہتے ہین اور اُسی سے وہ طف ہے جسمین حضرت امام علیہ السلام شہید ہوے اُسکو طف اسواسطے کہتے ہین کہ یہ کنارے خشکی کے ہے فرات کے قریب انتہی ابوداؤد اور حاکم نے ام الفضل بنت حارث سے اور عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل نے میرے پاس آکر خبر دی کہ میری امت قریب ہے کہ قتل کرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میرے اِس بیٹے حسین کو اور مجھے وہانکی تھوڑی خاک دی بیہقیؒ نے ام الفضل سے روایت کی کہ مین نے حضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین نے بہت بُرا خواب دیکھا ہی فرمایا بیان کرو عرض کیا کہ مین نے دیکھا ہی کہ گویا ایک ٹکڑا آپکے جسم مبارک کا کٹ کے میری گود مین رکھا گیا آپنے فرمایا تمنے اچھا خواب دیکھا فاطمہؓ کے بیٹا پیدا ہوگا وہ تمھاری گود مین رہیگا سو وہی ہوا کہ حضرت امام حسینؓ پیدا ہوے اور میری گود مین رہے مین ایکدن آپکی خدمت مین حاضر ہوئی اور امام حسینؓ کو آپکی گود مین دیا اور اور طرف دیکھنے لگی ایکبارگی حضرت کو دیکھا کہ آپکی آنکھون سے آنسو جاری ہین مین نے کہا یا نبی اللہ میری مان اور باپ آپ پر قربان آپ کیون روتے ہین فرمایا جبرئیل نے آکر کہا کہ تیری امت تیرے اس بیٹے کو قتل کریگی اور مجھے تھوڑی سُرخ مٹی لا دے صواعق محرقہ مین ہی کہ فرشتہ موکل باران کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے حضرت ام سلمہؓ کے گھر مین آیا آپ نے اُسکو بلا لیا اور ام سلمہؓ کو فرمایا کہ تم دروازہ پر بیٹھو کوئی آنے نہ پائے وہ وہان ٹھیرین اتنے مین حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف لائے اور جست کرکے حضرت کے حضور مین پہونچے آپنے اُنکو چادر مین چھپا لیا اُس فرشتہ نے عرض کیا کہ آپ اُنکو دوست رکھتے ہین فرمایا ہان عرض کیا قریب ہے کہ تیری اُمت اِسکو قتل کریگی فرمائیے تو آپ کو انکا مقتل دکھادون چنانچہ آپ کو وہ جگہ دکھلائی اور سرخ بالو وہانکی آپ کو لا دی وہ آپنے حضرت ام سلمہؓ کو دی اور اورون نے بھی اِس قصہ کو روایت کیا ہی مگر اُسمین نام حضرت جبرئیلؑ کا ہی **روایت** ہی کہ جناب امیر علیہ السلام جب غزوہ صفین مین تشریف لیے جاتے تھے تو ایک جگہ پر پہونچے جو فرات پر واقع ہی اُسکو نینوی کہتے ہین آپنے اُس موضع کا نام پوچھا لوگون نے کہا اسکا نام کربلا ہی آپ رونے لگے اور فرمایا کہ مین نے حضرت کو ایکبار روتے دیکھا تھا تو پوچھا تھا یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ ابھی جبرئیل نے مجکو خبر دی کہ میرا بیٹا فرات کی اُسطرف کے کنارہ پر جسکو کربلا کہتے ہین مارا جائیگا اور اُس جگہ کی خاک بھی مجھے سونگھائی اِس سبب سے مین روتا ہون مین کہتا ہون کہ یہ روایت ابن سعد کی ہی شعبی سے اسکو شیخ ابن حجر مکی نے شرح قصیدہ ہمزیہ مین نقل کیا ہی **فائدہ** نینوی بکسر نون اول و سکون یا و فتح ثالث حضرت یونس علیہ السلام کے شہر کا نام ہی اور صفین اُس مقام کا نام ہی جہان حضرت علیؓ اور معاویہؓ سے لڑائی ہوئی قاموس مین ہی کہ صفین سجین کے وزن پر ایک گانون ہی قریب رقہ کے دریاے فرات پر جس مین حضرت امیرؓ اور معاویہ سے پہلے صفر ۳۷؁ مین بڑی لڑائی واقع ہوئی اور اسی سبب سے لوگون نے صفر کے مہینے مین صفر کرنے سے پرہیز کیا ہی انتہی بترجمتہ طبرانی نے معجم کبیر مین اور ابن عباسؓ نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے کہ میری ہجرت سے ساٹھ برس کے بعد حسین مقتول ہوگا مسلمانو ہمیشہ ان مصائب دردناک اور واقعات ہولناک کا مذکور ہونا اور امتیان محمدی بلکہ تمام جن وانس اور مسلمان اور کافر اور مرد اور عورت اور لڑکون اور بوڑھون کا متاثر ہونا اسکو پرتو رنج وغم روح پر فتوح حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا سمجھنا چاہیے **تنبیہ** بخاری مین حضرت عائشہ سے مروی ہی حضرت نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے مرض الموت مین فرمایا کہ ای عائشہ مین ہمیشہ پاتا تھا درد اُس کھانے کا جو کھایا تھا خیبر مین اور اب پاتا ہون کٹنا رگ جان کا اُس کے اثر سے مراد زہر سے وہ لقمۂ زہر آلودہی جو ایک یہودیہ نے بکری کے گوشت مین ملا کر آپ کو بھیجا تھا اور آپ نے اُسمین سے ایک لقمہ منہ مین لیا تھا اور آپکو درد سر اور بخار عارض ہوا تھا کہ وہی مرض الموت مین ظاہر ہوا اس بیان سے ظاہر ہوتا ہی کہ جہان حضرت کو درد سر تھا اور تپ تھی وہان اثر زہر بھی تھا اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے سر الشہادتین مین لکھا ہی کہ شہادت سریہ آپکو بواسطہ سبط اکبر کے حاصل ہوئی اور اس حدیث سے تو حصول شہادت سریہ کا بذات خاص متحقق ہونا معلوم ہوتا ہی اور نیز جلال الدین سیوطی وغیرہ علمای معتمدین نے تصریح کی ہی کہ آپ کی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی تو جواب یہ ہی کہ مقصود شاہ صاحب کا یہ ہی کہ شہادت سریہ علی وجہ الکمال آپکو بواسطہ سبط اکبر کے ہوئی اسلیے کہ کمال شہادت یہی ہی کہ تاخیر نہ ہوا اور جو زخمی ہونے کے بعد تاخیر کر کے کچھ دوا اور غذا کھا کے مرے تو یہ نقصان شہادت کا شمار کیا جاتا ہی پس اصل شہادت تو آپکو حاصل ہوئی لیکن شہادت کاملہ جو مقتضی آپکے منصب عالی کی تھی وہ حضرت سبط اکبر ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی کہ وہ صدمۂ زہر سے بلا امتداد مدت شہید ہوے بخلاف آنحضرت کے کہ آپنے کئی سال کے بعد وفات پائی کذافی تفریح الاذکیا۔ **فائدہ** عاشورا اور عاشورا دو عشورا دسوان دن محرم کا کذافی المنتخب و الصراح اور آخر مین لفظ عاشورا کی الف کو ہاسے بدل کر عاشورہ لکھنا غلط ہی کذافی غیاث اللغات یہ لفظ نکلا ہی عشر سے اُسکے معنے دس عدد کے ہین اور قرطبی نے کہا کہ یہ نکلا ہی عاشرہ سے مبالغہ اور تعظیم کے لیے اور اصل مین یہ صفت ہی دسوین رات کی گویا وہ دن مثل دسوین رات کے ہی پھر دسوین تاریخ کو جو عاشورا کہا ہی تو اُسمین اختلاف ہی بعض کہتے ہین اسوجہ سے کہا ہی کہ وہ دسوان دن محرم کا ہی اور یہ وجہ تو ظاہر ہی اور بعض کہتے ہین کہ اسکو عاشورا اسوجہ سے کہتے ہین کہ اس دن مین اللہ تعالی نے دس کرامتون کا انعام فرمایا ہی دس نبیون پر پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہین کہ اُسیدن دریا اُنکے لیے پھاڑا گیا اور فرعون اور اُسکا لشکر ڈوبا دوسرے حضرت نوح علیہ السلام ہین کہ اُنکی کشتی جودی پر اُسی روز پہونچی تیسرے حضرت یونس علیہ السلام ہین کہ انکو مچھلی کے پیٹ سے اُسی روز نجات ملی چوتھے حضرت آدم علیہ السلام ہین کہ انکی توبہ اسیدن قبول ہوئی پانچوین حضرت یوسف علیہ السلام ہین کہ اُسی روز وہ کنوئین سے نکالے گئے چھٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین کہ وہ اُسیدن پیدا ہوے اور اُسی دن آسمان پر اٹھا لیے گئے ساتوین حضرت داؤد علیہ السلام ہین کہ اُنکی توبہ اُسیدن قبول ہوئی آٹھوین حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین کہ وہ اُسیدن پیدا ہوے نوین حضرت یعقوب علیہ السلام ہین کہ اُنکی بینائی اُسیدن پھر آئی دسوین ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ آپکو اُسیدن

ترمذی شریف مین اس باب مین جو منقول ہے ... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ... حضرت نے ... عاشورا کا ... دسوان دن ... ترمذی نے [illegible]

حدیث حسن صحیح ہے ... اور اہل علم مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ عاشورا نوین کو ہے اور بعض کہتے ہین دسوین کو ... واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ [illegible]

تحقیق لفظ عاشورا کی اور بیان اُس دن کی فضیلت کا اور جو واقعے کہ اُس دن ہوئے ہین اور جو چیزین کہ اُس دن کرنی ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خبر دی گئی اگلے پچھلے گناہون کے بخشے جانے کی کذا فی العینی شرح صحیح البخاری یہ شمائل ترمذی مطبوعہ دہلی کی صفحہ ۴۴ کے حاشیہ مین لکھا ہوا ہی اور شیخ عبدالرحمن صفوری شافعی نے نزہتہ المجالس کے صفحہ ۱۰۵ مین لکھا ہی کہ عاشورا کو عاشورا اسلیے کہتے ہین کہ اُسدن اللہ تعالی نے ایک گروہ باشکوہ حضرات انبیا علیہم السلام پر اکرام فرمایا ہی حضرت آدم کو برگزیدہ کیا اور حضرت ادریس کو آسمان پر بلند فرمایا اور حضرت نوح کی کشتی جودی پر جا لگی بعد اسکے کہ پانی ٹھیرا تھا زمین پر ایکسو پچاس روز اور برسا تھا چالیس رات دن اور چشمونکا پانی زرد ہو گیا تھا اور آسمان کا سرخ اور کشتی گویا ہوئی تھی اور کہا تھا اُسنے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مین وہ کشتی ہون جسپر جو سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اُس سے الگ ہوا وہ ڈوب گیا اور نہین آتی ہین مجھمین مگر اخلاص والے لوگ اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے گھر کی چھت پر چڑھکر پکارا تھا کہ اے وحشیو چرنے والے اور راہی درندو جزیرو پہنچانیوالے اور اے چڑیو اُڑنی والی آؤ اور سوار ہو اِس کشتی نجات دینی والی پر کہا رازی نے کہ بحث اسکی لنبائی اور چوڑائی مین فضول ہی کہ اسمین کوئی فائدہ نہین اور مقاتل نے کہا کہ وہ ہزار گز کی لانبی تھی اسمین سے آٹھ سو گز کو پانی نے ڈھانپ لیا تھا اور سوار ہوے حضرت نوحؑ اُسپر چہارشنبہ بارھوین رجب کو اور بعضے کہتے ہین چاند والی دن کو اور ہمدانی نے کہا کہ جب اللہ تعالی نے حضرت نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم دیا تو آپنے اُسکو ایک لاکھ چوبیس ہزار تختہ سے بنایا اور ہر تختہ کی پیٹھ پر ایک نبی کا نام ظاہر ہوا اور آخر تختہ کی پشت پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ظاہر ہوا حق تعالی نے فرمایا کہ جب مین نے اپنے محبوب اور اُنکے خلفا کے نامون کو ظاہر کیا تو کشتی ڈوبنے سے بچی مسلمان لوگ ہین جن موحدین کے دلونمین حضرت کی محبت اور آپکے اصحاب کی محبت ہی وہ بھی دوزخ مین پڑنے سے نجات پاوینگے **لطیفہ** سن لے کتاب مورد العذاب مین دیکھا ہی کہ جب حضرت نوحؑ کی کشتی عاشورا کے دن ٹھیرے تو آپنے اپنے ساتھیون سے فرمایا کہ تمھارے ساتھ جو توشہ ہو اُسکو جمع کرو پس کوئی مٹھی بھر جوار لایا اور کوئی جو اور کوئی گیہون اور کوئی لوبیا اور کوئی مسور آپنے فرمایا کہ ان سب کو ایک مین ملا کر پکاؤ تحقیق تم لوگ خوشخبری دیے گئے ہو ساتھ سلامتی کے پس اُسدن سے مسلمانون نے طعام حبوب کھانا شروع کیا انتہی اور اسی عاشورے کے دن اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا اور اُسی دن حضرت داودؑ کی توبہ قبول ہوئی اور اُسیدن اُنکے صاحبزادہ حضرت سلیمانؑ کا ملک واپس ملا پھر اسکا سبب نقل کیا ہی اور اُسکے آخر مین لکھا ہی کہ اسکو قرطبی نے نقل کیا ہی لیکن قاضی عیاض اسکی صحت کے مانع ہین اور اُسیدن حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے چالیس دن کے بعد نکالا اور اُسیدن حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ سے ملے چالیس برس کے بعد اور بعضے کہتے ہین اسّی برس کے بعد اور اُسیدن حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور آسمان پر اُٹھائے گئے اور اُسیدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کے ساتھ نکاح کیا **حکایت** نسفی نے لکھا ہی کہ ایک قیدی کافرون کا اُنکے یہان سے عاشورے کے دن بھاگ گیا کافرون نے اُسکے ڈھونڈھنے کو سوار دوڑائے جب انھون نے اُسے پکڑا تو اُسنے کہا اے اللہ بحق یوم عاشورا مجھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجات دے وہ سب کے سب اندھے ہوگئے اور اُسکو نجات مل گئی اُسنے اُسدن روزہ رکھا جب رات ہوئی تو کچھ کھانے کو نہ ملا بھوکا
سو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک فرشتہ پانی لیکر آیا اور اُسنے وہ پانی اُسے پلایا بعد اُسکے وہ شخص بیس برس زندہ رہا اور اُسکو کھانے
پینے کی کچھ ضرورت نہوئی **حکایت** مصر مین ایک شخص تھا جسکے پاس سوا ایک کپڑے کے کچھ نہ تھا اُسنے جامع عمرو
بن العاص مین عاشورے کے دن صبح کی نماز پڑھی اور قاعدہ یہ تھا کہ عاشورے کے دن اُس مسجد مین عورتین دعا
مانگنے کو جایا کرتی تھین چنانچہ اُس روز حسب دستور وہان وہ سب تھین ایک عورت نے اُس مرد سے آکر کہا کہ للہ مجکو کچھ دو
کہ مین اپنے بال بچون کی مدد کرون مرد نے کہا اچھا اور گھر مین جاکر وہ کپڑا اُتارا اور دروازہ کی دراز سے اُس عورت
کو دیدیا اُسنے دعا دی کہ خدا تجکو حلے جنت کے پہناوے مرد نے اُسی رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک حور نہایت خوبصورت ہے
اور اُسکے پاس ایک سیب ہے نہایت خوشبودار اُسنے اُسکو توڑا تو اُسمین حُلہ پایا مرد نے پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا مین عاشورا
ہون تیری زوجہ جنت والی پھر وہ شخص جاگ پڑا اور سارے گھر کو خوشبو سے مہکتا پایا وضو کرکے دو رکعتین پڑھین اور
دعا کی کہ الٰہی اگر جنت مین واقعی میری وہی زوجہ ہے جو مینے خواب مین دیکھی ہے تو مجکو اُسکے پاس پہونچا اُسکی دعا قبول ہوئی
اور وہ فی الفور مرگیا **شعر** جان گئی جان جہان کے پاس | پہونچا مریض اپنے مسیحا کے پاس **حکایت** روض الافکار مین ہے
کہ ایک مرد نے عاشورے کے دن سات درم صدقہ کیے اور سال بھر اُسکے عوض کا منتظر رہا عاشورے کے دن
بعض علما کو یہ کہتے سنا کہ جو عاشورے کے دن ایک درم صدقہ کرے اللہ اُسکو ہزار درم دے یہ شخص بولا کہ یہ تو صحیح نہین
مجھے سال بھر ہوا ہے کہ مینے سات درم صدقہ دیے تھے آج تک ایک کوڑی نہین ملی یہ کہکر چلا گیا رات کو اُسکے دروازہ پر
ایک شخص سات ہزار درم لیکر آیا اور اُسکو بلا کر کہا کہ اے جھوٹے سلے اگر تو قیامت تک صبر کرتا تو خدا جانے کیا سے کیا پاتا
انتہی ما فی نزہۃ المجالس واللہ اعلم بالصواب **حکایت** امام یافعیؒ اپنی کتاب روض الریاحین مین تین سو ستائیسوین حکایت
مین لکھتے ہین کہ شہر رے مین ایک قاضی تھا بڑا امیر عاشورے کے دن ایک فقیر اُسکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے قاضی
خدا تجکو عزت دے مین محتاج ہون اور لڑکے بالے رکھتا ہون تجھے یہ حرمت اس روزہ کی چاہیے کہ مجکو دس من روٹی اور
پانچ من گوشت اور دو درم دے قاضی نے ظہر کے وقت کا وعدہ کیا اور عصر تک ٹالا آخر کچھ بھی نہ دیا فقیر شکستہ دل وہان سے
نکلا اور وہین ایک نصرانی کے گھر آکر کہنے لگا کہ بحق اِسدن کے کچھ مجھے دے نصرانی نے اُس دن کی حقیقت پوچھی فقیر نے
کہا کہ آج کے دن شہادت امام حسین سبط خاتم الانبیا کی ہوئی ہے اور تفصیل سے ایسا سارا حال اس واقعہ کا بیان کیا
کہ نصرانی کے ذہن مین آگیا نصرانی کہنے لگا کہ اپنی حاجت کہہ تو نے تو بڑی عظیم الحرمت چیز کی قسم دی اُسنے وہی مانگا جو پہلی
جگہ مانگا تھا نصرانی نے دس کون گیہون اور بیس درم اور دس من گوشت دیا اور کہا یہ تیرا اور تیری عیال کا حق ہے اور
ہر سال جبتک مین زندہ ہون تو یہ لیجایا کر فقیر یہ سب کچھ لے اپنے گھر چلا گیا وہان قاضی نے خواب مین غیب سے سُنا کہ کوئی کہتا ہے
کہ ذرا سر اپنا اُٹھا قاضی نے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ ایک مکان سنہری اور روپہلی اینٹون کا بنا ہے اور دوسرا یاقوت کا قاضی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے کہا خدایا یہ دونون مکان کسکے ہین کہا یہ دونون تیرے تھے اگر فقیر کی تو حاجت برلاتا تو نے تو پھیر ہی دیا اب یہ مکان فلان نصرانی کے ہین قاضی ڈر کر نیند سے چونک پڑا اور ساری رات وا ے کرنے لگا صبح کو نصرانی کے پاس آکر کہا رات کو تو نے کیا نیکی کی اُسنے وجہ سوال پوچھی قاضی نے اپنا خواب بیان کیا اور کہا کہ تو اپنی نیکی میرے ہاتھ بیچ ڈال مین سو ہزار درم دیتا ہون نصرانی نے کہا اسکو تو مین اگر کوئی دنیا کی زمین بھر درم دیگا تو نہ بیچونگا کیا نیک معاملہ اللہ کا ہے یہ کہکر نصرانی نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا انتہی **حکایت** اور شاہ خوب اللہ الہ آبادی اپنی کتاب غیاث الاعلام مین لکھتے ہین کہ عمرو لیث بادشاہ فارس جسنے مسجد عتیق بنائی تھی ایک دن اپنا لشکر دیکھ رہا تھا جب لشکر جرار باعظمت دیکھا تو اُسکے دل مین یہ خیال گذرا کہ اگر مین اس لشکر سمیت کربلا مین ہوتا تو اپنے آپکو امام حسین علیہ السلام پر فدا کرتا اور ان بے ادبونکا کام تمام کرتا اُسی شب کو وہ جمال جہان آرای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوا دیکھا کہ حضرت رحمۃ للعالمین فرماتے ہین کہ جزاک اللہ خیرا تو جان کہ خدا نے تجپر رحمت فرمائی اس نیت نیک سے جو تو نے کی اور تجھے دین و دنیا مین عزیز کیا واللہ اعلم انتہی شیخ ابن حجر صواعق محرقہ مین اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت اور رسالہ ماثبت بالسنہ مین لکھتے ہین کہ جو کچھ حضرت امام حسین علیہ السلام پر عاشورے کے دن مصائب شہادت وغیرہ گذرے یہ سب کچھ آپکی بلندی درجہ اور رفعت مقام کا سبب تھا خدای عزوجل کے نزدیک پس جو شخص اس مصیبت کو یاد کرے اُسکو چاہیے کہ اناللہ کہے اور درود پڑھے اور ہر طرح کی خیرات و مبرات مین مصروف ہو اور بدعات مخترعہ جہال وغیرہ سے پرہیز کرے کہ یہ مسلمانون کے اخلاق مین اگر ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین بھی ہوتا چاہیے کہ بدعات ناصبیہ متعصبہ جنکو اہل بیت کرام سے عداوت تھی جیسے وہ لوگ اُس روز خضاب کرتے اور سرمہ لگاتے اور نئے کپڑے پہنتے ہین اور طعام عیدین کے طور پر پکواتے اور بانٹتے ہین ان سب سے پرہیز کرے اس باب مین کوئی حدیث اور حکایت علمای اعلام امت سے ثابت نہین اور جو حدیثین سرمہ لگانے کے باب مین عاشورے کے دن بیان کرتے ہین وہ حدیثین موضوع ہین رافضی اپنی جہل سے افراط ماتم مین گرے اور ناصبی تفریط سے مخالفت کی طرف گئے حالانکہ یہ دونون خطا پر ہین اور خلاف طریقہ آنحضرت و سلف کی انتہی مین کہتا ہون کہ علامہ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی نے بھی حدیث کحل کو موضوع لکھا ہے جیسا کہ حرف المیم مین ہے لیکن شیخ ابراہیم کردی اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ حدیث کحل کی نسبت کی گئی جامع صغیر مین طرف بیہقی کے ابن عباس سے اور سمین لفظ علینا ہ کا نہین ہے لایا اسکو صغانی اور کہا عزیزی نے کہ کہا علقمی نے کہ حاصل کلام سیوطی کا جو انھون نے موضوعات مین لکھا ہے یہ ہے کہ وہ

[illegible]

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

موضوع نہین ہین کہتا ہون کہ اسکا موضوع قول ہی جسکو حافظ ابو طاہر سلفی نے اپنی مسند مین سلمان فارسی سے روایت کیا ہی انتہی باقی اس تحقیق کا یہ مقام نہین جناب مولوی عبد الحی صاحب مرحوم و مغفور فرنگی محلی مجموعۃ الفتاوی مین تحریر فرماتے ہین کہ الحاصل عاشورے کے دن سوا روزہ کے کہ احادیث صحیحہ سے سنیت اور استحباب اسکا ثابت ہی اور وسعت طعام کی عیال و احباب پر کہ اسکی حدیث بھی اصل رکھتی ہی اور کوئی امر نکرنا چاہیے اور تحقیق اسکے صواعق مین ہی انتہی اور جو متعارف ہے سینہ زنی اور مزامیر بجانا مثل تاشہ اور ڈھول کے ماتم کے وقت اور کپڑے پھاڑنا اور بالونکا منتشر کرنا یہ بہت بری باتین ہین مجمع البرکات مین ہی کہ مکروہ ہی مرد کو تعزیت کے لیے سیاہ کپڑے رنگنا اور انکا پھاڑنا و رگالون اور ہاتھون کا سیاہ کرنا اور گریبان پھاڑنا اور بال بکھیرنا اور خاک سر پر ڈالنا اور سینہ اور ران پر ہاتھون کو مارنا اور آگ کا جلانا قبرون پر یہ سب مراسم جاہلیۃ کے ہین اور باطل ہین ایسا ہی مضمرات مین ہی اور ابو الرجا مختار بن محمود زاہدی برہان الدین بخاری سے نقل کرتے ہین کہ ان سے پوچھا گیا کہ قصہ گو کا کپڑے پھاڑنا عاشورے کے دن مقتل امام حسینؑ مین اسواسطے اظہار تاسف کے اور لوگونکو حکم کرنا قیام اور تشییع کا آیا والیان امر پر واجب ہے کہ وہ اسی اس امر سے جھڑکین یا نہین تو برہان الدین نے لکھا کہ اسکی ممانعت چاہیے انتہی اور اہلبیت کرام کے متبرک نامونکو ستک کی راہ سے گلی گلی لیتے پھرنا اور علم بلند کرنا اور علمون کو بازارون مین لیے پھرنا یہ بھی بہت بری باتین ہین انسے پرہیز کرنا چاہیے کہ یہ شعار یزیدیون کا ہی صاحب اظہار السعادت اپنے استاذ مولانا برہان الدین محمد مرحوم ساکن دیوہ کی تحریرون مین سے ایک تحریر کا خلاصہ حاشیہ اظہار السعادت مین یون لکھتے ہین کہ ان اشقیا نے پنجہ ہاے اطفال معصوم شہدا اور شہدا کو مقتل کربلا مین کاٹ کر نیزون کے سرون پر باندھے تھے اور یون ہی چند کمانین کہ بعد خالی کرنیکے تیرون سے اسیطرح خالی قبضہ شہدا ے کرام مین وقت لڑائی کے رہگئی تھین اور عمامے سبز و سیاہ انکے اور بعض اوڑھنیان مستورات طیبات کی لوٹ لیجا کر سب کو جھنڈون پر باندھا تھا اور ایک روایت مین ہی کہ وہ سب اس علم کے ساتھ تھے جسپر سر مکرم تھا اور اسکو شدہ کہتے ہین اور نقارہ اور نوبت اور شادیانے بجاتے ہوے دار الامارۃ کیطرف روانہ ہو کر ہنگامہ قیامت برپا کیا تھا چنانچہ ہندوستان مین بعضے شہرون مین چند عامی لوگ موافق رسم کوفیون کے اس معاملہ جگر سوز کے نقل عشرہ محرم مین کرتے ہین اور اسکو موافق محاورہ قدیم کے شدہ اور علم کہتے ہین بلکہ بعضے اغنیا بجای پنجہ شہدا کے چاندی سونے کے پنجے سادہ کارون سے بنوا کر علم کے اوپر لٹکاتے ہین گو اس کام کی حقیقت سے وہ آگاہ نہون اور شدہ کے معنی عربی زبان مین باندھنے کے ہین اسواسطے نشان اور جھنڈہ کو شدہ کہتے ہین وہی قدیم محاورہ جاری رہا واللہ اعلم انتہی اور نیز جھوٹی باتین جوڑ کر موزون کرنا اور انکو الحان موسیقیہ مین رواج دینا اور انھین قاعدون سے مجالس اور محافل مین پڑھنا منع ہی شاہ عبد العزیز صاحب ایک سائل کے جواب مین تحریر فرماتے ہین کہ وہ کتاب و مراثی جنمین احوال واقعی نہین ہین بلکہ جھوٹ اور بہتان اور تحقیر کرنا بزرگونکا ہی انکا نہ پڑھنا درست ہی اور نہ سننا کہ حدیث مین ان چیزونکے سننے اور پڑھنے سے ممانعت آئی ہی مروی ہی ابی اوفیؓ سے کہا انھون نے کہ منع فرمایا حضرت نے مرثیون سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رواہ ابن ماجۃ یہان مرثیہ سے مراد وہی واہی تباہی باتین ہین اور اگر احوال واقعی ہون تو اس قسم کے مرثیے اور کتاب کے سننے مین کوئی مضائقہ نہین ہے، انتہی اور بھی شاہ صاحب لکھتے ہین کہ سال مین دو مجلسین فقیر کے گھر مین ہوتی ہین ایک مجلس ذکر مولد شریف کی دوسری مجلس ذکر شہادت حسنین کی عاشورے کے دن یا دو تین روز پہلے اسکی تقریباً چار پانسو بلکہ ہزار یا اس سے زیادہ لوگ جمع ہوتے ہین اور درود پڑھتے ہین بعد اسکے فقیر آکر بیٹھتا ہے اور فضائل حسنین ع کے جو حدیث شریف مین وارد ہوے ہین بیان کرتا ہے اور جو کچھ حدیثون مین ان بزرگون کی شہادت کی خبرین اور تفصیل بعضے حالات اور بدحالی انکے قاتلون کی وارد ہوئی ہے وہ بھی بیان کیجاتی ہے اور اس ضمن مین بعض مرثیہ بھی جنات وغیرہ کے جو حضرت ام سلمہ اور اور صحابہ نے سننے ہین ذکر کیے جاتے ہین اور جو خواب موحش کہ حضرت ابن عباس اور اور صحابہ نے دیکھے ہین اور وہ دلالت فرط غم روح مبارک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہین وہ بھی ذکر کیے جاتے ہین بعد اس کے قرآن ختم کرکے پنج آیت پڑھکر ما حضر پر فاتحہ پڑھا جاتا ہے اگر اس درمیان مین کوئی شخص خوش آواز سلام پڑھتا ہے یا مرثیہ مشروع تو اکثر حضار مجلس روتے ہین اور اس فقیر کو بھی گریہ و بکا لاحق ہوتا ہے ورنہ خیر یہ ہے وہ مقدار جو عمل مین آتی ہے پس اگر یہ چیزین فقیر کے نزدیک اس طرح پر کہ مذکور ہوئین جائز نہوتین تو ہرگز اسپر اقدام نکرتا انتہی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ایک فتوی مین فرماتے ہین کہ دوسرے یہ کہ مقرر کرنا دن اور مہینے کا مولد شریف کے لیے اور لوگونکی ایک جگہ پر اکٹھا ہونیکے واسطے ربیع الاول مین اور یون ہی انعقاد مجلس ذکر امام حسین علیہ السلام کی محرم کے مہینے مین یا اسکے سوا اور سننا سلام اور مرثیہ مشروع کا اور گریہ و بکا حال شہداے کربلا پر جائز اور درست ہے مولوی عبدالحی صاحب مرحوم استفتای (۱۱۹) مجموع الفتاوی مین فرماتے ہین کہ چوتھے یہ کہ واعظ ذکر شہادت اخبار صحیحہ سے کرے اور اپنے بیان مین افراط و تفریط کو جو موجب بغض صحابہ یا اہانت اہل اسلام ہو نکرے اور اپنی مجلس کو بدع روافض سے محفوظ رکھے اور تخصیص قومی اور عقد مجالس سے بھی جیسا روافض کرتے ہین محفل محفوظ رہے اور غرض اسکے صرف ذکر مصائب اور استرجاع ان پر ہو تو یہ ایک امر مشروع ہے ملا احمد رومی مجالس الابرار مین لکھتے ہین کہ روایت کیا احمد اور ابن ماجہ نے فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے انھون نے اپنے والد ماجد سے انھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین ہے کوئی مسلمان جسکو کوئی مصیبت پونہچی ہو اگرچہ اسپر بہت دن گذر گئے ہون اور وہ اسے یاد کرکے انا للہ کہے مگر یہ کہ لکھتا ہے اللہ تعالی اسکے لیے ثواب اسدن کا سا جسدن اسے یہ مصیبت پونہچی تھی روایت کیا اس حدیث کو امام حسین ع نے اور انسے انکی صاحبزادی فاطمہ نے جو انکے مقتل مین تھین اور علم الہی مین ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت باوصف تقادم زمانہ کے ذکر کیجائیگی پس از جملہ خوبی اسلام یہ ہے کہ جاری ہوے یہ سنت جب ذکر کیجائے وہ مصیبت اس طور پر کہ انا للہ کہا جائے تا ہو انسان کے لیے وہی اجر جو تھا اس شخص کے لیے جس نے انا للہ کہا تھا اسدن جب مسلمانون پر وہ مصیبت پڑی تھی انتہی بقدر الضرورۃ مولوی رحمۃ اللہ صاحب الہ آبادی ایک سائل کے جواب مین لکھتے ہین کہ ذکر قصۂ کربلا کا نشمول آیات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واحادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ اِس شرط سے کہ مجلس وعظ کی تمام بدعات سیئہ اور امور قبیحہ سے خالی ہو عند المحققین کچہ مضایقہ نہین کہتا بلکہ نتیج حسنات ہی بسبب اسکے کہ بڑا فائدہ اِس مجلس سے کثرت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہی زبان اہل مجلس سے اور کثرت اِس کلمہ کریمہ کی بے شبہہ باعث کثرت حسنات اور موجب اجر و ثواب ہے لیکن بوقت سننے اِس قصہ جانکاہ کے حتی الامکان صبر اور ضبط کرنا چاہیے اور نوحہ اور چلانے اور اور امور قبیحہ سے پرہیز کرنا چاہیے اور در صورت اضطرار و بیقراری ایسے امور کے صدور کو عفو سمجھنا چاہیے لیکن اِس زمانہ مین قصہ مذکورہ روایات معتبرہ سے بہت سی مجلسون مین بیان نہین ہوتا ہی بلکہ جھوٹی روایتین اور موضوع حدیثین سرمایہ وعظ و واعظین روزگار ہین پس بے شبہہ تمام آفتین اور یہ سارا فتنہ واعظون کا معلوم کرنا چاہیے اور یہی محل پر قول صاحب قول الجمیل کو حمل کرنا چاہیے ورنہ ذکر کرنا نفس قصہ صحیحہ کا جو سبب ہو کثرت سے انا للّٰہ کہنے اور نیک باتون کا کیونکر آفتون مین سے کہا جائے الغرض بیان کرنا قصہ کربلا کا بطریق وعظ کی مسجد مین گو ماہ محرم مین ہو ہرگز کوئی قباحت نہین کہتا بشرطیکہ مجلس وعظ بدعات شنیعہ خوارج و روافض سے فارغ ہو اور در صورت نہ خالی ہونیکی ان بدعتون سے قول ممانعت کا اُن منکرات پر راجع ہوگا اور یہ مجلس بسبب ان ممنوعات کے قبیح وغیرہ ٹھیریگی صاحب صواعق محرقہ نے کہا کہ جو شخص امام علیہ السلام کی مصیبت عاشورے کے دن یاد کرے اُسکو لائق ہی کہ انا للّٰہ کہنے مین مشغول ہو پس معلوم ہوا کہ یاد کرنا مصیبت امام حسین علیہ السلام کا ساتھ خصوصیت روز عاشورے کے واسطے پانے اجر و ثواب انا للّٰہ کی جائز ہی پس یاد دلانا کہ مقصود مجلس وعظ کا ہی بطریق اولی جائز ہوگا کیونکہ وقت سننے اِس قصے کے سننے والونکو مصیبت دیرینہ اہل بیت نبوی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے یاد آتی ہی اور سر انا للّٰہ کہتے ہین جسکی بدولت مستحق اجر و ثواب مصیبت تازہ کے ہوتے ہین جیسا سنن ابن ماجہ مین حضرت امام علیہ السلام سے مروی ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے کہ جسپر کوئی مصیبت پڑے اور وہ اپنی مصیبت کو یاد کرکے انا للّٰہ کہے اگرچہ اُس مصیبت کی مدت گذر گئی ہو تو اللّٰہ تعالی اُسکو اجر دیگا اُس دن کا سا جسدن وہ اُس مصیبت مین مبتلا ہوا تھا پس اِس حدیث سے بخوبی واضح ہوا کہ مصیبت دیرینہ کو یاد کرنا بغرض حصول ثواب انا للّٰہ کے نتیج اجر و ثواب مصیبت تازہ کا ہی پس قائل ہونا اُس مجلس وعظ کے بدعت ہونیکا جسمین قصہ کربلا بشمول آیات و احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ مذکور ہو نزدیک اہل تحقیق کے ہرگز کوئی وجہ نہین رکھتا لیکن اس قصہ کو خالی مدح اور مناقب صحابہ سے بیان نکرنا چاہیے پس واعظ کو مناسب ہے کہ اول یا اوسط یا اخیر مین اس قصہ کے کچھ مدح صحابہ اور مناقب اُنکے بھی سلک بیان مین منخرط کرے اور خصوصیت یوم عاشورا کے یا ماہ محرم کے ہرگز مضایقہ نہین رکھتی ہی اسواسطے کہ خصوصیت دن کے وعظ کے لیے مثلاً روز پنجشنبہ وغیرہ کے جائز ہی اور یہ اثر مشکوۃ المصابیح وغیرہ مین موجود ہی انتہی

وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ شعر	از حق بود صلوۃ و درات و سلام	بر حضرت محمد و بر آل او مدام

بیان حسنین علیہما السلام کے بیٹے ہونیکا حضرت رسول الثقلین صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے لیے

حضرات حسنین کے فرزند ارجمند ہونے مین پیغمبر صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے لیے کوئی شبہہ نہین ہی کیونکہ اولاً آپ حضرت کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نواسہ تھے اور نواسہ کو حکم بیٹے کا ہی جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹے حضرت مریمؑ کے کہ نبی یعقوب علیہ السلام سے ہین فرزندان حضرت یعقوبؑ مین شمار ہوے دوسرے خود حضرت نے انکو بیٹا فرمایا ہی امام احمد اپنی مسند مین علی مرتضیٰ سے روایت کرتے ہین کہ جب پیدا ہوے امام حسنؑ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بولے کہ دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہی تمنے عرض کیا حرب حضرت نے فرمایا بلکہ اُسکا نام حسن ہی پھر جب پیدا ہوے امام حسینؑ تو فرمایا آپ نے دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہی تمنے عرض کیا حرب فرمایا بلکہ حسین اسکا نام ہی پھر جب پیدا ہوے محسنؑ تو فرمایا آپنے دکھلاؤ مجکو میرے بیٹے کو اور اُسکا کیا نام رکھا ہی تمنے کہا حرب فرمایا بلکہ وہ محسن ہی اور فرمایا مین نے ان لڑکون کے نام رکھے حضرت ہارون کے بیٹون کی ایسی کہ عبرانی زبان مین شبر اور شبیر اور مشبر تھے طبرانی اور دار قطنی اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر ان سبھون نے اس حدیث کو حضرت امیرؑ سے روایت کی ہی اور محی السنہ بغوی نے بھی حضرت سلمان فارسی رض سے اس سے معلوم ہوا کہ اکابر دین کے نامون پر نام رکھنا چاہیے اور حضرت محسنؑ آنحضرتؐ ہی کے روبرو صحیح وسالم پیدا ہوے بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حسنؓ اور حسینؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے اور جناب امیر المومنین علیؑ سے منقول ہی کہ چھاتی سے سر تک حسن مشابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور حسینؑ نیچے کے بدن سے رواہ الترمذی وصححہ پس حضرات حسنین گویا ایک جان دو قالب تھے اور دونون ملکر گویا تصویر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کے اور مرآت جمال تھے گویا صورت جسمیہ طینت محمدیؐ دو حصہ ہوکر دونون نور دیدگان نبوت کے مادہ خلقت مین جلوہ فرما تھے اور چونکہ واسطہ ثبوت سیرت نبوی حسنین مین جناب علی مرتضیٰ تھے اور ذریعہ ظہور صورت محمدی سبطین مین حضرت زہرا ہین لہذا ان دو متبارک واسطون سے اس سیرت وصورت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتماع محل دو احد مین ایک رنگ عجیب اور جلوہ غریب لایا جس سے محبت اور وداد اس ہیئت مجموعی کے ساتھ فرض عین ہوئی ارباب ایمان پر اور موصل درجہ معیت کے قیامت کے دن نبی آخر الزمان کے ساتھ ترمذی نے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے کہ یہ دونون یعنی حسنین میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے خداوندا مین انکو دوست رکھتا ہون تو بھی دوست رکھ انکو اور اُسکو جو انسے محبت رکھے مسلمانو رسول مقبول کی مقبولیت دعا مین کچھ شک نہین تو دوست رکھنا اللہ کا دوستدار حسنین کو ہمین کیا شک ہو سکتا ہی اور کسی کو حضرات حسنین کے فرزند ارجمند ہونے مین آنحضرت کے لیے کوئی کلام نہین ہو سکتا ہی امام یافعی نے اپنی تاریخ مین نقل کیا ہی کہ حجاج بن یوسف ثقفی نے قتیبہ بن مسلم والی خراسان کو لکھا کہ یحییٰ بن یعمر کو سُنا گیا ہی کہ وہ تفضیل اہلبیت کا بلا تنقیص دوسرون کے قائل ہے اُسکو یہان بھیجدو جب والی خراسان نے یحییٰ کو حجاج کے پاس بھیجا تو حجاج نے اُس سے پوچھا کہ تم حسنین کو اولاد

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اللہ گمان کرتے ہو اگر اس بات کو ثابت کرو تو بہتر ورنہ سزا ہوگی اُنھون نے کہا حق تعالیٰ فرماتا ہی وَوَهَبْنَا لَهُ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور ہمنے بخشا ابراہیم کو اُنکا بیٹا اسحٰق جو پیغمبران بنی اسرائیل کا باپ ہے اور اُنکا پوتا یعقوب کہ اسرائیل
ہی كُلًّا هَدَيْنَا ان دونون مین سے ہر ایک کو ہدایت کی ہمنے وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ
وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ الخ اور ابراہیم سے پہلے نوح کو ہدایت کی ہی اور اُنکی اولاد کو جو داؤد ہین کہ اُنکا لڑکا ہی اولاد
یہودا سے اور اُنکی بیٹی سلیمانؑ کو اور ایوبؑ کو جو بیٹا اموص کا ہی اسباط عیص بن اسحٰق سے اور یوسفؑ بن یعقوبؑ کو
اور موسیٰؑ اور اُنکے بھائی ہارون کو کہ بیٹی عمران کی ہین اولاد لاوی بن یعقوب سے اور جیسے ابراہیم کو خبر دی ہے
اُنکی رفعت درجات سے ویسی ہی بدلا دینگے ہم نیک لوگون کو اُنکے استحقاق کے موافق اور راہ دکھائی زکریاؑ کو کہ
وہ بیٹے آزر بن مسلم کے ہین اور تھے وہ اولاد جہیم بن سلیمان سے اور اُنکے بیٹے یحییٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو کہ مریمؑ کے بیٹے
ہین اور مریم بیٹی عمران بن ماثام کی کہ بادشاہان بنی اسرائیل سے تھے اور بعضون نے لکھا ہی کہ عمران بیٹا اسھم
ابن اموص کا ہی اولاد سلیمانؑ سے پس معلوم ہوا کہ نسب ماں کی طرف سے بھی صحیح ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو
ذریت حضرت نوحؑ یا حضرت ابراہیم مین بیان کیا ہی حالانکہ یہ نسب اُنکا ماں کی طرف سے ہی نہ باپ کی طرف سے
تو حسنین رضی اللہ عنہما کو بھی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاننا چاہیے انتہی صواعق محرقہ مین ہی کہ ہارون رشید
نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو ذریت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی کہتے ہو حالانکہ اولاد علی بن
ابی طالب سے ہو آپنے یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کہان تھے وہ ماں ہی کی طرف سے ذریت
انبیا مین ملائے گئے یون ہی ہم بھی اپنی والدہ حضرت فاطمہ زہرا کی طرف سے ذریت نبوی مین ملائی گئی انتہی امام رازی
نے اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی کہ یہ دلالت کرتی ہی اس بات پر کہ حسنین علیہما السلام ذریت رسول خدا سے ہین اگرچہ
حضرت کی طرف بذریعہ ماں کے منتسب ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ابو جعفر باقر نے استدلال کیا اس آیت سے حجاج
ابن یوسف کے نزدیک اور صاحب تلخیص نے خصائص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہی کہ آپکے صاحبزادی
کی اولاد آپکی طرف منسوب ہے اور اورون کے لیے یہ بات نہین ہی اور شجرۂ طیبہ مین ہی کہ پس جانی گئی یہ بات کہ اولاد فاطمہ اور
اُنکی ذریت ابنای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہی جاتی ہین اور نسبت صحیحہ نافعہ دنیا و آخرت سے آپکی طرف منسوب کیے جاتے
ہین اور اسکا مؤید وہ ارشاد نبوی ہی جو بخاری مین حضرت امام حسنؑ کے بارہ مین مروی ہی یعنی اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ
اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اور ترمذی نے روایت کی کہ حضرت نے
حسنین کو پکڑا اور فرمایا جو دوست رکھے مجکو اور دوست رکھے ان دونون کو اور انکے ماں باپ کو تو قیامت کے دن
وہ میرے ساتھ میرے درجہ مین ہوگا ترمذی نے کہا یہ حدیث منکر ہی **فائدہ** منکر اصطلاح محدثین مین اُس
حدیث کو کہتے ہین جسکو راوی غیر ثقہ نے برخلاف ثقات کے روایت کیا ہو اور یہ اقسام احادیث ضعاف سے ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس حدیث مذکور بھی ضعیف ٹھیری لیکن جب بروایت اور ثقات کے مانند ابن حبان اور امام احمد بن حنبل کی تقویت اسکی ثبوت اور وثوق مین پیدا ہوئی تو یہ حدیث حسن قابل اعتماد کی ہو گئی اور منجملہ لطائف اِس حدیث کی یہ ہی کہ ابنیت اور محبوبیت حسنین کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور محبوبیت اور محبت حسنین کے خداوند تعالیٰ کے لیے دونون چیزین واقع ہوئین طبرانی نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص حسنین کو دوست رکھے مین اُسکو دوست رکھتا ہون اور جسکو مین دوست رکھتا ہون اُسکو خدا بھی دوست رکھتا ہی اور جسکو خدا دوست رکھیگا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جو دشمن رکھے اُنکو اُس سے مین دشمنی رکھتا ہون اور جسکا مین دشمن ہون اُسکا خدا بھی دشمن ہی اور جب خدا دشمن ہوا تو دوزخ اُسکو نصیب ہوگی اور وہ ہمیشہ عذاب مین رہیگا اِس حدیث سے صاف یہ نکلا کہ یزید اور اُسکے اعوان انصار جنھون نے حضرت امام حسین کو شہید کیا بیشک دوزخی ہین کیونکہ دوستی اور دشمنی حسنین کے عین دوستی اور دشمنی خدا کی ہی اِس سے بڑھکر اور اتحاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اِنکا کیا خیال کیا جا سکتا ہی مسلمانو غور کا مقام ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حسنین کی محبت اور شفقت کا کتنا خیال تھا اِس فرط محبت کے ساتھ دیکھنا چاہیے کہ کیا کیا مصائب اور تکالیف اِن جگرگوشون پر نازل ہوے بالخصوص حضرت سید الشہدا جانباز راہ خدا پر واقعہ کربلا مین

شعر

از حق بود صلوٰۃ وزامت بود سلام
بر حضرتِ محمدؐ و بر آل او مدام

حال حضرت سبط اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

حضرت سبط اکبر رشک خورشید و قمر ریحان رسول روح و روان بتول ثمرہ فواد مرتضیٰ چشم و چراغ خدیجۃ الکبریٰ سرو روان باغ محبوبی گلبن چمنستان مطلوبی سعید مسموم شہید مظلوم سید الاولین سند المتقین

اشعار

ای آنکہ خَلق و خُلق تو مرآتِ مصطفیٰ
الحق کہ در ثنای تو جملہ بود سزا
ای زیبِ دوشِ خیر بشر وصف این بست
دیدی تراز دور بگفتے کہ مرحبا

لَا رَیبَ مَنْ رَاٰکَ رَاٰی سیّدالوریٰ
بودی بخَلق و خُلق حسن از ازل زان
فرمود خود رسول خطابِ تو مجتبیٰ
این فرد کیست تا بمدیح تو دم زند

غیر از نبوت آنچہ بود مدح جد تو
شد نام پاک تو حسن ای شاہ دوسرا
آنی کہ زامد تو شدی راحتِ رسول
مداح صد ہزار چو فردست مرترا

ولادت باسعادت آپکی بقول اصح پندرھوین شعبان ۳ سنہ ہجری مین ہوئی کذافی تحریر الشہادتین اور اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف مین جامع الاصول سے لکھا ہی کہ اصح یہ ہی کہ آپ پندرھوین رمضان کو تیسرے برس ہجرت سے پیدا ہوے اور بعضے پانچوین شعبان مین کہتے ہین اور بعضے ۴ سنہ اور بعضے ۵ سنہ مین کہتے ہین لیکن پندرھوین شعبان ۳ سنہ ہی اصح معلوم ہوتی ہی علی بن حسین سے روایت ہی کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام کے تولد کا وقت قریب پہونچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیسؓ اور ام ایمن کو حضرت زہراؑ کی خدمت مین بھیجا اور فرمایا کہ آیۃ الکرسی اور معوذتین پڑھو جب خبر ولادت باسعادت گوش گذار حضرت رسالت ہوئی اور معلوم ہوا کہ

شعر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طلوع کرد بتائید حق ز برج کمال	ہمہ خجستہ رخ و اختر ہمایون فال	ازان نہال اہل تازہ گشت گلشن جان
چنانچہ تازہ شود برگ گل ز باد شمال	تو آپ خوش ہوا اور تشریف لا کر یہ آیت پڑھی اللّٰہ الصمد اِنّی اُعیذُہا بِکَ وَذُرِّیَّتَہا مِنَ الشَّیطانِ الرَّجیم	

اخبار سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن و حضرت عیسیٰ علیہما السلام چھ مہینے کے پیدا ہوے اسی سے اہل شرع نے اقل
مدت حمل کی چھ مہینے رکھے ہیں اسمآء کہتی ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے تو فرمایا
کہ میرے بیٹے کو لاؤ سو میں زرد کپڑے میں لپیٹ کر لائی حضرت نے وہ کپڑا دور کیا اور فرمایا کہ آیا میں نے منع نہیں کیا تھا
کہ مولود کو زرد کپڑے میں نہ لپیٹو میں نے سفید کپڑے میں لپیٹ دیا حضرت نے داہنے کان میں اذان دی اور بائیں میں
اقامت فرمائی اور حسن نام رکھا سیوطی نے تاریخ الخلفا میں لکھا ہے کہ حسن اور حسین دونون نام اللہ نے پوشیدہ رکھے تھے
انکی وقت ولادت تک کسی کے یہ نام نہیں ہوئے یہانتک کہ حضرتؐ نے انکے یہ نام رکھے جابر اور حاکم نے حضرت عائشہ سے
روایت کی ہے کہ عقیقہ اور ختنہ حسنین کا ساتوین روز پیدایش کے ہوا دو مینڈھے ذبح ہوے ایک ان آپنے دایہ کو دی
اور نسائی میں بھی عقیقہ دو ہی کبش سے لکھا ہے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں یہ ہے کہ حضرتؐ نے حسنین کیطرف سے
ایک ایک کبش کا عقیقہ کیا ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسکو خزیمہ اور ابن الجارود وغیرہ نے لیکن حدیث
عَنِ الغُلامِ شاتانِ اقوی اور اصح ہے کہ جماعۃ صحابہ نے اسکو روایت کیا ہے اور باقی مسئلہ اپنے مقام پر ہے یہ جگہ اسکی
تفصیل کی نہیں اور سر کے بال ترشوا کے حکم کیا کہ انکے ہموزن چاندی صدقہ دو اسیوجہ سے صدقہ دینا چاندی کا بالونکے
ہموزن سنت ہوا شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے اپنی کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول میں لکھا ہے کہ
آپکے بالون کا وزن کچھ زائد ایک درم سے تھا اور ترمذی میں بھی حضرت علیؑ کی روایت میں بالونکا وزن ایک درم
یا بعض درم لکھا ہے انتہٰی اور اسمآء بنت عمیس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اپنے دست مبارک سے امام حسن کے سر کے بال
منڈوانے کے بعد خلوق لگایا جابر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے عقیقہ اور ختنہ حسن کا ساتوین دن کیا اور امام حسن کو دودھ
پلایا ام الفضل حضرت عباس کی بیوی نے اپنے صاحبزادہ قثم کا کذا فی نور الابصار آپکی کنیت ابو محمد اور القاب آپ کے
تقی و نقی و زکی و طیب و سبط و ولی ہیں لیکن اشہر القاب سید ہے اور تھے آپ سفید رنگ مخلوط بحمرۃ اور سیاہ چشم
بشدت کہ یہ آنکھ کے حسن کیلیے ضروری ہے اور رخسارہ شریف نرم تھے اور سینۂ مبارک پر زیر ناف تک ایک لکیر بالونکی تھی
اور ریش مبارک انبوہ تھی اور موے سر دوش مبارک تک تھی اور گردن گویا صراحی سیمین تھی اور سر بند اور جوڑ آپکا چوڑا
تھا اور سینہ شریف فراخ تھا اور قد مبارک میانہ تھا نہ لانبا بدنما اور نہ کوتاہ ناموزون اور آپکے جمال مبارک میں ایک

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

نمکینی تھی اور چہرۂ مبارک نہایت خوب اور محبوب تھا ایسا کہ جو کوئی دیکھتا بے ساختہ بول اُٹھتا شعر

چہ نسبت این کہ گر ہر دم رخت صد نظر بینم	ہنوزم آرزو باشد کہ یکبار دگر بینم

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب فرماتے تھے اور موی شریف پیچیدہ تھے اور آپ سر سے سینہ تک مشابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے شیخ عبدالحق رح نے رسالۂ حلیہ مبارک میں بیان کیا ہے کہ بعد وفات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کوئی آپ کو خواب میں دیکھتا اور صحابہ سے بیان کرتا تو صحابہ اُس سے پوچھتے کہ کیسی صورت اور کسکی ایسی تھی اگر وہ شخص حضرت امام کی سی بیان کرتا تو یقین کر لیتے ورنہ نہ مانتے انتہی بخاری شریف میں ہے کہ ایک روز حضرت صدیق اکبر مسجد سے نکلے اور حضرت جناب امیرؑ ہمراہ تھے صدیق اکبر نے حضرت امام حسنؑ کو دیکھا کہ لڑکون میں کھیلتے ہیں اُنکو اُٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھالیا اور کہا یہ لڑکا مشابہ جمال مصطفویؐ ہے اے علیؑ تجھسے اِسکی صورت نہیں ملتی حضرت امیرؑ ہنسنے لگے صحیحین میں مرفوعًا برا ابن عازب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسنؑ کو کندھے پر چڑھائے ہوئے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اِس لڑکے کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی اسکو دوست رکھ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں منقول ہے باب مناقب اہل بیت النبی صلعم کی پہلی فصل میں حاکم نے زبیر بن الاحمر سے روایت کی کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسنؑ کو بٹھلائے ہوئے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کوئی مجکو دوست رکھے وہ حسنؑ کو دوست رکھے اور چاہیے کہ حاضر غائب کو خبر پونہچائے بخاری اور مسلم اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ فرمایا اُنھون نے ایک دن مین آپکے ساتھ راہ مین چلا جاتا تھا چپ چاپ یہان تک کہ آپ پونہچے بازار قینقاع تک پھر آپ پلٹے حضرت فاطمہ رض کے گھر کی طرف اور وہان جا کر پوچھا کہ تمھارا لڑکا کہان ہے ہمکو گمان ہوا کہ حضرت زہرا نے نہلانے اور کپڑے اُتارنے کے سبب سے حضرت حسنؑ کو باہر نہیں نکلنے دیا ہے دفعۃً امام حسنؑ آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گلے سے لپٹ گئے آپنے دعا فرمائی کہ الٰہی مین اسکو دوست رکھتا ہون تو بھی دوست رکھ ابن عساکر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو حسن بن علی اسقدر بزرگی رکھتا ہے کہ کسی کو اولاد آدم سے سوائے حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ کے نہین ملی حافظ ابو نعیم فرماتے ہین کہ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا اُنھون نے کہ ایک دن مین آنحضرتؐ کے ساتھ نماز مین تھا جب آپ سجدے مین گئے تو حسن رض آکر پیٹھ پر سوار ہوے اور گردن مبارک پر گئے آنحضرتؐ نے بہت آہستگی سے اُتارا جب نماز سے فارغ ہوے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ کام نماز مین کبھی نہین کرتے تھے حضرت نے فرمایا یہ لڑکا میرا ریحان جنت ہے اور میرا بیٹا سردار ہے اور قریب ہے کہ اِسکے سبب سے اللہ تعالیٰ دو فرقون مین مسلمانون کے صلح کرا دے

ف [illegible] خضاب [illegible] سنت [illegible] اور [illegible] میں [illegible] حدیث [illegible]

ف بعض رسائل میں ہے [illegible] امام نووی [illegible] معلوم ہوا [illegible] بخارات [illegible] روایت [illegible] بالسند [illegible] ۱۲۱۵ [illegible]

ترمذی مین ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسنؑ کو کندھے پر اُٹھائے ہوے تھے ایک شخص نے دیکھکر کہا اے لڑکے کیا اچھے گھوڑے پر سوار ہی حضرت نے فرمایا کیا نیک سوار ہی یہ لڑکا چونکہ اُس شخص نے اُس سواری کی صرف تعریف کی تھی اور حضرت امام حسن کی جو سوار تھے تعریف نہین کی اسواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سواری تو اچھی ہی ہی مگر سوار بھی اچھا ہی اسمین کمال تعریف اور بڑی فضیلت حضرت امام حسنؑ کی نکلی اسیطرح کی بہت سی حدیثین آپ کے فضائل مین کتب تفاسیر اور احادیث مین مذکور ہین آپ کی ذکاوت کی یہ کیفیت تھی کہ تفسیر حدادی مین لکھا ہی کہ ایک شخص مسجد مین آیا اُسوقت عبداللہ بن عباس ور عبیداللہ بن عمر اور حسن بن علی وعظ فرما رہے تھے اُسنے اول ابن عباس سے شاہد اور مشہود کے معنے پوچھے اُنھون نے کہا شاہد یوم جمعہ اور مشہود روز عرفہ ہی پھر ابن عمر نے بھی یہی جواب دیا تب حضرت امام حسنؑ کے حضور مین گیا آپنے فرمایا شاہد محمد مصطفےٰ ہین اور مشہود قیامت ہی اور یہ آیت پڑھی يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ایکدن آپ باللباس فاخرہ گھوڑے پر سوار تشریف لیے جاتے تھے اور معتقدین کا ب تھامے چلے جاتے تھے راہ مین ایک یہودی مسکین محتاج ملا اُسنے عرض کیا کہ تھوڑا توقف فرمائیے مین آپ سے انصاف چاہتا ہون آپنے فرمایا کیا انصاف چاہتا ہی کہا تمھارے جد پیغمبر خدا نے فرمایا ہی اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ سو تم مومن ہو اور ایسی ناز و نعمت مین بسر کرتے ہو اور مین کافر ہون اور ایسے عذاب مین گرفتار ہون سو یہ دنیا تمھاری بہشت ہے اور میری دوزخ حضرت امام حسنؑ نے فرمایا کہ اے یہودی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ثواب جو کچھ آخرت مین کہا ہی اگر تو دیکھے تو مجکو اُسکی نسبت اب سجن مین جانے اور جو کچھ تیرے لیے یا اور کافرون کے واسطے عذاب آخرت مقرر ہی اگر تو اُسکو دیکھے تو آپ کو بہشت مین جانے آپکی ریاضت کی یہ کیفیت تھی کہ عبداللہ بن عبیداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ امام حسنؑ نے پندرہ مرتبہ پیادہ پا حج کیے اور سواری آگے آگے کوتل بھیجی اور آپکی سخاوت کی یہ حالت تھی کہ فصول المہمہ مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے حضرت امام حسنؑ سے اپنی پریشانی کا حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ مجکو مقدور اسقدر نہین ہی کہ تیرے سوال کا حق ادا کرون مگر جو کچھ مجسے ممکن ہی نذر کرتا ہون اُسنے عرض کیا مجکو تھوڑا بھی بہت ہی اُسی پر شکر کرونگا تب حضرت امام حسنؑ نے پچیس ہزار درم طلب فرما کر عنایت کیے شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ ائمہ اثنا عشر مین لکھا ہی کہ ایکدن حضرت امام حسن علیہ السلام کھانا کھاتے تھے ایک سائل نے سوال کیا امام نے دو ہزار درم عنایت فرمائے اور اُسنے سعید جا رہے تھے جب وہ چلا گیا تو کسی نے پوچھا یا ابن رسول اللہ آپنے دو ہزار درم بخشش کیے اور کھانے کی صلاح نفرمائی حضرت امام نے فرمایا کہ مجکو یہ معلوم نہ تھا کہ آنے والے سے صلاح کھانے کی بھی کرتے ہین ابو نعیم اور ابن سعد نے ابن جدعان سے

۱ نور الابصار مین [illegible] ۲ [illegible] ۱۲

۳ نقل کیا ابن ابی [illegible] ابن جوزی [illegible] صفوۃ الصفوۃ [illegible] ابن حجر مکی [illegible] ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت کی ہی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے دو مرتبہ اپنا تمام مال و اسباب راہ خدا مین خیرات کیا اور تین بار نصفا نصف اور اس نصف مین بھی یہ احتیاط فرمائی کہ اگر دو جوڑے جوتی کے تھے تو اُنمین سے ایک دیا اور ایک رکھا غور کا مقام ہی کہ بالکل دفعۃً سب کا سب خیرات کر دینا سخت مشکل کام ہی اور اسطرح کی تقسیم علی السویہ نفس پر کمال شاق ہوتی ہی یہ انھین صاحبونکا کام ہی کنز المدفون مین ہی کہ ایک روز حضرت امام حسنؑ بیٹھے ہوے تھے اور ایک مرد نے آکر آپ سے کچھ صدقہ مانگا آپ کے پاس کچھ نتھا کہ اُسکو عنایت فرماتے شرم آئی کہ سائل خالی ہاتھ پھر جائے آپنے فرمایا کہ مین تجکو ایک چیز بتائے دیتا ہون کہ اُس سے تیرا کام بخوبی نکل جائیگا اُسنے کہا فرمایئے آپنے فرمایا کہ خلیفہ کے پاس جا اُسکی بیٹی مر گئی ہی اُسکو بڑا رنج ہی اُسنے کسیکی تعزیت ہی نہین سنی ہی تو اسطرح جا کے تعزیت کر تجھے اُس سے فائدہ ہوگا اُسنے کہا کہ یاد کرا دیجئے آپنے فرمایا کہ اُس سے کہیو کہ خدا کا شکر ہی کہ اُسنے تیرے سامنے اُسکو قبر مین پونہچایا اور تجکو اُسکی قبر پر بٹھلایا اور اسکی نوبت نہ آئی کہ وہ تیری قبر پر بیٹھتی چنانچہ سائل نے خلیفہ کے پاس جا کر انھین کلمات سے تعزیت کی یہ سنکر اُسکا رنج و ملال جاتا رہا اور حکم دیا کہ اُسکو صلہ اچھا دیا جائے اور کہا تجھے قسم ہی سچ بتا کہ یہ تیرا ہی کلام ہی اُسنے کہا نہین بلکہ حضرت امام حسنؑ کا سکھایا ہوا ہی خلیفہ نے کہا تو سچ کہتا ہی کہ وہ معدن کلام فصیح کے ہین اور دینے کا اُسے حکم دیا انتہی اور اخلاق و حلم اس مرتبہ کا تھا کہ آپکو چھ مرتبہ زہر دیا گیا اور زبان پر نہ لائے جب ساتوین مرتبہ زہر نے آپکا کام تمام کیا تو امام حسین علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کہ ای بھائی اگر آپ زہر دینے والے کو جانتے ہون تو بیان کیجیے کہ مین اُس سے عوض لون حضرت امام حسنؑ نے فرمایا کہ اے عزیز علی مرتضیٰ شیر خدا میرے باپ غماز نہ تھے اور محبوب خدا محمد مصطفیٰ میرے جد ایسے نہ تھے اور مان میری فاطمہ اور میری جدہ خدیجہ مین بھی یہ صفت نہ تھی اگر قیامت کے روز میری بخشش ہوگی تو بلا بخشایش زہر دہندہ کے مین بہشت مین نجاؤنگا اور تحمل کا یہ حال تھا کہ ابن سعد نے عمر بن اسحاق سے روایت کی ہی کہ جب مروان عامل مدینہ ہوا تو اُسنے منبر پر چڑھکر حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کو بُرا کہا حضرت امام حسن علیہ السلام نے کچھ جواب ندیا اتنا تو فرمایا کہ اے مروان مین کچھ نکہونگا خدا پر چھوڑتا ہون اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ ایک شخص شام سے مدینہ مین آیا اُسنے دیکھا کہ ایک مرد گھوڑے پر سوار جاتا ہی اُسنے لوگون سے پوچھا کہ یہ مرد کون ہی معلوم ہوا کہ حسن بن علیؑ ہین وہ غیظ مین آیا اور کہنے لگا کہ اللہ اللہ علیؑ کا بیٹا اس لائق ہوا اور امام حسنؑ سے کہا کہ تو علی کا بیٹا ہی امامؑ نے فرمایا ہان تب وہ حضرت علیؑ کو بُرا کہنے لگا امام حسنؑ خاموش رہے آخر وہ خود شرمندہ ہو کر چپکا ہو رہا تب امامؑ متبسم ہوے اور فرمانے لگے کہ میرا گمان ہی کہ تو شام سے آتا ہی اُسنے کہا ہان فرمایا کہ تو میرے گھر چل تو مین تیری ضیافت کرون اور جو تیری حاجت ہو اُسے روا کرون وہ اور بھی شرمندہ ہوا اور آپکی تہذیب اخلاق اور حلم سے متعجب تھا شامی کہتا ہی کہ مین اُسی دم سے اُنکا عاشق ہو گیا اور سوا اُنکے اور کوئی میرا محبوب نتھا انتہی اسیطرح ایک دن حضرت امام حسنؑ مسند امامت پر بیٹھے وعظ فرماتے تھے اور بہت لوگ جمع تھے ناگاہ ایک کافر نے آکر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوچھا کہ سردار مجلس کا کون ہی حضرت امام حسنؑ نے فرمایا مین ہون حسنؑ بن علیؑ اُسنے خشونت سے کہا وہی علیؑ جو مرد خونخوار اور جبار اور جفا کار تھا اِس بات پر حضار مجلس کو غصہ آیا اور مستعد ہوے کہ اُسکو ادب دین حضرت امامؑ نے منع کیا اور فرمایا اے مرد تیری گفتگو سے تراوش کرتا ہی کہ تو کسی مصیبت مین مبتلا ہی خیر اگر بھوکا ہی تو کھانا لذیذ اور بہتر موجود ہی کھا اور اگر پیاسا ہی تو آب شیرین تیار ہی پی لے اور اگر قرضدار ہی تو اداے دَین پر حاضر ہون اور اگر کوئی دشمن پیچھے پڑا ہی تو تیری اعانت کر سکتا ہون اُسنے جب یہ کلام سنا تو کہنے لگا بیشک تو بیٹا علیؑ ولی اللہ کا ہی یہ کہکر مسلمان ہوا اور تمام عمر حضرت امام حسنؑ کی خدمت مین رہا اور کرامتونکا آپکے کوئی حصر و شمار ہی نہین کہ اُسکو بیان کرون مختصر یہ کہ ہر سخن آپ کا اعجاز اور ہر فعل آپکا کرامت تھا **ابیات**

امامی کو امامت را حسن بود
حسن آمد کہ جملہ حسن ظن بود
سخن گر بگذرد از چرخ اخضر
ہنوز از وصف او باشد فروتر
دو گیتی از وجودش زیب و زینت
نظیر او اگر جوئی حسین ست

بیان حضرت امام حسن علیہ السلام کی خلافت اور اُسکے ترک کا

جب حضرت جناب امیر علیہ السلام نے اکیسوین رمضان ۴۰ سنہ ہجری مین جمعہ کے دن شہادت پائی تو اُسکی صبح کو حضرت امام حسن علیہ السلام نے لوگونکو جمع کرکے خطبہ بآواز بلند فرمایا مستدرک حاکم مین وہ خطبہ بسند صحیح متصل مذکور ہی اُسکا ترجمہ یہ ہی کہ وفات پائی آج کی رات ایک شخص نے کہ مثل اُسکے علم و عمل مین نہ اگلون مین تھا نہ پچھلون مین اور تھے رسول اللہ کہ جہاد مین علمبردار کرتے تھے اُنکو سو وہ لڑتے تھے اور جانب یمین حضرت جبرئیل اور جانب یسار حضرت میکائیل رہتے تھے پھر وہ منہ نہ موڑتے تھے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُنکے ہاتھ پر فتح نہ دیتا تھا پھر جو کوئی مجکو جانتا اور پہچانتا ہی اُسکو آگاہ کرنیکی ضرورت نہین ہی کہ وہ تو پہچانتا ہی اور جو نہین پہچانتا ہی وہ خبردار ہو کہ مین حسن بیٹا علی کا ہون اور مین بیٹا نبی کا ہون اور مین فرزند بشارت دینے والے اور خوشخبری سنانے والے کا ہون اور مین فرزند ڈرانے والے کا ہون اور مین لخت جگر اُسکا ہون جو تمکو اللہ کی طرف بلانیوالا ہی اور مین نور چراغ روشن کا ہون اور اُس خاندان عالیشان سے ہون جسمین جبرئیل امین خدا کی طرف سے آمد و رفت رکھتے تھے اور اُس گھرانے کا ہون جسکے گناہون کو اللہ تعالیٰ نے دور کردیا ہی اور پاک کردیا ہی خوب اور اُس گھر کا لڑکا ہون جنکی محبت اللہ نے مسلمانون پر فرض کی ہی یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ پھر خطبہ تمام فرماکے رو دیے اور بعض مورخین نے اِس خطبہ مین اسقدر عبارت اور زیادہ روایت کی ہی کہ اسی رات مین وفات پائی یوشع ابن نون نے اور آسمان پر گئے عیسیٰ بن مریم اور سواے سات درم کے جو اُنھون نے لونڈی مول لینے کے واسطے رکھے تھے کچھ نہین چھوڑا اور بعد اختتام خطبہ کے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ اے

[illegible] عبیداللہ بن عباس [illegible]

اور معاویہ کے صلح [illegible] زمانہ مین [illegible] اور اول صلح [illegible] امام حسن کے صلح [illegible] عبیداللہ بن عباس [illegible] اُن کے مکہ جانے کا [illegible] مین سنہ ۱۲ [illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

حاضرین یہ حسنؑ تمھارے پیغمبر کا بیٹا ہی اور تمھارے امام کا وصی ہی سو بیعت کرو اُنسے چنانچہ حاضرین نے بلا تامل بیعت
خلافت کی اور چالیس ہزار کوفیون نے اُسدن کہ تاریخ بست و دوم رمضان سنہ ۴۰ ہجری تھی بیعت کی اور عمر
آپکی اُسوقت سینتیس برس کی تھی بعد اُسکے آپنے عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل مقرر فرمایا یہ خبر معاویہؓ کو پہونچی
اُنھون نے دو آدمی روانہ کیے ایک بصرہ مین دوسرا کوفہ مین کہ اخبار نویسی کرین اور لوگونکو بتالیف قلوب بہکاوین
یہ حال حضرت امام علیہ السلام پر بھی کھلا آپنے اُن دونونکو قتل کرایا کہ عبرت ہوجاوے اور معاویہؓ کو لکھا کہ اگر تم ارادہ
لڑائی کا رکھتے ہو تو مین حاضر ہون پس معاویہؓ بالشکر شام مقابل ہوے اور آپ بھی چالیس ہزار آدمی سے جانب
معاویہؓ تشریف لے گئے اور مقابلہ فوجون کا ہوا اُسوقت اللہ نے خود بخود حضرت امام علیہ السلام کے دل مین ڈالا کہ
دونون فرقون مین غلبہ کسی کو نہوگا مگر ایک فتنہ عظیم برپا ہوجائیگا اسلیے معاویہؓ کو لکھکر بھیجا کہ ہم امارت دنیا تمکو
سپرد کرتے ہین بچند شروط اسعاف الراغبین مین ہی کہ بخاری نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہی کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام نے لشکر عظیم الشان معاویہ بن ابی سفیان پر بھیجا تو عمرو بن العاص نے کہا اے
معاویہؓ یہ لشکر ایسا نہین ہی کہ بلا جدال و قتال پھر جائے ہزارونکا خون ہوگا معاویہؓ نے فرمایا البتہ اگر لڑائی ہوئی
تو ہزارون مسلمان مارے جائینگے اور کوئی باقی نرہیگا جو حفاظت آبرو مسلمانون کی کرے لہذا عبداللہ ابن عامر
ابن کریز اور عبدالرحمن بن سمرہ کو جناب امام علیہ السلام کی خدمت مین بھیجا اور سمجھا دیا کہ تم دونون حاضر ہوکر
آپ کے حضور مین بحسن تقریر خوبی صلح کے عرض کیجیو اور طلب کیجیو اُنکے نزدیک وجسطرح ہوسکے صلح کی تدبیر کیجیو
چنانچہ اُنھون نے حاضر ہوکر ہر طرح سے التماس کیا مگر آپنے اول جوابات عذر آمیز فرمائے پھر جب اُنھون نے کہا کہ معاویہؓ
کی یہ غرض ہی کہ جسطور سے آپ ارشاد کرین مجکو قبول ہی تب حضرت نے فرمایا اُن شرائط کا ضامن کون ہوتا ہی اُن
دونون نے کہا ہم ضامن ہین سب شرائط قبول کرتے ہین اور بجا لائینگے پس صلح کرلی حضرت نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے
اور تفویض خلافت کردی شروط معہودہ کے ساتھ حضرت خواجہ حسن بصری فرماتے ہین کہ یہ صلح آپ کی طرف سے
واقع ہوئی اور اسکی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ
بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَمَا رَوَی الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ
عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اور ایک روایت مین ابی داؤد کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ میرا بیٹا سید ہی اور مین
امید کرتا ہون کہ اللہ اصلاح کرے اسکی وجہ سے دو گروہون مین میری اُمت سے ترجمہ مشکوۃ مین ہی کہ یہ حضرت نے
خبر دی ہی مسلمانون کے تفرق سے دو فرقون کے ساتھ کہ ایک فرقہ امام حسنؑ کے ساتھ تھا اور دوسرا معاویہؓ

یعنی میرا یہ لڑکا سردار ہی اور امید ہی کہ اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کرا دیگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ

مان لینا اور ذمہ دار ہو جانا ۱۲ منہ رحمہ اللہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے ساتھ اور امام حسنؑ احق بخلافت تھی کیونکہ چھ مہینے باقی رہے تھے تیس برس مین سے جسکی حضرتؐ نے خبر دی تھی کہ
الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ الخ پس امام حسنؑ کی شفقت اور مرحمت نے جو آپ کو اپنے جد کی امت کے ساتھ تھی
آپ سے ترک خلافت کرائی اور رغبت اُس جہان کی ولائی روایت کرتے ہین کہ حضرت امام حسنؑ نے فرمایا مین نہین
چاہتا کہ ایک قطرہ خون اُمت محمدیہ کا ناحق گرایا جائے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ دونون فرقے داخل ملت
اسلام مین گو ایک بر بنای خطای اجتہادی ناحق پر تھا اور اہل سنت وجماعت کو صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے
صحت امارت معاویہ پر انتہی اور ترمذی اور طبرانی نے معجم کبیر مین اور یحیی بن معین نے فوائد مین اور بیہقی نے دلائل النبوۃ
مین اور خطیب اور ابن عساکر اور ضیاء نے جابر سے اور ابو نعیم نے حلیہ مین ابی بکرہ سے بتغییر یسیر اسکو روایت کیا ہے
اس مقام سے معلوم ہوا کہ صلح آپکی طرف سے بسبب قلت وذلت کے نہ تھی بلکہ آپ از روی فوج وحشم غالب تھے اور
حق بھی بجانب امام تھا قسطلانی شرح بخاری مین لکھتے ہین کہ تھے حسنؑ اُس دن احق الناس بالخلافۃ پس آپکا
ورع اور آپکی شفقت مسلمانون پر باعث خلافۃ اور ملک چھوڑ دینے کے ہوئی یہ کچھ قلت وذلت سے نہ تھا کیونکہ
چالیس ہزار آدمی آپکی بیعت مین آچکے تھے مگر جب چھ مہینے خلافۃ حقہ پر گذر گئے تو حضرت امام علیہ السلام کو الہام
ہوا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ ثم یصیر ملکا عضوضا
رواہ احمد والترمذی وابو داود وصححہ ابن حبان ازالۃ الخفا مین ہے کہ معنی لفظ عضوض کے دلالت کرتے ہین
حروب اور مقاتلات پر اور حملہ اور منازعت پر ایک کے دوسرے کے ساتھ ملک مین انتہی پس وہ تیس سن تو گذر گئے
اب وقت ملوک وسلاطین کا آگیا ہے ایسا نہو کہ مین اُن مین معدود ہو جاؤن لہذا از خود صلح فرمائی بالجملہ جب صلح
امام کی طرف سے موافق ارشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگئی تو آپنے معاویہؓ کو یہ خط لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
حسن بن علی نے معاویہؓ بن ابی سفیان سے صلح کی اس بات پر کہ وہ ولایت مسلمانونکی اُنکی تفویض کردین بایں شروط
کہ وہ مطابق قرآن اور سنت رسولؐ اور سیرت خلفای راشدین مہدیین عمل کرین اور اُنکو اختیار نہین کہ اپنے بعد
اپنے کسیکو تفویض کرین بلکہ مسلمانونکی رائے پر چھوڑ دین اور سب لوگ امن مین ہین جہان کہین ہون اس ملک مین
یا شام وعراق مین یا حجاز ویمن مین اور توابع علی مرتضیٰؓ اپنے مال اور اولاد اور ازواج ونفوس سے جہان کہین ہین
محفوظ رہین اور معاویہؓ بن ابی سفیان پر ان امور مین عہد وپیمان خدا کا ہے اور مجکو اور میرے بھائی کو اور کسی
اہل بیت کو علانیہ وپوشیدہ گزند نہ پونچائین اور یہ بھی معاویہؓ سے بدعہدی نکرین شہد بما فیہ فلان
وفلان بن فلان وکفی باللہ شہیدا یہ وثیقہ صواعق محرقہ مین موجود ہے نزل الابرار مین ہے کہ پھر معاویہؓ
کوفہ مین حاضر ہوئے اور بصلاح عمرو بن العاص التماس کیا کہ آپ اس صلح کا خطبہ فرماوین چنانچہ حضرت نے
منبر پر چڑھ کر بعد حمد وصلوۃ کے فرمایا کہ اے لوگو آگاہ ہو کہ مابین جابلقا اور جابلسا کوئی آدمی جسکا جد رسول خدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوا میرے اور حسینؓ کے نہ پاؤ گے اور خدا نے تمکو میرے جد کے ہاتھ سے ہدایت فرمائی اور گمراہی سے بچایا اور جہالت تمسے دور کی اور بعد ذلت کے عزیز اور بعد قلت کے کثیر کیا سواب سنو کہ معاویہؓ بن ابی سفیان نے مجھسے نزاع کی خلافت مین کہ میرا حق تھا نہ اُنکا سو مین نے بنا بر اصلاح حال امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و رفع فتنہ صلح کی اور تم لوگون نے مجھسے بیعت کی تھی اس بات پر کہ جس سے مین صلح کرون تو تم بھی اُس سے صلح کرو اور جس سے مین لڑون اُس سے تم بھی لڑو پس مین نے مصلحت دیکھی کہ امر خلافت معاویہؓ کو تسلیم کرون اور مین نے بیعت کر لی اور خونریزی سے دست بردار ہوا کیونکہ حفاظت خون کی خونریزی سے بہتر ہی اور اس صلح سے میرا اور کچھ مطلب نہین مگر اصلاح حال تم لوگونکا اور مین جانتا ہون کہ شاید یہ صلح آزمایش ہو تمھاری اور برخورداری تا اجل موعود والسلام یہ خطبہ سنکر معاویہؓ نے کہا اے عمرو تو نے یہی ارادہ کیا تھا کہ سب کے روبرو میرا عدم استحقاق خلافت ظاہر ہو اور نزاع حق آشکارا ہو انتہی الحاصل یہ صلح ماہ ربیع الاول سنہ ۴۱ ہجری مین واقع ہوئی اور اکثر لوگ یاران علی مرتضیٰؓ اور تابعین حسن مجتبیٰ مین سے ناراض ہو گئے اور بعض نے کہا یا عار المؤمنین سوّدت وجوہ المؤمنین حضرت نے فرمایا العار خیر من النار اس قول کو نکالا ہی ابو عمر بن عبد البر نے استیعاب مین ترجمہ امام حسنؑ مین اور یون بھی آیا ہی کہ جب لوگون نے حضرت امام حسنؑ سے کہا یا مذل المؤمنین تو آپنے فرمایا کہ مین نے مسلمانون کو ذلیل نہین کیا لیکن مین نے اُسکو بُرا جانا کہ اُنکو قتل کروا ڈالون طلب ملک مین کذا فی المقاصد الحسنہ بعضے کہتے ہین کہ صلح نامہ مین یہ بھی شرط تھی کہ مجکو مع اہل بیت کے مدینہ مین پہنچا دین اور بیت المال کا کل مال میرے لیے چھوڑ دین اور جو کچھ عراق مین ہے اُسکو تقسیم کردین مجھ مین اور میرے بھائیون مین اور پانچہزار درم ماہانہ مقرر کردین اور اہل مدینہ و عراق سے کچھ مطالبہ نکرین اور بعض روایات مین لاکھ درم سالانہ ہی چنانچہ کامل ابن اثیر مین ہی منجملہ شرائط کے یہ تھا کہ جو کچھ بیت المال کوفہ مین ہی وہ منتسبان امام کو دیدین اور خراج فارس کا مخصوص آپکے متعلقون کیساتھ ہے انتہی الغرض معاویہؓ نے جملہ شرائط قبول کیے اور مضمون صلح نامہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ آپنے کچھ بھی مال طلب نہین کیا کیونکہ عبارت صلح نامہ مین جو اوپر نقل کی گئی ہی کچھ ذکر اسکا نہین ہی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال علمہ احکم واتقن شیخ نور حق تیسیر القاری ترجمہ بخاری مین فرماتے ہین کہ نیز کامل ابن اثیر سے نقل کیا ہی کہ جب امر خلافت تفویض پا چکا تو معاویہؓ نے صد ہزار درم اور ہزار جامہ اور تیس غلام اور سو اونٹ حضرت امام علیہ السلام کو بھیجے بعد اُسکے امام نے مدینہ کو مراجعت فرمائی اور ایک نقل اور بھی اُسی کامل ابن اثیر سے اُسمین صفحہ ۲۶۹ جلد سوم مختصر مین نقل کی ہی بعد اُسکے لکھا ہی کہ یہ سب

ف ۱ سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکھا ہی کہ سنہ ۴۱ ماہ ربیع الآخر مین [illegible] اور ابن اثیر نے ربیع الاول [illegible] اور نووی نے تہذیب الاسماء مین ربیع الاول یا ربیع الآخر [illegible] اور بعضے نصف جمادی الاولی [illegible] العلامہ عبد الغنی [illegible] الانصاری

مین لکھتا ہی [illegible] دن خلافت کے [illegible] ابن اثیر نے بھی یہی نقل [illegible] ربیع الاول [illegible] کی خلافت [illegible] واللہ اعلم منہ ۱۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مذکورہ روایت قسطلانی کی ہی واللہ اعلم انتہیٰ بعد صلح کے آپ مع اہل و عیال و خدم و حشم کے مدینہ مین تشریف لائے اور معاویہ رض نے بسر بن ارطاۃ کو حاکم بصرہ مقرر کیا اور عبداللہ بن عامر کو مصر کا عامل مقرر کیا اور مروان علیہ ما علیہ کو مدینہ با سکینہ مین بھیجا **شعر**

از حق بود صلوٰۃ و زامت بود سلام	بر حضرت محمدؐ و بر آل او مدام

فائدہ بسر بن ارطاۃ یا ابن ابی ارطاۃ کہا ابن حبان نے کہ جسنے ابن ارطاۃ کہا اُسنے وہم کیا اسکی کنیت ابو عبدالرحمن ہی اسکی صحبت مین اختلاف ہی اہلِ شام کہتے ہین کہ اسنے حضرت سے سُنا ہی اپنے صغر سن مین اور واقدی کہتا ہی کہ یہ دو برس قبل حضرت کے وفات کے پیدا ہوا اور یحییٰ بن معین نے کہا کہ حضرت کی وفات کے وقت یہ صغیر تھا اور کہا دارقطنی نے کہ اسکو صحبت تھی اور ابن یونس نے کہا کہ یہ صحاب رسول اللہ سے تھا حاضر ہوا فتح مصر مین اور تھا وہ گروہ معاویہ رض سے اور معاویہ رض نے اسکو متوجہ کیا یمن اور حجاز پر اول سنہ ۴۰ مین ابن السکن نے کہا کہ مات وھو خرف اور اسکی خبرین فتن مین مشہور ہین جو ذکر کرنے کے لائق نہین ہین ابن السکن کہتے ہین کہ زمانہ معاویہ رض مین یہ مرا اور بعضے کہتے ہین کہ باقی رہا زمانہ خلافت عبدالملک بن مروان تک وھو قول خلیفۃ و بہ جزم ابن حبان اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مرا خلافت ولید مین سنہ ۸۶ مین حکاہ المسعودی کذا فی الاصابۃ

واقعۂ شہادت امام زمن حضرت امام حسن علیہ السلام

شہادتِ حسنِ جانِ مصطفےٰ بشنو
صدای آہ و فغانی زمبتلا بشنو
زنشترِ الم سینہ ریش وا ویلا
زدل گداختگان نالۂ عزا بشنو
دمی تو گوش بسویم کن ای محب رسول
چہ گویمت کہ چہا گویم و چہا بشنو
زدرد قلب و جگر درخروش آمدہ ایم
نوای سینہ خراشی زبینوا بشنو

آپکی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ یزید پلید نے اسماء بن قیس کو حضرت کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کے پاس بھیجکر پیام دیا کہ اگر تو جگر گوشۂ رسول نور چشم بتول کو زہر دیکر اُنکے حسن خداداد کو خاک مین ملادے تو مین تجھسے نکاح کرون اور بعض اہل تواریخ لکھتے ہین کہ مروان عامل مدینہ نے بایماے یزید سویۂ رومیہ کو جو ایک بڑی دلالہ و قحبہ تھی بلاکر پوچھا کہ تو امام حسنؑ کے گھر جاتی ہی اُسنے کہا اکثر جاتی ہون اُسنے کہا مین ایک بات کہتا ہون مگر کسی سے نہ کہنا اور تجکو تین ہزار دینار دونگا جب میرا مطلب ہوجائیگا اور سو دینار اب سے اُسنے قول و قرار مضبوط کرکے پوچھا کہ کیا بات ہی مروان نے کہا کہ تو جعدہ کو کسیطرح وہان سے لے آ کہ یزید اُس سے نکاح کریگا اُسنے قبول کیا اور تنہائی مین جعدہ کے پاس گئی اور چکنی چپڑی باتین کرکے کہنے لگی کہ یزید تیرا عاشق ہی اگر اُسکے پاس چلو تو ملک شام و عراق تمھارا ہوگا ملکہ کہلاؤگی حسنؑ بن علیؑ کے پاس محتاجی کے سوا کیا ہی جعدہ سودای ملک و دولت مین گرفتار ہوکر حق محبت دیرینہ ایک قلم بھول گئی بولی کہ مجکو یزید کے پاس رہنا بدل منظور ہی اُس عورت نے یہ حال آکر مروان سے کہا تب مروان نے اُسی مردار کی زبانی کہلا بھیجا کہ امام حسنؑ کی زندگی مین یزید کی ملاقات دشوار ہی اُنکو دفع کر تب کہین مطلب حاصل ہو جعدہ نے کہا کیونکر مروان مردود نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھوڑا زہر بھیجا کہ اسے شہد مین گھول کے پلا دے چنانچہ اُس شقیۂ ازلیہ نے ایسا ہی کیا حضرت کو رات بھر قے ہوئی مگر اللہ نے صحت بخشی حضرت نے اُسی دن سے جعدہ کے گھر کھانا کھانا چھوڑ دیا ام قاسم کے گھر کھانے لگے بعد چند روز کے ایک دن جعدہ کے پاس تشریف لے گئے اُسنے خرمون مین ملا کر با یماے مروان زہر کھلایا اسیطرح چھ مرتبہ زہر کھلایا گیا مگر شفا ہوتی رہی اور اُس شیطان کو خبر پہونچتی رہی آخر مروان نے اُس دلالہ کو ایک روز بلا کر کہا تو جعدہ سے کہہ اب یزید کا حال بہت پریشان ہے تدبیر جلد کرنا چاہیے ورنہ ملک دولت ہاتھ سے جاتی ہے اور تھوڑا الماس پسا ہوا دیا کہ جعدہ کو دے کہ یہ کھلادے وہ دلالہ لائی اور امانت اُس بدکیش کی بلاخیانت جعدہ کے پاس پونہچائی اُسنے کسی تدبیر سے اپنی آبرو خاک مین ملانے کو اُسے پانی مین ملا کر آپکو پلا دیا حضرت کو اسہال کبدی ہو گیا آنتین کٹ کٹ کر گرنے لگین آخرکار حال بہت متغیر ہوا زندگی سے نا امید ہوے حضرت امام حسین علیہ السلام یہ سُنکر تشریف لائے بھائی کا حال پر ملال دیکھکر اپنی بیکسی و تنہائی پر اتنا روئے کہ آپ کے نعرۂ جانکاہ سے جن و بشر اور دیوار و در رونے لگے اور آپ فرمانے لگے اشعار

کہ زہر گشت ازان آب خوشگوار حسن	در اندرون صدو ہفتاد پارہ شد جگرش	کہ ریخت ریزۂ الماس وہ در قدحش
برنگ گونۂ الماس شد دم دفام	مفرح لب یاقوت آبدار حسن	ہمہ ز راہ گلو ریخت در کنار حسن
ز حسرت جگر خستہ و فگار حسن	لبش کہ مایۂ تریاک بود شد پر زہر	جگر بسوخت شفق را چو لالہ ز آتش دل
ستارہ خون بچکاند ز چشم گریند	جراحت جگر و چشم اشکبار حسن	فغان ز تلخی شہد شکر نثار حسن
بریخت لالہ و نسرین ز نوبہار حسن		بباغ عشرت پیغمبر از خزان ستم

حافظ ابو نعیم نے اپنی سند سے حلیۃ الاولیا مین عمیر بن سحاق سے نقل کیا کہ کہا اُنھون نے کہ مین اور ایک اور شخص دونون حضرت امام حسن کی عیادت کو گئے آپنے کہا اے فلان کچھ مجھسے پوچھ مینے کہا لا واللہ مین آپسے کیا اسوقت پوچھون جب آپ تندرست ہو جائینگے پوچھونگا پھر آپ اندر چلے گئے پھر نکل آکے اور وہی فرمایا مین نے کہا مین نہ پوچھونگا جب تک آپ صحیح نہو جائینگے آپنے کہا اب صحت کہان مین نے کہا یہ نہ فرمائیے خدا آپکو صحت دیگا پھر مین آپسے پوچھونگا آپنے فرمایا میرا ایک ٹکڑا کبد کا کٹکر گرا ہے اور مین کئی مرتبہ زہر پلایا گیا مگر ابکی مرتبہ کا جیسا تو کبھی نہتا پھر مین دوسرے روز جو گیا تو آپ احتضار مین تھے اور آپ کے سر کے پاس حضرت امام حسینؑ بیٹھے ہوے پوچھ رہے تھے کہ اے بھائی کسنے آپ کو زہر دیا ہے فرمایا کیا اُسکو قتل کروگے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہان آپنے فرمایا اگر میرا قاتل وہی ہے جسکو مین گمان کرتا ہون تو اللہ بہت سخت ہے ڈرانے اور بند کرنے مین اور وہ منتقم حقیقی ہے وہی بدلا لیگا تمھارے مارنے کی کچھ حاجت نہین شعر

واہ کیا حلم تھا اپنا تو جگر ٹکڑے ہوا	پھر بھی بدلے ستمگر کے روادار نہین

اور اگر وہ نہین ہے جسپر میرا شبہہ ہے تو مین نہین چاہتا کہ بے گناہ کے قتل کا تمسے مواخذہ ہو اور مین تو کئی مرتبہ زہر کھلایا گیا مگر یہ بہت ہی سخت ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایسا حال میرا کبھی نہین ہوا جو ابکی ہوا **شعر** | می کند آن صبر و داغ دوستان خویش را | تازہ داغی می نہد بر سینہای ریش را

فائدہ اخفا حضرت امام حسن علیہ السلام کا اپنے قاتل کے نام کو اس وجہ سے تھا کہ یہ شہادت سری تھی اسمین اخفا چاہیے اور افشا آپ کے حلم اور مروت اور صبر و اخلاق کے بھی خلاف تھا لاجرم بتقاضای کمال تحمل زبان پر نہ لائے ورنہ یہ ایسی بات نہ تھی کہ کھل نسکتی سچ ہی کہ ایسے مقام مین باوجود قدرت کے دشمن سے انتقام نہ لینا انھین حضرات کا کام ہی اور آپکی شہادت زوجہ کے ہاتھ سے ہوئی حالانکہ زوجہ علاقہ محبت کی ہی نہ عداوت سے اور ایسے لوگون سے عداوت کا گمان کمتر ہوتا ہی اگرچہ حقیقت مین کوئی بات اُنسے ایسی سرزد ہو جو موجب مظنہ عداوت ہو یہ بھی سبب اُسی کمال اخفا کے ہوا **نقل ہی** کہ حضرت امام حسنؑ نے اس حال مین جعدہ کو تنہائی مین بلایا اور فرمایا کہ اے بانوے ناسازگار اور اے دشمن خونخوار تو نے چھ مرتبہ مجکو زہر دیا صحبت دیرینہ کچہ خیال مین نہ لائی خدا اور رسول سے نہ شرمائی محبت دیرینہ کو یون برباد کیا زہر پلا دیا دوستون سے یہی اُمید ہوتی ہی خیر جا جو تیرا مطلب ہی وہ بھی بر نہ آئیگا پھر اُسکی طرف سے اپنا مُنہ پھیر لیا حافظ ابو عمر یوسف بن عبد البر قرطبی نے روایت کی ہی کہ جب وقت غروب آفتاب امامت آیا تو اُس برج کرامت نے اپنے بھائی حضرت امام حسین علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ کوفیون کے قول و فعل پر اعتماد نہ کرنا یہ لوگ اپنی سفاہت سے تمکو خلافت کے واسطے قائم کرین گے اور مدینے سے بلائین گے تم اسکا ہرگز قصد نکرنا مین جانتا ہون کہ خداوند تعالی اہل بیت نبوت مین خلافت اور نبوت جمع نکریگا اور مین نے حضرت عائشہؓ سے پوچھ لیا ہی کہ مین روضہ مبارک جد امجد کے قریب دفن ہون اُنھون نے مجھے وعدہ کیا ہی تم میری وفات کے بعد میرا جنازہ روضہ مبارک پر لیجانا اور حضرت صدیقہ سے دوبارہ اجازت لینا اگر وہ کہین تو وہین دفن کرنا مگر مین جانتا ہون کہ بنی امیہ منع کرینگے جو ایسا ہو تو تکرار بیکار ہو گی کچہ ضرور نہین جنت البقیع ہی مین میری مان کے مزار کے پاس دفن کر دینا **شعر** | از حق بود صلوٰۃ و زامت بود سلام | بر حضرت محمد و بر آل او مدام

دو پہر رات سے آپکو کرب بڑھنے لگا اہل بیت نے ہالہ کی طرح سے آپکو گھیر لیا آخر اہل بیت پر آفت آئی چارون طرف سے غم کی گھٹا چھائی **شعر** | رفت آن سلطان معنی بے قصور | رقص رقصان سوی آن دریای نور

قال اللہ تعالی وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

عمر شریف آپکی تخمیناً سینتالیس سال اور چھ مہینے کی تھی دنون کے حساب سے سات برس حضور رسالت پناہ مین پرورش پائی اور تیس برس ظل حمایت پدر بزرگوار حیدر کرار مین اور آٹھ برس کئی مہینے فقط حفظ خدا مین بسر کیے اور وفات بر قول مختار بعضون کے نزدیک پہلی اور بعضون کے نزدیک پانچوین شہر ربیع الاول ۵۰ سنہ ہجری مین ہوئی انتہی اور مشہور اٹھائیسوین اور بعضون کے نزدیک اُنتیسوین ماہ صفر ۴۹ سنہ ہجری ہی اور فرقہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انثنا عشریہ بھی آخر ماہ صفر مین کہتے ہین اور معارف ابن ابی قتیبہ مین ہی کہ وفات آپکی شہر ربیع الاول ۴۹ سنہ ہجری مین ہی اور روضۃ الشہدا مین قول اصح کرکے لکھا ہی کہ آپکی عمر شریف سینتالیس سال کی تھی اور اُسی مین ہی کہ بعضون نے کچھ زائد بھی لکھی ہی اور وفات شب شنبہ اُنتیسوین صفر ۵۰ سنہ مین لکھتے ہین اس حساب سے آپکی عمر شریف چھیالیس ۴۶ برس ساڑھے پانچ مہینے کی ہوئی اور شیخ جمال الدین یوسف بن عبد الہادی مقدسی حنبلی نے درۃ المضیہ للشجرۃ المحمدیہ مین آپکی ولادت وسط رمضان ۳ سنہ مین اور وفات ربیع الاول ۴۹ سنہ مین لکھی ہی اور نیز علامہ کمال الدین بلخی اپنی کتاب بدر التاریخ مین وفات آپکی ۴۹ سنہ مین اور سن شریف سینتالیس برس کا لکھتے ہین اور واقدی کے نزدیک تحقیق یہ ہی کہ وفات آپکی ۴۹ سنہ ہجری مین ہوئی اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین اسی کو اختیار کیا ہی اور تحریر الشہادتین مین ہی کہ سنین عمر شریف سینتالیس برس چھ مہینے چند روز کم بروایت صحیح ہین پس اعتبار سنین زندگی کا مقتضی ترجیح تاریخ ولادت پندرھوین رمضان اور تاریخ وفات پانچوین ربیع الاول ہی جب سے سینتالیس برس چھ مہینے کچھ کم حساب سے آتے ہین انتہی اور احسن القصص مین آپکی عمر شریف سینتالیس برس کی لکھی ہی اور اسی قول کو مشہور لکھا ہی اور اُسکی دلیل یہ لکھی ہی کہ حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہی کہ جب امام حسن دنیا سے سدھارے تو اُنکی عمر شریف سینتالیس برس کی تھی اور ۵۰ سنہ مین آپکی شہادت ہوئی اور مختار صاحب استیعاب[۱] کا بھی یہی ہی اور کہا کہ بعضے عمر شریف پینتالیس ۴۵ برس کی کہتے ہین اور بعضے انچاس برس اُنیس دن کی اور ابن طلحہ نے آپکی شہادت پانچوین ربیع الاول ۴۹ سنہ مین بیان کی اور سیوطی نے بھی تاریخ الخلفا مین آپکی وفات ۴۹ سنہ مین لکھی ہی ملا محمد طاہر فتنی مجمع البحار مین سنہ ولادت آپکا ۳ سنہ مین علی الاصح لکھتے ہین اور وفات انچاس یا چوالیس یا اٹھاون سن مین لکھتے ہین واللہ اعلم بالصواب بعد وفات حضرت امام حسنؑ کے حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت عائشہ سے اجازت چاہی جناب صدیقہ نے بلا تامل بطیب خاطر اجازت دی اور جو ترجمہ معارف طبری مین ہی کہ حضرت صدیقہ نے منع کیا سو مفتریات سے ہی کتب معتبرہ اہل سنت مین یہی ہی کہ آپنے قبول کیا اور فرمایا نعم حبًّا وکرامۃ[۲] مگر یہ خبر جب مروان علیہ ما یستحقہ کو پونہچی تو اُسنے کہا جھوٹ کہا اُنھون نے اور عائشہ سے یہ کیسے ہوگا کہ حضرت عثمانؓ وہان دفن نہون اور یہ دفن ہون اُسپر حضرت امام عالیمقام چند آدمیون کو لیکر مستعد ہوے مروان بھی مسلح ہوا اب حضرت ابوہریرہؓ نے حاضر ہوکر کہا کیا ظالم لوگ ہین کہ ابن رسول اللہ کو رسول اللہ کے پاس دفن نہین ہونے دیتے ہین اور حضرت امام عالی مقام

[۱] استیعاب حافظ ابو عمر یوسف بن عبد البر [illegible] نمری [illegible] قاضی ابو الولید باجی [illegible] وفات [illegible] ربیع الآخر [illegible]

[۲] [illegible] بیان کیا [illegible] ربیع الآخر ۳۶۸ سنہ [illegible] وفات پائی انتہی ملخصاً من وفیات الاعیان للقاضی ابن خلکان ۱۲ [illegible] صدیقہ کا اور مروان کا روکنا شیخ ابن حجر مکی نے بھی [illegible] نقل کیا ہی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے پاس جاکر بھائی کی وصیت یاد دلائی اور لڑائی سے باز رکھا وہ جنازۂ شریف اُٹھاکر جنت البقیع مین لے گئے سعید بن العاص نے نماز جنازہ پڑھی اور حضرت فاطمہ کے پاس دفن کیا اور نزل الابرار مین ہی کہ ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آپ اپنی دادی فاطمہ بنت اسد کے پاس دفن ہوے وَقَدْ اَشَارَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِیْنَ اِلٰی رُجْحَانِ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ اِنْتَهٰی اور آپ کے مزار مبارک کی کرامات مین ابن عساکر نے اعمش سے روایت کی کہ ایک شخص نے آپ کی قبر مقدس پر بے ادبی کی وہ مجنون ہوگیا اور کتون کی طرح آواز کرنے لگا اور اسی حال مین وہ مرا اور اُسکی قبر سے عوعو کی آواز لوگ سنتے تھے کذا فی شرح الصدور منتہی مِنَ الْمِنْهَاجِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِهٖ حضرت امام حسینؑ اور محمد بن الحنفیہؒ اور عبداللہ بن عباسؓ نے مزار مین اُتارا اور فرقۂ بنی امیہ سے کوئی شخص جنازہ پر نہین آیا سوائے سعید بن العاص کے کہ وہ اُس وقت امیر مدینہ تھے وہ خالد بن ولید کے ایما سے حاضر ہوے اور اُنھون نے باجازت حضرت امام حسینؑ کے نماز جنازہ پڑھائی **فائدہ** یہ خالد بن ولید بن عتبہ بنی امیہ سے تھے صحابی نہ تھے خالد بن ولید بن مغیرہ صحابی اور ہین جنکا لقب سیف اللہ تھا اُنھون نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین اکیس یا بائیس سنہ ہین ساٹھ برس کی عمر مین وفات پائی اور اُنکی مان لبابہ بنت الحارث ہمشیر میمونہ بنت الحارث ام المومنین کی تھین اور حضرت عبداللہ بن عباس اُنکی خالہ کے بیٹے تھے واللہ اعلم کذا فی حاشیۃ اظہار السعادۃ تہذیب التہذیب مین ثعلبہ سے روایت ہی کہ مین وقت دفن امام کے حاضر تھا اسقدر کثرت آدمیون کی تھی کہ اگر سوئی بھی ڈالی جاتی تو آدمیون ہی پر پڑتی ابوہریرہ سے روایت ہی کہ بنی ہاشم کی عورتین ایک ماہ کامل آپکا غم والم کرتی رہین علامہ جلال الدین سیوطی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ جب امام حسن علیہ السلام شہید ہوے تو جعدہ نے یزید پلید کو لکھا کہ ایفاے وعدہ کر یزید نے کہا کہ مین تو اسپر راضی ہی نہ تھا کہ تو حسن بن علی کے پاس رہے جو میرے دشمن تھے پھر تجکو اپنے پاس رکھنے کا مین کب ارادہ کرونگا استغفر اللہ جعدہ بے نصیب دونون طرف سے گئی نہ اِدھر کی ہوئی نہ اُدھر کی خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ اور بعض محققین نے لکھا ہی کہ جعدہ اِس حرکت سے پشیمان ہوکر بھاگی اور مروان علیہ ما یستحقہ کے گھر مین چھپی اُسنے دو غلام اور تین لونڈیان ساتھ کرکے شام کو روانہ کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اِسکو مخفی رکھنا چاہیے نہین تو بنی ہاشم کے ہاتھ سے نجات اِسکی مشکل ہی سو معاویہ رضی اللہ عنہ سخت رنجیدہ ہوے اور جب جعدہ پہونچی تو اُسکو بلاکر کہا تو نے نہایت بُری حرکت کی لعنت خدا کی تجپر اور اُسپر جسنے امام کی شہادت مین سعی کی بالتخصیص اُسپر جسنے زہر بھیجا اے جعدہ تجکو شرم نہ آئی کہ تو نے اپنے دوست کو اس طرح مارا خدا اور رسول کے غضب سے نہ ڈری دور ہو میرے پاس سے تو ہرگز لائق یزید کے نہین ہی تب جعدہ نے یزید کو لکھا کہ مین نے اپنا کام کیا تو بھی ایفاے وعدہ کر اُس نے وہ جواب دیا جو اوپر نقل ہوا

۱ بعض محققین نے ... رجحان ... حسن ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیان اولاد حضرت امام عالی مقام

تعداد اولاد ذکور مین آپ کے اختلاف ہی چار تو متفق علیہ ہین زید اور حسن اور عمر اور عبداللہ اور انکے سوا مین اختلاف ہی دولابی[۱] کہتا ہی کہ پانچ ہین چار وہ اور پانچوین ابراہیم اور ابن الخشاب کہتا ہی کہ گیارہ صاحبزادے تھے اور ایک صاحبزادی چار مذکور اور باقی قاسم اور حسین اور عبدالرحمن اور عبداللہ سوائے عبداللہ مذکور کے اور احمد اور اسمٰعیل اور عقیل اور صاحبزادی کا نام فاطمہ اور کنیت ام الحسن ہی یہ والدہ تھین حضرت محمد باقر کی اور ابن اخضر بیان کرتا ہی کہ گیارہ وہ اور بارھوین محمد ہین لیکن اُن تین بیٹون کے نام مین جنکا نام اسمٰعیل و عقیل و احمد مذکور ہوا ابن اخضر مخالف ہی وہ اسکے عوض طلحہ اور ابوبکر اور محمد ثانی کہتا ہی پس اس روایت پر نام بارہ لڑکون کے یہ ہین زید اور حسن اور عمر اور عبداللہ اور ابراہیم اور قاسم اور عبدالرحمن اور عبداللہ اور محمد اور ابوبکر اور طلحہ اور محمد ثانی اور شیخ محمد بن طلحہ شافعی نے اپنی کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول مین لکھا ہی کہ حضرت امام حسن کے کثیر اولاد تھین مگر کسی سے کوئی عقب نہین سوا دو صاحبزادون کے بلاخلاف اور کہتے ہین کہ آپکی بندرہ اولادین تھین اُنمین سے حسن مثنی اور زید کی اولاد ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ آپکی اولاد اس سے کمتر تھی حالانکہ ایسا نہین اور بعضے کہتے ہین کہ آپکی ایک صاحبزادی تھین ام الحسن واللہ اعلم انتہی اور بعضون نے ان روایات کے جمع کے واسطے بیس لکھے ہین واللہ اعلم اور آج کے دن جن صاحبزادون سے اولاد امام حسن موجود ہے وہ بالاتفاق زید اور حسن ہین اور عمر اور حسین سے کوئی عقب نہین کذا فی سعادت الکونین اور ابوبکر بن احمد کتاب موالید اہل بیت مین گیارہ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی بیان کرتی ہین آپکی لڑکیون مین اختلاف ہی بعضے لکھتے ہین نہین تھین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک تھین فاطمہ نام یہ والدہ محمد بن علی باقر کی ہین اور ابن الاخضر نے پانچ لکھے ہین ام الحسن اور ام عبداللہ اور ام سلمہ اور ام الخیر اور ام تماخر اور ام الحسن اور ام عبداللہ کنیت فاطمہ کی ہی اور ام الحسین اور ام سلمہ رقیہ کے ہی اور ام تماخر اور ام الخیر تصحیف ام الحسن کی ہی یا بالعکس واللہ اعلم پس زید اور ام الحسن یعنے فاطمہ کبری اور ام الحسین ماں انکی ام البشر بنت ابی مسعود عقبہ بن عمر بن ثعلبہ خزرجیہ ہین اور ماں حسن بن حسن کی خولہ بنت منظور الفزاریہ ہین اور ماں حسین اور طلحہ اور فاطمہ صغری کی ام اسحاق بیٹی طلحہ بن عبداللہ التیمی کے ہین اور عمر اور قاسم اور عبداللہ ماں انکی امة تھین اور بقیہ اولاد آپکی چند اور بطن سے تھی طبقات ابن سعد مین ہی

---

[۱] ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاری دولابی [illegible] ثقہ [illegible] تصنیفات [illegible] ۱۲ منہ

محمد بن طلحہ شافعی [illegible] ابن خشاب کی کتاب کا نام موالید اہل البیت ہی [illegible] ۱۲ منہ

شافعیہ [illegible] طبقات [illegible] ذکر کیا ہی ۱۲ منہ

[illegible] دولابی [illegible] ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ امام حسن علیہ السلام کی اولاد محمد اصغر اور جعفر اور حمزہ اور محمد اکبر اور زید اور حسن مثنی اور فاطمہ اور ام الحسن اور ام الخیر اور ام عبدالرحمن اور ام سلمہ اور ام عبداللہ اور اسمٰعیل اور یعقوب اور قاسم اور ابوبکر اور طلحہ اور عبداللہ ہین اور سلمی سے منقول ہے کہ علی اکبر اور علی اصغر اور جعفر اور عبداللہ اور قاسم اور زید اور عبدالرحمن اور اسمٰعیل اور حسین اثرم اور عقیل اور حسن اور فاطمہ اور سکینہ اور ام الحسن ہین اور بلاذری نے انساب مین اقتصار کیا ہے ذکر حسن اور زید اور حسین اور عبداللہ اور ابی بکر اور عبدالرحمن اور قاسم اور طلحہ اور عمر پر اور محب طبری نے ابی بشر دولابی سے نقل کیا کہ وہ حسن اور عبدالرحمن اور عمر اور زید اور ابراہیم ہین اور ابی بکر بن الدراع کہتا ہے کہ عبدالرحمن اور قاسم اور حسن اور زید اور معمر اور عبداللہ اور احمد اور اسمٰعیل اور حسین اور عقیل اور ام الحسن ہین اور عقب صحیح موجود امام حسن سے بواسطہ زید اور حسن مثنی کی ہے لا غیر واللہ اعلم اور معارف ابن ابی قتیبہ مین ہے کہ اولاد امام حسن کی سات ہین حسن بطن خولہ بنت منظور بن زبان الفزاریہ سے اور زید اور ام حسن بطن بنت عقبہ بن مسعود بدری سے اور عمرو ایک عورت ثقفیہ سے اور حسین اثرم ایک ام ولد سے اور طلحہ ام اسحاق بنت طلحہ بن عبیداللہ سے اور ام عبداللہ ایک ام ولد سے اس حساب سے سات اولادین ہوتی ہین اور شیخ ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان ارشاد مین لکھتے ہین کہ امام حسنؑ کے پندرہ لڑکے اور لڑکیاں تھین زید اور انکی دو بہنین ام الحسن اور ام الحسین انکی ماں ام بشر بنت ابی مسعود عقبہ بن عمر بن ثعلبہ خزرجیہ ہین اور حسن انکی والدہ خولہ بنت منظور فزاریہ ہین اور عمر اور انکے بھائی قاسم اور عبداللہ انکی ماں ام ولد تھین اور عبدالرحمن انکی ماں بھی ام ولد تھین اور حسین اثرم اور انکے بھائی طلحہ اور انکی بہن فاطمہ انکی والدہ ام اسحاق بن طلحہ بن عبداللہ ہین اور ام عبداللہ اور فاطمہ اور ام سلمہ اور رقیہ یہ صاحبزادیاں اور ماؤن سے ہین اور آپ کثیر الازواج اور کثیر الطلاق تھے یہانتک کہ نام آپکا حسن مطلاق ہوگیا تھا اسعاف الراغبین مین ہے کہ زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب مرد مسن اور جلیل القدر اور کریم الطبع اور کثیر الاحسان تھے اور بڑے عالم تھے نوے برس کے سن مین انکا انتقال ہوا حسن بن زید انکے صاحبزادے ہین انکی کنیت ابو محمد تھی یہ بڑے فاضل تھے ١٦٩ سنہ مین پچاسی برس کی عمر مین انتقال کیا سات بیٹے چھوڑے سب سے بڑے زید بن الحسن بن زید بن الحسن بن علی ہین اور حسن بن زید کی ایک صاحبزادی تھین فاضلہ اور فقیہہ جنکا نام نفیسہ تھا امام شافعی انکی شاگردی کرتے تھے انکی قبر مصر مین ہے اور حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب جنکو حسن مثنی کہتے ہین بڑے فاضل اور زاہد جلیل المرتبہ عظیم المنقبۃ تھے سعادت الکونین مین ہے کہ حسن مثنی حضرت امام حسین کے داماد تھے فاطمہ صغری بڑی صاحبزادی امام حسین کی انکے نکاح مین تھین حسن مثنی ہمراہ رکاب امام عالیمقام کے معرکہ کربلا مین تھے اور زخمی ہوکر زندانیان اہل بیت کے ساتھ گئے ٩٧ سنہ مین مابین پچاس ساٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا اور صاحب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نور العین کے نزدیک حضرت فاطمہ صغرا کا بھی کربلا مین جانا ثابت ہی اور مولوی برہان الدین صاحب ساکن بوہ
نے اپنے رسالۂ واقعات شہادت مین صواعق محرقہ سے یہی نقل کیا ہی اور تذکرہ سبط ابن الجوزی سے بھی انکا کربلا مین
ہونا سمجھا جاتا ہی اور فصول المہمہ اور ملا احمد رومی کے مجالس الابرار سے بھی مگر حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب ایک
سائل کے جواب مین تحریر فرماتے ہین کہ دختر کلان حضرت امام حضرت فاطمہ صغرا نام اپنے شوہر کے پاس مدینہ مین
رہ گیئن کربلا مین نہین آئی تھین اور حضرت حسن بن علی بھی کربلا مین نہین آئے وہ مدینہ باسکینہ مین رہ گئے انتہی حسن مثنی
کے پانچ بیٹے تھے تین فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہم سے عبداللہ محض و حسن مثلث اور ابراہیم قمر اور دو ام ولد
سے جعفر اور داؤد اور اوس ام ولد کو حبیبہ کہتے تھے کذا فی بحر الانساب اور معارف ابن ابی قتیبہ مین ہے کہ
چھ تھے اور چھٹے کا نام محمد ہی واللہ اعلم اور عبداللہ بن حسن مثنی مرد ثقہ اور بزرگ تھے ۱۳۹؁ ہجری مین منصور عباسی
کے قید مین انتقال کیا ستر برس کی عمر تھی اور بعضون کے نزدیک چھہتر برس کی ان کے چھ بیٹے تھے محمد اور
ابراہیم اور یحیی اور موسی اور سلیمان اور ادریس انکے مشہور بیٹے بھی محمد اور ابراہیم اور یحیی ہین محمد کی کنیت
ابوعبداللہ تھی ۱۴۵؁ ہجری مین منصور خلیفہ پر خروج کر کے مدینہ کو اپنے تصرف مین لائے اور ملک حجاز
چھین لیا اور چوتھی رمضان سنہ مذکور مین انتقال فرمایا ترپن برس کی عمر ہوئی اور محمد سے بہت لوگون
نے روایت حدیث کی کی ہی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی مین بھی ان سے روایت ہی انکے بھائی ابراہیم
مرد سخی اور کریم تھے اڑتالیس برس کی عمر مین شہید ہوے اور یحیی نے بھی ۱۷۶؁ مین ہارون رشید پر
شہر دیلم مین خروج کیا رشید نے فضل بن یحیی برمکی کو انکے مقابلہ کو تجویز کیا اور وہ امان دیکر بغداد مین
لے گیا وہین انھون نے وفات پائی اور حسن بن حسن بن علی جنکو حسن مثلث کہتے ہین انھون نے
اڑسٹھ برس کی عمر مین ۱۴۵؁ ہجری مین وفات پائی انکی اولاد کثیر ہوئی عمر بن حسن بن علی کربلا مین شہید
ہوے اور قاسم اور عبداللہ بن حسن بھی کذا فی سعادت الکونین و سر الشہادتین اور تحریر الشہادتین مین
مکتوب شاہ عبدالعزیز صاحب سے یون منقول ہی کہ عمر بن الحسن بندیون مین تشریف لے گئے اور ابوبکر بن حسن
کا بھی کربلا مین شہید ہونا تحریر شاہ صاحب سے پایا جاتا ہی واللہ اعلم اور دیگر فرزندان امام حسن علیہ السلام کا حال
معلوم نہین ہوا اسماء الرجال مشکوۃ مین لکھا ہی کہ حسن مثنی کے پانچ بیٹون سے اولاد باقی رہی ہے عبداللہ محض کہ
سو برس کی ہوئی اور حسن مثلث اور ابراہیم یہ تینون فاطمہ بنت حسین بن علی سے پیدا ہوے چوتھے جعفر پانچوین
داؤد یہ دونون ام ولد سے پیدا ہوے تھے اور زید بن حسن کی اولاد فقط ایک بیٹے سے باقی رہی انکا نام حسن
بن زید بن حسن تھا واللہ اعلم و علمہ اتقن و احکم اللھم صل علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

منقول ہے کہ (ارشاد ...) [illegible] شہید ہونا [illegible] حسین کا کربلا مین [illegible] نور الابصار

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیان حضرت سبط اصغر رضی اللہ تعالی عنہ کا

امام والا مقام آئینہ رسول نما گنجینہ نکات اِتما قوت بازوی حسن مجتبی جانِ وجگر علی مرتضی قرۃ العین زہرا مصداق اَلّا المَوَدَّۃَ فِی القُربیٰ تشنہ چشمہ فرات ہدف سہام بلیات شہید نگین پیرہن قتیل خونین کفن شیر بیشہ بلا دلیر مقام تسلیم ورضا سلطان اربن شہریار نشاتین

ابیات

پسر مرتضی امام حسین | ہمچو او کس نبود در کونین
مصطفی ہم ورا کشید بدوش | مرتضی ہم گرفت در آغوش

سیدنا و مولانا ابو عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہ اشعار

اینجا بیا کہ تذکرۂ آلِ مصطفی است | اینجا بیا کہ ذکر شہنشاہ کربلاست | اینجا بیا کہ ہست بپا ماتم حسین ع
اینجا بیا کہ شرح غم و درد جان گزاست | اینجا بیا کہ ابر کرم ہست سیل اشک | اینجا بیا کہ بیش نظر رحمتِ خداست
اینجا بیا کہ ذرہ نوازست مہر حق | اینجا بیا کہ خاک در بزم کیمیاست | اینجا بیا کہ نقد دل آمد فدای شاہ
اینجا بیا کہ ہر گہر اشک بے بہاست | الحق بلا و آفت و کرب و غم و الم | آید ہر انچہ از طرفِ جان جان عطاست

ولادت باسعادت آپکی پانچوین شعبان سنہ ۴ ہجری مین ہوئی کذا فی تاریخ الیافعی اور طبقات شعرانے اور مدارج النبوۃ مین چوتھی شعبان نقل کی ہی اور ایک قول مین جمعرات کا روز بارھوین رمضان ہی اور ایک روایت مین آخر ربیع الاول سنہ ۳ لکھے ہین وَالاَوَّلُ اَصَحُّ بعد پچاس روز کے تولد حضرت امام حسن علیہ السلام سے آپ رحم مادر مین آئے اور دس مہینے چند روز ان کے پیٹ مین رہے اسی قدر بزرگی اور خردی سبطین علیہما السلام مین تھی بعد پیدا ہونے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان و تسمیہ وغیرہ جو امور کہ حضرت سبط اکبر کے ساتھ فرمائے تھے وہ آپ کے ساتھ بھی کیے کنیت آپکی ابو عبد اللہ اور القاب سید اور طیب اور رشید اور ولی اور زکی اور مبارک اور تابع مرضات اللہ اور سبط رسول اللہ تھی مگر اشہر القاب کی اور اعلی اور سید ہے فضائل اور مناقب آپکے حد حصر سے خارج ہین عالم باعمل اور عابد اور زاہد اور جواد اور شجاع اور فصیح اور بلیغ اور جامع صفات کمال اپنے باپ اور بھائی کے مثل تھے فصول المہمہ فی فضائل الائمہ مین ہی کہ اہل اخبار متفق ہین اسپر کہ آپ مہمان نوازی اور غریب پروری اور اعانت مظلوم اور ایصال رحم اور انعام فقرا اور مساکین مین مشہور آفاق تھے ضعیفون اور مسکینون اور برہنہ تنون اور حاجت مندون کے کھانے اور کپڑے اور نقد و جنس سے اعانت و امداد فرماتے تھے حضرت انس سے روایت ہی کہ ایک لونڈی گلدستہ لائی حضرت نے سونگھا اور اسکو آزاد کیا انس کہتے ہین کہ مین نے کہا یا ابن رسول اللہ آپنے گلدستہ کے بدلے آزاد کیا فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے وَاِذَا حُیِّیتُم بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوا بِاَحسَنَ مِنہَا اَو رُدُّوہَا تفسیر تیسیر مین ہی کہ ایک دن حضرت امام حسین ع مہمانون کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے تھے خادم کاسۂ آش گرم لیکر آیا دہشت سے اسکا پانون چھوٹنے کے کنارے پھسلا اور آپ کے اوپر گر پڑا پیالہ ٹوٹ گیا اور آش آپکے سر مبارک پر گر پڑی آپنے از روے تادیب اسکی طرف دیکھا خادم نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عرض کیا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ آپنے فرمایا مین نے غصہ کہا یا خادم نے کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ آپنے فرمایا مین نے معاف کیا خادم نے کہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ آپ نے فرمایا مین نے اپنے مال سے تجکو آزاد کیا **ابیات**

بدی را مکافات کردن بدی — بر اہل صورت بود بجز دی
بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند — المعنی کسانیکہ پی بردہ اند

آپکی عبادت کا یہ حال تھا کہ آپنے پچیس مرتبہ پیادہ پا حج کیے اور ہمت کا یہ حال تھا کہ امیر معاویہ ابن ابی سفیان نے مکہ مین آکر بہت مال و اسباب نذر کیا حضرت نے پھیر دیا کلام معجز نظام اتنا فصیح و بلیغ تھا کہ کسی کو طاقت نہ تھی جو آپ کے سامنے دم مارتا شواہد النبوت مین ہی کہ چہرۂ مبارک ایسا تابان تھا کہ لوگ اسکی روشنی مین راہ چلتے تھے یہ سب مصداق اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کا سمجھنا چاہیے ابن الاخضر اور صاحب فصول المہمہ زید بن ابی زیاد سے نقل کرتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت صدیقہ رض کے گھر سے حضرت فاطمہ رض کے گھر تشریف لائے اور امام حسین ع کے رونے کی آواز آپنے سُنی فرمایا تم نہین جانتے ہو کہ حسین کے رونے سے مجکو ایذا پہونچتی ہی اور براء بن عازب سے روایت ہی کہ مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسین کو اپنے کندھے پر آپ بٹھلائے ہوے تھے اور فرماتے تھے کہ بارخدایا مین اسکو دوست رکھتا ہون تو بھی اسکو دوست رکھ اے محبان صادق خیال کرنے کی جا ہی کہ جب رونا حضرت امام حسین ع کا حضرت کو اذیت دیتا تھا تو جنھون نے آپ کو بلا کر ظالمون کے ہاتھ مین سونپ دیا اور ظالمون نے آپ کو اور آپکی اتباع کو طرح طرح کی اذیتین پہنچائین اور ہزار جور و ستم سے شہید کیا اس شہادت سراسر مصیبت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی اذیت ہوئی ہو گی ترمذی مین یعلی بن مرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حسین مجھسے ہی اور مین حسین سے اور جسنے حسین ع کو دوست رکھا اُسنے اللہ کو دوست رکھا اور حسین سبط ہی اسباط سے یہ حدیث حسن ہی طیبی لکھتے ہین کہ جو کچھ واقعہ درمیان حسین اور اُنکی قوم کے ہوا گویا حضرت اُسکو بنور وحی جانتے تھے پس آپنے حضرت امام کو خاص فرمایا ذکر مین اور ظاہر فرمایا کہ مین اور وہ دونون بمنزلہ ایک چیز کے ہین جو بُ محبت اور حرمت تعرض اور محاربت مین اور موکد کر دیا اسکو اس ارشاد سے کہ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا کیونکہ محبت انکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی انتہیٰ اور سبط پوتے اور نواسہ کو کہتے ہین اور گروہ کے معنی بھی آئے ہین پس معنی اول تو ظاہر ہین اور معنی ثانی مین مراد یہ ہو گی کہ حسین نکوئی اور حسنات مین مثل گروہ کے ہین یعنی اعمال نیک اُن سے برابر جماعت کے ظاہر ہوتے ہین اور وہ اکیلے بجاے انفاس متبرکہ کثیرہ کے ہین اور یہ بھی مطلب ہی کہ انکی

[illegible] صاحب فصول المہمہ [illegible]

اہل فن انساب مین [illegible] علمائے اہل سنت [illegible] بن علی ابن محمد بن صباغ مالکی [illegible] نور الابصار مین [illegible] ۸۵۵ [illegible] ۹۰ [illegible]

مین ہی کذا فی نور الابصار انتہی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

نسل سے اولاد بہت باقی رہیگی کذا فی لطائف الظرائف ترمذی اور بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمر سے نقل کی ہی کہ ایک عراقی نے اُنسے مسئلہ پوچھا کہ مُحرم کو مچھر مارنا کیسا ہی ابن عمر نے فرمایا کہ اے عراقی خون پشہ کا فتوی مانگتا ہی اور تیری قوم نے سبط رسول اللہ کو ذبح کیا حالانکہ مین نے اپنے کانون سے سنا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسنؑ اور حسینؑ میرے ریحان مین اسکا کچھ خیال نہ کیا اور مچھر کے خون کو پوچھنے چلا ہے یہ خیال نہ آیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوقت کیا حال ہوا ہوگا افسوس

ابیات

سوراخ میشود دل ما چون گل حسینؑ بر اہل بیت انہمہ جور و جفا رود شعر	آنجا کہ ذکر واقعۂ کربلا رود آلاف تحیات و سلامم بہ پیمبر	آخر روا بود کہ ز سنگین دلان شام زان بعد نثار شہ و بیدار تو انکرد

بیان استخلاف یزید

علامہ ابن اثیر جزری تاریخ کامل مین وقائع ۵۶ سنہ مین لکھتے ہین کہ اسی سنہ مین لوگون نے یزید بن معاویہ کے ولیعہدی کی بیعت کی اور اُسکی ابتدا مغیرہ بن شعبہ سے ہوئی جب معاویہ رضی اللہ عنہ کو منظور ہوا کہ مغیرہؓ کو کوفہ سے معزول کر کے اُنکی جگہ پر سعید ابن العاص کو کردین اور یہ خبر مغیرہ کو پونہچی اُنھون نے کہا اب صلاح یہ ہی کہ مین خود ہی معاویۂ کے پاس جاکر استعفا داخل کر دون کہ لوگون کو میری ہی کراہت اس نوکری سے معلوم ہو یہ سوچکر وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب وہان پونہچے تو اپنے ساتھیون سے کہا کہ دیکھو مین کسطرح سے امارت اور ولایت لیتا ہون اور اگر ابھی نہ ملی تو پھر سمجھ لو کہ کبھی نہ ملیگا مختصر یہ کہ یزید کے پاس جاکر کہنے لگے کہ اب اعیان اور اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور کبرای قریش اور اُنکے بوڑھے سب دنیا سے جاچکے لڑکے ہی رہ گئے ہین اور تو اُن سب سے افضل اور احسن ہی عقل مین اور اعلم بالسنۃ والسیاسۃ ہی معلوم نہین کہ امیرالمومنین تیرے ولیعہد کرنے کا ارادہ کیون نہین کرتے یزید بولا کہ اگر وہ یہ ارادہ کرین تو اُنکا یہ ارادہ پورا ہو سکتا ہی مغیرہ نے کہا بیشک پورا ہو جائیگا یہ سُنکر یزید نے باپ سے جاکر مغیرہ کا مقولہ بیان کیا اور خود اُسکو بلا کر امیر کے روبرو کھڑا کر دیا امیر نے پوچھا اے مغیرہ یزید یہ کہتا ہی مغیرہ نے کہا اے امیرالمومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد جو خونریزیان اور اختلافات ہوے وہ سب آپ جانتے ہین یزید آپ کا بیٹا ہی آپ اُسکو اپنا ولیعہد کیجیے اور لوگون سے اُسکی جانشینی کی بیعت لیجیے یہی بہتر ہی

ف۵ [illegible]

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ آپ کے بعد یہ سلطنت گھر ہی مین رہی اسمین کچھ جھگڑا اور فساد نہ ہوگا امیر نے فرمایا کہ اسمین میری کون اعانت
کریگا مغیرہ نے کہا کہ کوفہ والون کو تو مین ہموار کر دونگا اور بصرہ والون کو زیاد کرے اور جب ان دو شہرون کے
لوگ بیعت کر لینگے تو پھر کوئی مخالفت نکر سکے گا امیر نے فرمایا کہ اچھا پھر تو اپنے کام پر جا اور اپنے معتمدون سے
یہ کہ سنکر لوگون کو ہموار کر یہ کہکر اُسے رخصت کیا مغیرہ پلٹ کر اپنے یارون کے پاس آئے سب نے کہا کہ خوب آپ کے
کیا کر آئے اُنھون نے کہا کہ مین معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیر ایسی رکاب مین رکھ آیا ہون جس سے کبھی نہ نکلے گا
اور اُنکو ایسے اختلاف مین ڈال آیا ہون جو کبھی نہ مٹے گا یہ کہکر مغیرہ چل کھڑے ہوے اور کوفہ مین پونہچکر
جن لوگون پر اعتماد تھا یا جنکو بنی امیہ کا شیعہ جانتے تھے اُنسے یزید کے ولیعہد کرنے کی راے بیان کی اُن
سب نے اُسکی بیعت قبول کر لی مغیرہ نے اُن لوگون مین سے دس آدمی اور بعضے کہتے ہین کہ دس سے
زیادہ امیر کی خدمت مین روانہ کیے اور اُنکو تیس ہزار درم دیے اور اُنکے ساتھ اپنے بیٹے موسیٰ بن مغیرہ کو
کیا وہ لوگ یہان حاضر ہوے اور اُن سب نے یزید کی ولیعہدی کی تحسین کی اور اُسکے انعقاد کی امیر کو
صلاح دی امیر نے فرمایا کہ اسکے اظہار کی جلدی نہ کرو اپنی راے پر مستقل رہو پھر موسیٰ سے فرمایا کہ تیرے
باپ نے ان لوگون سے انکا دین کتنے کو مول لیا ہے اُسنے کہا تیس ہزار درم کو فرمایا کہ سستا ہو گیا انپر انکا دین
اور بعضے کہتے ہین کہ مغیرہ نے چالیس آدمی بھیجے تھے اور اُنکے ساتھ اپنے بیٹے عروہ کو کیا تھا جب وہ لوگ
امیر کی خدمت مین آئے تو کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ اے امیر المومنین تمھارا سن اب بہت ہوا ہے اور خوف ہے کہ
یہ رسّی امارت کی کہین ٹوٹ نہ جائے پس مناسب ہے کہ ہمارے لیے ایک جھنڈا گاڑ دو اور ایک حد بنا دو
اُنھون نے فرمایا کہ اچھا تمھین صلاح بتاؤ کہ مین کیا کرون اُن لوگون نے یزید کی طرف اشارہ کیا امیر نے فرمایا
کیا تم اس سے راضی ہو اُنھون نے کہا ہان پھر پوچھا کہ تمھاری بھی راے ہے اُنھون نے کہا ہماری بھی راے ہے
اور یہی اور ہمارے ساتھ والون کی بھی امیر نے عروہ کو تنہا بلا کر پوچھا کہ تیرے باپ نے انکا دین کتنے کو مول
لیا ہے اُسنے کہا چار سو دینار کو امیر نے فرمایا کہ اُنکا دین اُنکے پاس سے رخصت ہونے والا ہے اور اُن لوگون سے
فرمایا کہ مین ابھی اسمین غور کرتا ہون کہ تمھاری راے کہان تک عمدہ ہے اور اللہ تو وہی کریگا جو اُس نے
چاہا ہے آہستگی بہتر ہے عجلت سے وہ لوگ سب واپس گئے اور امیر کا ارادہ یزید کی بیعت خلافت کا قوی ہو گیا
زیاد کو خط لکھا اور اُس سے مشورہ پوچھا اُسنے عبید بن کعب نمیری کو بلا کر کہا کہ ہر مستشار کو ثقہ ہونا چاہیے اور
ہر راز کے واسطے امین فی زماننا لوگون مین دو عادتین پیدا ہو گئی ہین ایک ظاہر کر دینا بھید کا دوسرے
نصیحت کرنا اُسکو جو نصیحت کا اہل نہین ہے اور راز کہنے کے لائق نہین ہین مگر دو قسم کے لوگ یا تو وہ دیندار
جو آخرت کے ثواب کا امیدوار ہو یا وہ دنیادار جسکو شرف نفسی اور عقلی حاصل ہو اور چونکہ مین جانتا ہون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ تجھمین یہ دونون باتین موجود ہین اسلیے مین نے تجھے بلایا ہی کہ تجھسے وہ بات بیان کرون جو امیر کے یہان سے
مجھے خط مین لکھ آئی ہی وہ یہ ہی کہ امیرالمومنین نے مجھسے مشورہ پوچھا ہی فلان فلان امر مین اور انکو خوف ہی
لوگون کے اختلاف کا سو وہ چاہتے ہین کہ سب مطیع ہو جائین اور علاقہ امر اسلام کا اور اسکا ضمان بڑا ہی
اور یزید آہستگی اور سہاون والا ہی اور اسکا بہت شکار دوست پس صلاح یہ ہی کہ تم جا کر امیر سے ملو اور انسے
یزید کے افعال بیان کرو اور کہو کہ ابھی اسمین عجلت نہ کرو جلدی مین کچھ نہوگا تاخیر مین سب کچھ بن آئیگا
اور یہ کام ہو جائیگا تب عبید نے زیاد سے کہا کہ کیا اسکے سوا اور کوئی رائے نہین ہی کہا وہ کیا ہی کہا یہ ہی کہ امیر
انکی رائے کو فاسد نکرو اور انکو اپنے بیٹے کا دشمن نہ بناؤ مین یزید سے جا کر کہے دیتا ہون کہ امیرالمومنین نے زیاد سے
تیری بیعت کے بارہ مین مشورہ پوچھا ہی اور وہ اس امر مین لوگون کے مخالف ہونے سے ڈرتا ہی اور یہ کہتا ہی
اور امیر کو نصیحت کرتا ہی تب زیاد نے کہا واہ تو نے تو بات کو ڈھیلے کی طرح پھینک دیا جا رخصت ہو اگر تو اچھا
کریگا تو بہتر ہی اور جو خطا کریگا تو پھر کوئی الزام نہین تو جو دیکھتا ہی وہی کہتا ہی اور اللہ حکم کریگا اس غیب والی
بات کا جو وہ جانتا ہی پس عبید نے یزید کے پاس جا کر یہ سب کچھ بیان کیا اسنے بہت سے اپنے افعال چھوڑ دیے
اور زیاد نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو عبید کے ہاتھ خط بھیجا اسمین لکھا کہ عجلت ہرگز مناسب نہین بالفعل
لوگونکی تالیف کرنی چاہیے انھون نے زیاد کا کہنا منظور کیا جب زیاد مر گیا تو پھر اس ارادہ کا اظہار کیا اور حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک لاکھ درم بھیجے انھون نے لیے جب یزید کی بیعت کا ذکر ہوا تو فرمایا کیا انکو
میرا دین اپنا منظور ہی ایسا تو نہوگا یہ کہکر درم پھیر دیے پھر امیر نے مروان ابن الحکم کو لکھا کہ مین بوڑھا ہوا
میرے ہاتھ پیرون نے جواب دیا مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ میرے بعد لوگون مین اختلاف پڑ جائے لہذا مناسب
معلوم ہوتا ہی کہ مین انکے واسطے اپنے بعد کسیکو جانشین کر جاؤن اور یہ اچھا نہین سمجھتا کہ کوئی بات بغیر تیرے
مشورہ کے کرون لاجرم تجکو لکھتا ہون کہ میری یہ رائے لوگون سے بیان کر اور جو وہ جواب دین مجھے لکھ
مروان نے کھڑے ہو کر لوگون سے یہ رائے بیان کی سب نے کہا بہتر ہی ہم بھی پسند کرتے ہین وہ کسیکو تجویز کرین
مروان نے یہ حال امیر کو لکھا انھون نے اسکے جواب مین لکھا کہ لوگون سے یزید کا نام لے کر کہ کہ اسکو
جانشین کرنا منظور ہی مروان نے کھڑے ہو کر لوگون سے کہدیا کہ امیر نے اپنے بعد اپنا جانشین تم لوگون کے
واسطے اپنے بیٹے یزید کو کرنا چاہا ہی پس عبدالرحمن ابن ابی بکر رض اٹھے اور کہنے لگے کہ تو جھوٹا ہی قسم اللہ کی
اے مروان اور امیر بھی تم دونون نے امت محمدیہ کے واسطے یہ کیسا انتخاب کیا ہی کیا تمھین منظور ہی کہ اس
امارت کو سلطنت ہرقلی کرو کہ جب ایک ہرقل مرا تو دوسرا ہرقل اسکی جگہ بیٹھ گیا مروان نے کہا یہ وہ ہین
جنکی شان مین اللہ نے اتارا ہی وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَا اَتَعِدَانِنِیْ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِی یعنی اور جسنے کہا اپنے مان باپ سے کہ مین بیزار ہون تمسے کیا تم وعدہ دیتے ہو مجکو اسکا
کہ نکالا جاؤن مین اور تحقیق گزر گئے ہین بہت قرن مجھسے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رض نے مروان کی یہ گفتگو سنکر پردہ سے
فرمایا کہ اے مروان سب لوگ ادبا چپ ہوگئے اور مروان حضرت صدیقہ کی طرف متوجہ ہوا آپنے فرمایا کہ تو
کہتا ہی عبد الرحمن کو کہ انکے حق مین قرآن نازل ہوا ہی تو جھوٹا ہی اللہ کی قسم وہ یہ نہین ہین وہ تو فلان بیٹا
فلان کا ہی لیکن تو البتہ وہ ہی جسکو اللہ کے نبی کی پھٹکار پونہچی پھر حضرت امام علیہ السلام اُٹھے اور اُنھون نے
انکار فرمایا اور اسیطرح حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی مروان نے یہ حال معاویہ رض کو
لکھا یہان اُنھون نے پہلے ہی اپنے عاملون کو یزید کی تعریف اور اُسکا منتخب کرنا جانشینی کے لیے لکھا یہ لکھا
تھا کہ کل شہرون سے سفیر آئین پس مدینے سے آنے والون مین محمد بن عمرو بن حزم اور بصرہ سے آنے والون
مین احنف[1] بن قیس تھے محمد بن عمرو بن حزم کہنے لگے کہ ہر راعی اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا پس دیکھو کہ تم
کسکو امت محمدیہ کے کامون کا متولی کرتے ہو معاویہ رضی اللہ عنہ کی سانس گرفتہ ہونے لگی انتہی تاریخ
عقد الفرید مین ہی کہ عمرو کو معاویہ رضی اللہ عنہ تنہا لے گئے اور فرمایا کہ تم یزید کی بیعت کو کیسا دیکھتے ہو
اُنھون نے کہا اے امیر نہین صبح کی کسی نے روے زمین پر جو از روے راہ راست کے دوست تر ہو مجھے
سوا اپنی ذات کے یزید غنی ہی مال مین اور واسطے ہی حسب مین اور اللہ پوچھیگا ہر راعی کو اُسکی رعیت سے
آپ ڈریے اور دیکھیے کہ کس شخص کو امت محمدیہ کے امور کا متولی کرتے ہین پس مارے غصہ کے امیر کی سانس
گرفتہ ہونے لگی اور کہنے لگے کہ اے محمد تم مرد ناصح ہو مین نے تمسے رائے پوچھی تمنے جو رائے تھی وہ کہدی سُنو
کہ اب کوئی باقی نہین سوا میرے بیٹے اور اُنکے یعنی شیخین رضی اللہ عنہما کے بیٹون کی سو مجھے اپنا بیٹا اُنکے
بیٹون سے محبوب زیادہ ہی جاؤ یہان سے جلد و چنانچہ محمد بن حزم اپنے ساتھیون کے پاس جا بیٹھے انتہی
کامل مین ہی کہ پھر امیر نے احنف کو حکم دیا کہ یزید کے پاس جائین وہ گئے جب وہان سے آئے تو پوچھا کہ تمنے
اپنے بھتیجے کو کیسا دیکھا کہنے لگے کہ مین نے دیکھا اُسی جوان بڑی خوشی والا بہادر دلگی باز پھر ہر جگہ کے لوگونکو
ایک جا کرکے امیر نے ضحاک بن قیس فہری سے فرمایا کہ مین لوگون سے کچھ کہونگا جب مین چپ ہو جاؤن تو تم لوگونکو
یزید کی بیعت کی دعوت کرنا اور رغبت دلانا چنانچہ امیر نے بیٹھکر لوگون سے پہلے اسلام کی عظمت اور خلافت کا
حق اور اُسکے حرمت اور جو اللہ نے والیان امر کی اطاعت کا حکم فرمایا ہی بیان کیا پھر یزید کا ذکر کیا اور اُسکی بڑائی

[1] احنف بن قیس [illegible] صاحب جامع الاصول [illegible] لکھا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ [illegible] حضرت [illegible] نہین [illegible] اور [illegible] حضرت علی [illegible]

فصل اول باب الجزیہ کی پہلی حدیث ہے ترجمہ مین شیخ عبد الحق محدث نے لکھا ہے ۱۲ منہ رح
امیر کی نہایت مدد کی یہ مشکوٰۃ شریف کی
انھون نے سخت بیجا عزت کی واودی اور حضرت
مین یہ حضرت امیر کے ساتھ تھے [illegible]
مین اور بعد سنہ ۲ھ مین اور [illegible]
کی وفات کوفہ مین ہوئی [illegible]
اور حضرت عباس [illegible] اور محاربات صفین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور علم بالسیاستہ کو کہکر اُسکی بیعت کی دعوت فرمائی ضحاک اُٹھے اُنھون نے بعد حمد و ثنا کے کہا کہ اے امیر لوگون
کے واسطے تمھارے بعد والی امر ہونا ضرور ہی اور ہمنے آزمایا ہی جماعت و الفت کو پس پایا ہی اُن دونون کو
نگہبان تر خونونکا اور نیک تر اتفاق کے واسطے اور امین تر راہون کے واسطے اور اختیار کرنے والے انجام کار
کے اور دن آنے والے جانے والے ہین اور اللہ ہر دن ایک نئی شان مین ہی یزید آپ کا بیٹا اپنی خوبی سیر مین
جیسا ہی مین جانتا ہون بیشک وہ علم اور حلم اور رائے مین ہم سب سے افضل ہی اُسی کو اپنا ولیعہد کرو اور اپنے
بعد ہمارا جھنڈا نصب کر دو تاکہ ہم اُسی کی طرف پناہ لین اور اُسی کے سایہ مین آرام کرین پھر عمرو بن سعید
اشدق نے بھی ایسا ہی کچھ کہا پھر یزید بن المقنع عذری کھڑے ہوے اور امیر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ امیر المومنین
تو یہ ہین اگر انکی وفات ہو تو یزید کیطرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ ہوگا اور جو انکار کریگا تو تلوار دکھا کر کہا کہ پھر یہ ہی
امیر نے فرمایا بیٹھو تم تو سید الخطبا ہو پھر احنف سے فرمایا کہ اے ابا بحر تم کیا کہتے ہو اُنھون نے کہا کہ اگر ہم سچ
کہتے ہین تو تمسے ڈرتے ہین اور اگر جھوٹ بولتے ہین تو اللہ سے ڈرتے ہین اے امیر تم یزید کے لیل و نہار اور
اُسکے چھپے اور کھلے کردار خوب جانتے ہو اگر تم اُسکو اچھا جانتے ہو تو اپنا جانشین کرو کسی سے کچھ مشورہ نہ پوچھو اور
اگر ایسا نہین ہی تو آخرت کو چلتے وقت یہ زاد راہ کا اپنے ساتھ نہ لیتے جاؤ اور ہمکو کیا ہی ہمپر تو یہ ہی کہ ہم کہین
کہ ہمنے سنا اور اطاعت کی ایک مرد شامی اُٹھا اور کہنے لگا مین نہین جانتا کہ یہ معدیہ عراقیہ کیا کہتا ہی ہمارے یہان
تو سمع اور طاعت ہی یا مار اور بیٹ پھر سب لوگ متفرق ہو گئے اور احنف کی بات کا آپسمین چرچا کرنے لگے
الحاصل امیر نے پاس والونکو انعام اور عطا یا دیے اور دور والونکو وعدے کہلا بھیجے یہانتک کہ بہت سے لوگ
اُنکی رائے کے ساتھ متفق ہو گئے اور اکثرون نے بیعت کر لی پھر جب عراق اور شام والون سے بیعت کرالی
تو ہزار سوار لیکر حجاز مین آئے جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملاقات
ہوئی اُنکی طرف دیکھتے ہی کہنے لگے کہ خوشی اور بہتری نہو اُس بدنہ کو جسکا خون بہایا جائیگا اور اللہ اُسکو بہا دیگا
آپنے فرمایا ای معاویہ اللہ کی قسم مین ان باتونکا سزاوار نہین ہون کہنے لگے نہین تم انسے بڑھ کے باتون کے لائق ہو
پھر ابن زبیر سے ملاقات ہوئی اُنسے کہنے لگے کہ نہ خوشی اور آسایش ہو اس فریبی گوہ کو کہ داخل کرتے ہی اپنا
سر اور مارتے ہی دم اللہ کی قسم قریب ہی کہ پکڑی جائیگی اسکی دم اور کوٹی جائیگی اُسکی پیٹھ یہ کہکر سواری کا
مُنھ پھیر دیا پھر عبد الرحمن رض بن ابی بکر سے ملاقات ہوئی اُنسے کہا کہ نہ خوشی اور چین ہو اس بوڑھے کو جو خرف
ہو گیا ہی اور اُسکی عقل جاتی رہی ہی پھر ابن عمر رض سے بھی ایسا ہی کچھ کہا یہ سب صاحب امیر کے ساتھ ہو لیے مگر راستہ بھر
امیر نے پھر کسیکی طرف مُنھ نہین کیا یہانتک کہ مدینہ پہنچے یہ سب صاحب اُنکے دروازہ پر گئے وہان اندر آنے کی
اجازت نہ ملی ان سب لوگون نے جو دیکھا کہ امیر نا خوش ہین تو مکہ چلے آئے اور وہین رہے یہان مدینہ مین امیر نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خطبہ پڑھا اُسمین یزید کی تعریف کی اور بیان کیا کہ یزید سے بڑھ کر کوئی خلافت کا حقدار نہین ہی کیونکہ اُس سے بڑھ کر
علم اور فضل ور مرتبہ مین کوئی نہین ہی مین خیال کرتا ہون کہ جو اسے نہ مانیگا وہ مصیبت مین پڑیگا پھر حضرت
صدیقہ کی خدمت مین گئے اُنکو پہلے ہی انکے ڈانٹنے اور دھمکانے کی خبرین ان حضرات کو پہنچ چکی تھین حضرت
صدیقہ نے فرمایا کہ اے امیر مجھے ایسی خبرین پہنچی ہین اسکی اصلیت کیا ہی اُنھون نے کہا کہ اے ام المومنین یہ لوگ تو مین سے
بڑھ کر ہین مین نے یزید کی ولیعہدی کی بیعت کرائی ہی اور سب نے تو کرلی ہی مگر یہ نہین کرتے انکے نکرنے سے کیا مین
اس بنے بنائے معاملہ کو بگاڑ دون حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ ان لوگون سے سختی نکرو یہ لوگ وہی کرینگے جو تم
چاہتے ہو کہا اچھا اب ایسا ہی کرونگا پھر بعد چندے امیر مکہ کی طرف روانہ ہوئے انکی راستہ مین جو ان حضرات سے
ملے تو پوچھنے لگے کہ یہ وہی لوگ ہین جن سے مین مل چکا ہون معلوم ہوا کہ اب امیر کو اپنی پہلی گفتگو سے ندامت
ہوئی اور یہ ملاقات ان حضرات سے بطن مرّین ہوے پہلے حضرت امام سے ملے اور کہنے لگے مرحبا و اہلاً
یا ابن رسول اللہ و سیّد شباب المسلمین اور حکم دیا کہ انکو گھوڑے پر چڑھاؤ چنانچہ آپ سوار کیے گئے اور اور سب کے ساتھ
بھی ایسی ہی مہربانی سے پیش آئے اور سب کو ساتھ لیکر مکہ آئے یہان ان سبکو ہر روز صلہ دیتے اور سب سے ہر طرح کے
احسانات کرتے اور کسی قسم کا کوئی ذکر ہی منہ پر نہ آنے دیتے یہانتک کہ ان حضرات نے آپس مین بیان کیا کہ یہ جو کچھ ہمارے
ساتھ ہوا ہی وہ للہیت اور محبت سے نہین ہی بلکہ اسواسطے ہی کہ اس دباؤ سے ہمسے یزید کی بیعت کرالی جائے
یہ دھوکا کھانا کچھ نہین صاف صاف امیر کو جتا دینا چاہیے چنانچہ ابن زبیرؓ اس کہنے کے واسطے معین ہوے
ہنوز اس کہنے سننے کی نوبت نہین آئی تھی کہ امیر نے خود ہی سبکو بلوا کر فرمایا کہ تم جانتے ہو جیسا مین تمپر مہربان
ہون اور جو احسانات مین نے تمھارے ساتھ کیے یزید تمھارے چچا کا لڑکا ہی مین چاہتا ہون کہ اُسکو خلافت کے
نام سے تمپر مقدم کرون اور تم بدستور اپنے سب امور مین آزاد ہو وہ تمھارے کسی امر مین مداخلت نہ کریگا
یہ سنکر سب کے سب چپ ہو گئے دو بار پوچھا کہ کچھ جواب دو مگر کوئی نہ بولا تب ابن زبیرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا قسم اپنی
جان کی تم ان سب کے خطیب ہو اُنھون نے فرمایا ہان مین تمکو اختیار دیتا ہون کہ تم ان تین باتون مین سے ایک
بات کرو یا وہ طریقہ کرو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی یا وہ جو حضرت صدیق اکبر نے کیا یا وہ جو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے کیا کہنے لگے وہ کیا ہی ابن زبیر بولے کہ حضرت کی وفات ہوئی اور آپنے کسی کو خلیفہ نہین کیا
لوگون نے صدیق اکبر سے راضی ہو کر اُنکو مقرر کر لیا امیر نے فرمایا کہ بھلا تم مین کوئی حضرت ابوبکر سا آدمی ہی مجھے
خوف ہی کہ میرے بعد اختلاف نہ پڑ جائے سب نے کہا سچ کہتے ہو اچھا وہی کرو جو حضرت صدیق اکبر نے کیا کہ اُنھون نے
اپنے بعد ایک مرد شیوخ قریش سے جو اُنکے باپ کی اولاد سے نہ تھا خلیفہ کیا تم بھی یہی کرو یا وہ جو حضرت عمر نے

عقد الفرید [illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا کہ امر خلافت کو اُنھون نے چھ آدمیون کے مشورہ سپرد چھوڑا جنمین نہ کوئی اُنکی اولاد مین سے تھا اور نہ اُن کے باپ کی اولاد مین سے پس امیر نے فرمایا کہ اسکے سوا اور بھی کوئی رلے ہی کہا نہین امیر کہنے لگے کہ مین دوست رکھتا ہون کہ یزید ہی کو تمپر مقدم کرون اور تعزیر دونگا اُسے جو مجھے ڈرائے گا مین نے تو تمھارے ساتھ یہ کچھ احسانات کیے اور تم مین سے بعض شخص نے کھڑے ہوکر اِس جماعت موجودہ کے سامنے مجھے جھٹلایا ہی یہ گستاخی تو معاف کرتا ہون لیکن اپنی رلے پر قائم ہون خدا کی قسم اب اگر کوئی میری بات نہ مانیگا تو اُسکے سر پر تلوار ہی چل جائیگی اور کوتوال کو بلاکر کہا کہ اِنمین سے ہر شخص کے سر پر دو آدمی تلوار لیکر کھڑے ہون اگر کوئی اُنمین سے میری بات کو سچی یا جھوٹی کہکر رد کرے تو تلوار اُسکے سر پر ماردو پھر اُن سب کو ساتھ لیکر آئے اور منبر پر چڑھ کر حمد و ثنا کے بعد کہنے لگے کہ یہ گروہ سادات مسلمانون کا اور اُنہین سے اختیار کا ہی کوئی کام اِنکے بغیر پوچھے اور مشورہ لیے نہین کیا گیا ہی یہ سب راضی ہوے اور انھون نے یزید کی بیعت کی اب تم سب اللہ کے نام پر بیعت کرو سب لوگ کہ انھین حضرات کی بیعت کی انتظار مین تھے یہ سُنکر مستعد ہوگئے اور سب نے بیعت کرلی پھر امیر سوار ہوے اور مدینہ آئے لوگون نے اِن حضرات سے کہا کہ ہمکو گمان تھا کہ آپ بیعت نکرینگے لیکن خدا جانے آپ کیونکر راضی ہوگئے اور بیعت کرلی اُنھون نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمنے بیعت نہین کی لوگون نے کہا کہ پھر چلے کیون نہ گئے فرمایا کہ ہم قتل سے ڈرے انتہی اور عقد الفرید مین ہی کہ امیر منبر پر چڑھے اور اُنکے گرد اہل شام تھے یہ خطبہ پڑھا بعد حمد اللہ اور اُسکی ثنا کی مین نے لوگون کے بیانات جہان تک سنے تھے وہ لغو پائے لوگ جو کہتے تھے کہ امام حسین اور ابن ابی بکر اور ابن عمر اور ابن الزبیر نے یزید کی بیعت نہین کی یہ غلط ہی یہ لوگ سادات مسلمانون کے ہین اور بہترین اُن لوگون مین ہین کسی امر کا ارادہ نکرونگا بلا اِنکے مشورہ کے اور مین نے جو اِس بیعت کی دعوت کی تو اُن کو سُننے والا اور اطاعت کرنے والا پایا اور اُنھون نے بیعت کرلی اور مانا اور اطاعت فرمائی تب اہل شام نے کہا کہ ہمکو اجازت دو کہ ہم انسے علانیہ بیعت لین ورنہ اُنکی گردنین مارین امیر معاویہؓ نے کہا سبحان اللہ تم کیسے آدمی ہو کہ قریش کے سرون کی طرف جلدی کرتے ہو اور اُن کی خونریزی کی طرف مُڑتے ہو چپ رہو خبردار مین اب یہ بات تمسے نہ سنون پھر اور لوگون کو بلاکر بیعت کی دعوت کی اُن سب نے بیعت کرلی پھر سواریان آئین اور وہ سوار ہوکر روانہ ہوگئے لوگون نے حضرت امام حسین اور اُن کے یارون سے پوچھا کہ آپ تو کہتے ہین کہ ہمنے بیعت نہین کی اور جب بلائے گئے تو رضامند ہوگئے اور بیعت کرلی اُن سب لوگون نے فرمایا کہ ہمنے بیعت نہین کی اُن لوگون نے نہ مانا اور کہا کہ نہین آپ نے بیعت کی ہی آپ انکار کیون کرتے ہین آپنے فرمایا کہ ہم قتل سے ڈر گئے اور قریب ہی کہ تم ہمارے ساتھ ہوگے اور ہم تمھارے ساتھ انتہی اور جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین یہ خطبہ یہین تک نقل کیا ہی کہ اِن لوگون نے فرمایا کہ ہمنے بیعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین کی اور لکھا ہی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ ۵۱ھ مین حج کرنے اور بیعت لینے کو آئے اور حضرت ابن عمر کو بلایا وہ تشریف لائے اُن سے فرمایا کہ اے ابن عمر تم کہتے تھے کہ اگر بادشاہ نہو تو رات کو آدمی سو نہین سکتا ہی اب مین تمکو ڈراتا ہون کہ مسلمانون کی نافرمانی کرتے ہو اسلیے کہ فساد پڑ جائے حضرت ابن عمر نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے معاویہ تمھارے پہلے جو خلیفہ گذرے ہین اُنکے بھی بیٹے ہوئے ہین کہ تمھارے بیٹے کو اُنکے سامنے کچھ وقعت نہین ہی اور نہ کوئی مرتبہ کسی نے اپنے بیٹے کو خلیفہ نہین کیا اور خلافت کو مسلمانون ہی کی راے پر چھوڑا جسکو اُنھون نے لائق جانا اُسکو کیا اور تم ہمکو ڈراتے ہو کہ ہم مسلمانون کی نافرمانی کرتے ہین اور مسلمانونکو مشقت مین ڈالتے ہین مین یہ ہرگز نکرونگا مین ایک مرد ہون مسلمانون مین کا جو اور مسلمان قرار دینگے اُسپر مین بھی کاربند ہونگا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنکو رخصت کیا اور ابن ابی بکر کو بلایا اُنسے اِس باب مین کہنا شروع کیا اُنھون نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی بات کاٹ کر فرمایا کہ بخدا اے معاویہ تمکو اِس امر مین کہ تم اپنے بیٹے کو خلیفہ کرتے ہو مین نے وکیل بخدا کیا اور خدا کو سونپا بخدا اِس امر کو نکرو معمولی طریقہ سے مسلمانون ہی کی راے پر چھوڑو یہ کہکر وہ چل کھڑے ہوے معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ٹھیرو ایسا نہو کہ اہل شام تمکو مار ڈالین مین جاکر اُنسے کہون کہ اُنھون نے بیعت کر لی بعد اسکے ابن زبیر کو بلاکر فرمایا کہ اے ابن زبیر تمھاری تو ایک لومڑی کی سی مثال ہی کہ ایک سوراخ سے آتی ہی اور دوسرے سوراخ سے جاتی ہی تمھین نے ابن ابی بکر اور ابن عمر کو ورغلانا اور خلاف عقل کے اُنکو صلاح دی ابن زبیر نے فرمایا کہ اے معاویہ تم یزید کو اگر خلیفہ کرتے ہو تو خود الگ ہو جاؤ اور اپنے بیٹے کو لاؤ کہ مین اُس سے بیعت کرون اچھا تمھین بتلاؤ کہ تمھاری بیعت کرکے اب تمھارے بیٹے سے اگر بیعت کرین تو پھر اطاعت کسکی کرین اور خدا جانتا ہی کہ تم دونون کی بیعت قیامت تک درست نہوگی یہ کہکر ابن زبیر اپنے گھر چلے گئے انتہی کامل ۱۲ مین ہی بعضے کہتے ہین کہ حضرت ابن عمر نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مین تم سے

[illegible]

[illegible]

۱۲ اتنا اختصار کرکے وفیات الاعیان ابن خلکان سے نقل کر دیا گیا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیعت کرتا ہون اس بات پر کہ مین داخل ہوتا ہون اُسمین جسپر اُمت محمدیہ کا اتفاق ہی پس اللہ کی قسم اگر وہ لوگ ایک حبشی پر اتفاق کرین تو مین اُنکے ساتھ اُسی مین شریک ہون پھر اپنے گھر آکر دروازہ بند کرلیا اور کسی کو آنے کی اجازت ندی مین کہتا ہون کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر کا ذکر اُسکے قول پر صحیح نہین جو کہتا ہی کہ انکی وفات ۵۳ سنہ ہجری مین ہوئی اور اُسکے نزدیک صحیح ہی جو اُسکے بعد کہتا ہی انتہی اکمال اسماء الرجال مشکوٰۃ مین ہی کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر حقیقی بھائی حضرت عائشہ صدیقہ کے تھے انکی والدہ ام رومان تھین یہ سال حدیبیہ مین اسلام لائے اور تھے سن رسیدہ زیادہ اولاد صدیق اکبر مین انکا انتقال ۵۳ سنہ ہجری مین ہوا اور یہی سنہ انکی وفات کا تاریخ یافعی اور تقریب التہذیب ابن حجر مین بھی ہی مگر تقریب مین اتنا زائد ہی کہ بعضے انکی وفات اس سنہ کے بعد کہتے ہین انتہی اور مشکوٰۃ شریف مین فصل ثالث باب دفن المیت مین ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی کا انتقال حُبشی مین ہوا نہایہ مین ہی کہ حبشی بضم حا و سکون با و کسر شین معجمہ و تشدید یا ایک جگہ ہی مکہ کے قریب اور کہا جوہری نے کہ ایک پہاڑ ہی اسفل مکہ مین کذا فی المرقاۃ پھر مکہ مین لاکر دفن کیے گئے کذا فی المشکوٰۃ اور حافظ ابی عمر بن عبدالبر نے استیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے حال مین لکھا ہی کہ کہا زبیر نے کہ حدیث بیان کی مجھسے عبداللہ بن نافع بن ثابت الزبیری نے کہا اُنھون نے کہ بیٹھے معاویہ رض منبر پر اور دعوت کی لوگون کو بیعت یزید کی طرف پس کلام کیا اُنسے حسین ع بن علی ع اور ابن زبیر رض اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رض نے اور کلام اُنکا وہ تھا جو کاتب الحروف نے اوپر نقل کیا ہی اور پھر بھیجے اُنکے پاس معاویہ رض نے ایک لاکھ درم کہ شاید اُنکی طمع اُنکے اُس انکار کو توڑے پس عبدالرحمٰن رض نے اُنکو واپس کیا اور کہلا بھیجا کہ مین اپنے دین کو دنیا سے نہین بیچونگا اور چلے آئے مکہ مین اور وہین قبل تمام ہونے قصہ بیعت یزید کے انتقال کیا ابن عمر نے کہا کہ مرے وہ ناگاہ ایک مقام پر کہ جسکا نام حُبشی ہی جو مکہ سے دس میل ہی اور مکہ مین لاکر دفن کیے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ سوتے کے سوتے رہ گئے انتہی اور امام نووی نے بھی تہذیب الاسماء واللغات مین لکھا ہی کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی وفات حبشی مین جو ایک پہاڑ ہی مکہ سے چھ میل پر اور بعضے دس میل کہتے ہین ۵۳ سنہ ہجری مین ہوئی اور بعضے ۵۵ سنہ ہجری اور بعضے ۵۶ سنہ ہجری کہتے ہین اور اول صحیح ہی انکی وفات ناگاہ ہوئی اور وہ قصہ ایک لاکھ درم کے آنے اور انکے واپس کرنیکا بھی لکھا ہی انتہی اور نیز حضرت شیخ عبدالحق محدث رح نے رسالہ ماثبت بالسنہ مین اس قصہ استخلاف کو اسیطرح پر نقل کیا ہی جیسا مین نے تاریخ الخلفا سے اوپر نقل کیا ہی **فائدہ** حضرت شاہ ولی اللہ محدث رح ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین کہ عالم مین دو طریقے مسلوک ہین ایک انبیا علیہم السلام کا وہ یہ کہ نبوت مین توارث نہین حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سبط لاوی سے مبعوث ہوے اور حضرت یوشع سبط نبیا مین سے اور حضرت داؤد اور حضرت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلیمان سبط ہوداسے ہکذا وہکذا دوسرا طریقہ بادشاہون کا ہی جیسا تواریخ سلاطین سے بتواتر معلوم ہوا ہوگا جب
بادشاہ مرتا تھا تو اُسکی اولاد مین سے کوئی شخص تخت سلطنت پر بیٹھتا تھا اور جو کوئی غیر دعویدار ہوتا تو لوگ شاہزادے
کو وارث ملک جانکر اُس غیر سے لڑنیکو اُٹھ بیٹھتے اور اُسکو دفع کرتے اگر وہ غالب آتا تو سلطنت خاندان شاہی سے
جاتی رہتی تھی ورنہ نہین خلافت نبوت بھی دو احتمال رکھتی ہی ایک یہ کہ نبوت سے ملحق ہو اور توارث اسمین جاری
نہو دوسرے یہ کہ پادشاہی کیطرف راجع ہو اور بمقتضای طبیعت بشری اُسمین توارث جاری کرین اگر نبوت سے
ملاتے ہین تو ایسے شخص کو خلیفہ کرنا چاہیے جو تمام نبوت کے کامون کا کرنے والا ہو اور اگر من قبیل بادشاہی لیتے
ہین تو نفوس و طبائع اُنکے اقامت وارث کیطرف مَیل کرتے ہین جب ہمنے دیکھا کہ سب نے خلاف سنت مستمرہ
ملوک کے عمل کیا تو جانا کہ مراد اُنکی اقامت سنت صالحۂ انبیا ہوگی اسی نکتہ کیطرف عبدالرحمن ابن ابی بکرؓ نے اشارہ
فرمایا ہی قصہ استخلاف معاویہ مین اپنے بیٹے کو حیث قال سُنّۃ کِسْرای و قیصر لا سنۃ ابی بکر و عمر

رضی اللہ عنہما ۔۔	الا اے تحیات و سلامم بہ پیمبر	از ان بعد نثار شہ دیندار تو انکرد

وفات معاویہ رضی اللہ عنہ کی اور یزید مرید کا تخت پر بیٹھنا اور اپنی بیعت طلب کرنا

کامل ابن اثیر مین ہی کہ پہلی رجب اور بعضے کہتے ہین کہ پندرھوین اور بعضے بائیسوین رجب کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے
سنہ مین دمشق مین وفات پائی اُنکی عمر چھتر برس کی ہوئی اور بعضے کہتے ہین تہتر برس کی اور بعضے کہتے ہین
اٹھتر برس کی اور بعضے پچاسی برس کی یزید مستحق وعید حاکم شام ہوکر دارالخلافہ دمشق مین بیٹھا اور ولید بن
عتبہ بن ابی سفیان والی مدینہ کو خبر وفات معاویہؓ کی لکھی اور ایک رقعہ اس مضمون کا لکھا کہ اما بعد پس لے حسینؑ
اور عبداللہ ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے میری بیعت اور اُنکو بیعت لیے بغیر مت چھوڑ والسلام جب ولید کو معاویہؓ کی
وفات کی خبر پہونچی اور وہ رقیمۂ شقاوت ضمیمہ ملا تو اُسنے مروان کو بلاکر یہ حال کہا اور خط دکھایا اور راے پوچھی
کہ کیا کرنا چاہیے اُسنے کہا میری راے یہ ہی کہ ان لوگون کو ابھی بلاکر بیعت طلب کر اگر کرلین تو بہتر ہی ورنہ انکی
گردنین مار قبل اسکے کہ اُنکو معاویہؓ کے انتقال کی خبر ہو ورنہ ہر شخص اُنمین سے ایک ایک سمت جاکر خلیفہ بن بیٹھیگا
اور اظہار خلاف کریگا الا ابن عمرؓ کہ وہ لڑنے والے آدمی نہین ہین اور نہ اُنکو امارت کی خواہش ہی پس ولید
نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان کو حضرت امام اور حضرت ابن زبیر کے بلانے کو بھیجا وہ اُنکے پاس ایسے وقت
پہونچا جو اُنکی ملاقات کا وقت لوگون سے نہ تھا اُسوقت یہ دونون صاحب مسجد مین تشریف رکھتے تھے عبداللہ
نے جاکر کہا کہ آپ کو امیر بلاتے ہین اُنھون نے فرمایا کہ تو چل ہم ابھی آتے ہین ابن زبیر نے حضرت امام سے
کہا کہ اسوقت ولید کے بلانے کا معلوم نہین کیا سبب ہے آپ نے فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ امیر معاویہ کے
انتقال کی خبر آئی ہی لہذا ولید چاہتا ہی کہ ہمکو بلاکر ہم سے بیعت لے لے تب لوگون سے یہ خبر ظاہر کرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن زبیر نے کہا کہ میرے خیال مین بھی ایسا ہی آتا ہی اگر واقعی ایسا ہی تو آپ کیا کیجیے گا آپ نے فرمایا کہ مین اپنے
جوانون کو ابھی جمع کرتا ہون اور اُنکو ساتھ لیجا کر ولید سے ملتا ہون حضرت ابن زبیر کہنے لگے ایسا نہ ہو کہ ولید
کچھ اور سمجھے آپ نے فرمایا نہین ایسا نہ ہوگا مین تنہا اُس سے ملونگا اور لوگون کو دروازہ پر بٹھلا جاؤنگا
چنانچہ آپ اِسطرح تنہا ولید کے پاس تشریف لے گئے ساتھیون کو دروازہ پر ٹھیرا کر فرما دیا کہ مین اکیلا
جاتا ہون جب مین تمکو بلاؤن یا میری آواز بلند سُنو تو سب کے سب دوڑ پڑو ورنہ مین ابھی پھر آتا ہون
تم یہین ٹھیرو آپ نے جا کر سلام علیک کیا اور فرمایا کہ میل بہتر ہی جُدائی سے اور صلح بہتر ہی لڑائی سے
مروان بھی اُسوقت وہان بیٹھا تھا آپ نے فرمایا کہ اب وہ وقت آگیا کہ تم دونون اکٹھا ہوئے اللہ تم دونون
مین صلح ہی رکھے یہ فرما کر بیٹھ گئے اور ولید نے آپ کو خط دکھایا اور خبر سنائی اور بیعت طلب کی آپ نے
انا للہ پڑھی اور فرمایا کہ بیعت تو مین اکیلا چھپا کر نہ کرونگا تو نکل اور لوگون کو بیعت کی دعوت کر اُن کے
ساتھ ہمکو بھی دعوت کر تو البتہ ایک بات ہوگی اور جو کچھ ہونا ہی ہوگا ولید نے کہا بہتر آپ تشریف لیجائیے
مروان نے کہا کہ اگر تو انکو اسوقت چھوڑے دیتا ہی اور انسے بیعت نہین لیتا ہی تو پھر انپر بغیر کثرت سے کشت و خون
کیے ہوے قدرت نپائے گا مناسب ہی کہ انکو قید کر اور بجبر بیعت لے اور اگر نہ کرین تو گردن مار حضرت نے
غصہ مین آکر فرمایا اے ابن الزرقاء تو مجھے قتل کرے گا قسم اللہ کی تو جھوٹا ہی یہ کہکر آپ اپنے گھر اُٹھکے
چلے آئے مروان نے ولید سے کہا تو نے میرا کہنا نہ مانا دیکھو اب یہ نہ ملین گے ولید نے کہا اے مروان
اگر مجھکو ہفت اقلیم کی سلطنت کوئی دے تو بھی امام حسین علیہ السلام سے مین بے ادبی نہ کرونگا اور اُنکا خون اپنی
گردن پر نہ لونگا پھر ولید نے ابن عمر رضی کو بیعت کے لیے بلا بھیجا اُنھون نے فرمایا کہ جب اور لوگ بیعت کرین گے تو
مین بھی کرلونگا لوگون نے انکو چھوڑ دیا پھر ابن زبیر بلائے گئے اُنھون نے کہلا بھیجا کہ مین ابھی آتا ہون اور
گھر جاکر چھپ رہے پھر ولید نے بلایا پھر حیلہ کر دیا آخر اُسنے اپنے غلامونکو بھیجا اُنھون نے آکر سخت و سُست کہا اور
کہا امیر کے پاس چلو ورنہ ہم تمھین مار ڈالین گے اُنھون نے کہا مین معذور ہون جلد ابھی نہین چل سکتا ہون
مین امیر سے عذر کرلے بھیجتا ہون چنانچہ جعفر بن زبیر اپنے بھائی کو بھیجا اُنھون نے جاکر کہا کہ اللہ تجپر رحم کرے
ابن زبیر کل تیرے پاس آوین گے آج اُنکو معاف رکھ اور اپنے لوگون کو بلوالے کہ وہ اُنھین زبردستی لانے پر مجبور
کرتے ہین چنانچہ ولید نے آدمی بھیجکر اپنے آدمیون کو بلا لیا اور ابن زبیر مع اپنے بھائی کے اُسی رات کو
بیت اللہ شریف روانہ ہوگئے دوسرے روز لوگ اُنکی تلاش کو آئے اور اُنکو نہ پاکر مثل اپنی بخت برگشتہ کے

ع [illegible] مروان [illegible]

[illegible] ابو العاص [illegible] عورت [illegible] واللہ اعلم [illegible] انتہی ۱۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واپس گئے پھر لوگ حضرت امام علیہ السلام کو بلانے گئے آپ نے فرمایا آج ٹھیر جاؤ کل جو کچھ ہوگا تم بھی دیکھوگے اور ہم بھی دیکھین گے آپ نے دیکھا کہ اب حفظ حرمت وجان ومال اُن سیہ کارون ور بدکردارون سے دشوار ہے لہذا آپ نے وطن پُر رنج ومحن سے کلفت ہجرت اختیار فرمائی **شعر**

واقف ہی مسافر کا دل اس رنج ومحن سے
دشمن کو بھی اللہ چھوڑائے نہ وطن سے

فائدہ یہ مروان ابن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف ہی اور اسکی ماں آمنہ بنت علقمہ بن صفوان بن امیہ تھی بنی کنانہ سے ۲ سنہ ہجری مین یہ پیدا ہوا اسکا باپ سال فتح مین مسلمان ہوا حضرت نے اسکو نکال دیا تو وہ طائف مین جاکر رہا تھا **معارف** ابن ابی قتیبہ مین ہی کہ سبب اُس کے نکالدینے کا یہ ہوا کہ حکم نے افشا سے سر نبوی کیا تھا لہذا حضرت نے اُسکو پھٹکار کر نکالدیا تو وہ قبیلہ وج مین جا رہا اور تا زمان حیات نبوی اور زمانہ خلافت شیخین مین وہ مردود ہی رہا پھر حضرت عثمان نے اپنے وقت مین اُسکو بلا لیا اور لاکھ درم دیئے اور حکم کے اکیس ۲۱ بیٹے اور آٹھ بیٹیان تھین اور مروان حضرت کے وقت مین آٹھ برس کا تھا انتہی **کامل** مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کو دیکھا کہ وہ عجیب چال سے چلا جاتا ہی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی کی نقل کر رہا ہی آپ نے فرمایا کہ تو ایسا ہی رہ چنانچہ مرتے وقت تک وہ ویسا ہی رہا اور مرا وہ خلافت حضرت عثمانؓ مین انتہی **تحفہ اثنا عشریہ** مین ہی کہ حکم کو حضرت نے بسبب اسکے کہ وہ منافقون سے ملتا تھا اور مسلمانون کے درمیان فتنہ انگیزیان کرتا تھا اور کفار کی مدد کرتا تھا نکلوا دیا تھا اور چونکہ بعد وفات حضرت کے اور زمانہ خلافت شیخین مین غلبہ اسلام اور زوال کفر وبطلان نفاق بخوبی ہوگیا اور قاعدہ اصولی ہی کہ حکم معلول کا بالعلۃ ہی جب علت جاتی رہتی ہی تو وہ حکم بھی جاتا رہتا ہی پس اس سے حکم اخراج کا بھی مرتفع ہوگیا اور شیخین اُسکے آنے کے جو روادار نہ ہوے تو اس لیے کہ ابھی اسکی نسبت احتمال فتنہ وفساد کا قائم تھا کیونکہ حکم بنی امیہ سے تھا اور شیخین تیم وعدی سے تو بنا بر عداوت جاہلیت کے اُنکو خیال رہا کہ ایسا نہ ہو کہ پھر رگ حمیت اُسکے جوش مین آجائے اور پھر مسلمانون مین وہ موشگافی دوانی کرنے لگے اور جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوے تو چونکہ حکم اُنکا برادر زادہ ہوتا تھا لہذا اُنکو اس دغدغہ سے خوف نہ رہا اور نڈر ہوکر اُسکو مدینے مین بلا لیا چنانچہ خود اُن سے لوگون نے اس بات کو پوچھا تھا اور آپ نے جواب شافی اُن لوگون کو دیا تھا وہ ساری تقریر اُنکے تحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم ہی اور آخر مین اُس تقریر کے لکھا ہی کہ یہ بھی ثابت ہوا ہی کہ حکم نے آخر عمر مین نفاق اور فساد سے توبہ کی تھی اور قوی اُسکے متساقط ہوگئے تھے اور خوف فتنہ اُس سے نہین رہا تھا تو اُسکا مدینہ مین لانا اس حالت مین ایسا ہوا جیسے کوئی نظر ڈالے اُس عورت اجنبیہ پر جو زال فرتوت دیو شکل ہوگئی ہو کہ یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہرگز محل طعن نہین انتہیٰ بقدر الضرورۃ اور نیز اُسی تحفہ مین لکھا ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے
کا نکاح حارث بن الحکم کی بیٹی سے کیا اور اپنے ذاتی مال مین سے ایک لاکھ درم بر سم ساچق دیے اور اپنی
صاحبزادی ام ابان کا عقد کیا مروان بن الحکم سے اور اُنکے جہیز مین ایک لاکھ درم دیے انتہیٰ تفریح الاذکیا
مین ہی کہ جو کچھ واقعات اس مروان کے سبب سے واقع ہوئے وہ ظاہر ہین اول فساد سلام مین اسی کے وجود سے پڑا
یہی مردود قاتل طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہی سنہ ۴۱ ہجری مین معاویہ رضہ نے اسکو حاکم مدینہ مقرر کیا اسنے طلب بیعت خلافت
یزید مستحق وعید مین نہایت بیباکی سے کوشش کی انتہیٰ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ نکالا
بخاری اور نسائی اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین کہ مروان نے مدینہ مین خطبہ پڑھا حضرت معاویہ کی جانب سے
کہ اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین کو اُسکے بیٹے یزید کی رائے نیک دکھائی کہ وہ اُسکو خلیفہ کرتے ہین جیسا کہ خلیفہ ہوے
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور ایک روایت مین ہی کہ سنت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر خلیفہ کرتے ہین تب عبد الرحمن
بن ابی بکر نے کہا کہ یہ طریقہ ہرقل و کسریٰ کا ہی قسم خدا کی ابوبکر نے تو اپنی اولاد اور اعزا مین سے کسی کو خلیفہ
نہین کیا اور یہ فعل معاویہ رضہ کا محض بر بنائے جوش شفقت اور محبت پدری ہی یہ سنکر مروان بولا تم یہ کیون کہو گے
تم تو وہ ہو جسنے اپنے ماں باپ کو اُفٍّ لکما کہا عبد الرحمن نے کہا کیا تو لعین کا بیٹا نہین ہی تیرے باپ کو
رسول خدا نے لعنت نہین کی تھی حضرت عائشہ رضہ صدیقہ نے یہ مکالمہ سُنکر فرمایا کہ مروان جھوٹا ہی آیۃ لا تقل لھما
اُفٍّ عبد الرحمن کی شان مین نازل نہین ہوئی ہی بلکہ فلان بن فلان کے بارہ مین نازل ہوئی ہی مگر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باپ پر البتہ لعنت کی ہی جس حالت مین وہ اُسکے صلب مین تھا پس مروان کو
اللہ کی لعنت پہونچی ہی انتہیٰ حاکم نے مستدرک کے اندر کتاب الملاحم و الفتن مین روایت کی ہی کہ عبد الرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب کسی کے لڑکا پیدا ہوتا تھا تو اُسکے دیکھنے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لیجاتے تھے اور دعا فرماتے تھے جب مروان ابن الحکم کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا ھذا الوزغ ابن الوزغ الملعون
ابن الملعون مین کہتا ہون اس روایت کو شیخ ابن حجر مکی نے بھی شرح قصیدۂ ہمزیہ مین نقل کیا ہی انتہیٰ اور حاکم
نے عمرو بن مرہ جہنی سے روایت کی ہی کہ حکم بن ابی العاص نے اجازت حاضر ہونے کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
چاہی آپ نے فرمایا اذن دیدو اُس کو لعنۃ اللہ علیہ وعلی من یخرج من صلبہ الا المومنین
منھم وقلیل ما ھم یشرفون فی الدنیا ویوضعون فی الآخرۃ وما لھم فی الآخرۃ من خلاق انتہی
کامل مین ہی کہ بہت سی خبرین لعن حکم کی اور اُسکی جو اُسکے صلب سے نکلے گا حافظ نے روایت کی ہین اور اُن کی

[illegible] یعنی مروان ملعون کا بیٹا [illegible] ملعون ہے [illegible] سواے [illegible] تھوڑے [illegible]

رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] لعین [illegible] آخرۃ مین [illegible] اور ان [illegible] جاتے ہین [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سندون مین کلام ہی انتہی ابن عبدالبر نے استیعاب مین کہا کہ حضرت صدیقہ سے بطرق متعددہ جنکو روایت کیا ہی ابن ابی حثیمہ وغیرہ نے مروی ہی کہ اُنھون نے مروان سے کہا جب اُسنے اُنکے بھائی کو کہا جو کچھ کہا کہ اے مروان مین گواہی دیتی ہون اس بات کی کہ حضرت نے لعنت فرمائی ہی تیرے باپ پر جس حالت مین کہ تو اُسکی پشت مین تھا اور روایت کی عبدالوارث بن سفیان نے قاسم بن اصبغ سے اُسنے احمد بن زہیر سے اُسنے موسیٰ بن اسمٰعیل سے اُسنے عبدالواحد بن زیاد سے اُسنے عثمان بن حکم سے اُسنے شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اُسنے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا اُنھون نے کہ فرمایا حضرت نے داخل ہوگا تمپر ایک مرد لعین کہا عبداللہ نے کہ مین مستعد کرتا تھا عمرو کو کہ اپنے کپڑے پہنے اور حضرت کے سامنے جائے اور اول داخل ہونے والون مین سے یہی ہو پس داخل ہوا حکم بن العاص انتہی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب جواب سوال خامس سورۂ عشرہ مین فرماتے ہین کہ مروان کو بد کہنا اور اُس سے بدل بیزار ہونا اُن سلوکون کے سبب جو اُسنے حسنین علیہما السلام اور اور اہل بیت سے کیے اور اس سبب سے کہ وہ اُنکی عداوت اپنے دل مین مستقر رکھتا تھا لوازم سنیت اور محبت اہل بیت سے ہی جو مجملہ فرائض ایمانی ہی انتہی مروان نے بعد معاویہ بن یزید کے شہر جابیہ کے لوگون سے بیعت لی اور شام مین آیا وہان کے لوگون کو بھی اپنا مطیع کیا پھر مصر مین گیا وہان والون نے بھی بعد محاربۂ شدید کے بیعت کی ابن حجر تقریب التہذیب مین لکھتے ہین کہ یہ متولی خلافت کا ہوا آخر سنہ ۶۴ ہجری مین اور مرا رمضان سنہ ۶۵ مین اور ترسٹھ (۶۳) یا اکسٹھ (۶۱) برس کا اسکا سن ہوا اور مسامرات مین بھی اسی کے قریب قریب ہی کامل مین اسکی موت کا سبب یہ لکھا ہی کہ معاویہ بن یزید نے چونکہ اپنی جگہ پر کسیکو خلیفہ نہین کیا تو حسان بن بحدل نے چاہا کہ امر خلافت خالد بن یزید کو ہو لیکن وہ صغیر السن تھا اس لیے حسان نے مروان سے بیعت کی اور اہل شام نے بھی اور مروان سے کہا گیا تو خالد کی مان بنت ابی ہاشم بن عتبہ سے نکاح کر تاکہ اُسکی شان گھٹے اور خالد خلافت کا طالب نہو اُس نے اسی گھات سے اُس سے نکاح کر لیا ایکدن خالد مروان کے پاس آیا اور دیکھا کہ اُسکے پاس ایک جماعت بیٹھی ہی اور وہ ٹہل رہا ہی اُسنے کہا اللہ کی قسم تو احمق ہی خالد بولا کہ اے نالائق تو مجھے یہ کہکر شام کے لوگون کی نگاہون سے گرایا چاہتا ہی یہ کہکر پلٹ آیا اور اپنی مان سے حال بیان کیا اُسنے کہا کہ یہ حال اور کسی سے نہ کہیو اُس سے سمجھ لونگی اُسنے ایکروز مروان کو اپنے یہان سوتے مین مار ڈالا عبدالملک نے چاہا کہ مین ام خالد کو مار ڈالون مگر لوگون نے کہا کہ یہ نکرو ورنہ مشہور ہو جائیگا کہ عورت نے تمھارے باپ کو مار ڈالا وہ اس ارادہ سے باز رہا انتہی اخبار الدول مین ہی کہ مروان کے جنازے کی نماز عبدالملک نے پڑھی اور شہر دمشق مین بیرون دروازہ جابیہ وہ مدفون ہوا اور روایت ہی کہ ایک مرتبہ مروان نے خواب دیکھا کہ اُسنے چار بار محراب مسجد نبوی مین پیشاب کیا ابن سیرین نے یہ خواب سنکر فرمایا کہ اگر تیرا خواب سچ ہی تو چار شخص تیری اولاد سے تیرے بعد خلافت کرینگے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ ولید اور سلیمان اور ہشام اور یزید نے خلافت کی

روانہ ہونا حضرت امام علیہ السلام کا مکہ معظمہ کی طرف

آپ چوتھی تاریخ شعبان جمعہ کے دن اور بقول بعضے چھبیسوین رجب شب یکشنبہ سنہ ۶۰ ہجری مین مع اہل و عیال مکہ کو روانہ ہوے شارع عام پر تشریف لے چلے اور سر گردانی حضرت موسیٰ کی یاد کر کے فرماتے تھے فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ[۱] آپ کے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل نے کہا کہ اگر شارع عام چھوڑ کر اُدھر سے چلین جدھر سے عبد اللہ بن زبیر گئے تو بہتر ہوگا کیونکہ پیچھے سے اگر تعاقب کو لوگ آتے ہون گے تو وہ اسی سیدھے راستہ پر آئین گے پھر اگر ہم کو پا جائین گے تو سخت دشواری پڑیگی آپ نے فرمایا شارع عام ہی راستہ روشن ہی سیدھے اسی راستہ سے چلنا چاہیے مکانات مکہ معظمہ دیکھتے ہوے غرض اُسی راستہ سے تشریف لے چلے کئی کوس نکل گئے ہونگے کہ عبد اللہ بن مطیع عدوی ملے اُنھون نے عرض کیا کہ آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین اور کیا ارادہ ہی فرمایا ظالمون نے مدینے مین رہنے نہ دیا مجبوراً آوارگی وطن اختیار کی اور بمقتضای مضمون وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا[۲] اب تو کعبہ کو جاتا ہون وہان امن مین رہونگا عبد اللہ بن مطیع نے عرض کیا کہ نہایت مناسب ہی آپ مکہ ہی مین رہین اور کوفیون کے قول و فعل پر اعتماد نہ فرمائین کہ آپ سید سرورِ عالم اور فخر اولاد آدم ہین مکہ والے سب آپ کے سوا کسیکی اطاعت اور فرمان برداری نہ کرینگے نہ کوفیون کے قول کا اعتبار ہی نہ فعل کا آپ کے والد ماجد کو اُنھین لوگون نے شہید کیا اور آپ کے برادر امام حسنؑ کے ساتھ اُنھین نے دغا کی ہی اور اور جو کچھ کیا ہی وہ سب آپ کو معلوم ہی اور یقیناً کوفہ والے آپ کو کمال خلوص اور خصوصیت کے ساتھ بلائین گے اگر کہین آپ تشریف لے گئے تو دیکھیے گا سب الگ ہو جائین گے کیونکہ بیوفائی اور بے مروتی اُنکی خمیر مین ہی حضرت نے اُنکے حق مین دعای خیر فرمائی اور روانہ ہوے **فائدہ** عبد اللہ بن مطیع بن الاسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن کعب بن لوی بن غالب قرشی عدوی مدنی یہی صواب ہی انکے نسب مین یہ مردانِ قریش سے تھے شجاعت وغیرہ مین جب اہل حرّہ کو شکست ہوئی تو عبد اللہ بن حنظلہ مارے گئے اور عبد اللہ بن مطیع بھاگے اور بچ گئے پھر عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ ہو کر اُنکی طرف سے لڑے اور مارے گئے اور اُنکا سر عبد اللہ بن زبیر کے سر کے ساتھ اُٹھایا گیا یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہین کہ مجھے یاد ہی کہ مین نے تین سر دیکھے تھے جو مدینہ مین آئے تھے وہ ابن زبیر اور ابن مطیع اور ابن صفوان کے سر تھے نکالا اِسکو بخاری نے اپنی تاریخ مین اور علی ابن المدینی نے ابن عیینہ سے کہا علی نے کہ یہ سب ایک ہی دن مارے گئے ہین کہتا ہون کہ یہ اول سنہ ۷۴ ہجری مین ہوا کذا فی الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ للحافظ ابن حجر العسقلانی اور ابن قتیبہ

[۱] پس نکلا وہان سے ڈرتا ہوا راہ دیکھتا بولا اے رب بچا لے مجھ کو اس قوم بے انصاف سے ۱۲
[۲] یعنی اور جو شخص اس مین داخل ہوا وہ بے ڈر ہو گیا ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتا ہے کہ ابن مطیع زخمی ہو کر بھاگے اور زخم ہی سے مکہ مین انتقال کیا انپر نماز پڑھی حجاج نے اور کہا اے اللہ یہ تیرا دشمن ابن مطیع ہے یہ دوستدار تیرے دشمنون کا ہے اور دشمن تیرے دوستون کا تو اسکی قبر آگ سے بھر دے انتہی الغرض حضرت امام حسین علیہ السلام جس منزل کو اپنے فیض ورود مسعود سے متبرک فرماتے جوق جوق لوگ پروانہ صفت اُس شمع بزم امامت کی گرد ہوتے اور قدمبوس ہو کر حالت وجد و ذوق مین کہتے **شعر**

آمدی و آمدنت بس خوشی ست | دیدنِ روی تو عجب دلکشی ست

اہل مکہ کیا جوان اور کیا بوڑھے اور کیا بچے سب خبر خیر مقدم سُنکر باہم شاد ہوتے تھے اور ایک دوسرے سے کہتے تھے **اشعار**

جنسے روشن ہے مدینہ وہ قمر آتے ہین | جنکا معدن ہے نجف لو وہ گہر آتے ہین | مرحبا سرور عالم کے پسر آتے ہین
سیدہ فاطمہ کے لختِ جگر آتے ہین | نخل لبستان نبوت کے ثمر آتے ہین | جنکا گھر عرش پہ ہے وہ مرے گھر آتے ہین
واہ قسمت کہ چراغ حرمین آتے ہین | اے مسلمانو مبارک کہ حسین آتے ہین

بعد طے منازل جب آپ مکہ معظمہ کے قریب پہونچے اور اُسکے پہاڑ نظر آنے لگے تو یہ فرمایا وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ وہان والون نے نہایت تعظیم سے آپ کا استقبال کیا اور بکمال خوشی عرض کیا **اشعار**

دولتِ وصل تو دائم ز خدا می جستیم | کعبۂ کوی تو از راہِ صفا می جستیم | ہر سحرگاہ با خلاص تمام از سر صدق
دست بر داشتہ بودیم و ترا می جستیم | طاق ابروی تو کان قبلۂ مشتاقان ست | گاہ و بیگاہ بمحراب دعا می جستیم

بیان ورود فیض آمود حضرت امام حسینؑ کا حرم محترم مین

جب آپ حرم محترم مین داخل ہوئے تو اہل مکہ نے نہایت تکریم سے اُتارا علّامہ ابو اسحاق اسفرائینی رسالہ نور العین فی مشہد الحسین مین لکھتے ہین کہ مکہ کے استقبال کرنے والون مین سب سے مقدم عبد اللہ بن زبیر تھے جو اُس زمانہ مین مکہ مین سب کے مقتدی تھے اور حضرت امام علیہ السلام کے رضاعی بھائی بھی تھے جب رات کو حضرت داخل حرم ہوے تو اُنھون نے آپکو اور آپ کے اہل بیت کو اپنے گھر اُتارا اور بڑی بھاری دعوت کی اور آپ کے ساتھ کُل مکہ والون کو مدعو کیا حضرت امام علیہ السلام بعد فراغت طعام عبد اللہ بن زبیر سے باتین کرنے لگے اور جو جو تقصیرین کہ یزید پلید نے آپ کے حقوق مین کین اور جو جو اُسکے دم اور دعوے تھے اور جو کچھ لکھا تھا وہ سب سنایا عبد اللہ بن زبیر نے کہا اے ابا عبد اللہ آپ اب ہمارے خلیفہ ہین ہم سب آپ کے یار و مددگار ہین کیونکہ خلافت تو تمھارے ہی باپ و رتانا کی ہے تمھین سب سے اولی ہو یزید کیا کریگا اگر لڑیگا تو ہم لڑین گے آپ نے فرمایا قسم ہے اپنے جد کی خاک پاک کی کہ مین خلافت نہین چاہتا ہون مین تنا چاہتا ہون کہ یہین مکہ مین اپنے گھر لڑکون بالون سمیت رہون ایکروز اگر پیٹ بھر کھاؤن تو ایک روز بھوکا رہون یون ہی عمر بسر کردن عبد اللہ بن زبیر نے کہا یا ابا عبد اللہ یا ابن بنت رسول اللہ ہرگز یہ بات ہونے کی نہین کہ آپ اس حالت مین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صبر کرین آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی آرام سے گذرے گی سارے اقربا اور بنی ہاشم آپسے راحت پاوینگی پہلے آپ اور آپ کے اہل بیت کھا پی لینگے تب ہم لوگ کھائینگے ہم سب آپ کے فرمانبردار رہین آپ خوشی سے بے کھٹکے رہین آپ نے اُنکو دعاے خیر دی اور تھوڑے دنون عبد اللہ بن زبیر کے مہمان رہکر اپنے گھر تشریف لے گئے اور وہین اقامت فرمائی عبد اللہ بن زبیر اور تمام اہل مکہ آپکی خدمت مین لونڈی غلام کی طرح حاضر رہتے اور ہر طرح سے خدمت گذاری سے پیش آتے یزید پلید کو جب خبر پونہچی کہ حضرت بھی مکہ تشریف لے گئے تو اُسنے ولید کو مدینہ سے معزول کیا اور اسدق کو اُسکی جگہ پر حاکم مقرر کیا اور حاکم مکہ معظمہ یزید بن یحیی بن حکم بن صفوان کو بھی موقوف کیا اور اُسکی جگہ پر ابن سعد بن عاص کو مقرر کیا مگر وہ بسبب عمل و دخل عبد اللہ بن زبیر بھاگ گیا کیونکہ عبد اللہ نے مکہ مین آتے ہی باتفاق اہل مکہ اپنی حکومت جمالی تھی ہر چند امام علیہ السلام نے اُنکو اس سے منع فرمایا تھا القصہ یزید نے حاکم مدینہ کو پروانہ اس مضمون کا بھیجا کہ وہ واسطے قلع اور قمع ابن زبیر کے فوج کثیر حرم کی طرف بھیجے اُسنے عمر بن زبیر برادر اخیافی عبد اللہ بن زبیر کو کہ آپسمین دونونکی صفائی نہ تھی امیر کیا ہر چند لوگون نے عمر سے کہا کہ دو سبب سے تمکو اس امارت کا قبول کرنا زیبا نہین اول تو حرم شریف مین جنگ وجدال منع ہے دوسرے ابن زبیر تمھارے بھائی ہین مگر اصل یہ ہے کہ طمع تو بُری چیز ہے اسکے پنجہ سے آدمی کہان چھوٹتا ہے اُنھون نے بطمع مال نہ مانا آل پر کچھ غور ہی نہ کیا بیت اللہ شریف روانہ ہوے اور چاندی کا ایک طوق بنوا کر ساتھ لیا کہ جب ابن زبیر کو گرفتار کرونگا تو یہ طوق اُنکے گلے مین ڈالکر یزید مُرید کے پاس بھیجونگا بالآخر قریب بیت اللہ پونہچکر آدھی فوج انیس بن عمر اسلمی کے ساتھ کی کہ ایک طرف کا ناکہ وہ روکے اور دوسرا ناکہ اپنی متعلق رکھا اور بھائی سے کہلا بھیجا کہ حرم شریف سے باہر نکلو اور یہ طوق اپنے گلے مین ڈالکر یزید کے پاس حاضر ہو کہ تمھارا قصور معاف ہو جائے عبد اللہ بن زبیر نے اُدھر جواب درشت کہلا بھیجا اور اِدھر انیس بن عمر اسلمی کے مقابلہ کو گئے جاتے ہی اُسکو شکست فاش دی انیس مارا گیا پھر مصعب بن زبیر اپنے بھائی کو عمر بن زبیر کے مقابلہ مین بھیجا وہ غالب رہے اور عمر بھاگے اور اپنے بھائی عبیدہ بن زبیر کے گھر جا چھپے عبد اللہ بن زبیر نے علبیدہ کو گرفتار کر اسکے اسقدر کوڑے لگائے کہ وہ مر گئے دیکھیے بُری صحبت کا انجام بھی بُرا ہوتا ہے اور بُرے کا ساتھی بھی بُرائی دیکھتا ہے پھر تو حکومت ابن زبیر کی مکہ مین بخوبی قائم ہو گئی

شعر

از حق بود صلوٰۃ و زیادت بود سلام	بر حضرت محمد و بر آل او مدام

نزول الابرار مین ہے کہ جب کوفہ مین معاویہ کے انتقال اور یزید کی خلافت اور اُس مرید کی بیعت سے امام دارین کے انکار اور حضرت کے مکہ مین تشریف لانے کی خبر پونہچی تو ایک جماعت ہوا خوان حضرت مرتضوی کی سلیمان بن خالد خزاعی کے گھر مین جمع ہوئی سلیمان نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور اُسمین بیان کیا کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ای لوگو یزید اپنے باپ کا خلیفہ ہوا ہی اور حضرت امام نے اُسکی بیعت منظور نہین کی مجبور ہو کر مکہ مین اقامت فرمائی ہی تم اُنکی اور اُنکے باپ کے دوستدار ہو اب اُنکی مدد کرو اور سب اتفاق کر کے اُنکی خدمت مین عرضیان بھیجو اور اُنکو اپنے ارادۂ بیعت اور اطاعت سے مطلع کرو سب نے کہا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ہمکو جان تک سے بھی اُنکی کام مین دریغ نہین اسپر وعدہ ہای موثق ہوے بعد ازان متفق ہو کر سب اہل کوفہ نے قریب ڈیڑھ سو خطوط کے پے درپے آپ کے حضور مین بھیجے اور بڑی الحاح وزاری سے آپکو طلب کیا نامہ آخری جو ایک شخص معتبر کی معرفت بھیجا تھا اُسکا مضمون یہ تھا

نظم

ای بدرت ملک و ملک ملتجی — آہ زبیتابی و از بیکسی
وز ہمہ سوی تو حالم زبون — شاہد زخم جگرم اشک خون
بلبل گلزار جمال توایم — مضطرب شوق وصال توایم
منتظر آنرا لب آمد نفس — ای ز تو فریاد و بفریاد رس
دیدہ ما جلوہ رویت ندید — چشم تریم آہ ز جور یزید
بیش تو ما سینہ فگار آمدیم — از تب غم زار و نزار آمدیم
بہر قرار دل مضطر بخیز — آب بہین آتش جانسوز ریز
والی ما جملہ ترا بندہ ایم — ہر چہ کنی حکم سر افگندہ ایم

ای مدنی برقع و مکی نقاب — ابن محمد شہ عالیجناب
ایکہ مرادست خدا دوستست — قلب بدست جان مست الست
داغ فراقت دل ما سوختہ — آتش غم روز و شب افروختہ
ابر کرم بحر ہدایت توئی — غوث زمان آیہ رحمت توئی
بخت دژم زد دغا باختہ — فوج ستم بر سر ما تاختہ
حیف کہ ظلم و ستم ناسزا — طرفہ شر و شور نمودہ بپا
ای شہ دین مرجع و ملجای ما — فرش رہت دیدہ و دلہای ما
ای تو کریم و کرم آئین تو — رکن رکین حرم شد از دین تو
خاک درت بر سر ما تاج باد — ہر شب عمرت شب معراج باد

اسیطرح ہر خط مین تملق اور چاپلوسی ہوتی تھی بالآخر حضرت نے لکھدیا کہ اب مجکو آنے مین تامل نہین انشاء اللہ تعالے جلد آتا ہون جب آپنے عزم بالجزم کوفہ کا فرمایا تو عبداللہ بن عباسؓ اور اجلۂ اصحابؓ جو مکہ مین تھے سب نے منع فرمایا کہ آپ کہان تشریف لیجائینگے اہل کوفہ کی بیوفائی ضرب المثل ہی اُنکے قول و فعل پر اعتماد نکرنا چاہیے آخر بعد رد و بدل بسیار اور قیل و قال بیشمار یہ قرار پایا کہ آپ کا جانا تو مصلحت نہین ہی ہان آپ کسی اپنے والی کو وہان روانہ فرمایئے وہ جا کر اُنکا حال دیکھے اور اُنکی کیفیت سے مطلع کرے چنانچہ آپنے اپنے چچیرے بھائی حضرت مسلم ابن عقیل کو اپنا نائب کر کے روانہ فرمایا اور کوفہ والون کو ایک خط لکھدیا کہ تمھارے مکرر خطوط میری طلب مین پہنچی میرا حال یہ ہی کہ مین حرم کعبہ مین اِس غرض سے آیا ہون کہ باقی زندگانی یہین طاعت و عبادت مین بسر کرون اور اللہ اللہ کرتا ہوا اُسکی جوار مین پہنچون اب تم شکایتین یزید کے ظلمون کی کرتے ہو اور مجکو بلاتے ہو سو مین قریب تر آونگا بالفعل مین اپنے بھائی مسلم کو تمھارے پاس روانہ کرتا ہون کہ وہ وہان میری قائم مقام رہین اور تم لوگون کی حالات اور گفتگو سے مجھے مطلع کرتے رہین اور تمکو کتاب اللہ پر چلائین مسجد کوفہ مین تمھین نماز پڑھائین تم اُنسے بیعت کرو اور اُنسے مُنہ نہ موڑو کہ امام عالم و عادل اور کتاب اللہ پر چلانے والے کی اطاعت ضرور ہی توریت مین ہی کہ اتنا یہ بھی اُس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شقۂ فیض مرقعہ مین تھا کہ نعمان تمھارا حاکم ہی جب تک مین آؤن اور نعمان اکابر اہل کوفہ سے تھا اور صاحب لشکر اور مالدار کوفہ مین جو خلیفہ ہوتا وہ اُسکے حلقۂ اطاعت مین رہتا اور محب اہل بیت نبوی تھا غرض کوفیون کو اطاعت اور متابعت اور نصرت اور حمایت حضرت مسلم پر آپ نے تحریص و ترغیب فرمائی اور خط لکھکر حضرت مسلم کو دیا اور کوفہ کے جانیکا حکم فرمایا اب دیکھیے کوفہ والے کیا مہمان نوازی کرتے ہین حضرت مسلم نے اس ارشاد کو سنکر فرمایا **بیت**

تا بم سر ز فرمانت اگر تیغم زنی بر سرم
مرا عید آن زمان باشد کہ قربانت ہمیگردم
مین جان و دل سے بجا آوری ارشاد مین حاضر ہون

اور ساز و سامان سفر درست کیا **شعر**

ازحق بود صلوٰۃ و زامت بود سلام
بر حضرت محمدؐ و بر آل او مدام

روایت ہی کہ جب حضرت امام علیہ السلام نے حضرت مسلم کو رخصت فرمایا تو بہت روئے اور حضرت مسلم نے بھی بزبان حال الوداع پڑھکر سبکو بیحال کیا

غزل
وداعت میکنم جانان وداع آخرین از دل
زکویت میروم و زغصہ دارم قصۂ مشکل
ندارم طاقت دوری بنا رم تاب مہجوری
عجب در دیست در مان عجب کاریست بیحاصل
بود حاصل مرادِ من گرت بینم پئے دیدن
حیا ان بیز ہجوری بخون آغشتہ پادر گل

بیان روانگی حضرت مسلم کا کوفہ کی طرف

پھر حضرت مسلم اپنے بیٹون کے ساتھ با دل از غصہ خون شدہ و با چشم از اشکہای بہم چشمہ چیحون گشتہ اس جمال مبارک کو چھوڑ عافیت سے منہ موڑ مدینۂ منورہ کی راہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے روضۃ الصفا مین ہے کہ حضرت مسلم جب مدینۂ منورہ پونہچے تو مسجد نبوی مین اُترکر دو رکعت نماز پڑھی اور اعزا اور اقربا کو آدھی رات کو رخصت کیا یہ اخفا اسواسطے تھا کہ بنی اُمیہ مین سے کسیکو اسکی خبر نہو ورنہ یزید کو لکھین گے پھر خدا جانے کیا آفت آئیگی اور کیا مصیبت پڑیگی غرض حضرت مسلم با دیدۂ گریان اور با دل نالان در فراق اعزاے وطن سے زاد راہ لیے ہوے اپنے دونون صاحبزادون کو کہ صغیر السن تھے اور بغیر باپ کے رہ نہ سکتے تھے اور اور دو شخصونکو راہ بتانے کے واسطے قیس بن عیلان سے اپنے ساتھ لیکر شبا شب مدینہ کی راہ چھوڑ کوفہ کا راستہ لیا چند قدم گئے ہونگے کہ راہبر راہ بھولے کہین اور ہو رہے اندھیری رات کا سفر سناٹے کا عالم جہان بجز ذات خدا نہ کوئی یار اور نہ ہمدم چلتے چلتے ایسے راستہ پر پونہچے جہان پانی نہ تھا آخر اُن راہبرون نے راہ بتائی کہ اُدھر سے چلے جاؤ اور خود شدت تشنگی سے وہین خدا کے گھر کی راہ لی اُنکی زندگی یہین تک تھی حضرت مسلم ڈرے اور اِدھر اُدھر راستہ ٹاپنے لگے کہین پانی کا پتا نہ تھا عجب راہ خراب تھی کہ جہان آب تو در کنار سراب بھی نہین تھا بارے ایک مقام پر پونہچے جسکو مضیق کہتے ہین وہان پانی تھا پیا تھوڑی دیر ٹھیرے اور یہ سارا ماجرا امام ہر دو سرا کو لکھا آپنے اُنکو بہت تسکین لکھی اور نصیحت تحریر فرمائی **ابیات**

زیر ہر رنجیست گنجی معتبر
خار دیدی چشم بکشا گل نگر
ہر بلائی را عطائی در پی ست
ہر بلا کز دوست آید رحمت ست
ہر کدورت را صفائی در پی ست
وان بلا را بر دلم صد منت ست

یہ اضطراب حضرت مسلم کا محض آپکے درد جدائی کی بدولت تھا ورنہ اُنکی جان نثاری کی گریہ و زاری آجتک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساری عالم مین مشہور ہی القصہ بعد ان سب مصیبتون کے حضرت مسلم مع اپنے بیٹون کے کوفہ مین پونہچے اور مختار بن عبیدہ ثقفی کے گھر کی زمین اپنے قدوم میمنت لزوم سے رشک آسمان چارم بنائی جوق جوق اہل کوفہ نے حاضر ہوکر بیعت کی ایک روایت مین بارہ ہزار اور ایک روایت مین تیس ہزار اور ایک مین چالیس ہزار آدمی لکھے ہین کہ چند روز مین داخل بیعت اور اطاعت ہو گئے حضرت مسلم نے جب یہ ہجوم دیکھا اور لوگونکا اشتیاق حد سے بڑھا پایا تو حضرت امام حسین ع کے حضور مین اس مضمون کی عرضی لکھی کہ یا ابن رسول اللہ مین کوفہ مین پونہچا اور کوفیون نے اپنے عہد و پیمان کے موافق میرے ساتھ نہایت تعظیم اور تکریم سے پیش آکر مجکو ٹھیرایا اور تمام مراتب عقیدت بجالائے اتنے آدمی اسوقت تک حلقۂ اطاعت مین آچکے ہین آپ اسکو ملاحظہ فرماتے ہی فوراً تشریف لائین اُدھر تو یہ حال گذرا اب ادھر کا حال سنیئے **شعر**

از حق بود صلوٰۃ و زامت بود سلام	بر حضرت محمد و بر آل و مدام

تہذیب التہذیب مین لکھا ہی کہ ایک شخص یزید کے دوستون مین تھا عبد اللہ بن مسلم نام وہ نعمان بن بشیر امیر کوفہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کئی دن ہوے کہ مسلم بن عقیل کوفہ مین آئے اور حسین ع کی طرف سے بیعت لیتے ہین اب امام حسین ع کو چند دنون مین مکہ سے بلائین گے پس صلاح یہ ہی کہ اُنکو پکڑ کے یزید کے پاس بھیجیے نعمان کہ دوستدار اولاد پیغمبر تھا بولا ای عبد اللہ یہ لوگ جب تک مجھسے پوشیدہ رہین گے مین انکو اپنے پر ظاہر نکرونگا اور اگر مجھسے لڑینگے تو مین ہرگز نہ لڑونگا عبد اللہ نے باہر آکر یزید کو حضرت مسلم بن عقیل کے آنے کی خبر اور کوفیونکی بیعت کرنی اور حسین بن علی ع کی آمد آمد کی خبر اور ٹینکا حال اور نعمان سے جو کچھ باتین ہوئی تھین وہ سب لکھین اور یہ لکھا کہ اب کوئی دوسرا امیر مقرر کرنا مناسب ہی اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب سر الشہادتین مین فرماتی ہین کہ خط لکھنے والے مسلم بن یزید الحضرمی اور عمارہ بن الولید بن عقبہ تھے واللہ اعلم تاریخ ابی حاتم وغیرہ مین ہی کہ جب اِس حال کی خبر یزید شقی کو پونہچی تو وہ غصہ مین آیا اور متحیر ہوا کہ کیا کرنا چاہیے مولای معاویہ جسکو یزید نے پرورش کیا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سرجون رومی وزیر کو بلاکر کہا کہ حسین مکہ سے آتے ہین اگر کوفہ مین پونہچے تو جانیے کہ عراق ہاتھ سے گیا کچھ بنائے نہ بن پڑیگا اسکا انسداد کچھ پہلے سے کرنا چاہیے اُسنے کہا یہ کام سوائے عبید اللہ بن زیاد کے دوسرے سے نہین ہو سکتا ہی پس یزید نے نعمان کو معزول کیا اور اُسکی جگہ پر عبید اللہ بن زیاد کہ حاکم بصرہ کا تھا حکم بھیجا کہ جلد کوفہ مین پونہچکر مسلم بن عقیل اور اُنکے مبایعان کو مار ڈال اور حسین سے میری بیعت طلب کر اگر وہ بیعت کرلین تو بہتر ہی ورنہ اُنکو بھی مار **شعر**

از حق بود صلوٰۃ و زامت بود سلام	بر حضرت محمد و بر آل او مدام

جب نامۂ یزید مرید ابن زیاد کو پونہچا اُسنے اپنے بھائی عثمان کو اپنا قائم مقام

[illegible]

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بصرہ مین چھوڑ خود فی الفور عازم کوفہ ہوا یہانتک کہ قادسیہ مین پونچکر سپاہ کو وہان چھوڑا اور قریب سے
حجازیونکا لباس پہن عمامہ سر پر رکھ ایک اونٹ پر سوار ہوا اور چند آدمی ساتھ لیکر جس راستہ سے کہ حجاز کا قافلہ
آتا تھا روانہ ہوا اور اندھیری رات مین مغرب و عشا کے درمیان کوفہ مین پونچا اہل کوفہ کو مدت سے ہمہ تن چشم
انتظار ورود حضرت امام سید ابرار تھے غلطی مین پڑے سمجھے کہ حضرت امام عالیمقام ہین استقبال کیا اور مراسم
تحیت و سلام بجالائے اور مرحبا کہتے ہوے چلے ابن زیاد بدنہاد چپ چاپ سبکا سلام لیتا ہوا داخل دار الامارۃ
ہوا یہان بخوف فتنہ و فساد اسقدر مجمع کے نعمان بن بشیر نے دروازہ بند کرلیا اور کوٹھی پر چڑھکر کہنے لگا اے
ابن رسول اللہ یہان سے جائیے آپکو یہان آنا مناسب نہین لوگون نے نعمان کو گالیان دینا شروع کین اور چاہا کہ
دروازہ توڑ ڈالین نعمان نے کہا مین نہین چاہتا کہ حسین بن علیؑ میری کوٹھی پر مارے جائین ابن زیاد نے کہا
تجپر لعنت خدا کی دروازہ کھول لوگون نے اُسے پہچانا اور آہستہ آہستہ دار الامارۃ سے بھاگے ابن زیاد بدنہاد
اندر چلا گیا صبح کو ابن زیاد نے لوگون کو جمع کرکے اپنی حکومت کی سند دکھائی اور ڈرایا اور دھمکایا کہ خبردار کوئی
یزید کی مخالفت نکرے اپنا ہاتھ اپنے خون مین نہ بھرے اور بعضے رسائل معتبرہ مین ہے کہ اُس شقاوت نژاد نے
بعضی بیعت کرنیوالونکے گھر پھونک دیے اور بعضون کے گھر لوٹ لیے خیر کچھ ہی ہوا اب حضرت مسلم کی جماعت متفرق
ہوگئی کوفیون کی بیوفائی دیکھ حضرت مسلم اپنی تنہائی سے نہایت مضطرب ہوگئے حیران پریشان پھرتے ہوئے ہانی
ابن عروہ کے گھر آئے اور فرمایا کہ مین مسافر غریب الوطن مبتلاے رنج و محن ہون کوفیون نے مجکو کس اخلاص سے
بلایا تھا اور اب کیسا تنہا چھوڑ دیا ہے پریشان ہون کہان جاؤن کیا کرون جتنے اپنے تھے وہ بیگانے ہوگئے
جنھون نے ہاتھ پکڑے تھے وہ اب ہاتھ ہی نہین آتے کیا کرون چھوٹے بچونکا ساتھ ہے اور حال یہ ہے کہ مین تنہا ہون اور
رات ہے تھوڑی جگہ دو تو شب بھر یہان بسر کرون پھر دیکھون کیا پیش آئے ہانی نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ **شعر**

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

آپ وہین اُترے اب یہ ہوا کہ وہ لوگ
چھپ کر آتے اور مغلظ قسمین کھاجاتے کہ ہم بیعت نہ توڑینگے جب تک زندہ ہین آپ سے منہ نہ موڑینگے وفا کرینگے
دغا کبھی نہ کرینگے جامع التواریخ مین ہے کہ اہل کوفہ اس حالت مین بھی حضرت مسلم کے پاس پونچے اور اٹھارہ ہزار
سے زائد نے بیعت کی نور العین مین ہے کہ ہانی بن عروہ اکابر کوفہ سے تھا اور جسروز حضرت مسلم ہانی کے گھر تشریف
لائے تھے اُس روز وہ بیمار تھا آپ اُسکے پاس بیٹھکر سارا حال اپنا بیان کیا اور کہا کہ ابن زیاد مجھے مار ڈالنے کو بلاتا ہے ہانی نے کہا

زیاد پھر غصہ ہوا اور اُسکے خنجر مارا اور اُسکا سر کاٹ کر بلندی دار الامارۃ سے پھینکدیا باقی قصہ مذکور ہے مقتل حسینؑ مین اس سے غرض یہ ہے کہ ہانی نوے سے متجاوز تھا او

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ نہ ڈرین اطمینان سے رہین مین انشاء اللہ آپ کو بچالونگا حضرت مسلم نے کہا کیونکر ابن زیاد تو امیر ہی اور اُسکے
پاس لشکر ہی ہانی نے کہا کہ مجھسے اور ابن زیاد سے نہایت محبت اور صداقت ہی اور وہ جانتا ہی کہ مین بیمار ہون
مجھے دیکھنے ضرور آئیگا جب وہ آئیگا تو آپ تلوار لیکر چھپے رہیے گا مین اُسکو باتون مین لگاکر عمامہ سرسے اُتار کر
زمین پر رکھونگا اور پھر اُٹھاکر سر پر رکھ لونگا تم یہ دیکھکر نکل آنا اور پیچھے سے تلوار مارنا کہ ابن زیاد کا کام تمام
ہو جائے سارا جھگڑا ہی جائے نقل ہی کہ ابن زیاد نے دو دون کے بعد ہانی کو پوچھا کہ کیا سبب ہی جو کئی دن سے
وہ یہان نہین آیا لوگون نے بیان کیا کہ وہ بیمار ہی ابن زیاد نے کہا کہ اُسکی عیادت مجکو کرنا چاہیے یہ کہکر فی الفور
اُٹھکر سوار ہوا اور مع خدم وحشم ہانی کے گھر پونہچا اور اندر آنے کی اجازت چاہی ہانی نے اپنی عورت سے کہا کہ
مسلم کو تلوار ہاتھ مین دیکہین آڑ مین چھپا دے اُسنے حضرت کو تلوار دی اور پردہ کے اندر سطرح چھپایا کہ ابن زیاد
اور اُسکے ساتھیون مین سے کسی نے آپ کو نہ دیکھا پھر ابن زیاد کو گھر مین بلایا وہ اور اُسکے سب ساتھی اندر گھر کے آکے
ہانی سے باتین کرنے لگے اور اُسکا حال پوچھنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ہانی نے عمامہ سر سے اُتار کر زمین پر رکھدیا
اور پھر سر پر رکھ لیا اور یہ حرکت تین بار کی حضرت مسلم نہ نکلے تب چلّا چلّا کر باتین کرنے لگا کہ شاید اب حضرت مسلم
سُن لین اور پردہ کے باہر آکر ابن زیاد کا کام تمام کرین مگر آپ نہ نکلے ہانی نے دل مین کہا کیا کیجیے حضرت مسلم
کیا موقع کا نشانہ چوکتے ہین پھر چند اشعار بہ تکرار پڑھنے لگا ابن زیاد ابھی تک نہین سمجھا کہ یہ ہو کیا رہا ہی آخر جب اُسنے
تکرار اشعار خوانی ہانی کی سنی تو بولا کہ یہ کیا حال ہی ہانی نے کہا کہ تھوڑی دیر سے میرا یہی حال ہو گیا ہی پھر ابن زیاد
اُٹھا اور سوار ہو کر دار الامارۃ مین واپس آیا جب ابن زیاد چلا گیا اور حضرت مسلم پردہ سے باہر نکلے تو ہانی نے کہا
کیا کہون افسوس تم باہر کیون نہ آئے بہت چوکے یہ کیا کیا حضرت مسلم نے فرمایا مین نے تین بار قصد کیا پہلی بار تو میرے
ہاتھ کسی نے پکڑ لیے اور دوسری تیسری مرتبہ مین نے سنا کہ کوئی کہتا ہی یَا مُسْلِمُ لَا تَعْجَلْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ
اَجَلَہٗ ای مسلم مت نکل یہانتک کہ پہونچ جائے حکم اللہ کا اپنی مدت کو غرض حضرت مسلم ہانی کے گھر چھپے رہے جب
ابن زیاد کو باوصف تجسس بسیار حضرت مسلم کا پتا نہ ملا تو اُس بد نہاد نے معقل کو کہ اعیان کوفہ سے تھا اور جامع التواریخ
مین ہی کہ وہ ابن زیاد کا غلام تھا بہر تقدیر اُسکو بُلا کر تین ہزار دینار دیے اور کہا شہر مین جا مسلم کو ڈھونڈھ اور
شیعیان علی بن ابی طالب سے ملکر کہہ کہ مین دوستدار علی ہون جو تجھے مسلم کے آگے لیجائین تو تو دوستی اور ہواخواہی

---

۵ کامل مین ہی کہ جب ابن زیاد [illegible] بیمار ہوا اور ابن زیاد اسکو [illegible] عبد السلولی نے کہا کہ ابن [illegible] سرگشت [illegible] ابن زیاد آیا اور ہانی [illegible] شریک بن اعور [illegible] الشیع [illegible] ابن زیاد [illegible]

۶ مقاتل مین لکھا ہی کہ ابن زیاد [illegible] شیخ ابن حجر عسقلانی کے کلام سے بھی [illegible] مین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ابن زیاد نے غلام کو تین ہزار درہم دیے اور کہا [illegible] جا ڈھونڈھ [illegible] تین دن مر گیا [illegible] جنازہ کی نماز [illegible] حضرت مسلم [illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُنکے خاندان کی ظاہر کرنا اور کہنا یہ تین ہزار دینار لایا ہون اسکو آپ اپنے صرف مین لائین وہ لوگ جب تجکو مال نذر کرتی
دیکھین گے تو زیادہ تجپر اعتماد کرینگے اور یقین مانین گے تو اُس خاندان کا دوستدار ہی اُسکے بعد مجسے اگر حال کہدینا
چنانچہ معقل وہ دینار لیکر کوفہ کی گلی کوچون مین پھرنے لگا یہانتک کہ ایک مسجد مین جو ہانی کے پڑوس مین تھی گیا اور ایک
مردسے جو شیعیان حضرت علی سے تھا جسکا نام مسلم بن عوسجہ الاسدی تھا جاملا دیکھا کہ وہ نماز پڑھتا ہی جب وہ نماز سے
فارغ ہوا تو اُس سے کہنے لگا کہ مین ایک مرد شام کا رہنے والا ہون اور محب اہل بیت ہون میرے پاس تین ہزار دینار ہین
مین نے سنا ہی کہ کوئی شخص خاندان نبوت سے یہان آیا ہی اور لوگون سے فرزند رسول اللہ کی بیعت لیتا ہی مین نہین جانتا ہون کہ
وہ حضرت کہان ٹھیرے ہین اور ایسا گمان ہوتا ہی کہ تم اُنکے یارون سے ہو اور مرد ثقہ ہو اور اس حال سے بھی
واقف ہو اگر یہ خیال میرا صحیح ہی تو مہربانی کرکے مجھے اُن صاحب تک لیچلو کہ مین یہ مال اُنکے نذر کرون مسلم بن عوسجہ
نے کہا مین یہ کیا کہتا ہی آہستہ کہہ مین ایسی باتین سننا نہین چاہتا اور نہ میرا یہ کام ہی کسی نے بہکانیکو یہ جھوٹ
تمسے کہدیا ہی اُسنے کہا اے شیخ خفا نہو مجکو کسی نے تبلایا نہین ہی مین دل سے تمھارے پاس آیا ہون مجھے کیون
ٹالتے ہو مفت مین کس لیے حیران و پریشان پھراتے ہو اگر تمکو میری طرف سے اطمینان نہو تو پہلے مین تم ہی سے
بیعت کرتا ہون مسلم بن عوسجہ سمجھے کہ بھلا مسلمان بھی کہین جھوٹی باتین کرتے ہین اُسکو ہانی کے گھر لیے چلے گئے اور
حضرت مسلم کا سامنا کرادیا اور اُسکے حسن ارادت کی توثیق اسکی خود زبانی قسم غلیظ سے بیان کی اور اعتماد کرادیا حضرت مسلم نے اُسکی
بیعت لی وہ مال قبول فرماکر اُسکو خریدی لوازم حرب مین صرف کرنا شروع کیا معقل یہ سب دیکھتا رہا جب وہانسے رخصت ہوا تو آکے عبید اللہ بن
زیاد سے سارا حال دیکھا بھالا بیان کردیا **شعر** از حق بود صلوٰۃ و زامت بود سلام | بر حضرت محمد و بر آل او مدام

جب ابن زیاد کو بعد تحقیق حضرت مسلم کا حال معلوم ہوا تو اُسنے محمد بن اشعث اور اسماء بن خارجہ فزاری اور عمر
بن الحجاج الدیناری کو بلا کر کہا کہ ہانی سے مجکو کچھ پوچھنا ہی اُسکو بُلا لاؤ وہ سب گئے اور ہانی کو دیکھا کہ اپنے گھر کے
دروازے پر بیٹھا ہی کہا اے ہانی چلو تمکو امیر کسی کام کو بُلاتے ہین ہانی دل مین کھٹکا اور سمجھا کہ مجھے مارنے کو بُلاتا ہے
گھر مین گیا اور حضرت مسلم سے سارا حال کہا پھر غسل کرا و ہتھیار لگا قوم کو ساتھ لیکر دار الامارۃ مین آیا اور ابن زیاد کو
سلام کیا اُسنے کچھ جواب نہین دیا ہانی اس حرکت خلاف معمول کو دیکھکر متعجب ہوا اور تلوار ٹیکے ہوے تین گھڑی کھڑا رہا
ابن زیاد نے اُسکی طرف رُخ نہ کیا اتنے مین ایک شخص نے کہا اے امیر تو جانتا ہی کہ یہ شیخ اشراف مکہ سے ہی تو نہ اسکے سلام کا
جواب دیتا ہی اور نہ اُسکو بیٹھنے کا حکم دیتا ہی یہ کیا ہی ابن زیاد منہ پھیر کر تمسخر سے کہنے لگا کہ تونے مسلم بن عقیل کو گھر مین
ٹھیرایا ہی اور اُسکو اپنا ملجا و ماوا بنایا ہی اُسنے ہزارہا لوگ ہتھیار بند جمع کیے ہین اور تو جانتا ہی کہ مجھے اسکی خبر نہین مین سب
جانتا ہون ہانی نے کہا مین کچھ نہین جانتا کسی نے تجسے جھوٹ کہدیا ہی کہتے ہین کہ ابن زیاد نے معقل کو بلا کر ایک ایک
بات کی تصدیق کرادی ہانی نے دیکھا کہ یہ جاسوس ہی نکلا کہا مین نے حضرت مسلم کو آدمی بھیجکر نہین بلایا مین نے دیکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ آدھی رات کو ایک شخص مارا مارا حیران و پریشان پھرتا ہی اور پناہ مانگتا ہی مجھے خیال آیا کہ شرم کی بات ہی کہ مین
اُسے پناہ نہ دون اِس خیال سے مین نے اپنے گھر جگہ دیدی ابن زیاد نے کہا فوراً اُسے حاضر کر ہانی نے کہا یہ تو
مروت کے خلاف ہی کہ مہمان کو دشمن کے ہاتھ مین دیدون یہ مجھسے ممکن نہین ابن زیاد مارے غصہ کے لال ہو گیا
اور کہا لا ورنہ تیری گردن مارونگا ہانی نے کہا یہ کسکی مجال ہی ابن زیاد نے کہا کہ تو اپنے ساتھیون سے مجھے ڈراتا ہی
یہ کہکر اُسکے کوڑے مارے اور بعض کہتے ہین کہ ایک گھونسا سر پر ایسا مارا کہ ناک و رخسارین اُسکی زخمی ہوگئین اور اُنکو
اور اور روساے کوفہ کو قید کر دیا ہانی نے اسیری بھی حضرت مسلم پر اپنے تئین فدا کرنے ہی کی ٹھیرائی اور کچھ نہ کہا **شعر**

ما بہ سوداے علم روز یکہ می افراشتیم	بر سر کوے تو اول ماتم خود داشتیم

یہان خبر اُڑی کہ ہانی مار ڈالے گئے
یہ خبر سنتے ہی عمر بن الحجاج الدیناری نے چار ہزار سوار لیکر دار الامارۃ کو جا گھیرا اور چاہا کہ ابن زیاد کو مار ڈالین
ابن زیاد نے یہ سُنکر قاضی شریح[۱] سے کہا کہ تم جا کر قوم سے کہو کہ تمھارا سردار زندہ ہی مارا نہین گیا ہمنے اُسکو ایک
ضرورت سے روک رکھا ہی قاضی شریح نے یہ حال آکر قوم سے بیان کیا عمر بن الحجاج نے کہا اگر ہانی مارا نہین گیا
تو الحمد للہ اور یہ کہکر پلٹ آئے اور یہان جب ہانی کے گھر مین یہ خبر سُنکر رونا پیٹنا پڑا تو حضرت مسلم وہان سے نکل کھڑے
ہوے اور اِدھر اُدھر پھرنے لگے اور اپنے لیے کوئی امن تلاش کرنے لگے اور بعضے رسائل مین ہی کہ جب یہ خبر
اُڑی تو حضرت مسلم کی رگ ہاشمی نے جوش مارا دونون صاحبزادون محمد و ابراہیم کو قاضی شریح کے گھر بھیجا
اور خود تمام اتباع کو لیکر دار الامارۃ کو جا گھیرا ابن زیاد نے جب دیکھا کہ بڑی مصیبت پڑی لشکر آ پہنچا مکان گھر گیا
تب ناچار حکم دیا کہ روساے کوفہ کو قید خانہ سے نکالکر ان سب کو کوٹھی پر لیجاؤ تا کہ یہ اپنے اپنے اقارب کو سمجھائین کہ
مسلم کا ساتھ نہ دین اپنے گھرون کی راہ لین مین اُنکو خوش کرونگا زر و جاگیر دونگا ورنہ مفت مین مارے جائینگے
لڑکے بالے تباہ ہونگے چنانچہ اُن لوگون نے اپنی عادت قدیم کے موافق بیوفائی ظاہر کی اور سب بطمع مال و خوف
جان آہستہ آہستہ دس بیس آدمی کھسکنے لگے اور آپسمین کہنے لگے کہ واقعی ہمکو کیا پڑی ہی جو فتنہ انگیزی کرین جان
دین عزت و آبرو برباد کرین اور پھر دنیا ہماری آنکھون مین مقدم چیز ہی کچھ حاصل نہو یہ کہتے ہوے سب تتر بتر
ہو گئے نہ کچھ عہد و پیمان کا پاس رہا نہ خدا و رسول کا خوف و ہراس آفتاب غروب ہونے نہین پایا تھا کہ وہ اٹھارہ ہزار
سب لوگ رم بھاگے اور بعضے لکھتے ہین کہ پانسو رہ گئے تھے جب حضرت مسلم نے کوفہ کی مسجد مین مغرب کی نماز کا سلام پھیرا
تو باقی مین سے بھی ایک نتھا حضرت مسلم نے جب اپنے آپ کو تنہا دیکھا اور اُن کوفیون کی بیوفائی دیکھکر حیران و پریشان ہوے

[۱] شریح ابن حارث ابن قیس کندی کوفے کے قاضی ہین پیدا وارث اور اعلام اور تابعین اور اعلمنہ اس بالقضا سے ہین لوگون کو انکی تابعی ہونے مین بعض لوگون نے شک کیا ہی وفات مین اختلاف ہی بعض ۷۶ھ اور بعض ۷۸ھ کہتے ہین اور بعض ۸۰ھ اور بعض نے ۸۲ھ لکھی ہی اور شریح کندی سے تین مین باب کے

بن ہانی کوفی ہین اور ہانی انکو صحبت نبوی تھی اور یہ سب حضرت علی کے اصحاب سے تھے اور ایک ہی وقت مین مارے گئے انتہی ۱۲ منہ رح — بنت ابو امیہ کے اور — ابن حارث کندی کوفی قاضی ان کے — صامدی کوفی ہین اور — کہا ہے کہ شریح بن نعمان — من الاصحاح ہین

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو کہنے لگے استغفر اللہ یہ سب کیا ہوے کہان گئے گھوڑے پر سوار ہوکر کوفہ کی گلی کوچون پھرنے لگے محلہ محلہ
پھرتے تھے کہ یہان سے نکل جائین جس گلی اور دروازہ کیطرف جاتے تھے سپاہیان ابن زیاد کو پھرتے پاتے تھے تنہائی
اور بیکسی اُسپر پیاس کا وہ غلبہ کہ خدا کی پناہ یہان ابن زیاد کی منادی کہ جو کوئی مسلم کی خبر لائے یا اُنکا سر لائے وہ حکومت
کوفہ پائے حضرت مسلم نے گھوڑا چھوڑا ایک گلی کی راہ لی جب سڑک چھوٹی تو ایک مسجد ویران ملی ناچار اُسمین جا بیٹھے
تھکے ماندے اور شدت کے پیاسے حضرت امام کی درد مفارقت سے زار زار روتے تھے اور اپنے بیٹون کی
جدائی اور کوفیون کی بیوفائی پر بیتاب ہوتے اور فرماتے تھے کہ آہ تنہائی کا کوئی شریک نہین کس سے حال دل
کہیے اب کہانتک درد مفارقت سہیے **شعر** نہ قاصدی کہ سلامی بنزد یار برد | نہ محرمی کہ پیامی بآن یار برد
فتادہ ایم بشہر غریب یاری نیست | کہ قصہ ز غریبی بشہر یار برد | ایسا نہو کہ حضرت امام علیہ السلام یہانکا قصد فرمائین
اور میری طرح وہ بھی مصیبت اُٹھائین روایت ہی کہ جب رات ہوئی تو حضرت مسلم اُس مسجد سے نکل کر ایک طرف کو
چلے راہ مین قاضی شریح کے پاس سے لڑکون کو بھی لے لیا اور حال یہ تھا کہ مارے پیاس کے سانس پیٹ مین
نہ سماتی تھی بھوک کے مارے ہوش اُڑے جاتے تھے قدم آگے نہ بڑھتا تھا وہ دونون لڑکے بلبلا کر روتے
اور کھانا پانی مانگتے تھے سو وہ کہان آپ کلیجہ تھام کر زبانی تشفی دیتے چلتے تھے مگر دل سے پوچھیے کہ اُس
زبانی تسکین پر کیا حال ہوتا رہا ہوگا اور کیا کیا دل مین ملال گذرتا رہا ہوگا القصہ چلتے چلتے ایک بڑھیا کے
گھر پہونچے جسکو طوعہ کہتے تھے وہ عورت اپنے دروازہ پر کھڑی تھی اُسکو سلام کیا اور کہا ای مادر مہربان ہم بڑے
پیاسے ہین ایک چُلّو پانی پلاؤ اور کئی وقت کے یہ بچے بھوکے ہین انکو اگر ہوسکے تو کچھ کھلاؤ وہ پانی لے آئی
اُنھون نے بیٹھ کر پیا اُس عورت نے کہا اب کہان جاؤگے اور کون ہو حضرت مسلم نے فرمایا مین مسافر بے یار
و یاور ہون ساتھیون نے ساتھ چھوڑا اور دوستون نے منہ موڑا مین ایک مرد ہون خاندان اشراف سے اگر اپنے گھر مین
تھوڑی جگہ دو تو پڑ رہون اسکا اجر خدا و رسول سے تمکو ملیگا جو کچھ ملیگا مین تو مفلس مسافر ہون طوعہ نے کہا نام تو
فرمائیے آپنے بزبان حال فرمایا **شعر** نام نہ پوچھو مرا گمنام ہون | کام نہ دیکھو مرا ناکام ہون | طوعہ نے کہا
نام کیسے نہ پوچھون کہ آجکل یہان بلوائے عام ہی حضرت مسلم کی طلب مین کوفیون کا ازدحام ہی کسی مسافر کو
کوئی ڈر کے مارے ٹھیرنے نہین دیتا آپنے کہا میرا نام مسلم بن عقیل ہی کیا بتاؤن کہ یارون نے مجھے بلا کر کیسا دھوکا
دیا کیسی قسمین کھائین کیا کیا عہد و پیمان کیے افسوس فراسی ابن زیاد کی دھمکی اور دنیا کے لالچ مین ایسے پڑ گئے کہ
مجھے اکیلا چھوڑ چلے گئے اب کیا بتاؤن **شعر** نہ مونسی نہ شفیقی نہ ہمدمی دارم | حدیث دل بکہ گویم عجب غمی دارم | میرا یہ

[illegible]

[illegible] ۱۲ منہ رحمتہ اللہ علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حال ہی کہ ایک قدم راہ چلنا بھی مجکو محال ہی ننھے ننھے بچے ساتھ ہین پیرون مین انکے آبلے پڑے ہین بھوک
پیاس سے یہ بلکتے ہین اور ہم انکا مُنہ تکتے ہین کیا کرین کہ اسکے سوا کچھ نہین کر سکتے اُس عورت نے کہا مرحبا اہلاً و
سہلاً اور اپنے گھر مین لیگئی چراغ جلایا کھانا رکھا رات کو طوعہ کا بیٹا جو محمد بن اشعث کا حیلہ تھا آیا مان کو دیکھا
کہ گھر کے کام مین مصروف اور گریہ وزاری سے ماٴلوف ہی اسکا سبب پوچھا اُسنے کہا کہ آج حضرت مسلم بن عقیل
میرے گھر مین آئے ہین مجسے پناہ لی ہی اُنکی خدمت گذاری مین ہون کہ ثواب کا کام ہی وہ تھوڑی دیر چپ رہا
پھر بولا کہ کل ابن زیاد نے منادی کرادی ہی کہ جو مسلم کو پکڑ لائیگا یا اُنکا سر لائیگا وہ بہ کچھ انعام پائیگا اور جو کوئی اُنکو
اپنے گھر مین چھپائیگا وہ سُولی پائیگا اور اُسکا گھر بار لوٹ لیا جائیگا پھر طوعہ کے بیٹے نے یہ سارا حال آقا سے جا کہا
اُس شیطان نے خوشیمین جو کچھ سنا تھا ابن زیاد سے کہدیا وہ مردود خوش ہوا اور عمر بن حریث کوتوال کوفہ اور محمد
بن اشعث کو مع تین سو سپاہ روسیاہ کے طوعہ کے گھر بھیجا کہ حضرت مسلم کو پکڑ لائین اُنھون نے جا کر طوعہ کا گھر گھیرا
اور قصد کیا کہ حضرت مسلم کو گرفتار کرین حضرت مسلم صبح کی نماز پڑھ کر جا نماز ہی پر تھے کہ آواز گھورون کے سمون
کی اُنکے کان مین آئی شعر
الاف تحیات و سلامم بہ پیمبر	زان بعد نثار شہ دیندار توانگرد نور العین

مین ہی کہ جب حضرت مسلم نے گھوڑون کی ٹاپون کی آواز سُنی تو اُس عورت سے پوچھا کہ یہ کیسی آواز ہی اُسنے
کہا مین ایسا جانتی ہون کہ ابن زیاد کے لوگ آتے ہین آپ نے ایک لوٹا پانی اُس سے مانگ کر وضو کیا اور
دو رکعتین پڑھین اور ہتیار لگا کر اُٹھ کھڑے ہوے اُس عورت نے کہا کیا لڑنیکا ارادہ ہی فرمایا ذرا اُن لوگونکو
دیکھون ایسا نہو کہ وہ مجپر ٹوٹ پڑین میدان تنگ ہو جائے مجکو گھیر کر پکڑ لین قید کرکے ایک عورت کے گھر سے
لیجائین اور وہان لیجا کر قتل کرین وہ عورت رونے لگی اور کہنے لگی مین مر جاتی پر تمکو اکیلا نہ چھوڑتی حضرت مسلم نے
اُسے رخصت کیا اور دروازہ کے باہر نکل آئے پھر اُن سوارون کے سامنے ہوے اور للکار کر اُن سے لڑنا
شروع کیا اور ایسا لڑے کہ ڈیڑھ سو مبارز اُن مین سے قتل ہوے اور باقی بھاگے وہ عورت چھت پر سے یہ
شجاعت ہاشمی دیکھ رہی تھی محمد بن اشعث نے جب یہ حال دیکھا حیران و پریشان ہو کر ابن زیاد شقاوت بنیاد کے
پاس کہلا بھیجا کہ خدا کے لیے مدد کرو اور لشکر بھیج مسلم نے تو مار کر ٹکڑے اُڑا دیے ابن زیاد نے یہ سنتے ہی پیچتاب
کھایا اور کہلا بھیجا کہ ایک مرد سے اتنا ڈرتے ہو یہ کیا کرتے ہو ایسا تو کہین نہ دیکھا اور نہ سنا کہ ایک مرد سو کو مار جائے اور
پھر وہ ہاتھ نہ آئے تب ابن اشعث نے کہلا بھیجا کہ کوفی ہوتا تو اب تک بھی تھی یہ مرد ہی یا شیر ہمام لیر ضرغام ہی یا خدا کی تلوار
جسنے کہین جائے فرار ہی نہین تب اُس شقی نے پانسو سوار اور بھیجے اب یہ اور وہ ملکر اُس غریب الوطن آوارہ خانمان ہاشمی
خاندان والے پر آ پڑے آپنے للکارا اور اُنمین سے بھی بہتون کو مارا ان بے دینون نے جب یہ شجاعت دیکھی تو آگ
چھوڑنے لگے پتھر پھینکنے لگے یہان اللہ حافظ تھا کچھ پروا نہین تھی مرنا ہی کام تھا آخر کار ان مین سے بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پچاس رہ گئے اور باقی سب تلوار کے پانی مین بہ گئے دوزخ کی گھاٹ اُتر گئے ابن اشعث اور گھبرایا پھر اُس بدنہاد
کے پاس آدمی مدد مانگنے کو دوڑایا اُسنے آٹھ سو اور بھیجے اور کہلا بھیجا اگر یہی حال ہی تو اُس ایک سے تمھارا فتح پانا محال
ہی بہتر ہی کہ اُنکو دغا سے پکڑو اور وہ یہ ہی کہ پناہ دو اور دھوکے مین لاکر پکڑ لو ورنہ یہ تو ایک کو بھی جیتا نہ چھوڑیگا
سوار ابن اشعث کے پاس آیا دیکھا کہ پھر فوج کم رہ گئی تب خود ابن اشعث نے آکر حضرت مسلم سے کہا ناحق لڑتے ہو
مین تمکو امان دیتا ہون آپنے فرمایا ای خدا کے دشمنو تمکو پناہ کہان نہ یہان نہ وہان یہ فرمایا اور ایک وار ایسا کیا کہ
اُس وار مین پانسو کو دوزخ مین پہونچایا انتھی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب اُن اشقیا نے یہ حال دیکھا تو سوچے
کہ اب بغیر کچھ فریب کیے نہین بنتی آخر محمد بن اشعث اور کوتوال دونون مرد مکار فریب سے پیش آتے اور کہنے لگے
کہ آپ کیون بیوجہ لڑتے ہین ہم تو لڑنے کو نہین آئے ہین آپکو پناہ دیتے ہین یہان آئیے حضرت مسلم نے فرمایا تجھپر
اور تیری امان پر خدا کی پھٹکار ای بدکردار محمد نے کہا ایسا نہ کہو اپنے اوپر ظلم نہ کرو یہان ہماری پاس چلے آؤ آپنے
فرمایا کیسے آؤن تم لوگونکا بھی کوئی عہد پیمان ہی یا دین و ایمان ہمپر پتھر پھینکتے ہو جیسے کافرونپر پھینکتے ہین
تم نہین جانتے کہ ہم اہلِ بیت رسالت اور خاندان نبوت سے ہین مسلمانونکی یہی کام ہین پیشوا زادونکے یہی اعزاز و
اکرام ہین مجکو تم کوفیون کے قول و فعل پر اب اعتماد نہین ہی یہ فرماکر پھر حملہ کیا اور بہتونکو قتل و اکثرونکو زخمی کیا سب سپاہ
عاجز آگئی اور سوار پیادہ ہوے اور اکثر کوٹھونپر چڑھے اور تیر اور پتھر آپ پر مارنے لگے یہانتک کہ آپ کا بدن مبارک
زخمی ہوگیا لکھا ہی کہ ایک پتھر آپ کی پیشانی پر لگا اور چہرہ منور تمام لہو سے سُرخ اور تر ہوگیا **شعر**

چون شہیدان تو اندر ہر دو عالم سرخ رو	خوش دمی باشد کہ ما را کشتہ زین محشر بود

نقل ہی کہ جب پیشانی مبارک حضرت مسلم
کی اُس سنگ جفا سے زخمی ہوئی اور خون بہکر روے مبارک پر آیا تب آپنے روے مبارک مکہ کیطرف کرکے کہا
یا ابن رسول اللہ آپکو کچھ اپنے بھائی کے حال کی بھی خبر ہی کہ اُسپر کیا گذرتی ہی باایں ہمہ کہ ان مدینیون نے میرا یہ
حال کیا ہی مگر مین اللہ کی راہ مین اسکی کچھ پروا نہین کرتا پھر ایک اور پتھر اُن اشقیا نے پھینکا یہ آپ کے لب و دندان
مبارک پر پڑا خون بہنے لگا تب آپ کی زبانِ حال سے یہ اشعار جاری ہوے **اشعار**

ہر نشان کز خون دل جسم صدف من ست	
پیش اہل دل دلیل دامن پاکِ من ست	شد تنم آلودہ زیرِ سنگ جورِ کوفیان
کشتہ عشقم من این سنگہا خاکِ من ست	

جب حضرت مسلم زخمون کی کثرت سے تھک کر بکیر بن عمران کے گھر کی دیوار سے پیٹھ ٹیک کر بیٹھ گئے اُس مردود
نے گھر سے نکلکر ایک تلوار کا وار آپ کے سر پر کیا آپ کا اوپر کا ہونٹھ کٹ گیا آپ نے اُسی گرمی مین پھر کر ایک
تلوار ایسی ماری کہ اُس ناری کا سر دس قدم پر جا گرا اور پیٹھ ٹیک کے پھر وہین جا بیٹھے اور فرمانے لگے کہ

بکیر بن عمران [illegible]

[illegible]

ابن اثیر مین بھی لکھا ... اشقیا نے ... جلا جلا کر ... مسلم ۱۲ ... واللہ اعلم [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خداوندا ایک گھونٹ پانی مجکو دے اور پیاس سے بیتاب ہوکر کوفیون سے فرماتے کہ ای کوفیو ہم بہت پیاسے ہین افسوس ہے کہ تم تیغ وتبر کا مینھ برساتے ہو اور ساقی کوثر کے جگر گوشہ کو ایک قطرۂ آب کے لیے ترساتے ہو خدا کے لیے رحم کرو ایک چلو پانی دو کہ کچھ بڑی بات نہین ہمسے بہت سا آب کوثر لے لینا اسوقت تو کچھ ہمارے ہاتھ نہین ہماری پیاس دیکھو ہمارے چہرہ کا رنگ دیکھو تعجب کی جا ہے کہ ہمپر کسیکو رحم نہین آتا یہ فرماتے اور اپنے حال پر خود ہی روتے اور فرماتے **اشعار**

بیا ای اشک تا بر روزگار خویشتن گریم	چو شمع از محنت شبہای تار خویشتن گریم
ندارم مہربانی تا کند بر حال من گریہ	ہمان بہتر کہ خود بر حال زار خویشتن گریم

ستم تو دیکھیے کہ کسی نے کچھ جواب ندیا سب بت ہو گئے اور طرہ اسپر یہ کہ سبھون نے ایکبارگی حملہ کر دیا آپ نے اُس حال مین بھی شجاعت کی داد دی اس مرے پر بھی مارا مگر چونکہ پیاس سے سخت مجبور و ناچار ہوے لہذا ہر شخص سے پانی ہی کا سوال کیا مسلم بن عمر باہلی نے کہا تم پانی پی لیا ہوگے آب خنجر مرگ سے سیراب ہونا آخر عمر بن الحرث مخزومی کے غلام نے ایک سبو لاکر ایک پیالا پانی کا آپ کو دیا آپ جو ہین مُنہ کے قریب لے گئے فوراً خون پیشانی اسمین بھر گیا اور چند گوہر دندان پیالہ مین ٹوٹ کر گرے آپ نے ہٹا لیا اور فرمایا کہ مجھ تشنہ کام کے مقدر مین اب یہانکا پانی نظر نہین آتا بہتر کہ مرتضی مولی از ہمہ اولی اتنے مین ایک بیدین نے پیچھے سے آپکے پیٹھ پر نیزہ مارا آپ مُنھ کے بھل گرے پھر اُن بیدینون نے اطراف وجوانب سے آکر گھیر لیا اور مثل ایک نارصد بیمار کے آپ کو مکڑ کے عبیداللہ بن زیاد کے پاس لائے وہ مردود کوشک امارت مین سریر ایالت پر بیٹھا تھا جب حضرت مسلم آئے تو آپنے سلام نہین کیا لوگون نے پوچھا کہ تمنے سلام کیون نہین کیا آپنے فرمایا اِس سلام مین نہ سلامتی دنیا کی ہے نہ عقبیٰ کی ابن زیاد نے آپ کو دیکھتے ہی سر جھکا لیا پھر تھوڑی دیر بعد سر اُٹھا کر کہا کہ کیون امام زمان پر خروج کرتے ہو اور فساد اُٹھاتے ہو حضرت مسلم نے فرمایا کہ امام زمان تو حسین بن علی ہین مین اُنہین کے فرمانسے یہان آیا ہون اور جو کچھ مین نے کیا اُسمین رضای حق پیش نظر رکھی مگر اہل شقاوت نے نہ چاہا کہ حق حقدار کو ملے ای ابن زیاد مین خوب جانتا ہون کہ تو میرے مار ڈالنے کا حکم دیگا خیر کچھ مضایقہ نہین لیکن پہلے تیرے یہان جو قبیلۂ قریش سے ہو اُس سے کہدے کہ ذرا میرے پاس آئے میری یہ وصیتین سُن جائے ناگاہ دیکھا کہ گروہ اشقیا مین عمرو بن سعد کھڑا ہے آپ نے فرمایا اے ابن سعد مین تو تم لوگون کے ہاتھ سے اب مرتا ہی ہون مگر بسبب قرب قرابت کے تجھے یہ وصیتین کرتا ہون

[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلی وصیت یہ ہے کہ فلانے کوفی کا سات سو درم میرے ذمہ قرض ہے سو میرے گھوڑے کو جو نعمان حاجب کے پاس ہے لیکر مع ان سب ہتھیارون کے بیچکر دیدینا دوسرے یہ کہ مین جانتا ہون کہ سر آمد اشقیا مجھے شہید کرکے میرا سر کٹوا کے شام مین یزید کے پاس بھیجیگا سو تم میری لاش کو ابن زیاد سے لیکر جہان مناسب جاننا دفن کر دینا تیسرے یہ کہ میرے شہید ہونے کے بعد میرے بھائی حسین کے پاس تم میری شہادت اور کوفیون کی بیوفائی کا سب حال لکھ بھیجنا اور لکھنا کہ مسلم تو آپ پر قربان ہوے اب آپ مکے سے کوفے مین ہرگز نہ آئین اور جو راہ مین ہون تو وہین سے پلٹ جائین عمرو بن سعد نے یہ سنکر کہا کہ تمنے جو وصیتین کین انمین سے دو مین تو ہمکو اختیار ہے چاہین کرین چاہین نہ کرین مگر حسین کو ہم کیون روکنے لگے وہ تو ضرور آئین اور سختیون سے اپنی جان وہ بھی گنوائین ابن زیاد نے پوچھا مسلم نے کیا کہا ابن سعد نے سب باتین بیان کر دین اسنے کہا کوئی اور کیا امین ہو سکتا ہے مجھسے کہتے تو دیکھتے مین کیسی وصیتین پوری کرتا پھر بعد پس گفت و شنود کے ابن زیاد نے پکار کر کہا کہ ایسا کون ہے جو مسلم کو کوٹھے پر لیجا کر انکا سر کاٹے بکیر بن عمران کی خلف ناخلف نے کہا کہ یہ مین کر سکتا ہون کیونکہ انھون نے آج ہی میرے باپ کو مارا ہے پس حضرت مسلم کا ہاتھ پکڑ کر کوٹھے پر لیچلا آپ چلے اور ہر ہر قدم پر درود پڑھتے ہوے یہ کہتے جاتے تھے کہ الٰہی ہم مین اور ہماری قوم مین انصاف فرما کہ انھون نے مجھے بلایا جب مین آیا تو یہ پہلے کسطرح سے ملے اور اب مجھے کیسا تنہا چھوڑ دیا ہے اور جب کوٹھے پر پہنچے تو پھر مکے کی طرف رخ فرما کر یہ کہنا شروع کیا **لمؤلفہ**

اے باد صبا برائے مولا
پہنچا دے سلام انکو میرا
اور کہدے کہ اے حبیب رسیدہ
مسلم نے تو تجہ پہ جان فدا کی

کعبے کی طرف ذرا گذر کر
اور حال بیان سر بسر کر
از بہر خدا نہ رخ ادھر کر
تو چین سے کعبے مین بسر کر

فرزند نبی حسین ہین وان
سب کر دے عیان جفائے کوفہ
سب ظالم و بیوفا ہین کوفی

تو انکو تلاش در بدر کر
یعنی مرے قتل کی خبر کر
اِک بات نہ انکی سُن حذر کر

اور یہ بھی کہا کہ یا ابن رسول اللہ آرزو تو یہی تھی کہ ایک بار اور اس دیدہ محنت کشیدہ کو آپ کی زیارت سے منور کر لیتا لیکن افسوس کہ ممکن نہین اب وعدۂ دیدار قیامت ہی پر ٹھہرا **شعر**

جان وادم و ہوای لقای تو در دلم
رفتم بخاک و تخم وفای تو در گلم

نور الائمہ خوارزمی نے لکھا ہے کہ حضرت مسلم نے کوٹھے پر سے دیکھا کہ کوفے والے بہت سے کھڑے ہین اور آپ کا یہ حال دیکھ رہے ہین آپنے انکی طرف دیکھکر چند شعر پڑھے جنکا ترجمہ یہ ہے **اشعار**

ای کوفیان چو سر ز تن من جدا کنید
باری تن مرا بسوی خاکدان برید
ہر کاروان کہ جانب مکہ شود روان
پیراہن مرا بسوی کاروان برید
نزد حسین جامۂ پرخون نشان برید
رحمی بر آب چشم یتیمان من کنید
گویند گر برای خدا بہر یادگار
پرسند چون ز حال من خاک و خون شدہ
از من تحیتی بسوی آن تشنگان برید
آندم کہ یاد کشتن ما بر زبان برید

پھر آپ نے سخن تمام کرکے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھایا اور فرمایا خدایا نصرت دے دوستون کو اور چھوڑ دشمنون کو یہ کہکر مترصد قتل کے ہوے بکیر بن عمران کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بیٹے نے چاہا کہ تلوار مارے خدا کی شان اُسکا ہاتھ سوکھ گیا حیران ہوکر رہ گیا یہ خبر ابن زیاد کو پہونچی اُسنے بُلا کر حال پوچھا اُس شقی نے کہا کہ مین نے ایک مرد باہیبت دیکھا کہ میرے مقابل آیا اور وہ اُنگلی یا ہونٹھ اپنے دانتون سے کاٹتا تھا مین اُس سے ایسا ڈرا کہ ساری عمر کسی سے نہ ڈرا تھا ابن زیاد ہنسا اور کہنے لگا کہ تو بچہ ہی تونے کبھی ایسا فعل نہین کیا اِسواسطے ڈر گیا پھر ایک اور کو بھیجا اُسنے جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ وہان کھڑے ہین اُسکا پیٹ پھٹ گیا اور وہ فوراً مر گیا پھر ایک مرد شامی کو بھیجا اُسنے جاکر آپ کو شہید کیا اور تحریر الشہادتین مین ہی کہ حضرت مسلم بتقدیر ازلی فریب سے واقف ہوے اور ساتھ اس حال کے بمقتضای حلم و مروت جبلی اُن گروہ شقاوت پژوہ کے ساتھ ابن زیاد کے پھاٹک کے قریب تشریف لائے ابن زیاد مایۂ فساد نے پہلی ہی دربانون سے کہہ رکھا تھا کہ جب حضرت مسلم دروازے مین قدم رکھین تو اُنکا سر کاٹ لینا میرے پاس زندہ نہ لانا چنانچہ دروازے کے دونون طرف سب لوگ پرا باندھے کھڑے تھے جب حضرت مسلم رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ[لہ] پڑھتے ہوے دارالامارۂ کوفہ مین داخل ہوے تو ناگاہ گروہ اشقیا نے اُس مہر سپہر خوبی کو ہالے کی طرح گھیر لیا تیسری ذی الحجہ منگل کے روز سنہ ۶۰ ہجری مین وہین اُس گلوے تشنہ نے آب خنجر شہادت سے سیرابی پائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

اشعار

فغان از عالم بالا برآمد	خروش از عرصۂ غبرا برآمد
غبار از ساحت آفاق برخاست	بیام قبۂ خضرا برآمد
ازان زاری که روح مرتضی کرد	غریو از مرقد زهرا برآمد
بسی دهائی تشنا زکز غم	بجاے موج از دریا برآمد
ز بهر ماتم آل محمد	ز روح انبیا غوغا برآمد

اُسکے بعد ابن زیاد نے ہانی ابن عروہ کو سولی دی اور تاریخ ابن ابی حاتم وغیرہ مین تقدیم قتل ہانی کی مذکور ہی واللہ اعلم بہر تقدیر پھر اُن نابکارون نے سرون کو نیزون پر کوچہ و بازار مین پھرایا اور نعش پاک اُن مظلومونکی قلعے کے اوپر سے باہر پھینکوا دی مین کہتا ہون کہ کامل ابن اثیر مین لکھا ہی کہ جب حضرت مسلم شہید ہو چکے تو ہانی کو ابن زیاد نے حکم دیا کہ بازار مین لیجاؤ چنانچہ لے گئے اور وہین اُنکی گردن ماری گئی ابن زیاد کے ترکی غلام نے اُنکو مارا انتہی پھر سرون کو ہانی ابن حبہ او رسیرین ابن ازوح تمیمی کے ساتھ مع ایک فتحنامہ کے یزید پلید کے پاس دمشق مین روانہ کیا یزید نے بہت خوشی کی اور حکم دیا کہ اُن سرون کو دروازۂ دمشق مین لٹکا دین

شعر

آلاف تحیات و سلامم به پیمبر	زان بعد نثار شه دیندار توان کرد

حال فرزندان حضرت مسلم رض

اظہار السعادۃ مین ہی کہ ابن زیاد نے نہایت سنگدلی اور جفا کاری سے جو اُسکی فطرۃ تھی محمد اور ابراہیم فرزندان حضرت مسلم کو بھی ہمراہ حضرت مسلم کے شہید کیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ تحریر الشہادتین مین بھی اُن دونون صاحبزادون کا باپ کے ہمراہ شہید ہونا لکھا ہی مگر جو تفصیل انکی واقعہ شہادت کے روضۃ الشہدا مین ہی

[لہ] یعنی اے رب فیصلہ کر ہمارے اور ہماری قوم کے بیچ انصاف کا اور تو ہی بہتر فیصلہ کرنیوالا ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ اور کہین کسی کتاب معتبر مین اب تک میری نظر قاصر سے نہین گذری

کیفیت آمادگی حضرت امام دارین کی روانگی کوفہ پر

راویان اخبار جگر سوز اور حاکیان حکایات غم اندوز بیان کرتے ہین کہ شاہ دین پناہ باعتماد تحریرات اہل کوفہ جو مکرر آئی تھین پہلے ہی سے مستعد سفر تھے اس اثنا مین جو حضرت مسلم کا نامہ آیا تو اُس سے وہ عزمیت اور بھی مستحکم ہوگئی آج ہی کے دن تیسری ذی الحجہ سنہ ۶۰ کو جس روز حضرت مسلم نے شہادت پائی تھی اور بقول بعضے آٹھوین تاریخ آپ عازم کوفہ ہوے اور اسباب سفر مہیا کرنے لگے حضرت عبد اللہ بن عباس و رجابر و ابوسعید خذری اور ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہم مانع ہوے حضرت ابن عباس نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ حرم شریف سے باہر نہ جائیے اور کوفیون کے قول وفعل پر اعتماد نہ کیجیے آپ کو معلوم نہین ہی کہ ان لوگون نے آپ کے باپ اور بھائی کے ساتھ کیسا معاملہ کیا اور جو آپ کو یون ہی منظور رہو تو اہل وعیال کو ساتھ نہ لیجائیے مین ڈرتا ہون کہ آپ مبادا شہید ہون اور اہل وعیال اسیر ہوجائین اور مجکو گمان ہی کہ مثل حضرت عثمان بن عفان کے آپ کو اہل وعیال مین شہید کرینگے جب باینہمہ اصرار اُنکی عرض قبول نہ ہوئی تب ابن عباس سنجیدہ ہوئے اور بہت روئے اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مدینہ سے آئے اور خبر پائی کہ امام حسین علیہ السلام حرم محترم سے جانب عراق جاتے ہین بیتاب ہوکر دوڑے اور اُس جگہ ملے جہان سے ربذہ[۳] دو منزل تھا اور التماس کیا کہ یا ابن رسول اللہ خدا تعالی نے اپنے پیغمبر کو دنیا اور آخرت مین اختیار دیا تھا مگر حضرت نے دنیا کو اختیار نہ کیا اور آپ جگر گوشۂ رسول مقبول ہین واللہ نہ ملیگی آپ لوگون مین سے دنیا کسیکو کبھی اور اسمین آپ کے واسطے بہتری ہی کہ حکومت دنیا نہ لیجیے آپ پلٹ چلیے حضرت نے نہ مانا تب عبد اللہ بن عمر نے امام کو گلے لگایا اور کہا تمکو خدا کے سپرد کرتا ہون ای شہید ہونے والے **روایت ہی** کہ عبد اللہ بن زبیر نے منع کیا حضرت نے جواب دیا کہ تم لوگ راز پنہانی سے واقف نہین ہو بے سبب رنجیدہ ہوتے ہو مین نے اپنے باپ سے سُنا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک بکری مکے مین ذبح کیجائیگی جس سے خانۂ خدا کی بیحرمتی ہوگی مین نہین چاہتا کہ وہ بکری مین ہون کہ میرے سبب سے حرمت کعبہ مین فرق آئے ترجمۂ طبری مین ہی کہ مصداق اس حدیث کے آخر کو عبد اللہ بن زبیر ہوے سبحان اللہ کیا آپکی جودت طبع تھی اور کرامت صریح کہ عبد اللہ کو وہ حدیث سُنائی

---

۱ نور الابصار مین بھی تاریخ یہی لکھی ہی [illegible] شعبی ہی [illegible] علیہ السلام [illegible] حضرت عمرے [illegible] ابن سعد [illegible] نبیین [illegible]

[illegible] ابن خلکان اور علی بن [illegible] اور نووی اور [illegible] ابن حبان [illegible] ابو داود [illegible] قیس بن معاویہ بن [illegible] شعبان [illegible] عبدی نے [illegible] اہل مصر [illegible]

دفن ہوی وہ ہو ذو الشفتین جبیر وہی ذکر کیا ہی جو عبدی نے لکھا ہی واللہ اعلم ۱۲ منہ

۳ ربذہ بذال معجمہ مدینے کے قریب ایک جگہ ہی جہان ابوذر غفاری کا مرقد ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسکے مصداق وہ ہونیوالے تھے اور یہ احتیاط کا مرتبہ تھا کہ ہجرمتی کعبہ گوارا نکی گو درجہ شہادت تھا ترجمہ صواعق محرقہ
مین ہی کہ جب محمد بن حنفیہ کو خبر توجہ حضرت امام حسین کی جانب عراق معلوم ہوئی تو وہ اتنا روئے کہ طشت وضو
اشکون سے بھر گیا اور بعض روایات صحیحہ مین ہی کہ عبداللہ بن جعفر اور محمد بن حنفیہ نے بھی خطوط منع متواتر لکھے
اور تہذیب التہذیب مین ہی کہ مسور ابن مخرمہ نے لکھا کہ آپ کوفیون کے فریب مین نہ آئیے اور عراق کیطرف قصد
نہ فرمائیے اور بعض خواص اہل مکہ نے التماس کیا کہ یوم عید اضحیٰ قریب تر ہی مسلمان لوگ جمع ہونگے چندی اور توقف
فرمائیے کہ آپ کے ساتھ بہت سے مسلمان ہو جائین مگر امام حسین علیہ السلام کہ سہام تقدیر کے ہدف بنگئے تھے اور گردن
تسلیم قضائے ایزدی پر خم فرما چکے تھے راضی برضائے الٰہی رہے کسیکا کہنا نہ مانا اور جو لوگ منع کرتے تھے انکو یہ حال
معلوم نہ تھا کہ اسی سفر پر خطر مین کارگذاران قضا و قدر احکام تقدیر جاری کرینگے والا عبداللہ بن عباس اور
عبداللہ بن جعفر اور محمد بن حنفیہ وغیرہ صحابہ کبار اور اقربائے نامدار ضرور ہی ہمراہ ہوتے اور سعادت رفاقت حاصل
کرتے اور جو ابن عباس سے حاکم نے روایت کی کہ وہ فرماتے تھے کہ ہم شک کرتے تھے اور اور اہل بیت کثیر ہین کہ بہ تحقیق حسین
شہید ہونگے کربلا مین تو مفاد اسکا صرف اتنا ہی کہ کربلا مین شہادت حضرت امام کی ہم لوگون کے نزدیک
مشکوک فیہ نہ تھی لیکن تعیین سفر کہ اس سفر مین ہوگی یا دوسرے سفر مین یہ معلوم نہ تھا کیونکہ اگر ابن عباس وغیرہ اہل بیت
جانتے کہ اسی سفر مین سابقہ ازلی کام اپنا کریگا تو بروقت عزیمت کوفہ رفاقت سے منہ نہ موڑتے اور روقت عزم عراق آپ کو
ہرگز تنہا نہ چھوڑتے اور جو ابن السکن اور بغوی نے کتاب الصحابہ مین اور ابو نعیم نے سحیم سے روایت کی ہی کہ انس بن حارث نے کہا

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین نے سنا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ یہ بیٹا میرا مارا جائیگا اُس زمین مین جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص تم لوگون مین سے وہان موجود ہو وہ اُسکی مدد کرے پس گئے انس بن حارث کربلا مین اور شہید ہوے سو یہ حدیث آحاد ہے اسپر عمل ہر ایک کو واجب نہ تھا ہان جسنے کہ اس بات کو زبان مخبر صادق سے سنا تھا اُسپر شریک ہونا بے شک واجب تھا لہذا انس بن حارث گئے اور عبداللہ ابن عمر کا کلمہ تاسف زبان پر لانا کئی وجہ سے تھا ایک شہرۂ خبر شہادت امام حسینؑ کہ مدت سے تھا دوسرے منظر بیوفائی اور بدعہدی اہل کوفہ کی تیسرے بسبب بے سامانی جناب امام کی انتہی منہیہ اظہار السعادت مین ہے کہ واضح ہو کہ منع کرنا صحابہ کا حضرت امام کو اسلیے تھا کہ وہ خبر انکی شہادت کی رسول خدا سے سُن چکے تھے اور کوفیون کی بدعہدی اور بیوفائی اور حضرت کی بے سروسامانی ظاہر تھی صحابہ بھی سامان جہاد و مقابلہ کچھ نہین رکھتے تھے سبب اسکا یہ تھا کہ جماعۂ صحابہ یزید کے اطوار سے خوش نہ تھے اور حضرت امام حسن کے مصالحہ کے بعد سے کم کوئی ان حضرات سے لڑنیکو گیا اور شریک حاکم ہوا خصوصًا عہد شقاوت مہد یزید پلید مین تو سب بیٹھے ہی رہے تھے چنانچہ سُنا نہین گیا کہ فوج ابن زیاد مین کوئی فرد اس جماعۂ احرار سے رہا ہو بلکہ اوساط الناس ساکنین حرمین شریفین مین سے بھی نہ تھے اور جو باعث مصالحہ حضرت امام حسن کے خوف فتنہ کا اصحاب کے دلون سے جاتا رہا تھا تو سب آرام سے اپنے گھرون مین خدا کی عبادت اور یاد مین مصروف تھے سامان حرب کے جمع کرنے کی ضرورت نہین جانتے تھے اور اکثر بوڑھے بھی ہوگئے تھے اور یہ بھی معلوم نہ تھا کہ یہی سفر آخر ہوگا اور اسی مین دنیا کچھ کی کچھ ہوجائیگی ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خود حضرت محمد بن حنفیہ اور عبداللہ بن جعفر آپ کے اعزۂ خاص آپ کو اکیلا اس طرح سے جانے نہ دیتے آپ کی جان عزیز کے مقابلے مین اپنی جانون کو کبھی عزیز نہ جانتے انتہی **فائدہ** حضرت شاہ عبدالعزیز محدث رحمۃ اللہ اپنے فتاوی مین جواب سوال پنجم مین فرماتے ہین کہ نکلنا حضرت امام حسین علیہ السلام کا بنا بر دعوی خلافت راشدۂ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جو تیس برس گذرنے سے منقضی ہوگئے تھے تھا ہی نہین بلکہ ظالم کے ہاتھ سے رعایا کی تخلیص منظور تھی کہ صِیَانَۃُ الْمَظْلُوْمِ عَنِ الظَّالِمِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ اور وہ مضمون جو مشکوٰۃ مین ہے کہ حضرت نے بادشاہ وقت پر اگرچہ وہ ظالم ہو بغی و خروج سے منع فرمایا ہے وہ اُسوقت مین ہے جب اُس بادشاہ ظالم نے بلا منازع اور مزاحم کے تسلط تام پیدا کرلیا ہو اور یہان اتبک اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل کوفہ یزید کے تسلط پر راضی ہی نہین ہوئے تھے اور حضرت امام حسین اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر جیسے صحاب نے بیعت نہین کی تھی بالجملہ خروج حضرت امام حسینؑ کا واسطے دفع تسلط سلطان جابر کے جائز تھا وَالْفَرْقُ بَیْنَ الدَّافِعِ وَالرَّافِعِ ظَاهِرٌ مَشْهُوْرٌ فِي الْمَسَائِلِ الْفِقْهِيَّةِ انتہی جناب مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم و مغفور دیوبندی رحمۃ اللہ اپنے مکتوب نہم مین فرماتے ہین کہ امیر معاویہ نے یزید پلید کو جسوقت اپنا ولیعہد کیا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسوقت تک وہ فاسق معلن نہ تھا اگر کچھ کرتا رہا ہوگا تو درپردہ کرتا رہا ہوگا حضرت معاویہ کو اُس سے خبر نہی ہوگی غایۃ مافی الباب بسبب نہانی خرابیون کے جوکہ یزید مین موجود تھین مثل اُن منافقون کے جو بیعت الرضوان مین شریک تھے اور بوجہ نفاق کے رضوان اللہ اُنکو نصیب نہوا یزید بھی اس بشارت کے فضائل سے محروم رہا اور اس طرف مذہب حضرت امیر معاویہ کا دربارہ خلافت کے یہ تھا کہ جسکو سلیقہ انتظام مملکت کا اورون سے زائد ہو گو اور اُس سے افضل ہون مگر وہ بعہدی مین وہی دوسرے سے افضل ہو اسی نظر سے اُسکو اُنھون نے اورون سے افضل جانا اور اگر افضل نہین جانتے تھے تو بہ مثل ازین نیست کہ اُنھون نے ترک افضل کیا جیسا کہ مقدمات سابقہ مین واضح ہوا کہ استخلاف افضل فضل ہی نہ واجب اور ترک افضل کوئی ایسا گناہ نہین جس سے سب وشتم کے ساتھ ہم امیر معاویہ سے پیش آئین اور اس طرف ہم اُنکو اجلہ صحابہ سے شمار نہین کرتے کہ بسبب ترک افضل اور اولیٰ کے بھی ایسے امور مین معذرت کرین ہان اُنکے انتقال کے بعد یزید نے البتہ پیٹ سے پاؤن نکالے اور دل بکام اور دست بجام ہو بیٹھا اعلان فسق کیا نماز چھوڑ دی تو بحکم بعض مقدمات سابقہ وہ بے شک قابل عزل ہو گیا اور اس قسم کا تحول حال مین مین کہہ آیا ہون کہ ممکن ہی محال نہین مگر اُسوقت مین اہل رائے وتدبیر کی رائے مین اختلاف پڑا جسکو اندیشہ فتنہ وفساد غالب معلوم ہوا اُسنے مجبوری سے اُسکی بیعت کیلیے ہاتھ پھیلا دیا احترازاً عن المعصیۃ اور بشرط اتباع معروف درمیان رکھی اور جسکو بوجہ ایک جماعت کثیرہ کے مثلاً امید غلبہ ورجائے شوکت نظر آئی وہ حسبۃً للہ اُٹھا اور اُسنے تہیہ کارزار کا کیا پس جو کچھ حضرت عبد اللہ بن عمر اور اُنکے امثال نے کیا وہ بجا کیا اور جو کچھ حضرت سید الشہدا نے کیا وہ عین حق اور صواب تھا بنا اس اختلاف کی اختلاف امید ورجا پر ہی نہ اختلاف جواز وعدم جواز اصل فعل پر مگر انجام کار بوجہ نقض عہد کوفیون کے تیر تدبیر حضرت سید الشہدا کا نشانہ پر نہ بیٹھا اور عاشورا کے دن قیامت سے پہلے میدان کربلا مین قیامت اُٹھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ اور اس قسم کے بے ہمی کار نہ فقط حضرت سید الشہدا کو پیش آئی بلکہ جہاد مین اکثر ایسے امور پیش آتے ہین واقعہ اُحد اور حنین کا سنا ہوگا پس جیسا کہ شہیدان اُحد درجہ شہادت پر پہونچے ہین اور اس بے ہمی کار سے کسی خلل نے اُنکے فضائل مین راہ نہین پائی ہی یون ہی شہیدان کربلا کو بھی جاننا چاہیے اور پھر یہ سب اُسوقت ہی کہ جب بمجرد استخلاف امیر معاویہ کے یا بیعت لوگونکی یا اُسکے تسلط کی اُسکے خلافت کو ہم عام اور شامل جانین اور اگر اُسقدر سے جوکہ واقع ہوا ہم فقط اُسکی انعقاد خلافت کے قائل ہون اور اُسکی خلافت کے عموم اور شمول کو نہ تسلیم کرین اور کہین کہ حضرت امام حسین اور اُنکی اتباع اُسکے ربقۂ اطاعت سے ہنوز خارج تھے تو حاجت کسی کے عزل کی بھی نہین اور نہ امام کے خروج سے یزید پر کوئی محذور لازم آتا اور یہ فرق انعقاد مطلق اور عموم انعقاد کا ہرچند آج کے دن کم فہم لوگ نہین سمجھتے ہین مگر معاملات سابقین کے تتبع سے واضح ہی کہ اہل حل وعقد مین سے ہر شخص کی بیعت کو صرف موجب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اطاعت تھا اُسکے حق مین اور اُسکے خادمون کے حق مین گنتے ہین و رنہ حاجت حضرت علیؑ کی بیعت کی حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر اور اُسکے اہتمام کی کیا تھی اسیطرح بعد بیعت اہل شام اور اور اہل حل و عقد کی یزید کو حضرت امام حسینؑ اور اور ون سے بیعت لینے کی حاجت ہنوتی اور جب اسقدر جانا گیا تو معلوم ہوا کہ مدار کار نیت پر ہے اور حسن نیت حضرت امام قابل اسکے نہین کہ اسمین تردد کیا جائے اس صورتمین شہادت حضرت امام ہمام علیہ السلام مین کیا تردد ہے یزید اُنکے حق مین خلیفہ نہ تھا اور نہ خروج اُسپر ممنوع تھا اور اگر خلیفہ ہوتا تو بھی خروج ممنوع نہ تھا اور اگر خروج ممنوع ہوتا تو عزل ممنوع نہ تھا بالجملہ وجوہ ممانعت مفقود اور موجبات جہاد موجود حسن نیت مین کوئی کلام نہین پھر اگر وہ شہید نہون تو اور کون ہوگا اور اگر اس سے بھی ہم درگذر کرین تو کہہ سکتے ہین کہ آپ جہاد کے لیے آئے ہی نہ تھے چاہتے تھے کہ اپنی راہ پر جائین لشکریان یزید نے نہ چھوڑا محاصرہ کر کے شہید کیا وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ عِرْضِہٖ وَمَالِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ باقی رہا یہ کہ اُنھون نے اجماع کی مخالفت کی سو اُسکا جواب یہ ہے کہ اول اجماع ہی نہین مسلّم ہے اور اگر ہو تو عدم مخالفت ہوگی اور با اینہمہ اجماع عدم جواز الخروج علی الفساق اسکے معنی جو کچھ مین عرض کیے گئے اجماع عدم جواز الخروج علی نفس الفسق سے لازم نہین آتا ہے کہ اس کلی مشکک کے مراتب کے خصوصیات زائد بھی موجب خروج ہو سکین با اینہمہ اجماع غیر مسلم ہے جسوقت کہ حضرت امام حسینؑ اور عبداللہ بن زبیر اور اہل مدینہ نے کوئی کام کیا ہو اُسکے مخالف کو مجمع علیہ کیسے کہین گے اور اگر بالفرض اجماع کو تسلیم کرین تو وہ اجماع اگر منعقد ہوا تو بعد حضرت امام کے منعقد ہوا مخالفت اس اجماع کی حضرت امام کو کیا مضر ہے انتہی بقدر الضرورۃ اور جلد دوم مجموعہ فتاوی مولوی عبدالحی صاحب مغفور کے صفحہ ۱۷۱ مین ایک استفتا چھپ سوالونکا ہے چھٹے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی دعوی کرے کہ یزید علیہ ما یستحقہ خلیفہ برحق تھا اور خروج امام علیہ السلام کا اُسپر ناحق ہوا تو وہ شخص گنہگار ہے توبہ اُسپر واجب ہے انتہی شیخ ابن حجر مکی نے منح مکیہ شرح قصیدہ ہمزیہ کے صفحہ ۲۷۱ مین لکھا ہے کہ اور جیسا کہ نقل کیا گیا ابن العربی مالکی سے جسکے سننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین وہ یہ کہ کہا ابن العربی نے کہ نہین قتل کیے گئے حسینؓ مگر اپنے جد کی تلوار سے یہ قول ابن العربی کا اس اعتقاد باطل پر ہے کہ یزید خلیفہ تھا اور حسین اُسپر بغاوت کرنے والے تھے حالانکہ خروج امام کا یزید پر بسبب اُسکے ظلم اور بُری باتون کے تھا جنسے کان بھرے ہوے ہین پس امام حسین رضی اللہ عنہ محق ہین بسبب اُس چیز کے جو اُنکے نزدیک ہے خصوصًا موافق رائے امام احمدؒ کے اور نیز اُسی کے صفحہ ۲۷۴ مین ہے کہ اور کہنا بعضون کا یہ کہ نہین کوئی ملال ہے قاتلین حسین پر کیونکہ اُنھون نے تو اُنکو قتل کیا اُنکے جد کی تلوار سے جو حکم کرنیوالی تھی اسکی کہ وہ کھینچی جاے باغیون پر اور اُنکے قتال پر ہرگز قابل اعتبار نہین کیونکہ یزید کی بیعت منعقد ہی نہین نہ امام علیہ السلام کے نزدیک اور نہ اُنکے نزدیک جن لوگون نے اُسکی بیعت نہین کی اور جنھون نے اُس سے بیعت کی وہ جبرًا اور قہرًا تھی جیسا کہ مشہور ہے غایۃ الامر یہ ہے کہ یزید ظالم اور فاسق اور متغلب تھا اور حرمت خروج کی امام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظالم پر جسپر اجماع جاری ہوا ہے اُسکا محل جب ہے کہ جب استقرار امور اور انقضاء اُن اعصار کا ہو لے اور اُس
زمانے والے مجتہد تھے اُسکے حیطۂ رائے مین غیرون کی رائے شریک ہی نہ تھی اسواسطے یزید کی خلافت کو ابن زبیر
نے بھی نہین مانا اور نہ پروا کی اُسکی بیعت کی اور نہ کچھ پروا کی مثل اُن کے اور گروہ نے جو اُس سے رُک رہے اور
ہرب کر گئے انتہیٰ قول مستحسن ہین لکھا ہے کہ لیکن جو مشہور ہوا ابن العربی سے کہ اُسنے ایک کتاب لکھی شان مولانا حسین
رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ و اخزیٰ شانئہ مین اور سمین گمان کیا گیا ہے اس امر کا کہ حضرت امام مارے گئے اپنے
جد کی تلوار سے نعوذ باللہ من ہذا الخذلان جیسا کہ ذکر کیا برزنجی نے اشاعہ مین اور مناوی نے شرح جامع صغیر
مین اور ابن حجر نے شرح قصیدۂ ہمزیہ مین اور صاحب ماتم الملوین نے اپنی کتاب مین مع ابطال اُس قول کے بس گمان
نیک یہ ہے کہ اُسنے اِس سے توبہ کی جب امام غزالی کی ملاقات سے مشرف ہوا انتہیٰ کاتب الحروف کہتا ہے کہ اصل یہی ہے کہ
حضرت امام علیہ السلام نے تو ان جھگڑون سے یکسوئی اختیار فرمائی تھی بلکہ مجبوری سے وطن ہی چھوڑا تھا محض
اللہ اللہ کرنے کو اللہ ہی کے دروازے پر آ پڑے تھے مگر کرم طبعی اور رحم جبلی سے کیا کرتے جب یزید کے مظالم حد سے
بڑھے اور لوگ تنگ آئے تو ارادتمندان فاضل و رجان نثاران بالاختصاص نے حضرت امام علیہ السلام کے حضور مین
بیحد زار و نالے کیے آپ کی تشریف آوری کوفہ کے بارے مین مکرر خطوط بھجوائے آپ کو بوعدۂ اُس جماعت کے
پنجۂ ظالم سے اُن مظلومون کے چھوڑانے مین امید غالب ہوئی اور بمعاینۂ کمال اعتقاد اہل کوفہ خیال ہا کہ یہ سب ہمارے
آبائی فرمانبردار ہین کہان تک اپنی جان و مال سے ہماری حفاظت جان و مال و آبرو مین کوشش نہ کرین گے
یہ کیونکر خیال آتا کہ نیرنگی تقدیر سے یہی اُلٹے ہمارے ہی خون کے پیاسے ہو جائینگے گھر سے بلا کر اور آپ سب
مل ملا کر چھوڑ کر اور دنیا کی طمع مین آ کر یون ہی علیحدہ ہو جائینگے ہمکو بیکس کر دینگے اور اوراعزۂ احباب
و اصحاب کوفیون کی بیوفائی اور اُنکے فریب جانتے تھے اور دیکھا ہوا حال یاد رکھتے تھے اس سبب سے وہ لوگ
توقف ہی کے مُصر تھے اور اسی کو اصلح و انسب جانتے تھے اور پھر دفعۃً آپکے اس ارادے کے سننے سے بلا درستی
اسباب سفر و تحفظ جان و مال و آبرو ساتھ ہو لینے سے باز رہے اور مصلحت وقت یہی سمجھے کہ جہانتک ہو آپ ہی اِس
ارادے کو فسخ فرمائین پس ان حضرات کے ہمراہ نہ جا سکنے مین معاذ اللہ اُنکے ارادت و محبت خاندانی مین
کسیطرح کا نقصان کوئی عاقل خیال نہین کر سکتا ہے غرض آپ بھی قضا و قدر سے مجبور تھے تشریف نہ لیجاتے تو کیا کرتے
چنانچہ آپنے یہی عذر فرمایا قصہ مختصر پھر وہی معاملہ پیش آیا کہ کوفیون کی اُس جماعت نے بیوفائی کی اور باینہمہ کہ آپنے
خود ہی یہ خیال خسران مآل کوفیان عاقبت پریشان کا دیکھکر کنارہ کشی کی تھی اور ایک نہین صد ہا کے سامنے
کہین اور چلے جانے کی خواہش اُن بیدینون سے فرمائی مگر اُنھون نے نہ مانا ہی نہین محاصرہ کر کے آپ کو
شہید ہی کر ڈالا پھر اسپر ستم دیکھیے کہ گھر بار لوٹا اہل بیت کو اسیر کیا اور جو کچھ کیا اچھا نہین کیا اللہ ہی کے ہاتھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُن ظالمون کا حساب ہے پس حضرت کی شہادت اور اس مرتبہ مین بھی آپکی سیادت مین کوئی مسلمان شک و شبہہ
نہین کرسکتا خوارج وغیرہ اگر کرتے ہون تو کرین کہ خارجین ملت سے بحث ہی کیا ہی حق تعالی ایسے خیالات سے
ہر دیندار کو بچائے بالجملہ حضرت امام حسین علیہ السلام مع اہل بیت اور دوستون اور غلامون کے بیاسی آدمی
سے کوفہ کیطرف روانہ ہوئے فصول المہمہ مین ہی کہ جب آپ موضع سفاح مین جو ایک موضع ہی درمیان مکہ اور
کوفہ کے پہنچے تو وہان فرزدق شاعر مع جماعۃ جبہ پوش کے ملا وہ کوفہ سے آتا تھا اُسنے سلام کیا حضرت امام نے
کوفہ کا حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ یا حضرت اتنا تو مین جانتا ہون کہ کوفیون کے دل آپ کے ساتھ ہین اور تلوارین
اُن کے بنی امیہ کے ساتھ اور قضا و قدر آسمان سے نازل ہو رہی ہی حضرت امام حسینؑ نے فرمایا سچ ہی قضا
کسیطرح ٹل نہین سکتی اور تہذیب التہذیب مین ہی کہ جب امام علیہ السلام نے مکے کے باہر فرزدق سے ملاقات کی
اور کوفیون کا حال پوچھا تو فرزدق کہتا ہی کہ مین بیماری کے سبب بات نہ کرسکتا تھا مین نے اشارے سے
کہا کہ آپ کوفے نہ جائیے مکے کیطرف پلٹ جائیے آپ یہ پوچھکر آگے تشریف لیچلے صواعق محرقہ مین ہی کہ راہ
مین آپ نے خبر پائی کہ اہل کوفہ نے بدعہدی کی اور ابن زیاد بدنہاد نے حضرت مسلم اور اُنکی صاحبزادون
کو شہید کیا اور جماعت مسلم بالکل متفرق ہو گئی کسی نے ساتھ نہین دیا آپنے بعد سننے اس سانحہ وحشت انگیز و
نمونہ رستخیز کے بمقتضای رعایت اسباب ظاہری کہ عالم اسباب مین لوازم بشریت سے ہی مراجعت کا
قصد فرمایا حضرت مسلم کے بھائی جو آپ کے ساتھ تھے کہنے لگے کہ ہم تو ہرگز نہ پھرینگے یہانتک کہ اپنے بھائی
کا بدلا لین یا شہید ہون حضرت نے اُنکا قصد مصمم دیکھکر فرمایا لا خیر فی الحیوۃ بعدکم یعنی تمھارے
بعد جینے کا کیا مزا ہی **شعر**

زندگی بہر دیدن یار ست	یار چون نیست زندگی عار ست

بسم اللہ چلو اور روانہ ہوئے جب نواحی عراق مین جہان سے کوفہ دو منزل رہجاتا ہی پہنچے تو اُس مقام پر
حر بن یزید ریاحی کہ ہزار سوار مسلح ابن زیاد کے اُسکے ساتھ تھے ملا اُسنے عرض کیا کہ عبید اللہ ابن زیاد نے مجکو
اسواسطے بھیجا ہی کہ جس طرح سے ہو آپکو اُس شقی کے پاس لیچلون مگر واللہ مین اس کام کو سخت بُرا جانتا ہون
لیکن اب سخت مشکل ہی نہ تو آپ کو لیجا سکتا ہون اور نہ چھوڑ سکتا ہون حضرت نے فرمایا کہ مین خود ہی تمھاری
شہر کی طرف نہین آیا ہون جب تم لوگون نے مکرر خط لکھے قاصد بھیجے تب مین نے قصد کیا ہی اگر تم اپنے عہد پر
قائم ہو تو مین تمھارے شہر کو چلتا ہون ورنہ یہین سے پلٹا جاتا ہون حر نے کہا واللہ مجکو نہ خطون کی

۱۔ [illegible] الصحاب بن صفوان [illegible] رحمہ اللہ [illegible] ابو الفضل [illegible] ابن عباس [illegible]

۲۔ [illegible] کامل ابن اثیر [illegible] حضرت امام [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ خبر ہو کہ کسنے لکھے اور نہ یہ معلوم کہ قاصد کسنے بھیجے اور کیون آپ کو بلایا مین نے سُنا بھی نہین مجکو بغیر آپ کے لیجانے کے کوئی سفر نہین اسواسطے کہ عبیداللہ بن زیاد کی طرف سے تاکید شدید آپ کے اسیر کرنے کی ہی اور میری اس ملاقات کا حال بھی مخفی نہین ہو سکتا کیونکہ اُسکے ہزارون سوارون کے سامنے یہ معاملہ واقع ہوا اب اگر ابن زیاد کو میری بے اعتنائی ثابت ہوگی تو خدا جانے وہ کیا سزا دے جب آپنے دیکھا کہ اب نہ پھر سکتے ہین نہ کوفے کو جانا مناسب ہے تو کنارے ہو کر ایک جگہ پر اُتر پڑنا چاہا اور بعضے کہتے ہین کہ حر نے بعد قیل و قال بسیار بمقتضای سعادت ازلیہ یہ عرض کیا کہ آپ کا جہان دل چاہے تشریف لیجائیے مین کوفہ پھرا جاتا ہون ابن زیاد سے کہونگا کہ مجکو حضرت امام علیہ السلام نہین ملے چنانچہ دن کو یہ باتین ہوئی تھین کہ رات کو ابن زیاد شقاوت بنیاد کا ایک خط اِس مضمون کا حر کے نام پہونچا کہ اگر تو حسین ابن علی کی گرفتاری مین پہلو تہی کریگا تو مین ایسی سزا دونگا کہ تو اُسکا متحمل نہو سکیگا پھر حر حاضر ہوا اور اُسنے اِس نامے کا حال عرض کیا اور کہا کہ یا حضرت آپ کسی اور طرف چلے جائین تو بہتر ہی مجپر جو گذریگا دیکھ لونگا چنانچہ حضرت امام حسین دوسری محرم سنہ ۶۱ ہجری کو کربلا مین پہونچے ترجمۂ طبری وغیرہ مین لکھا ہی کہ جب امام علیہ السلام کربلا مین پہونچے تو حر نے بطریق خیر خواہی کے عرض کیا کہ عبیداللہ بن زیاد کی فوجین پہونچتی جاتی ہین آپ کوچ کر کے شبا شب اور کہین تشریف لیجائیے چنانچہ آپ نے کوچ کر کے تمام شب قطع مسافت کی صبح کو جو دریافت فرمایا تو وہی زمین کربلا موجود تھی اور بعضی روایتون مین ہی کہ اُسدن سے سات راتین آپکو برابر چلنے کا اتفاق ہوا پھر صبح کو وہین تھے جہان سے کوچ کیا تھا اور آخر کو یہ نوبت پہونچی کہ اونٹون کو مارتے تھے اور وہ اپنی جگہ سے نہ ہلتے تھے اور جہان میخ گاڑتے تھے یا درخت سے لکڑی توڑتے تھے تو وہان سے خون جاری ہوتا تھا اور حق یہ ہی کہ **شعر**

پھرے تھی کربلا کی راہ سے کچھ سوچکر حضرت ۔۔ وگرنہ رہبر عالم کہین رستہ بھٹکتا ہی

آپ نے پوچھا کہ یہ کون جگہ ہی لوگون نے کہا کہ اِسکو کربلا کہتے ہین آپنے فرمایا **شعر**

این زمین ست کہ آلودہ بخون خواہد شد ۔۔ علمِ سیدِ ابرار نگون خواہد شد

بلا شک یہ مقام کرب و بلا ہی اور یہ مقام اونٹون کے بندھنے کا ہی اور یہ جگہ ہی اسباب رکھنے کی اور مقتل اعوان و انصار کا ہی جب آپ اُس مقام پر اُترے تو خاک کربلا زرد ہو گئی اور ایک غبار عظیم اُٹھا کہ چہرۂ مبارک گرد آلود ہو گیا اُسوقت حضرت سیدہ زینب آپکی بہن نے کہا اے بھائی اس جگہ میرا جی گھبراتا ہی آپ نے فرمایا یہ مقام شہیدون کا ہی صبر کرنا لازم ہی ترجمۂ تاریخ طبری مین ہی کہ اِس اثنا مین حضرت امام نے خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باجماعت ملائکہ تشریف لائے ہین اور مجھے گود مین لے کے فرماتے ہین کہ اے نور العین مین خوب جانتا ہون کہ دشمنان دین تیرے مارنے پر مستعد ہین یہ لوگ میری شفاعت سے محروم ہین اور تجکو درجہ

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہادت ملیگا بہشت تیرے واسطے آراستہ ہو اور تیرے والدین تیرے منتظر ہین اور دست مبارک اپنا میرے
سینے پر رکھا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا چنانچہ یہ خواب حضرت امام نے اپنی اہل بیت سے
بیان کیا سبنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا اور رونے لگے

شعر | از حق بود وصلوٰۃ ودامت بود سلام
بر حضرت محمد و بر آل او مدام

جب حضرت امام علیہ السّلام کربلا مین فروکش ہوئے تو حر این یزید باجی
مع اپنے لشکر کے حضرت امام کے مقابل اُترا اور ابن زیاد مایۂ فساد کو خبر ہوئی اُسنے حضرت کو خط لکھا کہ مجکو یزید
نے لکھا ہے کہ میری بیعت امام حسین سے طلب کر اگر بیعت کرلین تو بہتر ورنہ لڑائی کے واسطے مستعد ہو حضرت نے
وہ نامہ ابن زیاد کا پڑھا اور ڈالدیا اور قاصد سے کہا کہ اسکا جواب میرے پاس نہین ہے ہرکارہ ابن زیاد نے
پلٹ کر حقیقت حال بیان کی اُس ناری کے غضب کی آگ بھڑک اُٹھی اور کہنے لگا کہ کون شخص مقابلہ حسین علیہ السلام پر
جاتا ہے جب کسی نے اقبال نکیا تب تجویز ہوئی کہ عمرو بن سعد حاکم رے بڑا قسی القلب اور مکار ہے اُسکو بھیجنا چاہیے
سوا اُسکو پروانہ بھیجا اولاً اُسنے انکار کیا کہ مین سبط رسول اللہ کے مقابلے مین نہ جاؤنگا اور کسی کو تجویز کیجیے تب
ابن زیاد بدنہاد نے ناراض ہو کر دوسرا پروانہ بھیجا اور لکھا کہ اگر تجکو حکومت رے کی منظور ہو تو امام حسینؑ
کے مقابلے پر جا ورنہین تو سند حکومت پھیر دے اور اپنے گھر بیٹھ مین دوسرے کو حاکم رے کا مقرر کرتا ہون
جب نوشتہ ابن زیاد حامی طریقۂ نمرود و شداد کا ابن سعد بدکردار کے پاس پہنچا تو اُسنے دنیا کی طمع مین آکر اپنے
لیے ذخیرۂ وبال و نکال اخروی جمع کیا اور اُسی دن کوفے کی طرف روانہ ہوا اور بہت جلد ابن زیاد کے
پاس پہنچا اُسنے بائیس ہزار پیادہ و سوار اُسکے پاسے نام کرکے کربلا کیطرف بھیجدیے اور کہدیا کہ پیچھے سے اور بھی
فوج تیری کمک کو پہنچے گی اور یہی قصہ تھوڑی تغیر سے سبط ابن جوزی نے بھی تذکرۂ خواص الامہ فی ذکر حضرات الائمہ
مین لکھا ہے اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ جب نامہ اول ابن زیاد ملعون کا ابن سعد کو پہنچا تو اُسنے جواب مین لکھا کہ
اس مقدمے مین بعد مشورے کے مین عرض کرونگا بعد اُسکے اپنے گھر آیا اور بیٹون سے صلاح پوچھی اُنھون نے
کہا ای عمرو تیرے باپ سعد بن ابی وقاص جان نثار رسول اللہ حضرت امام حسین پر عاشق تھے تجکو یہ زیبا ہے
کہ تو اُن کے مقابلے کو جائے تجکو شرم نہین آتی پس اُسنے انکار لکھا جب دوسرا نامہ ابن زیاد کا تاکیدی آیا
اور حکومت رے کے جانیکا اندیشہ ہوا تب وہ دین کو دنیا کے بدلے کھو بیٹھا حمزہ ابن مغیرہ بن شعبہ اُسکے
بھانجے نے کہا ای ابن سعد دنیا چند روزہ ہے حکومت اور سلطنت کچھ کام نہ آئیگی آخرت مین اسکا محاسبہ سخت
ہوگا مقابلۂ امام سے اور کچھ تو نہ ملیگا مگر سرداری دوزخ کی البتہ ملیگی لیکن ابن سعد نے کچھ خیال نہ کیا اور بائیس ہزار سوار
لیکر سیدھا کربلا مین آیا اور امام حسین علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ تم اس مقام مین کیونکر آئے آپنے جواب دیا
کہ مجھے تمھارے قاصد اور ہرکارے یہان لائے نہین تو مین کیون آتا مجھے کیا کام تھا اب تم لوگون نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنا عہد توڑ دیا اب بھی اگر کوئی مانع نہ ہو تو چلا جاؤن عمرو بن سعد خوش ہوا کہ شاید ابن زیاد سے صلح ہو جائے اسواسطے یہ معاملہ ابن زیاد کو لکھا اُس شقی نے لکھا کہ تو بیعت یزید کی طلب کر اگر قبول کرین تو مجکو اطلاع دے اور تا صدور حکم ثانی انتظار کر اس تحریر سے ابن سعد نے جانا کہ ابن زیاد صلح پر راضی ہی سو اُسنے وہ نامہ سیاہ اُس روسیاہ و بدخصال کا حضرت امام علیہ السلام کی خدمت مین بھیجا حضرت نے فرمایا کہ مین ابن زیاد کے قول پر عمل نکرونگا یہ خبر بھی ابن زیاد کو پہنچی اُسنے حصین ابن نمیر و شبث ابن ربعی اور شمر ذی الجوشن وغیرہ کو بافوج قاہرہ روانہ کیا اب بائیس ہزار پیادہ و سوار بمقابلہ اولاد حیدر کرار اور اہل بیت رسول مختار دشت کربلا مین جمع ہوگئی روایت ہی کہ عمرو بن سعد کو ابن زیاد نے لکھا کہ پانی کا بندوبست کرنا چاہیے حسین اور اُنکے ہمراہی بالکل پانی نہ پائین چنانچہ ساتوین محرم سنہ ۶۱ ہجری مین اُنھین اشقیا مین سے پانسو سوار نہر فرات پر مقرر کیے گئے اور پانی کی بندش ہوئی اور اہل بیت رسول اللہ پر عرصۂ زندگی تنگ ہوا ہاے وہ لق و دق ریت کا میدان جسپر خیمے کھڑے تھے نہ وہان کوئی درخت تھا جسکا سایہ ہو نہ کوئی صورت حیوان کی جسکو دکھا کے بچون کے دل بہلائین وہ ریت کی گرمی وہ دوپہر کی دھوپ رات کی اوس اور دن کی پیاس اُسپر پانی سے پیاس اور پھر ننھے ننھے بچے غرضکہ خیمے مین ایک تلاطم پڑا تھا ہر طرف العطش العطش کا غل مچا تھا بعضے پیاس کے مارے بیہوش اور بعضے سکتے کے عالم مین خاموش تھے اُنھین حضرت علی اصغر شیر خوار تھے **شعر**

کہا بانو نے شہ سے تیر چلتے ہین کلیجے پر	میرا مُنھ جب یہ بچہ پر تشنگی آنکھو سے تکتا ہی

اور حضرت زین العابدین بیمار تھے **شعر**

در زمین کربلا از بسکہ قحط آب بود	آب در چشم یتیمان گوہر نایاب بود

سارے اہل بیت کی زبانین مارے پیاس کے سوکھ کر کانٹا ہوگئی تھین حتی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اشارے سے باتین فرماتے تھے **شعر**

پژمردہ غنچۂ لب میگون تشنہ از عطش	در جوش آب خوردہ خس و خار کربلا

آپ کے انصار مین ایک شخص یزید ہمدانی نام نے دوڑ کر عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ ابن سعد مردود مدت کا میرا یار ہی یقین تو ہی کہ میری مروت سے پانی دینے مین مضایقہ نہ کرے اگر ارشاد ہو تو اُس سے پانی کی استدعا کرون فرمایا اختیار ہی یزید ہمدانی ابن سعد کے پاس گئے اور بغیر ادائے رسم سلام علیک بیٹھ گئے ابن سعد نے کہا بھائی ہمدانی تو نے رسم سلام سنت اسلام کیون چھوڑ دی کیا مین مسلمان نہین ہون خدا و رسول کو نہین مانتا ہون ہمدانی نے کہا تیرے اسلام کو اپنا سلام ہی تو دعوی مسلمانی کا کرتا ہی اور جگرپارۂ رسول نور دیدۂ بتول کا دشمن جانی بن کے اُنکے خون کا پیاسا ہوا ہی بڑے افسوس کی جا ہی کہ کُتّے اور اور جانور فرات سے پانی پیئن اور اہل بیت نبوی ایک قطرۂ آب کو ترسین یہ کیا اسلام ہی اور کیا ایمان ابن سعد یہ سُنکر دل مین پشیمان ہوا اور کہنے لگا یہ تو سچ ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

لیکن حکومت یزید سے مین دست بردار ہو نہین سکتا ناچار یزید ہمدانی بغیر پانی لائے واپس آئے اور سارا حال حضرت سے آکر عرض کیا امام علیہ السلام نے ستر ستر ہاتھ تک کنوئین کھدوائے مگر پانی نہ نکلا نور العین مین ہی کہ حضرت نے اہل بیت کو جو پیاس سے پریشان دیکھا تو خود تلوار ٹیک کر اُن اشقیا سے متوجہ ہوکر پوچھنے لگے کہ ای لوگو تم جانتے ہو کہ مین کون ہون اُنھون نے کہا ہان تم حسین ابن علی ہو فرمایا میرے جد کون تھے کہا تمھارے جد پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفےٰ تھے فرمایا میری ماں کون تھین کہا فاطمہ زہرا فرمایا یہ سب جانتے ہو اور پھر میرے خون کے پیاسے ہوے ہو اور مجھے اور میری اہل بیت کو پیاسون مارتے ہو اشقیا بولے کہ یہ ہم سب جانتے ہین پر تمھین پانی تو ایک بوند بھی نہ دین گے یون ہی پیاسا مارینگے آپنے فرمایا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ رَبِّیْ وَ رَبِّکُمْ مِنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ اور خیمے مین پلٹ آئے ادھر اہل بیت کا یہ حال دیکھا کہ مارے پیاس کے غش آنے لگے ہین عورتون کے دودھ خشک ہوگئے آنکھون سے آنسو چلنا موقوف ہوگیا ہے اطفال شیر خوار ماؤن کی گود مین ماہی بے آب کی طرح پیاس سے تڑپتے ہین **شعر**

ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند
بیزار رفت از تو لب تشنہ حسین

رسالہ عمری مین لکھا ہی کہ عمر وسعد نے آب فرات کو پس پشت کرکے اپنا پڑاؤ ڈالا تھا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا خیمہ ریت مین تین کوس پر پانی سے دور تھا اُدھر باوصف کھدوانے کنوؤن کے ستر ستر ہاتھ تک بھی پانی نہ نکلا اور ادھر قوم اشقیا نے فرزندان آل عبا مالکان بر و بحر جگر گوشگان ساقی کوثر پر پانی کی روک تھی تمام لوگ پیاس سے بیتاب ہوے اور سب کے حلق خشک ہوگئے کسی مین طاقت بات کرنے کی نہ تھی ستارہ و نیز لول چال کا مدار رکگیا تھا تین روز اہل بیت رسول خدا نے تیمم سے نمازین پڑھین جب حضرت امام تشنہ کام سے اُن پیاسون کی تفتگی اور اُن بچون کی ترپ نہ دیکھی گئی تو آپ نے عباس علمدار کو تیس آدمی ساتھ کرکے پانی لینے کے لیے بھیجا لشکر عمر وسعد نے پانی نہ لینے دیا بائیس آدمی شہید ہوے اور حضرت عباس زخمی ہوکر پلٹ آئے **شعر**

آلاف تحیات و سلام بہ ہمیر
زان بعد نثار شہ دیندار تو اکرد

ابن الاحضر نے یحیی بن ابی بکر سے اور اُنھون نے اپنے بعضے مشائخ سے نقل کیا ہی کہ حضرت امام اپنے مقام سے نکلکر اُن اشقیا کے روبرو کھڑے ہوے اور بعد حمد و ثنای خدا اور نعت محمد مصطفےٰ کے فرمایا ای لوگو کیا تم جانتے نہین ہو کہ مین کون ہون اور کسکی اولاد سے ہون اپنے دلون مین سوچو تو کہ میری خون ریزی اور میری بیحرمتی تمھین روا ہی یا نہین کیا مین نبی کی بیٹی کا بیٹا نہین ہون کیا مین رسول اللہ کے چچا کی بیٹے کا بیٹا نہین ہون کیا حمزہ سید الشہدا میرے جد کے چچا نہین ہین کیا رسول اللہ نے میرے اور میرے بھائی کے حق مین نہین فرمایا ہی کہ سَیِّدَا شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ یعنی حسن اور حسین جوانان بہشت کے

[illegible]

رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۲ [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

سردار ہین اور اسیطرح اور فضائل و مناقب بہت سے آپنے فرمائے اور یہ ارشاد صرف دشمنان دین کی قطع حجت کو تھا تاکہ دشمنون کو خدا کے سامنے کوئی حجت نرہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا تہذیب التہذیب مین ہی کہ جعفر بن سلیمان زید سے روایت کرتے ہین کہ حضرت کا خیمہ جنگل مین ریت پر کھڑا تھا اور اعدا ہر طرف سے قتل پر آمادہ تھے آپ قرآن مجید پڑھتے تھے اور چشم مبارک سے بے اختیار آنسو بہتے تھے مین نے پوچھا کہ آپ یہان کیون آئے آپنے فرمایا مین خود نہین آیا ہون کوفیون نے خط لکھے بنہایت اصرار سے مجھے بلایا اب یہان اس حال کو پہنچایا کہ ہر طرف سے باران ظلم وستم برساتے ہین اور ایک ایک قطرۂ آب سے ہمکو اور ہمارے ساتھ والونکو ترساتے ہین افسوس کی جا ہی شعر

کشتی شکست خوردہ ز طوفان کربلا
خوش داشتند حرمت مہمان کربلا

در خاک و خون فتادہ بمیدان کربلا
باشند دیو و دد ہمہ سیراب از فرات

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان
لب تشنہ باشد آہ سلیمان کربلا

اور اسی قصے کو تھوڑے تغیر اور زیادتی کے ساتھ ابن حجر عسقلانی نے بھی تسدید القوس فی تلخیص مسند الفردوس للدیلمی مین یزید الرشک سے نقل کیا ہی اور نیز تہذیب التہذیب مین ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ابن سعد کو لکھا کہ تو تین باتون مین سے ایک بات اختیار کر یا مجھکو کہ جانے دے کہ مین وہان جا کر بیٹھ رہون یا ترکستان کیطرف کہ وہان کفار ترک سے جہاد کر کے شہید ہون اور اگر یہ دونون باتین منظور نہین تو مجھکو یزید کے پاس بھیجدے وہان جو کچھ ہونیوالا ہی ہوگا ابن سعد مردود نے جواب لکھا کہ مین ابن زیاد کو لکھتا ہون جو کچھ وہ کہیگا عرض کرونگا تامل کیجیے جب اُسنے لکھا تو ابن زیاد سرمایۂ فساد نے کمال تہدید سے لکھا کہ مین نے تجھکو لڑنے کے واسطے بھیجا ہی کہ صلح کے واسطے اگر حسین ابن علی بیعت کرین تو بہتر ورنہ قتل کر اور اگر تجھکو تامل ہو تو مین تجھے معزول کر کے دوسری کو تیرا قائم مقام کر کے بھیجون جب نامہ ابن زیاد علیہ ما علیہ الی یوم التنا د ابن سعد بد مآل کو پہونچا تو اُسنے صف قتال آراستہ کی اور حضرت امام عالی مقام سے کہلا بھیجا کہ مین نے ہر چند چاہا کہ تم یزید کی بیعت قبول کرو کہ مین تمھارے خون مین گرفتار نہ ہون پر تمنے قبول نہ کیا اب لڑنے پر مستعد ہو جاؤ حضرت نے فرمایا آج مہلت دے ترجمۂ صواعق محرقہ مین ہی کہ جب حضرت امام علیہ السلام پر یہ سختی گذری اور مصیبت پڑی تو آپ کو نصیحت بھائی کی یاد آئی کہ اُنھون نے

[illegible]

[illegible]

۴ چھوڑ دو کہ مین کہ حلا جاؤن یا اس مین مین رہون اور دیکھون کہ لوگون کا منھ کہانتک انجام ہوتا ہی مگر کسی نے نہ مانا انتہی ۱۲ منہ ۵ کامل مین ہی کہ ابن زیاد

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمجھایا تھا کہ ای حسین کوفیان بدعہد کے قول و فعل پر اعتماد نہ کرنا اور اُنکے بُلانے سے زنہار کوفہ نہ جانا وہ لوگ
سخت نالائق ہین وہانکا جانا تمھارے حق مین بہتر نہین اور باعث کمال پریشانی کا ہوگا ترجمہ طبری مین ہی
کہ حضرت امام علیہ السلام خیمۂ مبارک مین تشریف لائے اور اہلِ حرم کو نصیحت کی کہ صبر بہت اچھی چیز ہی اور
اللہ نے صبر کا بڑا اجر رکھا ہی خبردار ایسا نہ ہو کہ تم صبر اور استقلال کو ہاتھ سے دو اور ہماری ثابت قدمی مین
کسی طرح سے فرق آئے اور رونا نہین پھر آسمان کی طرف مُنہ کر کے کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ کوفیون نے
مجھسے بیعت کی اور پھر عہد شکنی کی اسکا انصاف تیرے ہاتھ ہی اور خیمے سے باہر آکر انصار سے فرمایا کہ مین تمسی
نہایت راضی اور خوش ہون تمنے حق رفاقت جیسا چاہیے ادا کیا اسکی جزا اللہ تمکو دے اب کیفیت یہ ہی کہ
تم لوگ کم ہو اور دشمن بہت اس سے میرے نزدیک مناسب ہی کہ مین تمکو بیعت سے علٰحدہ کرون جدھر تمھارا
جی چاہے چلے جاؤ مجکو یہ منظور نہین کہ میرے ساتھ تمھاری بھی جان جائے اور مین تو اپنی زندگی سے ناامید ہی
ہون خیر جو کچھ میرے باب مین منظور الٰہی ہوگا وہ ہوگا بہرکیف مین تابع فرمان حق ہون انصار نے یہ سُنکر
آنسوؤن کے دریا بہا دیے اور عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین یہ کوئی بات ہی کہ ہم ایسے وقت مین آپ کا ساتھ
چھوڑ دین تنہا آپ رہجائین آخر جناب رسولؐ خدا اور علیؓ مرتضٰی اور فاطمہ زہراؑ کو کیا مُنھ دکھائین گے دولت
شفاعت محمدی کیونکر پائینگے ہم آپ پر قربان ہین پہلے ہم ہی اپنی جان نثار کرین گے انصار کی جان نثاری
کی تیاری دیکھکر آپ نہایت خوش ہوے اور آپنے واسطے ادا کرنے سنت اپنے جد پیغمبر علیہ السلام کے جیسا مدینے
مین جنگ احزاب مین ہوا تھا خندق گرد اپنے لشکر کے کھدوائی اور فرمایا کہ اسمین آگ بھر دو کہ کوئی اعدا
مین سے اندر نہ آنے پائے اور ایک راہ آمدورفت کی رہے جب خندق اسطرح کی تیار ہوگئی تو مالک ابن حوزہ
لشکر عمرو بن سعد سے آیا اور اُس خندق کے مقابل کھڑا ہو کر پکارا کہ ای حسین بن علی تمنے بڑی جلدی کی ابھی
سے آگ لے لی آپنے فرمایا تو جھوٹا ہی ای خدا کے دشمن اور لوگون سے پوچھا کہ اِسکا نام کیا ہی لوگون نے کہا
مالک ابن حوزہ آپ نے بددعا کی کہ خداوندا اِسکو دنیا ہی مین جلا فوراً آپ کی دعا قبول ہوئی مالک نے
گھوڑا اکدایا وہ دوڑا الگام اُسکے ہاتھ سے جاتی رہی وہ ہرطرف سے کودتا پھرتا تھا یہان تک کہ وہ مردود
زین پر سے گر پڑا رکاب مین پیر اُسکا اٹکا گھوڑا یہ دیکھکر اور بھڑکا دوڑتا پھرتا اور اُسے گھسیٹا جب خندق کے
کنارے پر پہونچا تب اُسکا پیر رکاب سے نکلا وہ خندق مین گرا اور چلاتے چلاتے اُسی آگ مین جل بھُن کر
مر گیا حضرت نے سجدۂ شکر ادا کیا اور باآواز بلند فرمایا کہ الٰہی مین اہل بیت رسول ہون تو میرا انصاف کر محمد بن اشعث
نے پکارا کہ آپ کو پیغمبر خدا سے کیا قرابت ہی جسپر اتنا لاف و گزاف کرتے ہین آپ کا دل کڑھا دعا فرمائی کہ الٰہی
محکو ابن اشعث فرزند رسول نہین جانتا اور بیجا یا قطع نسب کرتا ہی اسکو ذلیل فرما اُسی وقت ابن اشعث

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیشاب کو بڑھا بچھو نے نیش مارا اُسکی تکلیف سے تمام لشکر مین وہ ننگا پھرا اور اُسی حال مین وہ بھی داخل نار ہوا لکھا ہی کہ لشکر ابن سعد سے ایک مرد نکلا اُسنے حسینی لشکر والون سے کہا دیکھتے ہو پانی فرات کا کیسا چمکتا ہی مگر واللہ تم ایک قطرہ نپاؤ گے پیاسے ہی دنیا سے جاؤ گے حضرت امام حسین علیہ السلام نے یہ سُنکر کہا الٰہی اسکو آج ہی پیاسا مار اُسکو اُسیوقت پیاس شروع ہوگئی اور اُسکی شدت مین ایسا بدحواس ہوا کہ گھوڑے سے گرا گھوڑے نے روندکر اُسکی ہڈیان اور پسلیان چورکر دین اور اُسیوقت داخل نار ہوا کامل ابن اثیر مین بعد نقل قصہ ابن حوزہ کے لکھا ہی کہ مسروق بن وائل حضرمی نے کہا ای کاش اگر مین حضرت امام کا سر کاٹ لیتا تو ابن زیاد کے یہان میری وقعت زیادہ ہوتی جب اُسنے ابن حوزہ کا یہ حال دیکھا تو اس خیال سے فوراً پلٹ گیا اور کہنے لگا کہ مین نے آپکی یہ کرامت دیکھی ہی اب مین آپسے نہ لڑونگا انتہی مگر سُنّی مین یہ حکایت اتنی ہی ہی کہ ابن حوزہ نے آگے بڑھکر پوچھا کہ تم مین حسین ہین کوئی نہ بولا اُسنے تین مرتبہ پوچھا تب لوگون نے کہا کہ ہین تیری کیا حاجت ہی کہنے لگا ای حسین تمکو بشارت ہو دوزخ کی نعوذ باللہ آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہی مین پیشی کرونگا رب رحیم اور شفیع مطاع کے پاس تو کون ہی کہا ابن حوزہ تب آپ نے ہاتھ اُٹھا کر یہ بددعا کی نقل ہی کہ نوین محرم کو ابن زیاد نے عمرو بن سعد کو بتاکید تمام لکھا کہ آج ہی سے لڑائی شروع ہو خبردار امام کی رعایت کا نام بھی ہونے پائے یہ خط پڑھکر وہ نابکار مستعد کارزار ہوا جنگ کا نقارہ بجا آپ نے عباس علمدار سے فرمایا کہ ای بھائی جاؤ اور اُس قوم سے پوچھو کہ کیون آئے ہو کیا کام ہی حضرت عباس علمدار کچھ لوگ اپنے ہمراہ لیکر مقابل لشکر عمرو بن سعد آئے اور فرمایا تمھاری غرض آنے سے کیا ہی کہا ابن زیاد کا فرمان آیا ہی کہ آپسے بیعت لو اگر کرین تو بہتر ورنہ لڑو حضرت عباس نے فرمایا ٹھیرو مین جاکر خبر کرتا ہون آپ نے آکر حال بیان کیا حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا اُن سے آج کی مہلت کو کہدو اُنھون نے آکر کہا بمجبوری اشقیا نے مہلت دی اب حال کیا لکھون کہ خود سیاہی اس غم مین سیہ پوش ہے اور دوات رنج و الم سے مدہوش جو بیان ہی وہ نشتر رگ جان ہی جو بیت ہی وہ بیت احزان ہی ہر مصرع مصرعہ غم ہی ہر نقطہ قطرۂ دم ہر سطر صف ماتم ہی ہر حرف حلقہ نشین الم ہی

اشعار

بربستہ غم و غصہ رہ نطق و بیان را	فریاد کہ یارای سخن نیست زبان را
کہ از شنجرف شاکِ خون نویسیم	حکایتہای خونین کربلا بہ

ظہور صبح عاشورا جب صبح عاشورای مصیبت نے افق شہادت سے طلوع کیا اور خورشید خنجر گذار اس واقعہ کی دہشت سے بام نیلی حصار پر لرزان نکلا تو امام تشنہ کام نے تیمم کرکے نماز آخر فجر کی ادا کی ہنوز دعا سے فارغ نہوے تھے کہ لشکر اعدا مین نقارہ بجنے لگا اُدھر اشقیا آمادہ ستمگاری تھے اِدھر شوق شہادت کی بیقراری آپ ناقے پر سوار ہوکر لشکر ابن سعد کے مقابل تشریف لائے پہلے خطبہ پڑھا بعد حمد و نعت کے اُن اشقیا سے مخاطب ہوی کہ ای لشکریان یزید مرید سمجھو تو کہ نصاری سُم خر عیسٰی علیہ السلام کی اب تک تعظیم کرتے ہین اور یہود جو کوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اثر آثار موسی علیہ السلام مین سے پاتے ہین تو اُسکو دل وجان سے عزیز رکھتے ہین اور مین تمھاری نبی کا نواسہ شیر خدا کا بیٹا فاطمہ زہرا کا لخت جگر حسن کا برادر ہون مجکو تمھارے پیغمبر نے بیٹا کیا ہی سو تم میرے قتل پر آمادہ ہو مین نے کسی کا خون کیا ہی جسکا عوض لیتے ہو کسیکا کچھ مال لیا ہی جسکے مطالبے مین مجکو تنگ پکڑتے ہو یا اور کوئی دعوی ہو جسپر مجھے اتنا عاجز کرتے ہو مین دنیا سے منھ پھیرے مدینے مین اپنے جد کے مزار پر بیٹھا تھا وہان تمنے بیٹھنے نہ دیا آخر وطن چھوڑ مکے مین قیام کیا تمنے وہان سے بھی خطوط بھیجکر بلوایا یہان بلاکر اب ہر طرح کا رنج پہنچایا کیا نبی زادے کی یہی قدر دانی کرتے ہین کیا مسافر غریب کی یہی مہمانی کرتے ہین کہو تو سہی خدا کو کیا جواب دوگے عجب تماشہ ہی کہ کئی روز کا پیاسا ہون کوئی ایک قطرۂ آب بھی نہین دیتا ہر شخص خون ہی کا پیاسا ہو اچھا بتاؤ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوگے اشعار

بیا بہ بین کہ چہا کردہ اند با حسین
مروا بود کہ بخاک و بخون کنی غرقہ

خداست حاکم و دعوی گرست پیغمبر
رخ منور و گیسوی مشکسای حسین

بروز واقعہ اے ظالم خدا نا ترس
چگونہ میدہی انصاف ماجرای حسین

پس جب اس اتمام حجت کا جواب دشمنان بے دین نے کچھ نہ دیا تب امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی حجت اب تمپر ہی مجپر نہین یہ فرما کر ناقے سے اُترے اور گھوڑے پر سوار ہو کر صف لشکر آراستہ فرمائی اور سب سے فرمایا کہ تم کوئی اپنی طرف سے لڑنے مین سبقت نہ کیجیو اُسی طرف سے ابتدا ہونے دو شمر علیہ ما یستحقہ نے ابن سعد سے کہا کہ وقت مہلت ہو چکا اور خود آگے بڑھا اور ایک تیر لشکر پہ مارا اور فخریہ کہنے لگا کہ سب گواہ رہو کہ اول لشکر امام حسین پر مین نے تیر مارا ہی بعد اُسکے دو غلام ابن زیاد کے زیاد و سالم نکلے اسطرف سے دو بہادر ایک حید ابن مظہر دوسرے یزید ابن حسین انکے مقابل ہوے اور دونون کو قتل کر آئے پھر معقل ابن یزید لشکر یزید سے نکلا اُسکو بھی یزید ابن حسین نے مارا بعد اُسکے دوسرا نکلا وہ بھی انھین کے ہاتھ سے مارا گیا پھر مزاحم ابن حرث نکلا اُسکو نافع ابن ہلال نے تیغ کیا اِسی طرح جو کوئی فوج مخالف سے نکلا مارا گیا باانیہمہ ہر مرتبہ امام علیہ السلام خود بسبب شجاعت طبعی کے مقابلے کا قصد کرتے تھے اور انصار جانے نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ جبتک ہم لوگون سے ایک بھی باقی رہیگا تب تک آپ جانے نہ پائین گے انصار کی مردانگی کی یہ کیفیت تھی کہ مخالف کو اسطرح جھٹ پٹ مار لیتے تھے جیسے کُتّے کو مارتے ہین جب شامیون نے دیکھا کہ اِس طرح کا مقابلہ کہ ایک شخص ایک شخص کا مقابلہ کرے سخت مشکل ہی اور ایسی حالت مین ایک ہی انصاری سارے لشکر کو کافی ہوگا تب یہ تجویز کی کہ دس دس آدمی ایک ایک انصاری کے مقابل ہون چنانچہ دس دس آدمی ایک ایک مسلمان کے مقابل ہونے لگے مگر تاہم یہ حال تھا کہ کوئی نامرد نزدیک نہ آتا دور ہی سے تیر اندازی کرتا اور جو بہادر صف اسلام سے نکلتا کئی نامرد ملکر اُسکو شہید کر ڈالتے یہانتک کہ پچاس انصار سے زائد شہید ہوے قتال لا برار مین ہی کہ جب اُدھر سے پچاس آدمی سے زیادہ نے شہادت پائی تو حضرت سید مظلوم نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

باآواز بلند ندا فرمائی کہ اَمَا مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا بِوَجْہِ اللّٰہِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
یعنی ہی کوئی فریاد کو پہونچنے والا کہ خدا کے واسطے آئے اور حرم رسول اللہ کو بچائے تمہیں افسوس ہی کہ نبی کا کلمہ
پڑھتے ہو اور نبی کی تصویر مٹانے سے باز نہین آتے سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپکے اپنے نانا کی امت پر کہ ہین
حزن و بکا سے بھی غرض یہی رہی کہ شاید کوئی باایمان یون ہی راہ پر آجائے رونے ہی پر ترس کھا کر انہی
آپ کو دوزخ سے بچائے اب بھی چہرہ نگار سعادت ہو جائیگا یہ فرماتے اور شعر

شہ دین دیکھتے تھے شوق حُر مین سوے میدان
کہ جیسے کوئی آنے کی کسیلئے راہ تکتا ہی

شہادت حُر

ناگاہ حُر بن یزید ریاحی نے جو لشکریان عمرو بن سعد
کے سردارون مین سے تھے یہ فریاد امام کی سُنکر گھوڑا دوڑایا اور عمرو بن سعد سے کہا کیا تو امام سے ضرور لڑیگا
اُسنے کہا بیشک ضرور لڑونگا حر نے کہا کل خدا کے سامنے کیونکر جائیگا رسول خدا کو کیا مُنھ دکھائیگا یہ کہکر
گھوڑا کو دا تا امام تشنہ کام کے پاس آیا اور کہا یا ابن رسول اللہ پہلے جو تم سے لڑنے آیا تھا مین تھا اب پھر مین ہی
آیا ہون کہ سب سے پہلے جان نثاری کرون میری توبہ قبول ہو آپنے فرمایا اے حُر جب بندہ توبہ کرتا ہی اور یہ دعا
و استغفار پڑھتا ہی تو حق تعالی اُسکے سب گناہ معاف فرماتا ہی رباعی

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مین تجھسے راضی ہوا تیرا قصور معاف کیا حُر نے عرض کیا اگر مجھے حکم ہو کہ آپکے لشکر مین پہلا مقتول مین ہون
اور آپ کے جد کی شفاعت پاؤن آپ نے اجازت دی اور حر بن یزید لشکر اشقیا پر شیر کیطرح جھپٹا نقل ہی کہ
جب عمرو بن سعد نے یہ دیکھا تو گھبرایا اور پوچھا یَا وَیْلَکُمْ مَنْ هٰذَا اے لوگو افسوس تمکو یہ کون ہی لوگون نے
کہا حر بن یزید ہی اور اُسکا بیٹا جو تم سے پھر گئے اور حضرت امام علیہ السلام کے مددگارون مین مل گئے
ابن سعد نے اُنہین سے ایک شیطان صفوان بن حنظلہ نام کو بھیجا کہ تو حر کو سمجھا کر یہان پھیر لا اگر نہ آوے تو
قتل کر صفوان نے اگر بہت نصیحت کی حُر نے کہا یہ تیری عقل سے بعید ہی تو جانتا ہی کہ یزید فاسق اور شارب خمر
ہی اور حسین پاک اور صادق اور نور دیدہ رسول مقبول ہین پس اُنکی رفاقت کرنا چاہیے یا یزید طرید کی صفوان
نے کہا یہ تو سچ ہی مگر دولت تو یزید کے پاس ہی اور ہم لوگ سپاہی پیشہ مال کے محتاج ہوتے ہین نہ تقوی اور
طہارت کی حر نے کہا اے صفوان تو حق پوشی کرتا ہی تیرا کلام منافقانہ ہی تب صفوان نے نیزہ مارا اور حر
بن یزید بچ گئے اور وہی نیزہ چھین کر اُس سے صفوان کو ہلاک کیا بعد اُسکے صفوان کے اور دو بھائی دوڑ کے
اور صفوان پر آگرے حر نے اُن دونون کو بھی قتل کیا غرض جو شقی ہاتھ لگا اُسکو تہ تیغ کیا حر میدان سے
پھر کر خدمت امام برحق مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ تم مجھسے راضی ہو آپنے فرمایا تجھسے
خدا اور رسول راضی ہین پھر میدان مین آئے اور لڑنا شروع کیا پھر تھوڑی دیر مین کشتون کے پشتے لگا دیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسمین مخالفین نے حُر کے گھوڑے کو پے کیا حُر گھوڑے سے جُدا ہوکر نیزہ و تلوار سے وار کرنے لگے مخالف اُسکو دیکھکر دنگ تھے جب حضرت نے دیکھا کہ حُر پیادہ لڑتے ہین تو آپ نے ایک گھوڑا حُر کی سواری کیواسطے بھیجا وہ اُسپر سوار ہوکر لڑنے مین مصروف ہو گئے اور اسقدر لڑے کہ نیزہ اُنکا ٹوٹ گیا تلوار آبدار ہاتھ مین لی جسکی کمر پر مارتے دو ٹکڑے کر دیتے جسکے سر پر مارتے سینے تک شگاف کر دیتے یہان تک کہ عمرو بن سعد کے علمدار تک پونھچے اور چاہا کہ اُسکے علم اور علمدار کو بھی دو قلم کر دین کہ شمر ملعون نے فوج کثیر سے حملہ کیا اور سب طرف سے تیر او نیزے پڑنے لگے قسورا ابن کنانہ نے حُر کے سینۂ بے کینہ پر نیزہ مارا زخم تو کاری لگا مگر اُس مرد کارزاری نے جھپٹ کر ایک تلوار اُسکے سر پر ایسی ماری کہ سینہ تک کاٹ گئی قسور پر قسور واصل جہنم ہوا حضرت امام علیہ السلام گھوڑا دوڑا کر حُر کے پاس پونھچے اور اُسکو اُٹھا کر اپنے لشکر مین لائے اور اپنے زانوے مبارک پر حُر کا سر رکھا اور آستین مبارک سے اُسکا منہ پاک کرتے تھے کہ حُر نے آنکھین کھولکر حضرت کی طرف نظر کی اور نقد جان کو روئے نما اُس رخ زیبا کا بنایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت اور آپ کے یار بہت روئے بعد اُسکے مصعب اور علی وغیرہ بھی اِسیطرح شہید ہوے جب اعوان اور انصار سب شہید ہو گئے تو حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اب میری نوبت ہے اور لشکر امام مین سوا اُنیس آدمیون کے کوئی لڑنے والا نہ تھا اور وہ سب بھائی بھتیجے بھانجے آپ کے تھے اُن عزیزون نے عرض کیا کہ جب تک ہم مین سے کوئی باقی رہیگا تب تک آپ مقابلہ مخالف کو جانے نہ پائین گے ہم ہی اُن اشقیا کو جا کر مارین گے آپ سب کیطرف بنظر شفقت دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لائے خود بھی روئے اور سب حضار بھی روئے اور فرمایا افسوس تم سب ہمارے سامنے مارے جاؤ گے اور ہم یہ حال کھڑے دیکھتے رہین گے ہمسے کیسے ہوگا آخر کلیجے کو تھام کر ہر ایک کو اجازت لڑنے کی دی

شہادت حضرت عبداللہ بن مسلم

حضرت کے اقارب قریبہ مین سے پہلے جو لڑنے کو آئے وہ عبداللہ بن مسلم تھے اُنھون نے آکر عرض کیا یا ابن رسول اللہ مجکو اجازت ہو کہ مین ہمت میدان سعادت مین دوڑاؤن اور سلام آپکا مسلم بن عقیل کو پونھچاؤن آپ نے فرمایا یہ کیا کہتے ہو تمھین تو ایک بھائی کی نشانی رہ گئے ہو تمھارے باپ کی داغ جُدائی سے ابھی دل خالی نہین ہوا ہے ستم ہے کہ اسپر اب تم اپنا داغ بھی دہرایا چاہتے ہو تم اپنی مان کو لیکر کسی اور طرف چلے جاؤ کہ تمھارا بچ جانا غنیمت ہے یہ لوگ میرے ہی خون کے پیاسے ہین مجھے چھوڑ کر دوسری طرف نظر نہ کرینگے اُنھون نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین مین آپ کو چھوڑ کر کہین اور جا سکتا ہون مین تو آپ ہی کے پاس ہونگا اور لڑکر درجہ شہادت لونگا حضرت امام علیہ السلام اُنکی اِس جان نثاری کی تیاری کو دیکھکر خوش ہوے اور گود مین اُٹھایا اور روکر اُنکو اجازت دی عبداللہ نے گھوڑا میدان مین ڈالا اور رجز پڑھ کر لڑتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شروع کیا کشتون کے پشتے لگا دیے عمرو بن سعد نے قدامہ بن اسد فزاری کی طرف دیکھکر کہا اے قدامہ اب تو ہی دلیرانہ اس جوان کی طرف متوجہ ہو کہین یہ بلاے ناگہانی ٹلے ورنہ یہ ایک لاکھون پر بھاری ہی قدامہ نے ہتیار لگائے اور میدان کارزار مین آیا عبد اللہ نے اُسپر حملہ کیا اُسنے خالی دیا اسیطرح جب عبد اللہ اُسپر حملہ آور ہوتے تو وہ داہین بائین گھوڑا بچا جاتا اور یہ اُسکے گھوڑے کی ڈھانپ نپاتے کتنا ہی اپنا گھوڑا تیز دوڑاتے اِسواسطے کہ انکا گھوڑا کئی دن سے بے آب و دانہ تھا دو قدم چلکر تھک جاتا جب عبد اللہ دوڑ کر تھکے تو نیزہ ہاتھ سے پھینکدیا اور تلوار کھینچکر ایک گوشۂ میدان مین کھڑے ہوگئے قدامہ نے جب دیکھا کہ عبد اللہ نے نیزہ پھینکدیا تو خوش ہوا اور گھوڑا اُٹھاکر آیا اور نیزہ اِنکے سینۂ بے کینہ پر مارا آپ نے اپنے آپ کو خم دیکر اُس وار کو خالی دیا اُسنے چوہین چاہا کہ دوسرا حملہ کرے آپنے لپک کر ایک تلوار ماری اُسکا آدھا کلّہ اُڑگیا پھر ایک ہاتھ اور مارا اور کمربند پکڑکر گھوڑے سے دے پٹکا اور اُسکے گھوڑے پر خود سوار ہوے اور اپنا گھوڑا غلام کو دے دیا پھر نیزہ زمین سے اُٹھاکر مبارز طلب کیا اور یہ رجز پڑھا جسکے بعض کا ترجمہ یہ ہی **اشعار**

امروز بہ بیم جگرِ سوختہ جانرا	بیچارہ شہ مظلوم کشم روح روانرا	با دولت جاوید در آغوش درآرم
در روضۂ فردوس عروسانِ جنانرا	زان پیش کہ من سیر بخلوت بنشینم	با خاک برابر کنم این جملہ سگانرا

راوی لکھتا ہی کہ سلامہ بن قدامہ عبد اللہ کی شجاعت دیکھکر عمرو بن سعد سے کہنے لگا کہ مین نے بہت لڑائیان لڑا اور بہت مبارزان کاری اور دلیران کارزاری کو دیکھا مگر اِس ہاشمی جوان کا ساجری مین نے نہین دیکھا القصہ تمام سپاہِ روسیاہ یہ حرب و ضرب دیکھکر ترسان و ہراسان تھے کسی مین اتنی ہمت نہ تھی کہ سامنے آئے پہلے عبد اللہ ذرا ٹھیرے پھر جب دیکھا کہ اب کوئی بھی سامنے نہین آتا بپیاس سے بیتاب ہوکر حملہ کرنے لگے اور میمنہ و میسرہ لشکر اہل کین کو زیر و زبر کرتے ہوے چلے کہ اپنے لشکر مین آئین ناگہان پیادگان لشکر اشقیا نے اُنکو گھیر لیا اور خداع دمشقی نے پیچھے سے آکر ایک تلوار ماری کہ اُنکے گھوڑے کے پیر کٹ گئے عبد اللہ آہستہ آہستہ اُترے اتنے مین نوفل بن مزاحم حمیری نے نیزے سے اور بعضے کہتے ہین کہ عمر بن صبیح صداوی نے زخم تیر سے اُس خلاصۂ خاندان عقیل کو قتل کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **اشعار**

دریغ و درد کہ خورشید آسمان کمال	نزول کرد ز اوجِ شرف ببرجِ زوال	ہمای روح شریفش کشادہ بال و برفت
ازین نشیمن فانی باشیانِ وصال		

نور العین مین ہی کہ عبد اللہ نے نوّے آدمی مارے **فائدہ** عبد اللہ بن مسلم اور اُنکے ایک بھائی اور تھے علی بن مسلم اِن دونونکی ماں حضرت رقیہ بیٹی جناب امیر کرم اللہ وجہہ کی تھین کذا فی معارفِ ابنِ اَبی قُتَیْبَۃ اور حضرت رقیہ کی والدہ ام حبیب صہبا تغلبیہ ام ولد تھین یہ حضرت خالد بن لبید کی

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لڑائی مین جو عین التمر پر مرتدون سے ہوئی تھی قید ہو کر آئی تھین جناب امیر علیہ السلام نے انکو مول لے لیا یہ اور عمر اکبر دونون حقیقی بھائی بہن ہین کذا فی نور الابصار حاشیہ کبیر مین جو منہج پر ہی باب الوصایا مین لکھا ہی کہ تغلبی نسبت ہی ایک قبیلے کی طرف جسکو تغلب کہتے ہین اور فصول المہمہ مین ہی کہ یہ دونون توام پیدا ہوے تھے اور عمر اکبر کا سن پچاسی برس کا تھا انتہی بقدر الضرورۃ جمہور مورخین اور اہل سیر اسپر متفق ہین کہ جناب امیر کرم اللہ وجہہ کی صاحبزادی رقیہ نام ایک ہی تھین جو حضرت فاطمہ کے سوا اور بی بی سے تھین مگر لیث بن سعد اور دارقطنی کہتے ہین کہ حضرت رقیہ حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے ہین اور مین نے دیکھا بعضون کو کہ انھون نے صاف لکھا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دو صاحبزادیون کا نام رقیہ تھا ایک رقیہ کبریٰ اور دوسری رقیہ صغریٰ پہلی حضرت فاطمہ سے تھین اور دوسری ام حبیب سے واللہ اعلم شیخ اجہوری نقل کرتے ہین کہ سیدہ رقیہ جب مدینے سے تشریف لائین تو ان کو ایک شخص آل یزید سے ملا اُسنے انکو مار ڈالنے کا ارادہ کیا جب ہاتھ اُٹھایا تو اُسکا ہاتھ ہوا مین اُٹھا ہی رہ گیا اور وہ گر کر مر گیا شعرانی نے منن کے دسوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت علی خواص نے فرمایا کہ حضرت رقیہ اُس مشہد مین ہین جو قریب ہے جامع مسجد خلیفہ امیر المومنین کے گھر سے اور اُنکے ساتھ ایک گروہ اہل بیت کا ہی اب اُسکو جامع شجرۃ الدر کہتے ہین اور یہ جامع بائین جانب حضرت سیدہ نفیسہ کی ہی اور جس مکان مین سیدہ رقیہ ہین وہ اُسکی داہنی جانب ہی اُسکے دروازے کے پتھر پر یہ شعر لکھا ہی

بُقعۃٌ شَرُفَت بِآلِ النَّبِیِّ ۔ وَبِبِنتِ الرِّضَا عَلِیٍّ رُقَیَّۃ

صاحب نور الابصار کہتے ہین کہ مجھسے بعض شامیون نے کہا کہ سیدہ رقیہ بنت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ضریح دمشق شام مین ہی اُنکے مزار کی دیوارین خراب ہو گئی تھین لوگون نے چاہا کہ انکو گروا کر نئی بنوائین مگر کسیکو مارے ہیبت کے جرأت نہوئی کہ اُسمین در آئے پس اہل بیت مین سے ایک صاحب سید بن مرتضیٰ نام اُنکے مزار مین اُترے اور اُنکی لاش پر کپڑا ڈالکر اُسکو نکالا معلوم ہوا کہ جب اُنکی وفات ہوئی تھی تو وہ صغیرہ ہی تھین اور مین نے بعض افاضل سے جو یہ معاملہ بیان کیا تو اُنھون نے بھی اپنے بعضے شیوخ سے مجھسے یہی نقل کیا انتہی اور اسعاف الراغبین سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ انکا انتقال صغر سن ہی مین ہوا قبل بلوغ کے مگر معارف ابن ابی قتیبہ سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ صاحب اولاد ہوئین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور نیز معارف مین ہی کہ نکلی تھی اولاد عقیل کی حضرت امام حسین کے ساتھ اور ان مین سے نو آدمی مارے گئے تھے اور مسلم بن عقیل اُن سب مین بڑے بہادر اور شجاع تھے

شہادت پسران عقیل

جب جعفر بن عقیل نے اپنے بھتیجے کو کشتہ اور خون مین آغشتہ دیکھا تو بہت روئے اور حضرت امام علیہ السلام سے اجازت لیکر میدان کارزار مین آئے اور یہ رجز پڑھا جسکا ترجمہ ابو المفاخر نے یون لکھا ہی **اشعار**

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرۃ العین عقیلم من مولای حسین
قرۃ العین نبی چشم و چراغ ثقلین

دل و دین پاک ز آلایش ہر تہمت و شین
این حسین ابن علی ہست کہ جبریل امین

پسر عم منست این شہ و شہزادہ کہ ہست
پرورش دادہ در دامن خلیل الجنتین

اور لڑنا شروع کر دیا جو مبارز آتا تھا فوراً جان و جہان سے جاتا تھا خون اشقیا سے میدان کارزار لالہ زار ہوگیا نور العین مین ہی کہ انھون نے پندرہ آدمی مارے آخر ان لوگون نے آپ کو گھیر کر نیزہ و تیر کی بوچھاڑ کر دی عاقبت کار اُس تشنہ دہن کی کشتی حیات گرداب اضطراب مین پھنسکر دریاے شہادت مین غرق ہوئی اور گوہر شرف شہادت اُس غواص بحر شہامت کے ہاتھ آیا اُن کے بعد اُن کے بھائی عبد الرحمن بن عقیل لڑنے آئے وہ بھی اپنی جلاوت اور شجاعت مین اپنے بھائی کے بھائی نکلے اُنھون نے پچاس آدمی مارے آخر عبد اللہ بن عروہ خثعمی کے تیر سے شہادت پائی کامل مین ہی کہ جعفر بن عقیل کا قاتل بشر بن خوط ہمدانی تھا اور عبد الرحمن بن عقیل کا قاتل عثمان بن خالد جہنی تھا **فائدہ** عقیل بن ابی طالب یہ دس برس اپنے بھائی جعفر سے بڑے تھے حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہوے اور ۸ھ مین مدینے مین ہجرت کر کے آئے انکی وفات خلافت امیر معاویہ مین ہوئی انکی بصارت جاتی رہی تھی قبر انکی بقیع مین ہی ابن قتیبہ نے کہا کہ عقیل کی اولاد یہ تھی مسلم عبد اللہ محمد رملہ عبید اللہ یہ ام ولد سے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت مسلم بن عقیل کی والدہ نبطیہ تھین آل فرزند اسے اور عبد الرحمن اور حمزہ اور علی اور جعفر اور عثمان اور زینب اور فاطمہ اور رسما اور ام ہانی یہ اور مختلف بطنون سے ہین اور یزید اور سعد اور جعفر اکبر اور ابو سعید یہ اور سے ہین اور رسما بیاہی تھین عمرو بن علی ابن ابی طالب کو

شہادت فرزندان حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار

جب اولاد عقیل سب شہید ہوگئے تو نوبت فرزندان عبد اللہ ابن جعفر طیار کی آئی سب سے پہلے محمد بن عبد اللہ بن جعفر حاضر حضور امام علیہ السلام ہوے اور عرض کیا کہ ای شاہباز بلند پرواز اوج ولایت ولے عنقاے آسمان سیماے قاف قرب ہدایت مجھے بھی اجازت ہو حضرت نے اجازت دی اُنھون نے میدان کیطرف رخ کیا اور رجز پڑھا نور الائمہ نے اُس رجز کا ترجمہ یون لکھا ہی کہ ای کوفیان بد انجام واے نا اہلان شام

اشعار

با شما کارزار خواہم کرد
تا کنم دست ظالمان کوتاہ
شکوہ در پیش جعفر طیار

بر شما کارزار خواہم کرد
پا بجرب استوار خواہم کرد
از شما بیشمار خواہم کرد

وزبرای حسین ابن علی
کین خود از شما بخواہم خواست

جان خود را نثار خواہم کرد
خشم خویش آشکار خواہم کرد

پھر لڑے اور روے میدان کو مغز سر ہاے اشقیا سے چرب کر کے آخر شہادت پائی اُنھون نے دس آدمی مارے انکے بھائی عون بن عبد اللہ بھائی کا حال دیکھکر بے اختیار ہوگئے اور لڑنے لگے اُنھون نے ستائیس آدمی مارے آخر کار رخت حیات مستعار سر اُٹھا کر منزل بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ مین جا اُتارا کامل مین ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ محمد بن عبد اللہ بن جعفر کا قاتل عامر بن نہشل تیمی تھا اور عون بن جعفر کا قاتل عبد اللہ بن قطبہ طائی تھا
فائدہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب انکی کنیت ابو جعفر ہی حبشہ مین یہ پیدا ہوے اور یہ اجود عرب تھے انکی
وفات مدینے مین ہوئی یہ قول ابی الیقظان کا ہی اور اورون نے کہا کہ انکی وفات ابوا مین ہوئی اور وہین
سنہ ۹۰ مین دفن ہوے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرتؐ کی وفات کے وقت یہ دس برس کے تھے پس سال ہجرت مین
پیدا ہوے ہونگے اور انکی عمر نوے برس کی تھی ان پر سلیمان بن عبد الملک نے نماز پڑھی انکی اولاد یہ ہی
جعفر اکبر اور علی اور عون اکبر اور عباس اور ام کلثوم بطن حضرت زینب بنت علی سے اور محمد اور عبد اللہ اور ابو بکر
بطن خوصا بنت حفصہ ایک بنی تیم اللہ بن ثعلبہ سے اور صالح و موسیٰ و ہارون و یحییٰ بطن لیلیٰ بنت مسعود
بن خالد نہشلی سے اور معاویہ و اسحٰق و اسمٰعیل و قاسم اور مختلف بطونون سے اور حسن اور عون اصغر بطن جمانہ
بنت مسیب فزاریہ سے ہین حضرت ام کلثوم بنت حضرت زینب قاسم بن محمد بن جعفر بن ابی طالب کو بیاہی
تھین پھر اُن کے بعد ابان بن عثمان نے اُن سے نکاح کیا پھر حجاج بن یوسف ثقفی نے کذا فی المعارف

شہادت حضرت عبد اللہ بن امام حسن علیہ السلام

جب حضرت امام مظلوم کے دونون بھانجون نے شہادت پائی تب نوبت برادرزادگان امام علیہ السلام
کی آئی پہلے حضرت عبد اللہ نے آکر عرض کیا کہ اے عم مکرم اب ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم بھی اپنے قافلہ والون کا
ساتھ دین آپنے اُنکو گلے لگا کر بہت سمجھایا مگر بالآخر سواے اجازت دینے کے کچھ بن نہ آیا وہ شیر بیشہ شجاعت
میدان مصاف مین آکر فرمانے لگے

اشعار
بیدرم محترم و عالی جاہ
نور بینای زہرا حسن ست
وین شہنشاہ کرا نمایہ حسین
ہادی راہ حق و عم من ست

پھر یہ کہکر تلوار چمکائی ایک حملے مین بیاسی شقیا کو راہ عدم دکھائی عمرو بن سعد
گھبرایا اور اپنے سوارون مین جا چھپا اور سب کو خلعت و انعام کا لالچ دلا کر کہا کہ اس جوان ہاشمی کو کسیطرح
مارنا چاہیے یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ حضرت عبد اللہ بن حسن قلب لشکر مین آپڑے بختری بن عمرو شامی
نے عمرو بن سعد سے کہا کہ یہ دعوی سپہ سالاری ور اس جوان سے یون بھاگنا اور اسکی ہیبت سے اتنا ڈرنا اور کانپنا
وہ بے تمیز بولا کہ جان سبکو عزیز ہوتی ہی مین نہ بھاگتا تو کیا کرتا اے بختری اگر تجکو اس بات مین شک ہو تو یہ جوان
ہی اور یہ میدان سامنے جا تو ہی اپنی بہادری دکھلا بختری غصے مین آیا اور دلاوری تو دیکھیے کہ پانسو سوار
لیکر عبد اللہ پر حملہ آور ہوا ادھر حضرت امام علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر عبد اللہ کی مدد کو محمد بن انس اور سعد بن
ابی دجانہ کو کہ آپکے یارون مین یہی رہ گئے تھے اور فیروزان اپنے غلام کو بھیجا ان چارون سوارون نے پانسو کو
آگے دھر لیا اور بھگاتے ہوے قلب لشکر تک لے گئے پھر شیث بن ربعی پانسو سوار سے بختری کی مدد کو آیا

اور اسی... بیان اولاد عبد اللہ بن جعفر مین ... [illegible]
... ابان بن عثمان ... [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غرض ہزار سوارون نے اُن چار کو بیچ مین لے لیا عبداللہ نے شیث کی طرف رخ کیا اور فیروزان نے بختری کیطرف اور پھر اُن اشقیا کو زیر و زبر کرنا شروع کیا عمرو بن سعد سے نقل ہی کہ وہ کہتا تھا خدا کی قسم فیروزان اُس روز ایسا لڑتا تھا کہ اگر ایک پیالہ پانی پاتا تو ہمارے لشکر مین سے ایک بھی اُسکے ہاتھ سے نہ بچتا ایک سو تیس آدمی نیزے سے اور بیس آدمی تلوار سے اُسنے قتل کیے تھے آخر فیروزان کثرت حرب اور شدت تشنگی سے بیطاقت ہو گیا اور ایک مردود کا نیزہ کھاکر اور سپر سر پر رکھکر مخالفون سے لڑتا تھا کہ اسد بھی اُسکے پاس آہی پونچا اور چاہا کہ فیروزان کو اپنے گھوڑے پر سوار کرے کہ ایک جماعت نے اُن دونون کو گھیر لیا اور ہر طرف سے طعن و ضرب نیزہ و شمشیر کے دیے اُس اسد نے تو نیستان شہادت کی راہ لی حضرت عبداللہ نے آکر قاتل اسد کو قتل کیا اور فیروزان کو کہ زخمون سے چور تھا اپنے گھوڑے پر اپنے آگے بٹھایا گھوڑا کئی دن کا بھوکا پیاسا تھا دو آدمی کا بوجھ نہ اُٹھا سکا کھڑا ہو رہا حضرت عبداللہ پیادہ ہوے اور فیروزان کو اپنے لشکر مین لیچلے راہ مین فیروزان نے بھی بہشت کی راہ لی حضرت عبداللہ بہت روئے نقل ہی کہ اُسوقت تک عبداللہ کے ستر زخم لگ چکے تھے آپ پھر میدان مین آئے اور مبارز مانگا مارے خوف کے ایک بھی نہ نکلا ابن سعد کی للکار سے ابن الاحبار بڑی گفتگو کے بعد نکلا اور مارا گیا پھر اُسکے بیٹے اور بھتیجے میدان مین آکر آب شمشیر کی گھاٹ سے دریاے مرگ مین بہے اور دوزخ کی گھاٹ جا اُترے حضرت عبداللہ نے پھر مبارز مانگا کوئی نہ نکلا تنگ ہوکر داہنے بائین لشکر کے دیکھنے لگے اور نیزہ پھیرتے ہوے اپنے لشکر مین آئے اور حضرت امام علیہ السلام سے آکر عرض کیا کہ چچا مین پیاسا ہون آپنے فرمایا بیٹا یہان پانی کہان اب نانا اور باپ کے ساتھ بہشت ہی مین پینا حضرت عبداللہ پیاسے پھر میدان مین آئے اور زخم کاری نیزہ و تلوار کا کھا کر جام شہادت نوش کیا حضرت امام اور مخدرات عصمت کو اپنے درد و غم مین بیہوش کیا **رباعی**

دردا کہ دل از حادثہ غمناک افتاد	در دیدہ ز سیل اشک خاشاک افتاد	نوبادۂ باغ عمر از شاخ امید	بی آنکہ رسیدہ بود بر خاک افتاد

شہادت حضرت امام قاسم علیہ السلام

حضرت امام قاسم ابن امام حسن علیہ السلام کہ اُنکی عمر اُنیس برس کی تھی مسلح ہو خیمے سے نکلے اور چچا سے عرض کیا کہ مجکو رن کے جانے کی اجازت دیجیے آپ نے فرمایا کہ اے نور چشم اور اے لخت جگر یہ کیا کہتے ہو تم ہرگز رن کو نہ جاؤ اپنا داغ ہمکو نہ دکھاؤ اور حضرت قاسم کی والدہ نے بھی لپک کر اُنکا دامن پکڑا اور آہ سرد کے ساتھ خیمے مین کھینچا اور رو کر فرمایا **شعر**

ای بدلم گرفتہ جا لطف کن از نظر مرا	مرہم سینہ چون توئی مرہم دیدہ ہم تو شو

حضرت قاسم خیمے مین سر بزانو ہوکر رونے لگے آخر اجازت پائی اور تقدیر الٰہی کشان کشان حضرت قاسم کو ہجوم اعدا مین لے آئی خوب لڑے اور بہتون کو دوزخ مین پونچایا لشکر عمرو بن سعد آپ کی بہادری دیکھکر لرزان تھا کوئی شقی آپ کے مقابل مین نہ آتا تھا عمرو بن سعد نے ارزق شامی سپہ سالار کو بلا کر کہا کہ اس جوان کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سامنے کوئی نہین جاتا تو ہزار پیادہ و سوار لیکر جا اور اُسکو مار آ اُسنے کہا اے عمرو بن سعد تجھے شرم نہین آتی کہ
مجھ ایسے پہلوان کو جسکا غلغلہ مصر و شام مین ہے ایک بچے کے مقابلے مین بھیجتا ہے عمرو بن سعد نے کہا اسکی کم سنی پر نہ جا
یہ شیر دلیر حضرت امام حسن علیہ السلام کے بیٹے ہین اور حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور علی مرتضیٰ کے
پوتے ہین یہ بھوکے پیاسے جدھر رخ کرتے ہین سوار و پیادہ کا یکسان سر کاٹ کر پھینک دیتے ہین ازرق نے کہا
جو تو چاہے کہ مین لڑکے سے لڑنے کو جاؤن تو مین نہ جاؤنگا اگر ایسا ہی تیرا اصرار ہے تو میرے چار بیٹون مین سے کہ ہر ایک عرب
مین اپنا ثانی نہین رکھتا کسی ایک کو بھیج وہ اُسکو مار آئیگا عمرو بن سعد نے منظور کیا ازرق کا بیٹا گھوڑے پر سوار
ہوکر تیغ آبدار ہاتھ مین لیکر میدان مین آیا حضرت قاسم نے اُس سے کچھ خوف نہ کھایا اور گھوڑے کو چمکا کر ایک
خنجر ایسا مارا کہ وہ شیطان زخمی ہوکر زمین پر گرا اور تھوڑی دیر مین ٹھنڈا ہو گیا اُسکا دوسرا بھائی آیا آپ نے
پہلے ہی وار مین ایسا نیزہ اُسکے پہلو مین مارا کہ وار پار ہو گیا وہ بھی اپنے بھائی کے ساتھ داخل نار ہوا تیسرا
بھائی آیا اُسکے بھی پیٹھ پر ایسا نیزہ لگایا کہ پیٹھ سے توڑ کر نکل گیا ازرق یہ حال دیکھتا اور کلیجہ چٹکیون سے ملتا تھا
آخر مین چوتھا بیٹا اُسکا مقابلے مین آیا آپ نے ایک ہاتھ اُسپر بھی چھوڑا وہ زخمی ہوکر لشکر مین آیا اور وہین سے
عدم کا راہی ہوا ازرق تو بیٹون کے غم مین جو رہا تھا ہی طیش مین آکر میدان مین آ حضرت قاسم کے گھوڑے
کی پیٹھ پر نیزہ چلایا گھوڑا گر پڑا آپ پیادہ ہوگئے اور ویسے ہی لڑنے مین مصروف رہے اور اُسکو للکار کے
جوش دلایا فرمایا تو سپاہی کہلاتا ہے دیکھ تیرے گھوڑے کی زیر ڈھیلی ہوگئی ازرق اِدھر اُدھر دیکھنے لگا آپ نے
پھرتی سے ایک ہاتھ ایسا مارا کہ اُسکی گردن کٹ گئی لشکر عمرو بن سعد حضرت کی دلاوری دیکھ حیران ہوا اشقیاے
شام کی طبیعت بگڑی اتنے مین حضرت قاسم ازرق کے گھوڑے پر سوار ہوکر حضرت امام کے پاس آئے
اور صداے العطش العطش زبان پر لائے اور عرض کیا کہ افسوس پانی نہین پاتا اگر ایک گھونٹ بھی پانی ملجاتا
تو سارے لشکر کو ابھی کاٹ کر ڈال دیتا غرض یہ کہکر آپ پھر لشکر کے مقابل آئے اور پھر تیس پیادہ اور
پچاس سوار مارے عمرو بن سعد کے لشکر مین زلزلہ پڑ گیا جب اُسنے خفا ہوکر للکارا اور غیرت دلائی تو ہر طرف
سے شامیون نے آپ کو گھیر لیا اور پتھر برسانا شروع کیے شیث بن عمرو بن سعد ملعون نے سینۂ مبارک پر
آپ کے ایسا نیزہ مارا کہ پشت مبارک کے پار ہو گیا پھر آپ نے ستائیس زخم متواتر کھائے اور پکارا اَدْرِکْنِیْ
یَا عَمَّاہُ چچا جان میری خبر لیجیے آپ یہ سنکر کسی طرح اُنکو خیمے مین اُٹھا لائے یہان آکر حضرت قاسم نے شہادت
پائی کامل مین ہے کہ حضرت قاسم کا قاتل سعد بن عمر بن نفیل ازدی تھا اور سعادت الکونین مین ہے کہ ایک
سیدین نے لشکر اعدا سے آپ پر حملہ کیا اور آپ کو تلوار سے وہین شہید کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
اور روایت نکاح حضرت سکینہ دختر امام کی حضرت امام قاسم سے فریقین کے نزدیک غلط اور بے سر و پا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسوقت اس کام کی فرصت ہی کہان تھی پھر عمر اور ابوبکر جناب امام حسنؑ کے صاحبزادے حضرت امام قاسم کے بھائی باری باری کوفیان ناری کے سرون پر گئے اور دس پانچ کو مار کر شربت شہادت نوش فرمایا

شہادت ابوبکر بن علیؑ

پھر حضرت ابوبکر بن علی نے میدان مین آنے کی اجازت حضرت امام علیہ السلام سے چاہی آپ نے فرمایا آہ تم ایک ایک سدھارتے چلے جاتے ہو آخر اجازت لیکر میدان مین آئے اور لڑنا شروع کیا جدھر بڑھتے کشتون کے پشتے لگا دیئے آخر قدامہ موصلی کے نیزے یا زخم تیر عبداللہ بن عقبہ غنصری یا زحیر بن بدر نخعی سے **شعر**

رخت ازین منزل فانی بربست	بطربخانہ جاوید نشست

اُنکے بعد عمر بن علیؑ نے اجازت لی اور لڑنے کو آئے آخر روضہ رضاے پروردگار مین جا کر قرار پکڑا اور بعضے لکھتے ہین کہ عمر بن علی اُس لڑائی مین نہ تھے وَھُوَ الْاَصَحُّ عِنْدَ عُلَمَاءِ النَّسَبِ پھر عثمان ابن علی آئے اور وہ بھی خوب لڑے آخر یزید الطحی کے زخم گران نے اُس چراغ دودمان ولایت کے شمع حیات کو ہواے اجل سے بجھایا اُنکے بعد جعفر بن علی آئے اور شربت شہادت پیکر راہی فردوس برین ہوئے اُن کے بعد عبداللہ بن علی با دیدہ گریان و سینہ بریان لڑنے کو آئے لکھتے ہین کہ ایک سو تیرہ مخالفونکو مار کر زخم ہانی بن ثویب حضرمی سے گھوڑے سے گرے **شعر**

نجات یافت ازین دامگاہ رنج و عنا	نزول کرد بایوان جنت الماوا

شہادت حضرت عباس علمدار

حضرت امام علیہ السلام کے جب سب بھائیون نے یکے بعد دیگرے شہادت پائی تو اب باری حضرت عباس علمدار کی آئی آپ نے بھائیون کا حال دیکھکر اشکہاے پرخون دیدۂ محنت کشیدہ سے روان کیے اور فرمایا کہ **شعر**

آیا برادران و عزیزان کجا شدند	در دشت کربلا ہمہ از ہم جدا شدند

پھر آمادۂ قتال اہل جدال ہوئے امام تشنہ کام نے اُنکا ارادہ ملاحظہ فرما کر کہا بھائی تم تو میرے لشکر کے علمدار ہو ایک تم ہی برادر غمخوار رہ گئے ہو دل نہین مانتا کہ تمکو بھی صف اعدا مین جانے دون اُنھون نے عرض کیا کہ کیا نامردی ہے کہ بھائیون کے سر کٹین اور مین سر سلامت لیکر پھرون اُنکا ساتھ نہ دون اسکے سوا اب تو سکینہ اور علی اصغر کی پیاس دیکھی نہین جاتی زندگی سے دل اُداس کیے دیتی ہے اُنکا بلکنا دل تڑپاتا ہے اور اُنکا پھڑکنا مارے ڈالتا ہے اب تو رہا نہین جاتا فرات سامنے ہو اور افسوس یہ بچے پانی کو ترسین جاتا ہون جسطرح ہوگا پانی لاتا ہون غرض آپنے اجازت پائی اور مشک لیکر میدان مین آئے اور پھر بامید رحم اور اتمام الحجۃ اُن بیدینون سے مخاطب ہو کر فرمایا ای کوفیو خدا سے ڈرو اور ای شامیو رسول سے شرماو حیف ہے کہ نور نگاہ رسالت پناہ کو یون بلاؤ اور اُن کے اعزا و اقربا کے سر کاٹو اور باقی ماندون کو قطرۂ آب سے ترساؤ یہ کیا کرتے ہو حضرت امام علیہ السلام اب بھی

لہ کافی مین ہی کہ ابوبکر بن الحسن اُنکی مان ام ولد تھین اور عمر و ابوبکر دونون کا بیان پہلے گزر چکا شہید کیا ۱۲ لہ ابوبکر و عمر شہید ہوئے اور اُسکے بعد حقیقی بھائی عبداللہ کو کہا کہ اے بھائی تم دونون آگے بڑھو ... مسعود ... ۱۲ لہ ... شہید ... ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرماتے ہین کہ ہماری قتل سے باز آؤ ہمکو چھوڑ دو کہ ہم اور کہین چلے جائین گوشے مین بیٹھکر خدا کی یاد کرین وہین رہجائین قیامت تک پھرادھر نہ آئین جب لشکر اشقیا نے یہ کلام حسرت التیام حضرت عباس سے سُنا تو کچھ تو چپ رہے اور کچھ سنگدل بے اختیار رونے لگے آخر شمر فاجر اور شیث خبیث اور حجر بدگہران تینون نے سامنے آکر کہا کہ امی عباس اپنے بھائی سے کہدو کہ اسوقت دریاے فرات کیا اگر تمام روے زمین پانی ہو جائے تو بھی ہملوگ ایک قطرۂ آب آپ کو خیمے مین نہ لیجانے دینگے جب تک آپ یزید کی بیعت قبول نہ کرینگے اور آپ کہین جانے بھی نہ پائین گے حضرت عباس یہ سنکر بادل مغموم حضرت امام مظلوم کی خدمت مین آئے اور سارے اعدا کی کینہ پروری اور سرکشی کی تقریر بیان فرمائی اُسوقت ناامید ہوکر تشنہ کامان اہل بیت نے اور بھی نعرے العطش العطش کے بلند فرمائے ننھے ننھے بچے پیاس کے مارے تڑپنے لگے حضرت عباس سے یہ نہ دیکھا گیا گھوڑے پر سوار ہوکر ہزارون اشقیا کو مارتے ہوے فرات کے کنارے پونہچے وہان پیادہ اور سوارون کے پرے جمے تھے اُنھون نے دیکھتے ہی روکا حضرت عباس نے پوچھا اے لوگو تم کون ہو مسلمان یا کافر سبھون نے کہا ہم مسلمان ہین آپ نے فرمایا آیا ایمان یہی ہی کہ فرات پر چرند و پرند پانی سے سیراب ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ایک قطرۂ آب کو ترسین اور تم ہی ترساؤ

شعر

مسافرون کو ندو ایک بوند پانی کی
بلا کے گھر مین غرض خوب میہمانی کی

ارے اب بھی شرماؤ اس حرکت سے باز آؤ یہی کو شجاعت کہتے ہین یہ سُنکر سپاہ نے حضرت عباس کو چارون طرف سے گھیر لیا اور تیغ بیدریغ کا مینھ برسنا شروع ہو گیا حضرت عباس زخم پر زخم کھاتے ہوے اکیلے اُن ہزارون کو کاٹتے ہوے فرات مین گھسے مشک مین پانی بھرا اور چاہا کہ ایک چلو پانی پئین کہ تشنگی امام تشنہ کام اور ننھے بچون کی یاد آئی طبیعت بگڑی پانی پھینک دیا آہ سرد بھر کر مشک کو کندھے پر رکھکر رہوار کو خیمے کی جانب خیز کیا اور فرمایا

شعر

گھر پہونچتے ہین کہ سرتن سے جدا ہوتا ہی
دیکھین اب پیاسونکی تقدیر سے کیا ہوتا ہی

ناگاہ سپاہ شام نے آپ کو حلقے مین کر لیا نوفل نے دھوکا دیکر ایک تلوار ماری داہنا ہاتھ آپ کا کٹ گیا فوراً آپ نے جرأت کر کے وہ مشک بائین کاندھے پر رکھ لی یکایک ایک شقی نے پیچھے سے ایک ایسا خنجر چلایا کہ بایان ہاتھ بھی کٹکر زمین پر گرا پھر مشک دانتون سے پکڑی اور باوجود اسکے کہ بھوک کا غلبہ اور پیاس کی شدت تھی اور دونون ہاتھ کٹ گئے تھے اور ہر طرف سے تیر اور تیغ بیدریغ کے برسنے کی وجہ سے جسم پر زے پرزے تھا مگر اُس دلیر نے مشک نہ چھوڑی دانتون سے دابے ہی رہا اچانک مردودون نے تاک کر ایسا تیر مارا کہ مشک کے پار ہو گیا سب پانی بہ گیا

شعر

جسم عباس کا زخمی ہوا شمشیرون سے
مشک خالی ہوئی پانی بھی بہا تیرون سے

اُسوقت آپنے ایک آہ کی اور فرمایا کہ الٰہی تیری قدرت کے بھی عجب تماشے ہین کچھ سمجھ مین نہین آتے

اشعار

پھر تو عباس سے بیٹھا نہ گیا گھوڑے پہ
گر پڑے خاک پہ وہ ہاے حسینا کہکر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھائی دوڑو تھین عباس کی بھی کچھ ہو خبر | پڑ گیا شور کہ ٹوٹی شہ بیکس کی کمر | آسمان کانپا زمین خوف سے تھرانے لگی

عرش اللہ سے رونے کی صدا آنے لگی | حضرت امام تشنہ کام یہ آواز سنکر وہان تشریف لائے اور سارا جسم عباس کا زخمون سے چورا اور بازو کٹے ہوے دیکھکر بہت روئے اور اُنکی نعش خیمے مین اُٹھا لائے حضرت عباس نے آنکھ کھولکر بھائی کو دیکھا اور اللہ کہا اور پھر آنکھ بند کرلی **شعر** جان گئی جان کے جویا کے پاس

پونہچا مریض اپنے مسیحا کے پاس کامل مین ہو کہ حضرت عباس کا قاتل زید بن داود جنبی اور حکیم بن طفیل سنی تھا حضرت امام علیہ السلام کو شہادت حضرت عباس کا بڑا رنج وملال ہوا فرمایا **شعر**

برفت آن ماہ ومن بیچارہ گشتم | زکوے خوشدلی آوارہ گشتم
سب یار وجان نثار چلدیے آہ **شعر** | ساحل دکھائی دیتا ہو مجکو نہ تھاہ ہو

اور یہ بھی فرمایا کہ اب ہماری کمر ٹوٹ گئی
دریاے غم مین کشتی ہماری تباہ ہو **شعر**

الآف تحیات وسلام بر پیمبر | زان بعد نثار شہ دیندار تو انگرد

شہادت حضرت علی اکبرؑ

مسلمانو حضرت امام تشنہ کام کی بیکسی اور بے بسی اور تنہائی کو غور کرو اور آپ کے اس صبر پر قربان ہو ایک تو سر پر ستونکا سر سے اُٹھ جانا دوسرے شامیان پر دغا کی بدولت کنبہ بھر کے سرون کا کٹنا اور پھر بیٹھے بیٹھے آنکھون سے دیکھنا یہ کیا قیامت بالاے قیامت ہی اور کیسی مصیبت و آفت ساری دنیا ایک جنگل مین مٹی دم بھر مین عمر بھر کی کمائی لٹی قربان ایسی ہمت خدا داد کی کہ بااینہمہ آپ سر تسلیم جھکائے اور قدم رضا جمائے ہی ہے اب کوئی باقی نرہا جو تصدق حضرت شاہ شہیدان ہو بجز آپکی ذات بابرکات اور تینون شاہزادون کے اُن مین سے حضرت سجاد تو بیمار ہی تھے حس وحرکت سے ناچار ہی تھے اور حضرت علی اصغر شیرخوار قابل کارزار کہان تھے البتہ منجھلے صاحبزادے حضرت علی اکبر علیہ السلام تھے یا آپ پھر حضرت نے مجبور ہو کر خود میدان جانیکا ارادہ کیا اہل بیت سے رخصت ہونیکو خیمے مین تشریف لائے حضرت عابد کو گلے لگا کر حرف رخصت زبان پر لائے **اشعار**

میرے عابد تری مظلومی کے صدقے بابا | علی اکبر علی اصغر ترا حامی ہو خدا | ہمتو اب جاتے ہین پیاسے لال کٹانے کو گلا
سب کو سونپا تھین اور تمکو خدا کو سونپا | تابع مرضی حق اے مرے عابد رہنا | باپ کی بیکسی اور پیاس کے شاہد رہنا

اتنے مین حضرت علی اکبر آئے **روایت ہی** کہ حضرت علی اکبر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے چنانچہ جب کبھی اہل مدینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کے مشتاق ہوتے تو حضرت علی اکبر کو دیکھ لیتے غرض حضرت علی اکبر نے سب سے اجازت اور رخصت چاہی مگر کوئی راضی نہوتا تھا اور کسیطرح نہ مانتا تھا آخر جب بہت اصرار کے بعد سب مجبور ہوے تو کہا بسم اللہ اور حضرت امام تشنہ کام نے کلیجہ تھام کے دعا دی اور گھوڑے پر چڑھا کر سطرح پر رخصت فرمایا **شعر**

جاؤ میدان مین اگر مجھپہ فدا ہوتے ہو | آخری وقت مین افسوس جدا ہوتے ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علی اکبر کا سن اٹھارہ برس کا تھا آپ آراستہ ہو ہتیار لگا گھوڑے پر سوار ہو کر علم آرائی معرکہ ہوئے

اشعار

جسوقت رزمگاہ مین تھے شہ زمان — پونہچا سوار رسپ کے اوپر لیے سنان
تھا شور فوج شام مین بھاگو ستمگران — پوتا علی کا آج کھڑا رزمگہ مین ہے
کانپی زمین خوف سے تھرایا آسمان — لڑنے کی کسکو تاب بھلا اس سمے مین ہے

نور العین مین ہے کہ حضرت علی اکبر نے یہ اشعار پڑھے

اشعار

أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِي — نَحْنُ وَحَقِّ اللّٰهِ أَوْلَادُ النَّبِي — أَطْعَنُكُمْ بِالرُّمْحِ طَعْنَ صُيَّبِ
أَضْرِبُكُمْ بِالسَّيْفِ أَحْمِي عَنْ أَبِي — ضَرْبَ غُلَامٍ هَاشِمِيٍّ عَرَبِي — مِنْ آلِ بَيْتِ الْهَاشِمِيِّ الْيَثْرِبِي

نقل ہے کہ جب اشقیا نے حضرت علی اکبر کو دیکھا تو اُنکی ہیبت اور جلالت شان سے سبکی صورتین زرد ہو گئین اور دل پانی پانی ہو گئے لشکر ابن سعد نے پوچھا

اشعار

این کیست سوارہ کہ بلاے دل و دین ست — صد خانہ بر انداختہ از خانہ زین ست
ماہی ست درخشندہ چو بر پشت سمند ست — سرو یست خرامندہ چو بر روے زمین ست

عمرو بن سعد نے دیکھکر کہا کہ یہ فرزند حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہین کہ حضرت پیغمبر خدا سے مشابہ ہین اُنکی شجاعت اور بہادری دیکھنا چاہیے چنانچہ آپ نے مبارز طلب کیا کوئی شخص مقابلے پر نہ آیا آپ نے خود اُس لشکر پر حملہ کرکے بجلی کی طرح تلوار چمکائی دس حملے حضرت نے کیے ہر حملے مین فوج اشقیا کے دو تین آدمی مارے تیس یا پچیس شقی آپ کے ہاتھ سے سیدھے دوزخ کو گئے اس ریاضت شاقہ سے پیاس نے غلبہ کیا زبان مبارک خشک ہو گئی لشکر مخالف سے لوٹے اور حضرت امام سے پیاس کی شکایت فرمائی کہ بابا جان مارے پیاس کے بیتاب ہون ایک چلو بھی پانی اگر پی لیتا تو آپ دیکھتے کہ پھر ان اشقیا کو موت کے گھاٹ کیسا اُتارتا حضرت نے فرمایا اے جان پدر کیا کرون پانی کہان سے لاؤن کربلا مین جو آب ہے وہ ہمکو سراب ہے سکینہ اور علی اصغر گودمین تڑپ رہے ہین کئی روز کے پیاسے اور بھوکے ہین لو میری زبان مُنہ مین رکھ لو کہ تسکین ہو جائے حضرت علی اکبر نے زبان مبارک چاٹی اور پھر لشکر اعدا پر حملہ کیا عمرو بن سعد نے طارق بن شیث سے کہا تو جا اور اُسکا کام تمام کر آنجکو حکومت موصل وغیرہ کی دونگا اُسنے کہا ڈرتا ہون کہ مین فرزند رسول اللہ کو مارون اور تو اس وعدے سے مکر جائے اُسنے قسم غلیظ کھائی آخر اُسنے ہتیار لگا کر میدان مین آکر ایک نیزہ حضرت علی اکبر پر مارا آپ نے اُسکا وار خالی دیا اور اُسکے سینے پر نیزہ مارا دو بالشت اُسکی پیٹھ سے نیزہ باہر نکل آیا طارق گھوڑے سے گرا اور مر گیا پھر اُسکا بیٹا عمرو بن طارق آیا وہ بھی مارا گیا پھر دوسرا بیٹا طلحہ ابن طارق آیا اُسنے بھی اُنھین باپ اور بھائی کے قدم نامبارک پر قدم رکھا لشکر بھر مین تہلکہ پڑ گیا کہ یہ کیا ہوا عمرو بن سعد ڈرا اور مصراع بن غالب کو بھیجا وہ بھی مارا گیا پھر محکم بن طفیل یا ابن نوفل کو

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھیجا آپ نے اُنکو بھی مارا لشکر مین عجب آفت قائم ہو گئی آپ پھر کر اپنے والد ماجد کے پاس آئے اور فرمانے لگے العطش العطش حضرت کا اضطرار اور جوش شفقت اُسوقت جو کچھ ہوا ہو گا اُسکو کچھ جاننے والی ہی خوب جانتے ہین آپ کیا کرتے پانی کہان سے لاتے فرمایا بیٹا پانی کہان سے لاؤن جو تمھین پلاؤن لڑو اپنے جد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جلد جاؤ تمکو وہی بھر پیالہ پانی پلائین گے یہ پھر آئے اور بار دیگر حملہ آور ہوے اب اکاسی آدمیون نے لشکر اشرار مین سے دائین بائین اپنر حملہ کیا اس مرتبہ آپ کے زخم بہت لگے آخر طعن نیزۂ ابن نمیر سے اور بقولے ضرب تیغ منقذ بن مرہ عبدی سے گھوڑے سے گرے اور نعرہ مارا کہ ای باپ اپنے گرتے ہوے کو اُٹھاؤ آپ اُنکی آواز سنکر فوراً دوڑے ہوے آئے اور اُنکو خیمے مین اُٹھا لائے آخر وہ خورشید آسمان ولایت جو ابھی افق امامت سے طالع ہوا تھا اور ہنوز مدارج منازل کمالات طے نہ کیے تھے کہ دفعۃً شفق غروب و سحاب افول مین مختفی ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون اس درد کی سوزش سے وہی غمزدہ باخبر ہی جو آتش جانسوز رحلت فرزند دلبند ارجمند لخت جگر نور بصر مین مبتلا ہوا ہو گا

اشعار

که روزی از جوانی دور مانده است — ہلاک جان من آن پیر داند
ہراک سے کہتے تھے غم مین بدیدۂ پرنم — امام تشنہ زبان کا بیان کرون کیا غم
مسافری نرسید از عدم کزو پرسم — پسر کی نعش پر روتے تھے خیمے مین ہر دم
کہ پیر چرخ کجا برد نوجوان مرا

لمؤلفہ

فرماتے تھے حضرت مرے دلبر علی اکبر افسوس صد افسوس — مرنے سے ترے زخم لگا میرے جگر پہ افسوس صد افسوس
تم زیر زمین جاتے ہو اب جینے پہ ہی خاک سب خلق ہی غمناک — آئیگی نظر ہاے کہان شکل پیمبر افسوس صد افسوس
ای نور نگہ آنکھون مین تاریک ہی عالم کس سے کہین یہ غم — یاد آتا ہی رہ رہ کے ترا روے منور افسوس صد افسوس
سمجھاؤن مین کس کس کو نہین کوئی سمجھتا پردیس مین بیٹا — برپا تری رحلت سے ہوا خیمے مین محشر افسوس صد افسوس
سب دیکھ کے ہو جاتے تھے دیوانہ و شیدا وہ چاند سا مکھڑا — آفت تھے وہ بکھرے ہوے گیسوے معنبر افسوس صد افسوس
منظور نہوتی تھی جدائی تری زنہار ای مونس دلدار — اب دیکھتا ہون ہاے ترا تن سے جدا سر افسوس صد افسوس
ہمشکل نبی عارض پر نور کو دیکھا کچھ رحم نہ آیا — بے مہر ہین بیدین ہین کیسے یہ ستمگر افسوس صد افسوس
بے گور و کفن ہاے پڑا ہی ترا لاشا ہون بیکس و تنہا — کچھ بن نہین پڑتی ہی مجھے واے مقدر افسوس صد افسوس
یہ کون خبر میری سنے کون یہ فریاد اب ای دل ناشاد — نانا مرے احمد ہین نہ بابا مرے حیدر افسوس صد افسوس

اور بعض رسائل معتبرہ مین ہی کہ حضرت علی اکبر جب زمین پر گرے تو ظالمون نے تلوارون سے وہین ٹکڑے کر ڈالا واللہ اعلم بالصواب

شعر

آلاف تحیات و سلام بہ پیمبر — زان بعد نثار شہ دیندار تو اکبر

شہادت حضرت علی اصغرؑ

جب سب بھائی بھتیجے ہر ایک ثمرۂ شجرۂ رسالت اور غرۂ جبہۂ ولایت تھے بھوکے پیاسے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شربت شہادت پی چکے اور ساغر مار معین کف حور عین سے لے چکے اور آپ نے اپنے سب بھتیجون کو دائین بائین مردہ پڑا دیکھا اور زبان حال سے یہ سنا کہ **شعر**

زمین کربلا پر فاطمہ کے پھول بکھرے ہین ॥ شہیدونکی یہ خوشبو ہی کہ سب جنگل مہکتا ہی

تو آپ اپنی تنہائی کو خیال کر کے روئے اور آسمان کی طرف سر اُٹھا کے فرمایا اَللّٰھُمَّ تَرٰی اَنَّھُمْ مَا صَنَعُوْا ای خدا تو خوب دیکھتا ہے جو ان لوگون نے کیا ہے اتنے مین اشقیا نے سید الشہدا پر بلوا کیا اور ایک تیر چلایا کہ حضرت کے گھوڑے کے لگا آپ گھوڑے سے اُترے اور زمین پر بیٹھ گئے پھر علی اصغر کو کہ شدت تشنگی سے خیمے مین روتے تھے آپ نے جا کر گود مین لیا اور زبان مبارک اُن کے مُنہ مین ڈالی جس سے فی الجملہ تسکین ہوئی اور رسالہ نور العین مین ہی کہ آپ خیمے مین تشریف لائے اور اپنی بہن سے فرمایا کہ اے بہن میرے چھوٹے لڑکے کو لاؤ کہ مین اُسکو دیکھ لون حضرت زینب نے حضرت علی اصغر کو لا کر کہا کہ اِس بچے نے تین دن سے پانی نہین پیا ہی اشقیا سے ایک چلو پانی مانگو یہ کہکر علی اصغر کو حضرت کی گود مین دیدیا آپ اُنکو چومتے چاٹتے اور وہ مارے پیاس کے کمال بیقراری مین گود سے نکلے جاتے پھر آپ اُنکو گود مین اُٹھائے ہوئے اُن اشقیائے جفا کار کے سامنے لے گئے اور فرمایا اے قوم سراپا لوم تمنے تو سب کو میرے ساتھیون سے حتیٰ کہ بھائی اور بھتیجے اور بیٹون کو بھی مارا اب ایک مین ہی تمھارا گنہگار باقی ہون اِس طفل صغیر نے کیا تقصیر کی ہی اسکو ایک گھونٹ پانی کیون نہین دیتے ہو کہ بچہ بغیر پانی کے ہلاک ہوا جاتا ہی اُن جفا کارون نے کہا کہ ہم تمکو اور تمھارے بچون کو بغیر اجازت ابن زیاد کے ایک قطرہ بھی پانی کا ندین گے یہ گفتگو حضرت سے ہو ہی رہی تھی کہ اِس اثنا مین ایک ظالم بیدین نے ایسا تیر مارا کہ علی اصغر کے حلق مین ترازو ہوگیا اور وہ کنار پدر مین شہید ہوگئے آپ اُنکا خون اپنے ہاتھ سے پونچھتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ عَلٰی ھٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ ای اللہ مین تجھی کو اِس قوم پر گواہ کرتا ہون پھر پلٹ کر خیمے مین آئے اور اُنکو ام کلثوم کو دیدیا اور بعضے رسائل مین ہی کہ آپ نے علی اصغر کی نعش اُنکی والدہ کے حوالے کی اور کہا لو یہ لڑکا آب کوثر سے سیراب ہوا ہی اور آپنے رو کر بزبان حال یون فرمایا **شعر**

ای فلک پیر و جوانم ہمہ بر چیدی تو ॥ طفل بی اصغر بکنارم نہ پسندیدی تو

سارے اہل بیت بے اختیار رونے لگے اور زبان حال سے یہ ابیات حسب حال پڑھنے لگے

مولفہ

تیر اصغر معصوم پہ اعدا نے لگایا فریاد خدایا ॥ بیدردی و بیرحمی سے ہی خون بہایا فریاد خدایا

کس طرح جگر اُسکے محبون کا نہ شق ہو کیونکر نہ قلق ہو ॥ تڑپا کیا بچپین رہا پانی نہ پایا فریاد خدایا

بچون پہ ترحم کی نظر رسم جہان ہی مشہور و عیان ہی ॥ افسوس لعینون نے ذرا ترس نہ کھایا فریاد خدایا

مرنے پہ بھی کچھ رحم نہین کرتے ستمگر اے وائے مقدر ॥ پانی نہ ملا غسل کو وہ خون مین نہایا فریاد خدایا

فرماتے تھے شبیر ابھی عرش بھی ہلجائے مظلوم جو چلائے ॥ ہی ہی مرے اعدا کو ذرا رحم نہ آیا فریاد خدایا

لب خشک ہی دم بند ہی کچھ کہ نہین سکتا ہی حالت سکتہ ॥ ان آنکھون سے دیکھا جو مقدر نے دکھایا فریاد خدایا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پانی کے لیے ہاے تڑپتے ہے سادات اور مانگا تو بہتیا
سچ ہی غم فرزند اٹھائے نہین اٹھتا یہ سب پہ ہی بالا
پھٹتا ہی جگر کیا کرین تدبیر بھلا ہم دارو ہی نہ مرہم
کہتے ہین شقی آپ جو بیعت نہ کرینگے ہم پانی نہ دینگے
افسوس کہ اب ہوگئے ہم بیکس و تنہا منظور جو یہ تھا

بیدینون نے آب دم شمشیر پلایا فریاد خدایا
ٹوٹی ہی کمر ہاے یہ صدمہ جو اٹھا یا فریاد خدایا
یہ زخم تو کاری دل مجروح [illegible] یا فریاد خدایا
ہی آل محمدؐ کو لعینون نے ستایا فریاد خدایا
کیون کوفیون نے ہمکو دغا دیکے بلایا فریاد خدایا

ابن غنم صاحب کتاب الفتوح نے نقل کیا ہی کہ جب حضرت کے صاحبزادہ صغیر کے تیر لگا اور وہ شہید ہوے تو آپ نے اُنکو لپیٹا اور اپنی تلوار سے اُنکی قبر کھود کے اُنپر نماز پڑھی اور جب دفن فرمایا تو کچھ اشعار پڑھے جنکا ترجمہ یہ ہی کہ بیوفائی کی قوم نے اور مُنہ پھیرا اُنھون نے پروردگار عالم کے ثواب سے پہلے قتل کیا حضرت علی اور اُنکے صاحبزادے کو جنکا نام حسن تھا اور سخی تھے اُنکے ماں باپ اور برگزیدہ خلق خدا کے ہین میرے ماں باپ اور مین بیٹا دو اچھون کا ہون وہ چاندی جو صاف ہو سونے سے تو مین چاندی ہون اور بیٹا ہون دو سونون کا دنیا مین میرے جد کے سے کسی کے جد ہین مین بیٹا دو قمر کا ہون فاطمہ زہرا میری ماں ہین اور میرے باپ وہ تھے جنھون نے توڑ ڈالا کفر کو بدر او حنین مین انتہیٰ وہ اشعار عربیہ نور الابصار مین لکھے ہین بخوف تطویل یہان نقل نہین کیے گیے اب واقعۂ قیامت خیز اور سانحۂ عبرت انگیز شہادت خاص حضرت شہید کربلا محصور محاصرۂ اعدا نور نظر مصطفےٰ حدقۂ چشم علی مرتضیٰ خشک لب بر عین فرات جان بلب تیر باران ممات دور از یار و دیار سیدزادہ کونین سیدنا و مولانا ابو عبداللہ الحسین رضی اللہ عنہ مین قلم مصائب رقم اُٹھاتا ہون اور محبان خاندان نبوت کو مرغ بسمل کی طرح لُٹاتا ہون محبین جسقدر اس سانحۂ جان گداز مین دل سے روئینگے اُسیقدر مستحق فلاح دارین ہونگے اور جتنے قطرات اشک اس نازلۂ عظیم الشان کی یاد مین نکلین گے بیشک وہ اُنکے دامان معصیت دھوئینگے **شعر**

آلاف تحیات و سلام بہ پیمبرم ۔ زان بعد نثار شہ دینداد توانکرد

واقعۂ شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

حضرت نے بعد شہادت حضرت علی اصغر کے فرمایا الٰہی مجکو ان مصائب مین صبر عطا فرما اور خیمۂ مبارک مین تشریف لائے اور اہل بیت کے حال پر تاسف فرمایا کہ اب انکا سوائے عابد بیمار کے کوئی پرسان حال نہین افسوس **اشعار**

ای دریغا دیدۂ انصاف گر بینا بدی
حضرت ختم النبیین گر دران صحرا بدی
فاطمہ از حسرت و اندوہ آن لب تشنگان
از غم سوز برادر والہ و شیدا بدی

سبط پیمبر چرا در کربلا تنہا بدی
کی توانستی کشیدن تیغ بر رویش کسے
جامہ بر تن چاک کردی گر دران غوغا بدی

بر غریبی حسین و دردوی بگریستی
گر علی مرتضیٰ با ذوالفقار آنجا بدی
گر حسن بودی دران صحرای کرب و بلا

حضرت امام زین العابدینؑ نے عرض کیا کہ اب مجکو بھی اجازت دیجیے کہ مین بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کے سامنے شربت شہادت پیون حضرت نے فرمایا کہ ابھی تمھین بہت کام درپیش ہین تمھاری ہی نسل قیامت تک باقی رہے گی میرے بعد کسی سے لڑنا نہین صبر اور شکر ہی سے بسر کرنا اور **اشعار**

شفقت و الفت مری ہے جتنی اہلبیت پر
اتباع مصطفے ملحوظ رکھیو جوان بین
پنجۂ اعدا سے آخر صبر مین ہے مخلصی
آئی جب نوبت ہماری سقدر کیجیو وہان

بعد میرے تم بھی کھیو بلکہ اُس سے بیشتر
بے پدر ہونیکا غم دلپر سکینہ کے نہو
رفتہ رفتہ تا وطن تم لوگ پونچو گے کبھی
گو بہ تن از بار گاہت لبکہ دور افتادہ ام

یہ امانت سونپتا ہون تمکو ای جان حسین
رنج تنہائی نہ آئے زینب و کلثوم کو
واقعات کربلا کہیو حضور جد بیان
لیکن از جان ہمچنان سر پر در تہادہ ام

ناچار امام زین العابدین اُسی حالت علالت مین خیمے مین پڑے رہے **روایت ہے** کہ جب آپ نے مستورات کے رخصت کرنیکا قصد کیا تو پہلے حضرت زینب سے ملاقات ہوئی پھر پکارا کہ اے رقیہ وغیرہ میرا سلام ہے ایک بی بی نے عرض کیا کہ اے حضرت آپ موت کے پنجے مین چلے فرمایا کیسے بچاؤن کچھ مین اپنے اختیار مین ہون **شعر**

ما ئیم گوی چوگان وہم بدست یار است | اومی برد بہر سو مارا چہ اختیار است

حضرت سکینہ اسکو سنکر رونے لگین آپ کو بھی اُنکے رونے پر رقت آئی اور فرمایا تم سب کو خدا کے سپرد کرتا ہون کہ بیکسون کا چارہ ساز وہی ہے اور بے سامانون کا مسبب الاسباب وہی ہے **اشعار**

واہ رے شوق ترا واہ رے تسلیم و رضا
غل ہوا لشکر روباہ مین وہ شیر آیا
اسقدر کا فیست مارا اعتبار و افتخار
مادرم زہراست بنت محمد مصطفے و عم من
ذکر حق و وحی و رشد و خیر جملہ یادگار

نکلے یہ خانہ زین پہ ہوئی رونق افزا
لب پہ تھا صل علی ور زبان شکر خدا
اور جب دست بقبضہ ہوئے تو یہ فرمایا **شعر**
جد من باشد رسول اللہ محبوب خدا
جعفر طیار ملک مکرمت را تاجدار

دلکو تھا شوق لقا پیش نظر روی قضا
رن پکارا کہ عجب صاحب شمشیر آیا
بودہ ام ابن علی ز آل ہاشم با وقار
بر سر فرش زمین ہستم چراغ کردگار
درمیان ما کتاب اللہ نازل بودہ ست

پھر مبارز طلب کیا کسیکی جرأت نہ پڑی آخر کئی نامرد نکلے اور دست مبارک سے داخل نار ہوے پھر اور کئی سردار نکلے وہ بھی جہنم واصل ہوے اب لشکر مخالف مین زلزلہ پڑگیا شمر علیہ ما علیہ اور ابن سعد ملعون جو بہادری کے جوہر دیکھ رہے تھے کہنے لگے کہ ہمنے حسین کا سا شجاعت اور مردانگی مین کوئی آدمی نہین دیکھا سب اہلبیت انکے شہید ہو گئے اور خود زخمون سے چور ہین اور اتنی فوج گھیرے ہوے ہے اور یہ پیاس کی شدت ہے مگر لڑنے سے باز نہین آتے آخر جب لشکر کے لوگ تنگ آئے اور کسی کے ہوش و حواس باقی نرہے اور سب نامرد مقابلے سے جی چرانے لگے اور سرداران لشکر نے دیکھا کہ اب لڑائی بگڑی قریب ہے کہ سب لوگ بھاگین تب شمر نے یہ حیلہ کیا کہ چند آدمی لیکر خیمے کے قریب پونچا حضرت نے یہ حال دیکھ کر

[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com | http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نعرہ مارا کہ وَیلَکُم یَا شِیعَۃَ الشَّیطَانِ ارے بیدینو مین تمسے لڑتا ہون یا عورتین شمر نے کہا ای پسر فاطمہ یہ تمہارا کہنا منظور ہی اور اپنے سپاہیون کو پکارا کہ اُدھر نہ جاؤ خیمے سے کیا واسطہ ہی انھین کو لو وہ سب اشقیا اِدھر جُھک پڑے اور متواتر حملہ کرنے لگے اور آپ اُنکو دفع فرماتے رہے کہتے ہین کہ جب وہ ریحان روضۂ رسالت یاسمن گلشن ولایت گلدستۂ باغ لافتی لالۂ شایستۂ چمن ہل اتی یادگار خاندان نبوت سلالۂ دودمان رسالت شہباز بلند پرواز اوج جلالت عنقای گوشہ گیرای قاف قناعت شہسوار مضمار شجاعت شاہ و شاہزادۂ کونین حضرت امام حسین علیہ السلام زخمون سے چور اور نشاء شراب عشق حقیقی مین مخمور ہوے تو ایک جگہ ٹھیرے اور پانی مانگا کسی بندۂ خدا نے لا دیا آپ نے چاہا تھا کہ پئین اتنے مین حصین بن نمیر نے آپکے دہن مبارک پر تیر مارا ایک بوند پانی بھی نصیب حلق خشک نہ ہوا آپ نے گھوڑے کو فرات کی طرف دوڑایا لشکر شام فرات پر جانے سے مانع آیا اتنے مین ابو الحنوق نے ایک تیر پیشانی پر مارا آپ نے پیشانی انور سے تیر کھینچکر پھینک دیا اور منہ پر ہاتھ پھیرا تو خون ہاتھ مین آیا آپ نے فرمایا الٰہی تو دیکھتا ہی کہ مین اس قوم کے ساتھ کس حال مین ہون اور پھر وہی حملہ فرماتے رہے اشقیا تیر برساتے تھے آپ وہ سب سینے پر لیتے تھے اور فرماتے تھے اے امت بد تمنے اپنے پیغمبر کا بھی پاس نہ کیا اُسکی اولاد کے مارنے مین کیا دلیری کرتے ہو اتنے مین ایک طرف سے شمر اور دوسری طرف سے اور فوج نے حملہ کیا آپ گھر گئے چارون طرف سے تیر اور نیزے برسنے لگے جسم شریف زخمون سے چور ہو گیا **روایت ہی** کہ جب تک آپ پشت زین پر تھے کسی شقی کی جرأت نہوئی کہ آپکے پاس آکر تلوار سے مقابلہ کرے بلکہ نیزے کی زد پر بھی نہ آتا اور جب جسم مبارک زخمون کی کثرت سے مضمحل ہوا تب بھی کسی نامرد کی یہ جرأت نہ پڑی کہ آپ پر تلوار کا حربہ کرے حتی کہ شمر شقی نے اپنے سوارون سے للکار کر کہا کہ زوف تمھاری بہادری پر کہ یہ شخص زخمون سے چور ہی اور کوئی شخص مقابلے پر نہین جاتا اسپر بھی کوئی نہ گیا ہان تیرون اور نیزون کا تار البتہ باندھ دیا تھا یہانتک کہ ایک شقی کا تیر حلق مبارک پر لگا اور **شعر**

بلند مرتبہ شاہی ز صدر زین افتاد	اگر غلط نکنم عرش بر زمین افتاد

مولوی برہان الدین صاحب اپنے رسالۂ واقعات شہادت مین لکھتے ہین کہ حلق مبارک مین تیر لگنے کے بعد جب آپ اُس بے آب و دانہ گھوڑے پر سے ضعیف ہو کر زمین پر گرے تو پہلے شمر نامرد نے آپکے عارض مبارک پر تلوار کا حربہ کاری مارا بعد اُسکے مالک ابن انس نخعی نے ایک نیزہ مارا کہ سینے کے پار ہو گیا اور اُس سے روح مبارک نے پرواز فرمایا انتہی اور تحریر الشہادتین مین ہی کہ ایک روایت مین آیا کہ جب تن مبارک تیرون اور نیزون کے زخمون سے چلنی ہو گیا تو شمر ملعون نے اپنے ساتھیون کو للکارا کہ باوجودیکہ اسکا بدن زخمون سے چلنی ہو گیا ہی مگر اب تک تم نے

۲ حصین ابن نمیر سکونی [illegible]

علیہم [illegible] ابن الحجر العسقلانی رحمہ اللہ نے کذا فی تقریب التہذیب بخاری اور ابن حبان نے [illegible] صواب یہی ہے [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسکو زندہ چھوڑ دیا ہی تب ناگاہ ایک شقی کا تیر آپ کے حلق مبارک پر لگا جس سے آپ نڈھال ہوکر پشت زین سے گرے اور چشم زدن میں وہی ہوا جو اوپر بیان کیا گیا فآہا ثم آہا ثم آہا ثم آہا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر تو صوامع ملکوت میں غلغلہ پڑ گیا اور خطائر جبروت سے شور اٹھا آفتاب عالمتاب تیرہ و تار ہوگیا ماہ جہان آرا چاہ محاق میں پڑا زہرہ نے بحت جگر زہرا کے غم میں طرب سے ہاتھ اٹھایا زمین لرزنے لگی جن و انس و وحش و طیر نالہ و زاری کرنے لگے ہیہات ہیہات اشعار

گر سیدای محبان در ماتم شہیدان
غلطان بخاک و خون جور و جفاست امروز

چہ کربلاست امروز چہ پربلاست امروز
کین گریہ از برای آل عباست امروز
دل در وغاست لیکن جان در بلاست یدولن

فرق حسین مظلوم از تن جداست امروز
فرزند شاہ مردان افتادہ در بیابان
غوغای روز محشر در کربلاست امروز

نقل ہی کہ پہلے دو ایک ملعون سر مبارک تن سے جدا کرنے کو آتے تھے مگر خدا جانے کیا دیکھکر پلٹ جاتے تھے مین کہتا ہون کہ کیسے نہ پلٹ جاتے شعر

سہل کاری نیست خون آل احمد ریختن
خاک غم بر فرق فرزند محمد ریختن

اب اسمین اختلاف ہی کہ سر مبارک جسد اطہر سے کسنے جدا کیا سبط ابن الجوزی تذکرہ مین لکھتا ہی کہ ہشام بن محمد نے کہا کہ سنان بن انس نخعی تھا اور راوروں نے کہا کہ حصین بن نمیر اور بعضے کہتے ہین مہاجر بن اوس تمیمی اور بعضے کثیر بن عبد اللہ شعبی کو کہتے ہین اور بعضے شمر ذی الجوشن کہ کوڑھی تھا مولوی برہان الدین صاحب اپنے رسالے مین حاصل کلام صاحب بحجۃ المجالس کا یون نقل کرتے ہین کہ حضرت رسول مقبول نے خواب مین دیکھا تھا کہ ایک کتا سفید میرے اہل بیت کے خون مین منہ ڈالتا ہی آپ نے تعبیر فرمائی تھی کہ کوئی کوڑھی حسین کو ماریگا حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ آپ فرماتے تھے یہ تعبیر خواب کی پچاس برس کے بعد ظاہر ہوئی کہ شمر ابرص نے آپ کا خون بہایا انتہی ابن عساکر نے حضرت امام حسن علیہ السلام کے پوتے محمد بن عمر سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہین ہم امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کربلا مین تھے فرات کی دونون سوتون پر سو دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو کہ وہ کوڑھی تھا پھر فرمایا کہ سچا ہی اللہ اور اسکا رسول فرمایا تھا حضرت نے کہ ابلق کتا میرے اہل بیت کے خون مین منہ ڈالتا ہی اور شیخ علی متقی نے کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال مین اسی حدیث کو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور نور الابصار مین ہی کہ سدی سے صحیح طور پر یہ منقول ہی کہ آپ کا قاتل سنان تھا انتہی اور فی الواقع شمر ملعون بہ نسبت اورون کے زیادہ تر خون اہل بیت رسول اللہ کا حریص تھا اور اگرچہ اکثر شقی اہن شقاوت جسیم مین سہیم ہوسے مگر پرواز روح مبارک کا ملأ اعلی کی طرف شمر ملعون ہی کی تلوار اور سنان بن انس ہی کے نیزے سے

[illegible] منتخب التواریخ [illegible] شیخ عبد الحق [illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقع ہوا اِس سبب سے یہ دونون قال مشہور ہین تحریر الشہادتین مین ہی کہ اصح یہی ہی کہ یہ شقاوت ازل سے ناصیہ حال خولی بن یزید مین لکھے تھے نزل الابرار اور سر الشہادتین اور سعادت الکونین اور اظہار السعادت اور اور رسائل معتبرہ مین ہی کہ خولی شقی نے گھوڑے سے اُتر کر چاہا کہ سرانور کو جسد مطہر سے جدا کرے مگر اُسکے ہاتھ مین رعشہ پڑ گیا تب اُسکا بھائی شبل بن یزید گھوڑے سے اُترا اور اُسنے سر مکرم کو جسد معظم سے جدا کر کے اپنے بھائی خولی بن یزید کے حوالے کیا وللوالد صاحب اظہار السعادت

مخمس

در کربلا چہ ظلم عظیم آفریدہ اند
یا ایہا الرسول شکیبا چگونہ
از رحلت شہنشہ عالی جناب دین
امروز رفتہ است بمیدان کربلا
کز دی گریست جن و ملائک بہای ہا
شد غارت ستم گل خندان اہل بیت
یا ایہا الرسول شکیبا چگونہ
سالار اولیا و امام الہدی حسین
از دست اغنیان و شقاوت شعار حیف
شد تشنہ کام جانب دار القرار حیف
خون کن بگریہ ہای جگر سوز و جانگزا
یا ایہا الرسول شکیبا چگونہ

تیغ جفا و خنجر کین برکشیدہ اند
سہیات منکسف شدہ آن آفتاب دین
باقی نماند ہیچ ازان آب و تاب دین
از دست اغنیان ستمگار ربہ بلا
یا ایہا الرسول شکیبا چگونہ
پژمردہ گشت لالہ و ریحان اہل بیت
بی سر فتادہ است بدشت بلا حسین
جان جہان حضرت خیر النسا حسین
بی سر فتادہ ابن شہ ذو الفقار حیف
یا ایہا الرسول شکیبا چگونہ
با سوز دل بحضرت سلطان انبیا

اعدای دین چہ طرز شقاوت گزیدہ اند
فرزند نور چشم ترا سر بریدہ اند
تاریک و تیرہ گشت سراسر قباب دین
یا ایہا الرسول شکیبا چگونہ
ظلمی بجا نداں شر غناک مرتضی
با دختران و زینبہ بستان اہل بیت
از پا فتادہ سرو خرامان اہل بیت
شاہ شہید و سید آل عبا حسین
یا ایہا الرسول شکیبا چگونہ
در خاک خون طپیدہ شہ نامدار حیف
جعفر بیا د واقعہ شاہ کربلا
مینال ہان کہ با ہمہ این جور و این جفا

مولوی برہان الدین صاحب نے لکھا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ وعلی آبائہ السلام سے منقول ہی کہ اندام گلفام امام عالی مقام مین تینتیس ۳۳ نیزے اور تیر اور اسیقدر بلکہ اس سے زیادہ تیغ کی ضربین پونہچی تھین اور یافعی بھی ضروب تیغ کو تینتیس ۳۳ لکھتے ہین تذکرہ سبط ابن الجوزی مین ہی کہ آپ کے جسد مطہر پر تینتیس ۳۳ زخم نیزون کے اور چالیس ۴۰ یا سینتالیس ۴۷ زخم تلوار کے تھے اور آپ کے پیراہن شریف مین ایکسو اکیس ۱۲۱ سوراخ تیر کے تھے انتہی ابن حجر مکی نے شرح قصیدہ ہمزیہ مین لکھا ہی کہ آپکے اکتیس ۳۱ نیزے اور چونتیس ۳۴ ضربین لگی تھین پھر اسکے ساتھ پیاس کا غلبہ ہوا یہان تک کہ آپ زمین پر گر پڑے اور پیراہن شریف آپ کا جو جبہ تھا خز مصری کا قیس بن محمد بن اشعث ملعون نے تن بے سر سے اُتار لیا اور حبیب بن اموتیل نے تلوار اپنے قبضے مین کی رسالہ نور العین مین ہی کہ عمامہ مبارک عمرو بن یزید نے لیا اور چادر یزید بن شبل نے

[illegible]

علامہ ... ۱۲ ... بن بدیل ... حبیب ... تحریر الشہادتین ... اور [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور زرہ وخاتم سنان بن انس نخعی نے اور نعل شریف محمد بن اشعث کندی نے اور تلوار مالک ابن بشیر نے اور سراویل یحیی ابن کعب نے واللہ اعلم انتہی اور سبط ابن الجوزی نے تذکرے مین لکھا ہی کہ پاجامہ آپ کا بحیر بن کعب نے لیا اور قمیص اسحق بن حویۃ الحضرمی نے اور تلوار قلافس نہشلی نے اور قطیفہ قیس بن اشعث کندی نے اور پاپوش اسود بن خالد نے اور عمامہ جابر بن یزید نے لیا انتہی اور یہ سانحہ بعد زوال آفتاب کے نقطۂ دائرۂ نصف النہار سے کہ جزو اول اجزاے ظہر کا ہی دسوین محرم روز جمعہ سنہ ٦١ ہجری مین واقع ہوا گویا یہ حال اس بات پر دال ہی کہ تکبیر افتتاح گھوڑے کے پشت پر اور رکوع اُس سے جُدا ہونے کے بعد اور سجدہ زمین پر پہونچنے کے وقت حاصل ہوا اور اس صورت اور ہیئت مجموعی نماز ظہر پر آپ نے وصال فرمایا **فائدہ** زخمون سے چور ہو کر حضرت کا گھوڑے سے گرنا جیسا کہ کلام حضرت شاہ صاحب وغیرہ سے لکھا گیا ہی یہی صواعق محرقہ مین بھی ہی مگر زمین پر گرنے کے بعد آپ کے مقدار حیوۃ مین اوروں کو اختلاف ہی اظہار السعادت مین لکھا ہی کہ کہتے ہین کہ عمرو بن سعد نے خود اُس سردار عرب وعجم اور سبط رسول اکرم کی سر مبارک کو جدا کرنے کی جسارت کی حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا ای ابن سعد تجھے بھلا معلوم ہوتا ہی کہ تو میرا سر کاٹے ابن سعد پشیمان ہو کر پھر گیا پھر آپ نے باوجود بیطاقت ہونے کے اُس جماعۃ اشرارین سے بہتون کو جہنم مین پونہچایا ابن سعد نے شمر شقی سے کہا کہ تو دیکھتا ہی بنی ہاشم کی بہادری کو کہ حسینؑ باوجود بیطاقت ہونے اور سب دوستون اور عزیزون کے مارے جانے اور شدت سے پیاسے ہونے اور اپنی زندگی سے ناامید ہونے کی اور باوصف کثرت زخمون کے اتنی بہادری رکھتا ہی اگر ایک قطرہ کہین پانی کا پائے تو باوجود اپنے مرنے کے تم مین سے ایک کو بھی جیتا نچھوڑے شمر شقی نے اپنے ساتھیون کو حکم دیا انمین سے ایک ملعون تلوار کھینچکر آپ کی داہنی جانب آیا اور آپ زمین پر بیٹھے تھے سنان بن انس نخعی نے ایک نیزہ سینۂ مبارک پر مارا آپ کی روح نے اُس سے پرواز فرمایا انتہی اور اسی کے قریب ہی رسالہ نور العین اور سعادت الکونین اور اور رسائل مین واللہ اعلم بالصواب **لمؤلفہ**

رحلتِ شہ سے ہوا یثرب وبطحا خالی
ہو کا عالم ہی ہوا عالمِ بالا خالی
آج عالم مین نظر آتا ہی سناٹا سا
ہاے مقتل مین شہنشاہ کا جانا خالی
شق ہوا جاتا ہی سینہ مرا ای اہل عزا
ایک دن مین ہوا میدان وہ سارا خالی
وہ مہ برجِ شرف جب سے ہوا آہ غروب

مومنو آج نظر آتی ہی دنیا خالی
لحد اُس سر کے لیے ہای لحد حسرت و یاس
آپ جنت کو سدھارے ہی زمانا خالی
آہ سب قتل ہوے آل نبی وای نصیب
کہ بھرا خانۂ زہرا ہوا کیسا خالی
جزوِ اوراقِ رسالت ہو تہِ مشقِ جفا
غم سے جاتا ہی نہین کوئی مہینا خالی

مقتلِ شہ مین ہوا روحِ محمدؐ کا نزول
لیے بیٹھی رہی آغوشِ تمنا خالی
کوئی ہمراہ نہ مونس نہ انیس و یاور
ہوا ایسا کوئی گھر بار خدا یا خالی
رن مین یورش تھی ستمگارون کی شہ پر افسوس
کبھی جاتا نہین تقدیر کا لکھا خالی
فلک ارشاد سے اعدا کے نہ تھی وقت وغا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرۃ العین وجگر گوشۂ زہرا خالی
حفظ ناموس تھا دشوار تو خالق نے کیا
لہر ین ہر چند کہ لیتا رہا دریا خالی
طمع زر مین نہ دوزخ کے سوا ہاتھ لگا
نہین دنیا مین سیہ روی اعدا خالی
لب پہ ہی آہ و فغان آنکھ سے بہتا ہی لہو
نہ فلک پر ہی شفق خون کا دھبا خالی
شور محشر ہی ملائک کے فغان سے برپا
سیل اشک ایسی بھی ہو گیا دریا خالی
دردمندونکو نہ ہمراہ لیا وائے نصیب
خاک مقتل کے عوض خون بھرا تھا خالی
نگہ رحمت حضرت ہو بڑھی نور نگاہ
پردۂ دیدۂ تر کا ہے مصلا خالی
سایۂ قامت حسنین ہو جنت مین نصیب
تھی نہ دھبون سے کہین چادر دریا خالی

دل ہوی بی بیونکے دیکھ کے پامال الم
پردہ داری کے لیے دامن صحرا خالی
کچھ نتھا زاد سفر دشت مصیبت مین گئے
لے گیا شمر لعین قبر مین دھبا خالی
فرقت شاہ مین پژمردہ ہی ایسا دل زار
غم شہ مین نہین پھٹتا ہی کلیجا خالی
لخت دل ساتھ ہین اور خون جگر بھی ہی سرشک
ماتم شہ سے نہین عرش معلی خالی
بزم عالم ہی غم شاہ مین درہم برہم
چلدیے ملک عدم ہای مسیحا خالی
شغل ہو آہ کا اور ہو رخ انور کا خیال
اشک سے گر نہ ہین دیدہ بینا خالی
دیکھتا جلوہ دیدار تو قربان ہوتا
نہین خواہش ہی کہ ہو سایہ طوبا خالی
آل احمد پہ فدا ہون یہ دعا ہی یارب

آیا خیمے مین شہ دین کا جو گھوڑا خالی
خیمۂ شہ مین کسی طور نہ پانی پہونچا
میرے والی مرے مولا مرے آقا خالی
ہون گے محروم شفاعت سے بروز محشر
ہی ہمین گلشن ہستی نظر آتا خالی
گھر ہی سوختہ جان بر سیہ اشک فشان
کوئی آنسو نہین اس دیدۂ تر کا خالی
چشم گریان ہی غم شہ مین ہر اک موج حباب
خم کے خم اوندھے ہوے ساغر و مینا خالی
روز عاشور جو دیکھا گیا شیشہ افسوس
خانۂ تن مین اگر دل ہو اکیلا خالی
آپکا گھر مری آنکھون مین ہی ای نور خدا
دل مضطر ہی یہ پہلو مین تڑپتا خالی
خون دل دیدۂ حسرت سے جو دریا رویا
ہو نہ شبیر کے غم سے دل شیدا خالی

نور العین مین ہی کہ اسی وقت ایک غبار سیاہ ظاہر ہوا اور پھر سرخی آگئی سارے عالم مین اندھیرا ہو گیا لوگ سمجھے کہ عذاب نازل ہوا ہلال ابن نافع کہتے ہین کہ مین عمرو بن سعد سے کھڑا باتین کر رہا تھا کہ شور ہوا کوئی کہتا ہی اے عمرو بن سعد تجکو خوشخبری ہو کہ حسین مارے گئے پس خدا کی قسم مین نے ایسا کوئی مقتول اپنے خون خوشبو دار مین لتھڑا نہین دیکھا اسکے ساتھ آپ کے روے مبارک کے نور اور جمال اور ہیبت نے مجکو مشغول کر رکھا پھر مین نے گنے آپ کے بدن پر تلوارون اور نیزون وغیرہ کے زخم کہ اکیتس ۳۱ تھے اور کہا راوی نے کہ گھوڑا آپ کا معرکے مین کودتا پھرتا تھا اور ہر شہید کے پاس جاتا اور پلٹ آتا جب آپ کے جسد شریف پر پہونچا تو اسکو بغیر سر کے دیکھ کے گرد پھرنے لگا اور اپنی پیشانی اس خون مین رگڑنے لگا جب عمرو بن سعد نے یہ دیکھا تو اس نے اپنی قوم سے کہا اسکو پکڑ لاؤ انھون نے گھوڑے پیچھے دوڑائے جب اسکو اسکا احساس ہوا تو وہ لاتین پھیکنے لگا اور کاٹنے کو منھ بڑھانے لگا یہانتک کہ ان اشقیا مین سے ستر ۷۰ سوار اور نو ۹ گھوڑے کام آئے عمرو بن سعد نے پکار کر کہا ای لوگو جانے دو اسکو مت پکڑو دیکھین تو اب یہ کیا کرتا ہی وہ سب اسکے پاس سے ہٹ گئے پھر وہ جسد شریف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی طرف پلٹا اور اپنا مُنہ رگڑنے لگا اور چلّانے لگا پھر خیمے کی طرف چلّاتا ہوا چلا جب عورتون نے اُسکی آواز سُنی تو حضرت زینب نے حضرت سکینہ سے فرمایا کہ شاید پانی آتا ہی جاؤ نکل کے بیبو جب وہ نکلین تو دیکھا کہ زین خالی ہی اور گھوڑا چلّاتا ہوا آتا ہے تب رونے لگین اور فرمانے لگین وَاقَتِیلَاہُ وَاغَرِیبَاہُ وَاحُسَینَاہُ هٰذَا الحُسَینُ بَینَ الاَعدَاءِ مَسلُوبُ العِمَامَۃِ وَالرِّدَاءِ بَدَنُہُ بِالاَرضِ وَرَاسُہُ مُنقَطِعٌ وَاابَتَاہُ وَاغَرِیبَتَا وَاضَیعَتَاہُ بَعدَكَ یَا اَبَا عَبدِ اللّٰہِ ہ

قتل بیرحمی سے جب سبطِ پیمبر ہو گئے
دامنِ اہلِ حرم اشکون سے سب تر ہو گئے
لیچلے نیزے پہ جب ظالم سرِ شبیر کو
نقطۂ موہوم سب عصیان کے دفتر ہو گئے
حملۂ شبیر سے بھاگے بہا تک اشقیا
گو شہید آخر بہتر کے بہتر ہو گئے
لوٹ پر اس حرص سے ٹوٹے کہ سمجھے تھے لعین
سامنا ہی موت کا چیونٹی کے جب پر ہو گئے
ای قمر بس تف ہی اُس اُمت پہ جسکے ہاتھ سے

قبل محشر آشکارا آثار محشر ہو گئے
ہو گیا جسدم عمامہ آپ کے سر سے جدا
دشت سب گیسوے سرور سے معطر ہو گئے
تھیرون کے فرط رقت سے سیاہی بہ گئی
داخلِ نارِ سقر لشکر کے لشکر ہو گئے
خون شہ ابن زیاد سُدم کہ قتل شہ پہ جب
جل کے خیمے سب کے سب چاندی کے تیر ہو گئے
رن کا میدان اپنی ٹاپون سے کیا دُلدل نے صاف
ذبح سرور سے امام اللہ اکبر ہو گئے

جبکہ مرکب آپکا با زین بے راکب چلا
فرش سے تا عرش سب اس غم سے بے سر ہو گئے
جب غمِ سرور مین اشک آئی بیاضِ چشم تک
سنگ موسی شہ کے غم مین سنگ مرمر ہو گئے
قتل لاکھون ہی لعین شہ کے رفیقون نے کیے
ثبت مہرین ہو چکین تیار محضر ہو گئے
جو شقی آیا اڑھا کر سب یہ بولی قضا
ڈھیر لاشون کے کچل کر سب برابر ہو گئے

روایت ہی کہ عبداللہ بن قیس نے کہا کہ مین نے دیکھا وہ گھوڑا خیمۂ حرم سے نکلا اور دوڑتا ہوا جسد شریف تک پہنچا اور اپنی پیشانی جسد حضرت سید الشہدا افتادہ خاک کربلا کے قدمون پر رکھی گویا اُسکو وداع کرتا تھا پھر فرات مین چلا گیا اور وہین ڈوب گیا اُسکا پتہ نہ لگا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین وہ برآمد ہوگا اور آپ اُسپر سوار رہون گے انتہی واللہ اعلم **فائدہ** حضرت کے گھوڑے کا نام ذوالجناح تھا جیسا اور رسائل مین ہی اور یہی ملا نعمت اللہ جزائری شیعی نے بھی شرح تہذیب مین لکھا ہی اور رسالۂ نور العین مین ہی کہ اصح یہ ہی کہ وہ گھوڑا میمون نام تھا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال خطط[1] مین لکھا ہی کہ جب حضرت سیدہ زینب کا گذر حضرت امام علیہ السلام کے جسد مبارک پر ہوا اور آپ نے اُنکو شہید پڑا دیکھا تو یون چلا کر فرمایا یا مُحَمَّدُ هٰذَا الحُسَینُ بِالعَرَاءِ اے محمد یہ حسین ہین اُس جنگل مین جہان نہ درخت ہے نہ گھانس کہ وہان کوئی کسی چیز کے آڑ مین پناہ لی مُرَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ

[1] صاحب خطط معروف بالخطط والآثار ابن مقریزی ہین [illegible] احمد بن علی [illegible] ولادت [illegible] مین ہی [illegible] سنی و مین [illegible] کے بیان کے موافق [illegible] [illegible] اور تفقہ کیا [illegible] [illegible] نے [illegible] سنی و [illegible] اور کہا ابن حجر نے [illegible] انکی وفات [illegible] مین ہی [illegible] کے خطط [illegible] اور [illegible] ابن حزم [illegible] حدیث کو اور [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لپٹے ہوے ہین خون مین مُنقطِعُ الاَعضَاءِ کٹے ہوے ہین جوڑ یا مُحَمَّدُ بَنَاتُكَ سَبَايَا وَ ذُرِّيَّتُكَ مَقتُولَۃٌ
اے محمد آپ کی بیٹیان قیدی ہین اور آپ کی اولاد ماری پڑی آپ کے ان بیانات سے ہر دشمن و دوست روتا تھا

وقائع بعد شہادت

جب شجرۂ رسالت اور دوحۂ نبوت تیشۂ ظلم سے کٹ گیا تو شمر اور ابن سعد ملعون نے خیمۂ اہلِ بیت لوٹ لیا بارہ لڑکے اہلِ بیت نبوت کے اور عورتین جنمین حضرت زینب بھی تھین ان سب کو قید کر لیا اور جو کچھ اسباب ملا اُسکو لوٹ لیا اِس اثنا مین اُن اشقیا کی نظر حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام پر پڑی تو شمر شقی نے چاہا کہ انکو بھی شہید کرے ایک شخص نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کافرون کے لڑکون کو نہین مارتے ہین یہ تو مسلمان کا لڑکا ہے اور بیمار ہے شمر نے کہا کہ ابن زیاد کا حکم ہے کہ کوئی لڑکا آلِ عبا کا باقی نرہے اُسنے کہا تو ان سب کو ابن زیاد کے پاس روانہ کر جیسا وہ چاہیگا کریگا یہان نہ مار تب شمر باز رہا پھر شمر اور ابن سعد نے کہا کہ گھوڑے اس لاش پر دوڑانا چاہیے چنانچہ بیس سوارون نے تن مبارک حضرت سید الشہدا پر گھوڑے دوڑا کر لاش کو ایسا روندا کہ ہڈیان تن مبارک کی چور چور ہوگئین نَعُوذُ بِاللّٰہِ اور اُسی دن اہل بیت نبوت کو بے پردہ اونٹون پر سوار کر کے سر مبارک سید الشہدا اور کئی سر اور شہداے کربلا کے نیزے پر رکھ کے بشیر ابن مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد سرمایۂ فساد علیہ ما علیہ الی یوم التناد کے پاس روانہ کیا کذا فی تحریر الشہادتین و سعادت الکونین اور ابن سعد نے خود ایک روز کربلا مین قیام کر کے اپنے دوزخیون کا گور و کفن کیا اور لاشین اہلِ بیت کی یون ہی بے گور و کفن پڑی رہنے دین لکھا ہے کہ تین دن تک نعش بے سر حضرت نور دیدہ زہرا سید الشہدا کی بے گور و کفن پڑی رہی تیسرے روز قریۂ عامریہ کے لوگ کہ ایک کنارۂ فرات پر واقع ہے آئے اور تن مبارک کو ایک جگہ دفن کیا اور اور شہدا کو ایک جگہ جمع کیا عباس اور علی اور محمد اور عبد اللہ اور جعفر فرزندان حیدر کرار اور قاسم بن حسن اور عبد اللہ بن حسن اور ابو بکر بن حسن اور عمر بن حسن اور علی اکبر منجھلے صاحبزادے حضرت امام حسین علیہ السلام کے اور محمد و عون پسران زینب بنت حضرت فاطمہ یعنی عبد اللہ بن جعفر طیار کے صاحبزادے اور عبد اللہ بن مسلم اور عبد الرحمٰن و جعفر دونون بیٹے عقیل ابن ابی طالب کے پہلوے امام حسین علیہ السلام مین دفن کیے گئے صرف عباس ابن علی جو علمدار تھے اُنکا روضہ ایک تیر پرتاب کے فاصلے پر واقع ہوا اور اولاد مہاجرین و انصار اور جو لوگ کہ اُسدن شہید ہوے تھے ایک جا مدفون ہوے

۱ اور کامل ابن اثیر مین ہے کہ عمر بن سعد نے ... دس آدمی ... مستعد ہوے ... حسین ... روندا ...

۲ معنی ... بیمار ... کام مین آتا ہے ... ایک قسم کا ... ۱۲ منہ ۳ تیر پرتاب ... گھوڑے دوڑانے ... فارسی ... رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَرَحۡمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُہۡتَدُوۡنَ **شعر** | الآف تحیات و سلامم بہ پیمبر
زان بعد نثار شہ دیندار و آلش باد | امام احمد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی کہ کہا اُنھون نے مین نے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن دوپہر کے وقت خواب مین دیکھا کہ آپ کے بال بکھرے ہوے گرد آلودہ مین
اور ہاتھ مین شیشہ ہی مگر خون مین بھرا ہوا مین نے عرض کیا کہ حضرت یہ کیا ہی فرمایا کہ حسین اور اُسکے ساتھیو نکا خون
ہی مین اُسے آج صبح سے اُٹھاتا ہون ابن عباس کہتے ہین کہ مینے وہ وقت اور دن یاد رکھا یہان تک کہ مجکو خبر
ملی کہ حسین شہید ہوے اُسیدن یعنی جسروز کہ مین نے یہ خواب دیکھا تھا انتہی حاکم اور بیہقی نے حضرت
ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت کی کہ کہا اُنھون نے مین نے دیکھا رسول اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خواب مین
کہ آپ کا سر اور داڑھی خاک آلودہ ہی مین نے کہا یارسول اللہ یہ کیا حال ہی فرمایا مین مقتل حسین پر ابھی گیا تھا
اور اسحٰق بن راہویہ اور ابو نعیم نے بھی اس حدیث کو نکالا ہی مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ترمذی نے سلمیٰ
زوجہ ابو رافع سے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی اور سلمیٰ ایک عورت تھی جو بعضے ازواج مطہرات کے
خدمت کرتے تھے اور دایہ ابراہیم علیہ السلام بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور اسی نے غسل دیا تھا
فاطمہ زہرا کو اور ہمراہ تھی اسماء بنت عمیس کے اور کہا سلمیٰ نے کہ آئی مین ایک روز ام سلمہ کے پاس تو دیکھا کہ وہ
رو رہی ہین مین نے پوچھا کیون کہا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا الی آخر الحدیث
ہکذا ذکرہ الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی فی ترجمۃ المشکوٰۃ وہذا ملخصہ انتہی اور صاحب صواعق نے بھی
صحیح ترمذی سے یہ روایت نقل کی ہی **فائدہ** اشعۃ اللمعات مین ہی کہ حضرت ام سلمہ نے ۵۹ سنہ مین وفات
پائی اور یہی صحیح تر ہی اور ایک روایت کے موافق ۶۲ سنہ مین اور یہ واقعہ ۶۱ سنہ مین ہوا تو بشرط روایت
ثانی کچھ اشکال نہین اور بروایت اول بھی کچھ اشکال نہین اسواسطے کہ ہو سکتا ہی کہ قبل وقوع اس واقعے کے
اُنکو خواب مین یہ معاملہ دکھایا گیا ہو اور اتفاقاً یعنی ابھی کہنا باعتبار تحقیق اُس واقعے کے ہی اُسوقت مین مین کہتا
ہون کہ شیخ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ فی تمییز الصحابہ مین حضرت ام سلمہ کے حال مین لکھا ہی کہ واقدی نے کہا
کہ انکا انتقال شوال ۵۹ سنہ مین ہوا اور اُنپر نماز پڑھی ابو ہریرہ نے اور کہا ابن حبان نے کہ انکی وفات آخر
۶۱ سنہ مین بعد خبر شہادت حضرت امام علیہ السلام کے ہوئی اور کہا ابن ابی خیثمہ نے کہ انکی وفات خلافت یزید
بن معاویہ مین ہی مین کہتا ہون کہ تھی وہ خلافت اواخر ۶۰ سنہ مین اور کہا ابو نعیم نے کہ انکی وفات ۶۲ سنہ مین ہی
یہ آخر امہات المؤمنین ہین موت مین مین کہتا ہون کہ بیشک وہی آخر امہات المؤمنین ہین وفات مین یہ تحقیق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت ہوا ہی صحیح مسلم مین کہ حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان دونون داخل ہوے خلافت یزید مین حضرت ام سلمہ کے پاس اور پوچھا اُس لشکر سے اور یہ اُسوقت تھا کہ جب یزید نے لشکر آراستہ کرکے مسلم بن عقبہ کے ساتھ مدینۂ منورہ کی تخریب کے واسطے بھیجا تھا اور یہ واقعۂ حرّہ تھا جو سنہ ۶۳ ہجری مین ہوا یہ سارا بیان دفع کرتا ہی قول واقدی کو اور اُسکو جو نقل کیا ہی ابن عبدالبر نے کہ حضرت ام سلمہ نے وصیت کی کہ سعید بن زید میرے جنازے کی نماز پڑھین کیونکہ سعید سنہ ۵۰ یا باون ۵۲ یا ترپن ۵۳ مین مرے تو اس سے لازم آتا ہی کہ حضرت ام سلمہ کا انتقال اسکے پہلے ہوا ہو اور یہ تحقیق نہین ہی اور اُسکی تاویل یون ممکن ہے کہ حضرت ام سلمہ نے کسی اپنی بیماری مین یہ وصیت کی ہوگی پھر اُس بیماری سے وہ صحت پاگئی ہونگی اور سعید کا انتقال ہوگیا ہوگا تب ام سلمہ نے وفات پائی ہوگی واللہ اعلم انتہی اور رسالۃ الدرۃ المضیۃ فی الشجرۃ المحمدیہ مین حضرت ام سلمہ کی وفات زمانۂ یزید مین لکھی ہی اور سیوطی نے تاریخ الخلفا مین واقعۂ حرّہ کے زمانے مین اُنکی وفات لکھی ہی جیسا کہ تاریخ مطبوع کلکتہ کے صفحہ ۲۱ مین ہی اور یافعی نے مرآۃ الجنان مین سنہ ۶۱ لکھے ہین اور اُنسٹھ کو بلفظ قیل نقل کیا ہی مفتاح النجا مین ہی کہ عامر بن سعد بجلی روایت کرتے ہین کہ بعد شہادت حضرت امام حسین علیہ السّلام کے جناب رسالت مآب کو مین نے خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین ای عامر براء بن عازب کے پاس جا اور میرا سلام اُسکو کہہ اور خبر دے کہ جنھون نے حسین کو مارا وہ دوزخی ہین پس مین نے براء بن عازب سے آکر یہ خواب کہا انھون نے کہا سچ کہا اللہ نے اور اُسکے رسول نے انتھے مین کہتا ہون کہ یہ خواب مطابق اس حدیث کے ہی جسکو حافظ ابن حجر نے نقل کیا کہ عَنْ طَرِیْقٍ وَاہٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَاتِلُ الْحُسَیْنِ فِیْ تَابُوْتٍ مِّنَ النَّارِ عَلَیْہِ نِصْفُ عَذَابِ اَھْلِ النَّارِ یعنی قاتل حسینؑ کا ایک آگ کے صندوق مین ہی کہ اُسپر آدھے جہنّمیون کا عذاب ہی کذا فی اسعاف الراغبین امام سخاوی مقاصد حسنہ مین اس حدیث کے قائل ہوے ہین اور ملا محمد طاہر فتنی صاحب مجمع البحار تذکرۃ الموضوعات مین اپنے شیخ سے نقل کرتے ہین کہ یہ حدیث حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے وارد ہوئی ہی اسی عبارت سے واللہ اعلم نقل شیخ نصراللہ بن یحیی جو ثقات معتبرین سے تھے بیان کرتے ہین کہ مین نے جناب امیر علیہ السلام کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ ای امیرالمؤمنین آپ تو فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ جو شخص ابی سفیان کے گھر مین داخل ہوگا وہ امن مین رہیگا خدا کی قدرت ہی کہ اب سفیانیون سے جو کچھ آپ کے صاحبزادے حضرت امام حسین علیہ السلام پر گزرا وہ ایسا ہوا ہے کہ کسی کے ہاتھ سے خدا ایسا ظاہر نکرائے آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہی جو اس معاملے کو ابن صیفی تمیمی نے نظم کیا ہی مین نے عرض کیا نہین فرمایا اُس کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پاس جاکر وہ اشعار سن یہ خواب دیکھکر مین جاگا اور حیران ہوا کہ یہ کیا ہی مین نے جاکر اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا وہ باہر نکل آیا مین نے اُسکو اپنا خواب کہہ سنایا وہ اُچھل پڑا اور رونے لگا اور قسم کھانے لگا کہ مین نے یہ اشعارات کو نظم کیے تھے کسی نے ابھی تک اُنکو سنا ہی نہین لو اب سنو وہ اشعار یہ ہین **اشعار**

مَلَکْنَا فَکَانَ العَفْوُ مِنَّا سَجِیَّۃً — یعنی ہم جب مالک ہوے تھے تو ہمارا طریقہ یہی رہا کہ ہم معاف کیا کیے

فَلَمَّا مَلَکْتُمْ سَالَ بِالدَّمِ اَبْطَحٗ — اور جب تم مالک ہوے تو تمنے خون کی ندیان بہادین

وَاَحْلَلْتُمْ قَتْلَ الْاُسَارٰی وَطَالَمَا — تمنے قیدیون کا قتل حلال جانا

غَدَوْنَا عَلَی الْاَسْرٰی فَنَعْفُوْ وَنَصْفَحُ — اور اکثر ہم جو گذرے قیدیون پر تو ہم معاف کرتے رہے اور درگذر کرتے رہے

وَحَسْبُکُمْ ھٰذَا التَّفَاوُتُ بَیْنَنَا — اور کافی ہی ہم مین تم مین یہ فرق

وَکُلُّ اِنَاءٍ بِالَّذِیْ فِیْہِ یَنْضَحُ — بیشک ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہی جو اُسمین ہوتا ہی

انتہے اس نقل کو شیخ نورالدین بن علی بن محمد بن الصباغ مالکی مکی متوفی ۸۵۵ھ نے اپنی کتاب فصول المہمہ فی احوال الائمہ مین لکھا ہی کذا فی رسالۃ نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار فائدہ اوپر اس حکایت مین جو ابن صیفی لکھا ہی تو وہ وہی حیص بیص شاعر ہی جسکا لقب شہاب الدین ہی مین کہتا ہون کہ حیص بیص کا نام ابوالفوارس سعد بن محمد تمیمی شاعر ہی یہ وافر الادب تھا اور منتضلع[۱] لغت سے اور بصیر فقہ اور مناظرہ مین اور کہا شیخ نصراللہ بلخی نے مجمل اور ابن خلکان نے کہا کہ یہ ثقات اہل سنت سے تھا اسکو حیص بیص اسواسطے کہتے ہین کہ اسنے ایک دن لوگون کو ایک امر شدید اور حرکت اضطراری مین دیکھا اور کہنے لگا کہ ان لوگون کو اس حیص و بیص مین کیا ہی لہذا یہی اسکا لقب ہو گیا اور ان دونون لفظون کے معنی شدت اور اختلاط کے ہین انتہی اسکا انتقال ۵۷۴ھ مین ہوا کذا فی تاریخ الیافعی اور شیخ ابن حجر عسقلانی تسدید القوس فی تلخیص مسند الفردوس مین لکھتے ہین کہ صالح شحام نے روایت کی کہ مین نے حلب مین خواب دیکھا کہ ایک کالا کتا پیاس کے مارے زبان نکالتا ہی مین نے ارادہ کیا کہ اسکو پانی پلاؤن کہ ہاتف نے آواز دی خبردار اسکو پانی نہ دے کہ یہ قاتل حسین کا ہی اسکا یہی عذاب ہی کہ قیامت تک یہ یونہیں پیاسا رہے حضرت امام غزالی اپنی کتاب الدرۃ الفاخرہ فی کشف علوم الآخرہ مین فرماتے ہین کہ چوتھی قسم مُردون کی انبیا اور اولیا اور نیک بندے ہین بعضے اُن مین وہ ہین جنھون نے اختیار کرلیا ہی زمین کو کہ قیامت تک اسمین پھرینگے پس اکثر وہ خواب مین دیکھے جاتے ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہی عوالم ثلثہ مین اور اسی ارادہ سے لوگون کو آگاہ کرنے کے واسطے آپ نے فرمایا کہ مین بزرگتر ہون خدا کے نزدیک اس سے کہ چھوڑے مجھکو زمین پر زیادہ تیس سال یا تین عشرے سے کیونکہ امام حسینؑ نے شہادت پائی تیس برس کے بعد اس ارشاد سے پس غضب کیا رسولؐ خدا نے اہل زمین پر اور آپ غصے کے ساتھ اس عالم سے تشریف لیگئے اور بعض صالحین نے آنحضرت کو

[۱] منتضلع [illegible] ۱۲ منتہی الارب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خواب مین دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ آپ نے اپنی امت کے فتنے کو کیسا دیکھا فرمایا اللہ
اُنکے فتنے کو بڑھائے رکھے اُنھون نے حسین کو قتل کرڈالا اور میری قرابت کا کچھ پاس نکیا پھر آپ اور کچھ بات
مکرر فرمانے لگے جو مشتبہ ہی راوی پر انتہٰی اور آخر کتاب احیاء العلوم مین منامات کے ذکر مین لکھتے ہین کہ ابن عباس
ایک روز جاگے اور کہا اِنَّا لِلّٰہ مارے گئے حسین لوگون نے اس خواب کا انکار کیا ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول خدا
کو مین نے خواب مین دیکھا کہ آپکے ہاتھ مین ایک شیشہ خون سے بھرا ہوا ہی آپ فرماتے ہین اے ابن عباس تم نہین
جانتے کہ میری امت نے میرے بعد کیا کام کیا میرے بیٹے حسین کو مار ڈالا یہ خون اُسکا اور اُسکے یارون کا ہی اسکو
خدائے عزوجل کے پاس لیے جاتا ہون اس خواب کے چوبیس روز کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت
کی خبر آئی پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایذا پانے کو دیکھو اور حالت زندگی و موت دونون مین اس واقعۂ عظمٰی
اور داہیۂ کبریٰ سے آپکے اندیشے کو خیال کرو کیونکہ مردے کو جس چیز سے زندگی مین ایذا پہونچتی ہی اُس سے بعد مرنیکے
بھی پہونچتی ہی حالانکہ آپ زندہ ہین اور اپنے غیرون سے کہین زائد شنوا اور بینا چنانچہ اخبار و آثار اُسکے ناطق
ہین انتہٰی شیخ جلال الدین سیوطی نے خصائص الحبیب اور انتباہ الاذکیا فی حیوٰۃ الانبیا مین اس مسئلہ کو تفصیل
سے بیان کیا ہی مسلمانو غور کا مقام ہی کہ حضرت تو رحمۃٌ للعالمین تھے مگر آپ کو بعدِ وفات اس واقعۂ شنیعہ
کے وقوع سے کسقدر رنجہ اندوہ اور کسقدر حزن و ملال پہونچا اور باوجود اسکے کہ آپ ارحم انبیا ہین اپنی امت
کے حق مین اور حالانکہ غزوۂ اُحد مین دندان مبارک آپکے شہید ہوے اور طرح طرح کی اذیتین آپکو
کفار سے پہونچین حتّٰی کہ بعضے صحابہ نے جب عرض بھی کیا کہ آپ بددعا فرمائین تو آپ نے فرمایا کہ مین لعنت کرنیوالا
نہین بھیجا گیا ہون مین تو رحمت بھیجا گیا ہون لیکن یہان غایت حزن و ملال اور اندوہ کمال سے آپ کے
قلب مبارک کو ایسی ایذا پہونچی کہ آپ نے دعای بد کی اُس گروہ پر جو ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن مین لشکر نمرود
وہامان سے نعوذ باللہ من غضبہ وغضب رسولہ صواعق محرقہ مین ہی کہ حضرت ام سلمہ فرماتی ہین
کہ شب شہادت کو مین نے ایک آواز غیب سے سنی کہ کوئی کہتا تھا **اشعار** اَیُّھَا الْقَاتِلُوْنَ جَھْلًا حُسَیْنًا
اَبْشِرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّنْکِیْلِ قَدْ لُعِنْتُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَمُوْسٰی وَحَامِلِ الْاِنْجِیْلِ
ای حسین کے قاتلو نادانی سے مژدہ ہو تمکو عذاب کا بیشک تم ملعون ہوے داؤدؑ اور موسیٰؑ اور عیسےٰؑ کی زبانون پر
یعنی قاتلین حسینؓ پر موسیٰ اور عیسیٰ اور داود علیہم السلام نے بھی لعنت کی اظہار السعادۃ مین ہی کہ کتب صحیحہ
تواریخ مین دیکھا گیا کہ جب مروان نے بعد شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدینہ منورہ مین خطبہ
پڑھا اور آپ کی شہادت سے اظہار بشاشت کیا تو اُس رات اور دن کو مدینے والے یہ آواز مذکور
سنتے تھے اور کہنے والا معلوم نہین ہوتا تھا کہ کون ہی علامہ انصاری منہاج مین لکھتے ہین کہ ان اشعار مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اشارہ ہی اسطرف کہ اس قصہ ہائلہ کا مذکور کتب منزلہ سابقہ مین بھی تھا اور قاتلینِ حضرت امام حسین علیہ السلام انبیائی کرام کی زبانون پر بھی مطرود و ملعون تھے انتہے ابو نعیم نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہی کہ اُسنے کہا مین نے جنون کو سنا کہ روتے تھے حسین علیہ السلام پر یہ پڑھکر **اشعار**

مَسَحَ النَّبِیُّ جَبِیْنَہٗ وَلَہٗ بَرِیْقٌ فِی الْخُدُوْدِ
اَبَوَاہُ فِیْ عُلْیَا قُرَیْشٍ وَجَدُّہٗ خَیْرُ الْجُدُوْدِ

ابیات اس جبین کو نبی نے چوما تھا — تھی چمک کیا ہی اُسکے چہرے پر
اسکے مان باپ تھے قریش کی جان — اُسکا نانا جہان سے بہتر

شیخ ابن حجر عسقلانی نے تسدید القوس مین لکھا ہی کہ پس جواب دیا مرثیہ خوانون کو ایک مرد نے قبیلہ ہمدان سے **اشعار**

خَرَجُوْا بِہٖ وَفْدًا اِلَیْہِ فَہُمْ بِہٖ شَرُّ الْوُفُوْدِ
قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّہِمْ سَکَنُوْا بِہٖ نَارَ الْخُلُوْدِ

یعنی باہر آئے اُسکے ساتھ اور پیشوا ہوے پہلے اُسکی طرف پس وہ شریرترین وفود ہین کہ قتل کیا اپنے نبی کے نواسے کو اور ٹھیرے اُسکے سبب سے ہمیشہ کی آگ مین یعنی دوزخ مین اور سنا اور نہ دیکھا کسنے والے کو کہ کہتا تھا کو چین کائی ثمود نے ناقہ صالح علیہ السلام کی پس جڑ سے کھودے گئے وہ اور بے راہی پر روان ہوے اور بنایا اللہ نے حرمت رسول خدا کو اعظم اور بزرگتر حرمت صالح علیہ السلام سے پس تعجب ہی اُنکے لیے کہ ایسے کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوے اور مسخ نہوے مثل قاتلین ناقہ کے اللہ مہلت دیتا ہی باغیان منکر کو انتہی اور نیز ابو نعیم نے ابن ابی ثابت سے روایت کی کہ حضرت ام سلمہ نے کہا مین نے نہین سنا رونا جنون کا جب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا مگر آج کی رات تو مین نے جانا کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا پھر کہا ام سلمہ نے اپنی لونڈی سے کہ تو گھر سے نکل کر لوگون سے پوچھ اُسنے پوچھا تو معلوم ہوا کہ حسین شہید ہوے اور جن یہ کہکر روتے تھے **اشعار**

اَلَا یَا عَیْنُ فَانْہَمِلِیْ بِجُہْدِیْ — وَمَنْ یَّبْکِیْ عَلَی الشُّہَدَآءِ بَعْدِیْ — عَلٰی رَہْطٍ تَقُوْدُہُمُ الْمَنَایَا
اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِیْ مُلْکِ عَہْدِیْ

ترجمہ ہو سکے جتنا رولے تو ای چشم — کون رو ویگا پھر شہیدون کو
موت ای ولے ان عزیزون کو — پاس ظالم کے کھینچتی لائی

پوشیدہ نرہے کہ نوحہ عبارت ہی اس سے کہ میت پر گریہ کرے اور اوصاف پسندیدہ اسکے ذکر کرے مگر واویلا اور وامصیبتا کرنا اور بے صبری و سینہ کوبی اور طمانچہ زنی یہ حرام ہی جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ اَلنِّیَاحَۃُ مِنْ عَمَلِ الْجَاہِلِیَّۃِ یعنی نوحہ کرنا رسوم کفر و شرک سے ہی اور آنکھون سے رونا اور دل سے غم کرنا پسندیدہ ہی اور رونا مصیبت مین احادیث سے ثابت ہی اور بیہقی اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی کہ جسدن شہید ہوے امام حسین علیہ السلام تو اُسدن جو پتھر بیت المقدس مین اُٹھایا گیا اسکے نیچے سے خون سرخ نکلا مین کہتا ہون کہ بعد قتل حضرت یحییٰ کے بھی بیت المقدس مین بعضے کنوون مین خون جوش کر آیا تھا چونکہ اکثر حالات خصوصًا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حال شہادت حضرت امام حسینؑ کا مشابہ حال شہادت حضرت یحیٰی علیہ السلام کے تھا لہذا ان امور مین بھی مشابہت
اُنکی چھوڑی نہ گئی بیہقی نے ام حبان سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے ہین جسدن شہید ہوے امام حسین علیہ السلام
اُسدن سے تین دن تک ہمپر اندھیرا رہا اور جس نے زعفران ملی مُنہ پر اُسکا مُنہ جل گیا اور بروایت صحیح ثابت ہی
کہ یزیدیون نے کئی اونٹ لشکر حسینی کے پکڑے تھے جب اُنکو ذبح کیا اور پکایا تو گوشت ایسا کڑوا نکلا جیسے اندراین
کا پھل کوئی اُنکو کھانسکا سبط ابن الجوزی نے تذکرے مین بیان کیا کہ جس اونٹ پر سر مطہر امام علیہ السلام اور اُنکے
یارون کا اُٹھایا گیا تھا جب اُسکو ذبح کرکے پکایا تو وہ گوشت تلخی کے مارے کھایا نگیا واللہ اعلم ترجمہ صواعق
مین ہی کہ ایک قافلہ ورس بھرکے یمن سے عراق جاتا تھا راہ مین یزید کے لشکریون کا جو ساتھ ہوگیا تو اُنکی شامت سے
اُنکی ورس راکھ ہوگئی اور جس اونٹ کو ذبح کیا اُس سے آگ نکلی اور بیہقی نے علی بن مُسہر سے روایت کی کہ اُنھون
نے کہا مین نے سنا اپنی دادی سے کہ وہ کہتی تھین کہ مین نوجوان لڑکی تھی جب امام حسینؑ شہید ہوے تھے مین نے
دیکھا کہ چند روز آسمان اُنپر رویا کیا ابن جوزی اور ابن سیرین سے روایت ہی کہ تین دن عالم مین تاریکی رہی آسمان
سرخ ہوگیا ثعلبی سے منقول ہی کہ آسمان حضرت امام حسینؑ پر رویا چھ مہینے تک اُسکی نشانی یعنی سرخی رہی
اور ابن سیرین اور ابن سعد کہتے ہین کہ شفق کی سرخی بعد قتل حضرت امام علیہ السلام کے ظاہر ہوئی پہلے اسکا
وجود نہ تھا شیخ مکیہ مین ابن جوزی سے منقول ہی کہ اسکا سبب یہ تھا کہ جب کوئی غصہ ہوتا ہی تو خون جوش کرتا ہی اور چہرہ
سرخ ہوجاتا ہی اور حق تعالی جملہ عوارض جسمانی جیسے غصہ وغیرہ سے پاک ہی سو اُسنے اپنے غضب کے اظہار کے
واسطے سارے آسمان کو سرخ کردیا اور اُسکا قیامت تک نشان رکھا تاکہ ظاہر ہوجائے کہ قاتلین حسین سے یہ بڑا گناہ
واقع ہوا ہی روایت ہی کہ سات روز تک آسمان کی سرخی سے دیوارین گویا لحاف گلنار ہوگئی تھین اور جو کپڑا اُس سے
سرخ ہوا پھر وہ سرخی ہرگز نہ گئی یہان تک کہ پارہ پارہ ہوگیا اور شہاب آسمان سے بکثرت گرے اور اُسی روز کسوف
کامل واقع ہوا کہ دوپہر کو ستارے نظر آئے گویا قیامت قائم ہوگئی نقل ہی کہ غزوۂ بدر مین جب کفار قید ہوکر آئے تو
اُن مین حضرت عباس بھی تھے کہ وہ اُس زمانے مین ایمان نہ لائے تھے حضرت نے اُنکے بازو بندھوائے اُنھون نے تمام رات
نالے کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام شب اُنکے شور سے نیند نہ آئی بسبب حضرت عباس کی قرابت کے کہ آپ کے چچا تھے
اور بعد اُسکے پھر حضرت عباس مسلمان ہوے اور اسکا قصہ اپنی جگہ پر مذکور ہی تو مسلمانو غور کا مقام ہی کہ جب چچا کا شور آنحضرت کو
سونے نہ دے تو حضرت امام حسینؑ کہ آپکے لخت جگر تھے اُنکی مصیبت کا اثر کیا کچھ آپ کو نہوا ہوگا اور نیز جب وحشی

٤ [illegible] جبیر بن مطعم کا غلام تھا [illegible] حضرت [illegible]

٥ [illegible]

[illegible] دوسری طرف [illegible] شام مین [illegible] کذا فی معارف ابن ابی قتیبہ ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قاتل سید الشہدا حضرت حمزہ کا ایمان لایا تو حضرت نے فرطِ ملال کے باعث فرمایا کہ تو اپنا مُنہ مجھے نہ دکھا کہ مجھے تیرا دیکھنا ناگوار ہی حالانکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور حدیث مین ہی کہ اسلام کفر وغیرہ گناہان ماقبل کو دور کر دیتا ہی پس غور کرنا چاہیے کہ حضرت کے دل پر فجع حضرت امام حسین علیہ السلام سے اور اُنکے اہل بیت کی اہانت اور ایذا سے کیا کچھ صدمہ نگذرا ہوگا اور آپ کیسے غضب مین ہونگے فَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ حقیقت مین اسطرح کا سانحہ ہوش ربا حضرت آدم کے وقت سے اسوقت تک کسی نبی کے اہل بیت پر نہین گذرا ہی تو پھر خون رونا آسمان اور زمین کا اور تیرہ و تار ہونا عالم کا اور ٹپکنا خون کا شجر اور حجر اور دیوار اور در سے کون تعجب کی بات ہی بلکہ اگر اُسی وقت قیامت آجاتی اور ہر شقی اپنی سزا کو پہونچ جاتا تو کچھ تعجب نہ تھا

اشعار

ابتلاے انبیاؤ اولیا بسیار بود
چون بلاے کربلا کرب و بلای کس ندید

درجہان زین صعب تر ہرگز بلاے کس ندید
لیک در عالم ازین سان ابتلاے کس ندید
در سرا دہر تا شد رسم ماتم آشکار

دلشکن تر زین عزا ہرگز عزای کس ندید
چشم گردون چون نگہ پیچنگہ در دوران او
ہمچو دشت کربلا ماتم سرای کس ندید

تعداد عمر شریف و کشتگان کربلا

سن شریف آپکا روز شہادت چھپن برس پانچ مہینے پانچ دن کا تھا اسلیے کہ ولادت باسعادت پانچوین شعبان سنہ۴ھ مین ہی اور شہادت دسوین محرم روز جمعہ بعد زوال آفتاب کے سنہ ۶۱ ہجری مین پس عمر شریف بے کم و کاست اُتنی ہی ہوتی ہی اور اگرچہ بعضے اس سے زائد اور بعضے اس سے کم کہتے ہین لیکن صحیح اور معتمد اسیقدر رہی کذا فی تحریر الشہادتین انتہی مین کہتا ہون کہ استیعاب مین ہی کہ حضرت کے سن شریف مین اختلاف ہی بعضے ستاون اور بعضے اٹھاون برس کہتے ہین اور قتادہ نے کہا کہ آپ روز شہادت چون برس چھ مہینے کے تھے انتہی اور تاریخ یافعی مین سن شریف اٹھاون برس اور معارف مین چھپن برس کا لکھا ہی اور نور الابصارین ہی کہ آپ کی عمر روز شہادت پچپن برس یا اس سے زائد کی تھی انتہی اور آپ کے ساتھ آپ کے عزیز و قریب مین سے سولہ یا سترہ آدمی شہید ہوے ابن عبد البر نے استیعاب مین محمد بن الحنفیہ سے نقل کیا ہی کہ امام علیہ السلام کے ساتھ ایک روز مین سترہ آدمی اولاد فاطمہ سے شہید ہوے اور حضرت خواجہ حسن بصری فرماتے ہین کہ حضرت امام حسین ع کے ساتھ سولہ آدمی اہل بیت مین سے ایسے مارے گئے کہ جنکا مثل پردۂ زمین پر اُسوقت نہ تھا اور یہی ہے رسالہ نور العین اور اور بعضے رسائل معتبرہ اور تاریخ ابو حاتم مین لیکن ابو حاتم نے چند اور اشخاص کو بھی حضرت ہی والون مین شمار کیا ہی جیسے سلیمان اور سلیح غلامان حضرت امام علیہ السلام اور محمد بن سعید بن عقیل بن ابی طالب اور اولاد مہاجرین و انصار مین سے بہت سے لوگ شہید ہوے اور علی برادر رضاعی امام علیہ السلام کے بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسی دن شہید ہوے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکو قید کرکے کوفے مین لیجا کر دار الامارۃ کے اوپر سے پھینکدیا اُنکے پیر ٹوٹ گئے اُسپر بھی وہ اُٹھ کھڑے ہوے ایک کوفی نے آکر اُنکو تلوار سے مارا اور عثمان بن علی اور اسد بن جعفر اور عمر بن حسن بھی اُسی روز شہید ہوے کذا فی سعادۃ الکونین انتہے مین کہتا ہون کہ حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی نے وفیات الاعلام مین عبد اللہ بن یقطر کو رضیع حضرت امام علیہ السلام کا لکھا ہی اور آپ کے غلام کا نام مذنج ہو تو عجب نہین سعادۃ الکونین کے اس نسخے مین جو میرے پیش نظر ہی لفظ سلیح اور علی کا سہو کاتب سے ہوگا واللہ اعلم اور مذنج بفتح میم وسکون ذال معجمہ وکسر خای مہملہ اور آخر مین جیم ہی کامل ابن اثیر مین ہی کہ آپ کے غلام کا نام منجح تھا انکو سلیمان بن عوف حضرمی نے مارا تھا اور عبد اللہ بن یقطر آپکے رضاعی بھائی کی شہادت کا قصہ یون ہی کہ حضرت امام نے اُنکو حضرت مسلم کی خبر لینے کے لیے راستے سے روانہ کیا تھا راہ مین حصین بن نمیر کے سوارون نے اُنکو پکڑا اور قادسیہ سے لیکر ابن زیاد کے پاس لائے اُسنے کہا قصر پر چڑھ اور لعنت کر نعوذ باللہ کذاب بن کذاب پر پھر اُتر کر آ کہ مین دیکھون اُنھون نے انکار کیا آخر مجبور ہوکر چڑھے اور لوگون کو حضرت کے آنے کی خبر دی اور ابن زیاد اور اُسکے باپ پر لعنت کہی اُسنے اِنکو کوٹھے پر سے گروادیا انکی ہڈیان چور ہوگئین ان مین یون ہی سانس باقی تھی ایک نابکار نے جسکو عبد الملک بن عمیر لخمی کہتے تھے آکر عبد اللہ بن یقطر کو ذبح کرڈالا جب لوگون نے اُس مردود کو لعنت ملامت کی کہ تو نے یہ کیا کیا کہنے لگا کہ مین نے تو اُنکو آرام دیا جان کندنی کی تکلیف سے چھوڑا یا اور بعضے کہتے ہین کہ عبد الملک نے عبد اللہ کو ذبح نہین کیا تھا بلکہ وہ اور ہی ایک شخص تھا جو اُسکے مشابہ تھا بہر حال سگ زرد برادر شغال کوئی کیون نہو آخر اُنھین اشقیا مین سے کسی نے اُنکو ذبح کیا صواعق محرقہ مین ہی کہ حضرت سید الشہداء کے بھائی اور بھتیجے اور بھانجے اور بیٹے اور عقیل کی اولاد سب اُنیس آدمی معرکۂ کربلا مین شہید ہوے اور بعضے اکیس کہتے ہین اور اُنیس[۱۹] آدمی کا اولاد حضرت فاطمۂ زہرا سے اُس معرکے مین شہید ہونا تذکرۂ سبط ابن الجوزی مین بھی محمد بن حنفیہ سے بروایت محمد بن سعد منقول ہی صاحب احسن القصص نے سب نامون کی تفصیل مع تعداد مقتولین مخالفین کی لکھی ہی اور اُسکے بعد لکھا ہی کہ مجموعۂ شہدای کربلا اُناسی آدمی تھے اور مخالفین کے سترہ ہزار دوسو چوراسی آدمی تھے جو مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی وفیات الاعلام مین اسامی شہدای کربلا کو علی اختلاف الاقوال سو سے زائد لکھتے ہین غرض کتب سیر کی سیر سے تعداد شہدای عالی تبار اہل بیت اطہار و مہاجرین وانصار مین بہت اختلاف معلوم ہوتا ہی اور ایک امر خاص پر یقین نہین ہوسکتا لہذا مین اِس مختصر مین اسامی خاص اہل بیت اطہار کے تبرکاً درج کرتا ہون اور باقی جسکا جی چاہے کتب مصائب اور تواریخ مین کہ حال الشرون کا مفصل مذکور ہی دیکھ لے وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسامی شہدای اہل بیت اطہار جو میدان کربلا مین شہید تیغ جفا ہوے مع اختلافات

برادران امام علیہ السلام سے چھ آدمی شہید ہوے ایک حضرت عباس علمدار انکو سقاء بھی کہتے ہین عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب مین لکھا ہے کہ عباس کی کنیت ابو الفضل ہے اور لقب سقاء اسلیے کہ یہ اپنے بھائی حسین کے لیے پانی ڈھونڈھنے روز طف کو نکلے تھے اور بغیر دستیاب ہوے پانی کے مارے گئے اور یہ اپنے بھائی حسین کے اُسدن بھی علمدار تھے شیخ ابو نصر بخاری نے مفضل بن عمر سے روایت کی کہ کہا اُنھون نے کہ کہا حضرت صادق جعفر بن محمد نے کہ تھے علمدار ہمارے چچا عباس بن علی نافذ البصیرۃ اور صلب الایمان یہان تک کہ کہا مارے گئے وہ اور اُنکا سن چونتیس برس کا تھا انتہے اور محمد بن الحنان المکی نے تاریخ ابو حاتم مین لکھا ہے کہ حضرت عباس علمدار کو سقا اسواسطے کہتے ہین کہ اُنھون نے امام علیہ السلام کو پانی لادیا تھا آپ نے جو ہین چاہا کہ پیین ایک ملعون نے گلوی مبارک پر تیر مارا کہ وہ پانی گر پڑا آپ کو پینا میسر نہوا نور الابصار مین ہے کہ دوسرے[۱] حضرت عثمان تیسرے حضرت جعفر چوتھے حضرت عبداللہ یہ ام البنین بنت حزام وحید کلابیہ سے تھے یہ سب کربلا مین شہید ہوے اور حضرت محمد صغر انکی والدہ ام ولد تھین یہ بھی شہید ہوے اور حضرت ابوبکر بن علی یہ بھی کربلا مین شہید ہوے انکی والدہ لیلی بنت مسعود نہشلی تھین اور تحریر الشہادتین مین پانچ کا شہید ہونا لکھا ہے حضرت عباس حضرت عثمان حضرت محمد حضرت عبداللہ حضرت جعفر اور فرزندان حضرت امام حسن سے حضرت قاسم حضرت عبداللہ حضرت عمر حضرت ابوبکر یہ سب نوجوان تھے اور بعض کتابون مین پانچ صاحبزادے لکھے ہین پانچوین عثمان بن حسن ہین اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب تین ہی لکھتے ہین حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ اور حضرت عمر اور تحریر الشہادتین مین ہے کہ بعضے ابوبکر بن حسن کو بھی کہتے ہین اور اولاد حضرت عقیل سے حضرت مسلم مع محمد اور ابراہیم اپنے دونون بیٹون کے کوفے مین تیسری ذی الحجہ سنہ ۶۰ مین شہید ہوے تھے اور عبداللہ بن مسلم کربلا مین اظہار السعادت شرح سر الشہادتین مین ہے کہ پہلے اقربای حضرت امام حسین ع مین سے جو معرکے مین لڑنے آئے وہ عبداللہ بن مسلم تھے اور عبداللہ بن مسلم کا قاتل عبداللہ بن عمرو بن صبیح صیداوی تھا اور عبداللہ کی مان رقیہ دختر علی بن ابی طالب تھین انتہی ما فی اظہار السعادت واللہ اعلم اور عقیل کے تیسرے بیٹے کا نام مدائنی نے عون لکھا ہے اور صاحب فصول المہمہ نے[۲]

---

[۱] کامل مین ہے کہ عبداللہ بن علی اور جعفر بن علی کو خولی بن یزید اصبحی نے شہید کیا اور عثمان بن علی کو [illegible] اور محمد بن علی کو ایک شخص نے بنی دارم سے [illegible] اور ابوبکر بن علی کا [illegible] ثابت نہین [illegible] اولاد حضرت [illegible] لیلی بنت مسعود نہشلی تھی

[۲] کامل مین ہے کہ حضرت امیر کے صاحبزادون مین محمد اصغر کہ اسماء بنت عمیس سے تھے اور بعض کہتے ہین کہ محمد ام ولد سے تھے یہ بھی کربلا مین شہید ہوے ۱۲ انتہی رحمۃ اللہ علیہم اور عبداللہ کو مختار نے مدار مین قتل کیا اور بعض کہتے ہین کہ عبداللہ اور ابوبکر یہ شہید ہوے کربلا مین ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جعفر واللہ اعلم باقی اوپر بیان ہوا ہی اور فرزندان عبداللہ بن جعفر طیار سے محمد اور عون پسران حضرت زینب خواہر حقیقی حضرت امام کے اور پوتے حضرت جعفر طیار کے تھے کہ حضرت امام حسین کے ساتھ شہید ہوے اور اور اولاد مہاجرین و انصار سے متعدد اشخاص بھی اُس روز شہید ہوے اور صاحبزادگان حضرت امام حسین سے حضرت علی اکبر اٹھارہ برس کے سن مین شہید ہوے اور حضرت علی اصغر شیرخوارہ شہید ہوے اور علی اوسط یعنی امام زین العابدین بائیس برس کے تھے بیمار خیمۂ مبارک مین تشریف رکھتے تھے شہید نہین ہوے اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب ایک سائل کے جواب مین تحریر فرماتے ہین کہ منجملہ صاحبزادگان اہل بیت سترہ آدمی کربلا مین شہید ہوے اور حضرت امام زین العابدین اور عمر بن الحسن اور محمد بن عمر بن علی وغیرہ صاحبزادگان صغیر السن بندیون مین تشریف لے گئے اور حضرت زینب خواہر حقیقی حضرت امام اور حضرت شہربانو زوجۂ امام اور حضرت سکینہ دختر امام زنان اہل بیت مین سے ہمراہ کربلا مین تھین اور قیدیون کے ساتھ روانہ شام ہوئین انتہی[۱] اور اظہار السعادت مین ہی کہ حسن مثنی بن الحسن سبط اکبر اور عمر بن الحسن نے بسبب صغیر السن ہونے کے قتل سے نجات پائی انتہی واللہ اعلم بالصواب اسعاف الراغبین مین ہی کہ حضرت حسن مثنی اپنے چچا کے ساتھ کربلا مین آئے اور زخم کاری کھا کر گر پڑے جب وہ لوگ سرون کو لینے آئے تو اُنکو پڑا دیکھا اور اُنمین کچھ جان باقی تھی تو اسماء بن خارجہ فزاری نے کہا کہ اُنکو میرے کہنے سے چھوڑ دو وہ اُنکو کوفہ مین اُٹھا لے گئے اور وہان علاج کیا یہ اچھے ہوگئے اور مدینے مین تشریف لائے انتہی باقی اور تحقیق اسکے اوپر اولاد حضرت امام حسن ع مین گذری اور حضرت رباب کا ہونا بھی کربلا مین ثابت ہوا ہی جیسا آئندہ آتا ہی اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

حضرت سیدہ زینب کا حال

یہ بنت علی سبطۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رض کی صاحبزادی ہین ابن الاثیر نے کہا کہ یہ حضرت کی زندگی مین پیدا ہوئین انکے والد نے انکا نکاح اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر سے کردیا اُنسے اولاد ہوئی یہ اپنے بھائی کے ساتھ کربلا مین تھین پھر دمشق مین آئین اور یزید کے پاس تشریف لائین اور جب ایک شامی نے حضرت سیدہ فاطمہ کو طلب کیا تھا تو انکا اُسوقت کا کلام مشہور ہی جو دلیل ہی اُنکی عقل اور قوت دل پر انتہے کذا فی اصابہ فی تمییز الصحابہ مین کہتا ہون کہ یہ سارا قصہ کامل ابن اثیر مین بھی ہی انکے چار صاحبزادے ہوے

۱ عقد الفرید مین ہے ... [illegible]

ابن ابی ... [illegible]

... اور ابو عبیدہ نے کہا ... نقل کیا ... یحییٰ ... ابی معشر سے کہا ... حسین بن علی ع اور اُنکے ساتھ شہید ہوے سترہ مرد بنی ہاشم کے اور قید ہوے بنی ہاشم کے لڑکون سے بارہ صاحبزادے جنھین محمد بن الحسین اور علی بن الحسین اور فاطمہ بنت الحسین ... انتہی باختصار العبارۃ ۱۲ ... لوگ ہین گروہ خدا کے خبردار ہو تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہین فلاح پانے والے ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی اور عون اور عباس اور محمد اور ایک صاحبزادی ام کلثوم اُنکی ذریت بکثرت موجود ہی شعرانی مین لطائف المنن مین لکھا ہی کہ خبر دی مجھے سید علی خواص نے کہ سیدہ زینب جو مدفون ہین قناطیر سباع مین وہ بیٹی حضرت علی کی ہین اور وہ یہان بیشک ہین اور سید علی خواص جب وہان جاتے تھے تو آستانہ درب سے جوتا اُتارتے تھے اور ننگے پیر چلتے یہان تک کہ اُنکی مسجد سے آگے آتے اور حضرت سیدہ کے روی مبارک کی طرف آکر ٹھہرتے اور اُنکو وسیلہ اپنی مغفرت کا کرتے اللہ کے حضور مین اور لواقح الانوار مین فرماتے ہین کہ حضرت سیدہ زینب جو قناطیر سباع مین مدفون ہین حضرت امام حسین کی بہن ہین اور طبقات مین حضرت امام علیہ السلام کے ترجمے مین فرماتے ہین کہ تھا آپ کی بہن سیدہ زینب مدفونۂ قناطیر سباع محروسۂ مصر نے انتہی درب دروازۂ فراخ اور کوچہ و محلے کو کہتے ہین اور اُسکے معنی اور بھی ہین کذا فی المنتخب **فائدہ** شیخ عبد الحق محدث رح رسالہ تحقیق الاشارۃ فی تعمیم البشارۃ کے خاتمے مین لکھتے ہین کہ شیبان بن مخرم سے روایت ہی کہ وہ جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ کربلا مین گئے حضرت امیر نے فرمایا کہ یہان مارے جائینگے وہ شہید جنکا مثل سوائے شہداے بدر کے نہین رواہ الطبرانی عبد ضعیف کہتا ہی کہ پس شہداے کربلا تمام اہل بہشت ہین مانند شہداے بدر کے جس دلیل سے کہ خبر دی جناب امیر نے اور نہو گی یہ خبر حضرت امیر سے مگر اس طرح پر کہ اُنھون نے حضرت رسول اللہ صلعم سے سُنی ہو گی یا وہ بات سُنی ہو گی جس سے یہ امر وہ سمجھتے ہونگے تو یہ حکم مرفوع مین ہی پس جب شہداے کربلا شہداے بدر کے سے ہوے تو اُنکے اعدا کا حال دیکھنا چاہیے کہ کیا ہو گا اور کس فرقے مین وہ شمار ہونگے اور اعدا کی شناعت حال مین تو آثار کثیرہ آئے ہین جو تواتر بالمعنے کو مفید ہین کذا فی اظہار السعادۃ

بیان اولاد شریف حضرت امام علیہ السلام

حضرت سید الشہدا علیہ السلام کی اولاد مین اختلاف ہی طبقات مناوی اور صفوۃ الصفوۃ ابن جوزی مین ہی کہ آپ کے تین بیٹے تھے حضرت علی اکبر اور حضرت علی اصغر اور حضرت جعفر علیہم السلام اور دو بیٹیان فاطمہ اور سکینہ اور یہی طبقات شعرانی مین بھی ہی اور ابن الاخضر نے معالم العترۃ مین لکھا ہی کہ چار صاحبزادے اور دو بیٹیان تھین چوتھے صاحبزادے حضرت عبد اللہ تھے اور حافظ محب الدین ابو العباس ذخائر العقبی مین لکھتے ہین کہ آپ کے چھ بیٹے تھے اور تین بیٹیان دو صاحبزادے زائد حضرت علی اوسط اور حضرت محمد ہین اور صاحبزادی حضرت زینب ہین اور یہی کمال الدین بن طلحہ اور ابن الخشاب بھی کہتے ہین اور منازل اثنا عشر مین چھ صاحبزادون کی تفصیل یون مذکور ہی حضرت علی اکبر حضرت علی اوسط حضرت علی اصغر حضرت عبد اللہ حضرت جعفر اور حضرت محمد سعادت الکونین مین ہی کہ حضرت محمد اور حضرت جعفر کا حال معلوم نہین ہوا گمان یہ ہی کہ وہ قبل از بلوغ انتقال کر گئے ہونگے اور جعفر کی والدہ قضاعہ سے تھین انتہی اور تاریخ معالم مین ہی کہ بعضون نے بجای حضرت محمد کے حضرت عمر ذکر کیا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت علی اصغر اور صاحبزادے تھے اور حضرت عبد اللہ شہید معرکۂ کربلا اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آور صاحب لارشاد نے کہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی چھہ اولادین تھین ایک حضرت علی اصغر اُنکی کنیت ابو محمد تھی اور لقب زین العابدین اُنکی والدہ شاہ زنان بنت کسریٰ تھین اور دوسرے حضرت علی اکبر جو کربلا مین شہید ہوے اُنکی والدہ لیلی بنت ابی مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی تھین تیسرے حضرت جعفر اُنکی والدہ بنی قضاعہ سے تھین یہ اپنی والدہ کی زندگی مین فوت ہوئے اُنکی کوئی نسل نہین چوتھے حضرت عبداللہ جو کربلا مین تیر سے مارے گئے پانچوین حضرت سکینہ اُنکی والدہ رباب بنت امرأ القیس تھین چھٹے حضرت فاطمہ اُنکی والدہ ام اسحٰق بنت طلحہ بنت عبداللہ تمیمیہ تھین انتہی شیخ جمال الدین طاہر بن حسین بن عبدالرحمٰن اہدل اپنی کتاب بغیۃ الطالب لمعرفۃ اولاد ابی طالب مین لکھتے ہین کہ حضرت امام علیہ السلام کے چھہ بیٹے تھے اور تین بیٹیان حضرت علی اکبر حضرت علی اوسط حضرت عبداللہ اور حضرت علی اصغر زین العابدین اور بعضے انھین کو بڑا سمجھتے ہین اور حضرت محمد اور حضرت جعفر اور حضرت زینب اور حضرت سکینہ اور حضرت فاطمہ لیس حضرت محمد اور حضرت جعفر یہ دونون باپ کی حیات ہی مین انتقال کر گئے اور حضرت علی اکبر اور حضرت عبداللہ باپ کے ساتھ کربلا مین شہید ہوے اور حضرت علی اوسط کے بھی اُسی دن تیر لگا وہ بھی اُس سے شہید ہوے انتہی نور الابصار مین ہی کہ بعضون نے ایک صاحبزادہ اور بڑھایا ہی جنکا نام عمر ہی انتہی مطالب السئول فی مناقب آل الرسول مین بھی ہی کہ آپ کے چھہ صاحبزادے تھے حضرت علی اکبر حضرت علی اوسط حضرت علی اصغر اور حضرت محمد اور حضرت عبداللہ اور حضرت جعفر حضرت علی اکبر تو لڑکر شہید ہوے اور حضرت علی اصغر کے تیر لگا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت عبداللہ بھی شہید ہوے اور تین صاحبزادیان حضرت زینب اور حضرت سکینہ اور حضرت فاطمہ تھین یہ تو مشہور ہی اور بعضے کہتے ہین کہ چار صاحبزادے اور دو بیٹیان تھین وَالْاَوَّلُ اَشْہَرُ وَکَانَ الذِّکْرُ الْمُخَلَّدُ وَالثَّنَاءُ الْمُنَضَّدُ مَخْصُوْصًا مِنْ بَنِیْہِ بِعَلِیٍّ الْاَوْسَطِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ دُوْنَ بَقِیَّۃِ الْاَوْلَادِ انتہی رسالہ زیدیہ مین ہی کہ حضرت امام علیہ السلام کی چار یا پانچ بیبیان تھین ایک شہربانو دوسری لیلی دختر ابی مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی اور لیلی کی مان میمونہ دختر ابی سفیان بن حرب تھین تیسری رباب دختر امرء القیس چوتھی ام اسحٰق دختر طلحہ بن عبداللہ تمیمی پانچوین ایک عورت تھی قضاعہ کی انتہی حافظ عبدالعزیز جنابذی نے کہا کہ حضرت کی چھہ اولادین تھین چار صاحبزادے دو صاحبزادیان علی اکبر اور علی اصغر زین العابدین اور جعفر اور عبداللہ اور سکینہ اور فاطمہ اور شیخ مفید شیعی نے بھی یہی کہا ہی اور اسی طرح سے رسالہ زیدیہ مین بھی ہی اور کہا کہ حضرت

---

١ اور شہرت دوام [illegible] مخصوص ہین ان کی اولاد [illegible] حضرت علی اوسط یعنی زین العابدین [illegible] اور اولاد [illegible] ١٢

٢ [illegible] از بن کذا فی المنتخب ١٢

٣ [illegible] کذا فی المنتخب ١٢ منہ

منقود [illegible] مسترد و [illegible]

٤ منضد بالضم و فتح نون و ضاد [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی اصغر بطن لیلی سے اور حضرت عبداللہ بطن رباب سے اور حضرت جعفر بطن قضاعہ سے تھے اور فاطمہ بطن شہربانو سے کہ وہ حسن مثنی کے نکاح مین تھین اور حضرت سکینہ بطن ام اسحٰق سے تھین اور بعضے کہتے ہین بطن رباب سے اور حضرت ام اسحٰق کا مزار دمشق مین ہو انتہی مگر آیا ہین کہ حضرت فاطمہ بطن شہربانو سے تھین کچھ گفتگو ہی جو ابھی بیان ہوتی ہی

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا حال

آپ کا نام مبارک علی ہی اور لقب آپ کا زین العابدین حضرت امام مالک کہتے ہین کہ آپکو زین العابدین بسبب کثرت عبادت کے کہتے ہین انتہی سعید بن المسیب اور ابی حمزہ کہتے ہین کہ آپ ہر روز رات دن مین ہزار رکعتین پڑھتے تھے اور جب آپ وضو کرتے تھے تو آپ کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا لوگون نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا تم نہین جانتے ہو کہ مین کسکے سامنے کھڑا ہونگا اور طاؤس سے منقول ہی کہ کہا انھون نے کہ مین ایک رات حجرے مین آیا پس اچانک علی بن الحسین داخل ہوے اور نماز پڑھنے لگے جسقدر کہ خدا نے چاہا یعنی بیشمار پھر آپ نے ایک سجدہ طویل کیا مین نے کہا یہ مرد نیک ہی خاندان نبوت سے لاؤ سنین تو سہی کہ یہ کیا کہتا ہی پس مین نے انکو سنا کہ وہ کہتے تھے عُبَیْدُکَ بِفِنَائِکَ مِسْکِیْنُکَ بِفِنَائِکَ سَائِلُکَ بِفِنَائِکَ فَقِیْرُکَ بِفِنَائِکَ ف کہا طاؤس نے قسم اللہ کی مین نے کسی شدت مین اس دعا کے ساتھ دعا نہین مانگی مگر اللہ نے وہ مصیبت مجھسے دور کر دی انتہی فائدہ استطرادیہ حضرت علی رض سے مروی ہی کہ آپ کو جب کوئی امر مہم پیش آتا تھا تو آپ دونون ہاتھون کو آسمان کی طرف اُٹھا کر فرماتے تھے یا کٓھٰیٰعٓصٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ بِهَا تُزِیْلُ النِّعَمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ بِهَا تُحِلُّ النِّقَمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ بِهَا تُشْمِتُ الْاَعْدَاءَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ بِهَا تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَاءِ اور شدت و سختی کے دفع کے لیے یہ دعا مجرب ہی انتہی مِنْ قُرَّةِ الْعَیْنِ فِیْ مَقْتَلِ الْحُسَیْنِ فصل الخطاب مین ہی کہ فرزند اکبر حضرت امام حسین ع کے حضرت علی اصغر ملقب بسید الساجدین الملقب من الہاتف بزین العابدین بیمار رہگئے انھین سے کثرت اولاد کی ہوئی اور وجہ تسمیہ آپ کی یہ ہی کہ آپ جناب امیر علیہ السلام کے سامنے پیدا ہوے تھے آپ نے اپنے نام پر انکا نام رکھا تھا حضرت علی اصغر اور اپنے جد کی شہادت کے دن یہ دو برس کے تھے کذا فی التواریخ المعتبرۃ عند العلماء اور بروز مصیبت اندوز شہادت کربلا انکا سن شریف بائیس برس کا تھا نور الابصار مین ہی کہ حضرت امام زین العابدین کی ولادت مدینہ شریف مین

ف یعنی تیرا بندہ تیرے آستانہ پر ہے تیرا مسکین تیرے آستانہ پر ہے تیرا سائل تیرے آستانہ پر ہے تیرا فقیر تیرے آستانہ پر ہے ۱۲ پناہ مانگتا ہون مین ان گناہون سے جنکے سبب سے نعمتین زائل ہوتی ہین اور پناہ مانگتا ہون مین ان گناہون سے جنکے سبب

اتارتا ہی تو عقوبتون کو اور پناہ مانگتا ہون مین ان گناہون سے جنکے سبب خوش کرتا ہی تو دشمنون کو اور پناہ مانگتا ہون مین ان گناہون سے جنکے سبب روکتا ہی تو پانی آسمان کا ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

پنجشنبے کے دن پانچوین شعبان ۳۸ سنہ مین ہوئی انتہےٰ اور بعضے نوین تاریخ دوشنبہ کو ۳۸ سنہ یا ۳۲ سنہ یا ۳۳ سنہ مین کہتے ہین اور اول صحیح ہی حضرت امام زین العابدین گندم گون لاغر بدن کوتاہ قد تھے اور بڑے عابد اور متقی اور خاشع اور خائف اللہ سے آور اُنکے خاتم کا نقش وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ تھا اور اُنکی والدہ سلافہ یا شہربانو تھین جنکا لقب شاہ زنان تھا اور شاہ زنان بفتح شین معجمہ و کسر ہا و فتح زا و نون ثانیہ بعد الف کے یہ فارسی لفظ ہی وہ بیٹی تھین یزدجرد کی یَزْدَجِرْد بفتح یای مثناۃ و سکون زا و فتح دال مہملہ و کسر جیم و دال مہملہ بعد رای ساکنہ ہی اور وہ بیٹا شہریار بن خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیروان عادل بادشاہ فارس کا تھا زمخشری نے ربیع الابرار مین لکھا ہی کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت مین فارس کے قیدی مدینے مین آئے تو اُن مین یزدجرد کی تین بیٹیان بھی تھین جب اور قیدی بیچ ڈالے گئے تو حضرت عمرؓ نے اُنکے بیچنے کا بھی حکم دیا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ اولاد شاہی سے ہین انکے ساتھ اورون کا سا معاملہ نہ کرنا چاہیے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پھر کیا کیا جائے جناب امیر نے فرمایا کہ انکی قیمت لگائی جائے جو ٹھیرے وہ دیکر کوئی شخص لے لیوے چنانچہ قیمت لگائی گئی اور جناب امیر نے وہ قیمت دیکر انکو خرید لیا اور انمین سے ایک حضرت امام حسینؑ کو دی اُن سے حضرت امام زین العابدین پیدا ہوئے اور ایک حضرت عبداللہ بن عمر کو دی اُن سے حضرت سالم پیدا ہوے اور ایک محمد بن ابی بکر کو دی اُنسے حضرت قاسم پیدا ہوے پس یہ تینون خالہ زاد بھائی ٹھیرے انتہےٰ حضرت شہربانو کا یہ حال کہ آپ بعد واقعۂ کربلا ملک شام مین رہین یا مدینے تشریف لائین کسی تاریخ معتبر اسلام سے صحیح طور پر اور لائق اعتماد کے دریافت نہین ہوا مگر صحیح یہی معلوم ہوتا ہی کہ آپ اہل بیت مین رہین کبھی جدا نہین ہوئین آور یہ جو بعضون نے لکھا ہی کہ ایک شخص اُنکے وطن کا اُنکو اپنے ساتھ لیگیا اور ملک نوشیروان مین اُنکے گھر پہونچا آیا یہ محض غلط ہی اظہار السعادۃ مین ہی کہ بعضے علمای نسب نے اپنے رسائل مین لکھا ہی کہ امام زین العابدین نے جمع کیا ہی درمیان نبوت اور ملک کے اور چونکہ فاطمہ خواہر امام زین العابدین کی شہربانو سے تھین اور حضرت حسن مثنی کو بیاہی تھین لہذا اولاد حسن مثنی کے لیے بھی پیغمبری اور بادشاہی ہوگی انتہی مین کہتا ہون کہ یہ رسالۂ زیدیہ سے منقول معلوم ہوتا ہی جیسا اوپر گذرا حضرت فاطمۂ صغری تو بیٹی ام اسحق بنت طلحہ کی ہین جیسا معارف ابن ابی قتیبہ مین ہی اور ایسا ہی کہا ہی خطیب بغدادی نے آور فصول المہمہ وغیرہ کتب معتبرہ مین بھی ہی پس یہی صحیح و لائق اعتبار کے ہی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال حضرت امام زین العابدین کربلا مین اپنے والد ماجد کے ساتھ تھے اور بیمار صاحب فراش تھے شہید نہین ہوئے یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہی اور یہی صحیح ہی اور جو یہ کہتا ہی کہ

پنجشنبہ بفتح [illegible] سکون [illegible] بفتح [illegible] بکاف فتحہ و [illegible] ۱۲

* رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ منہ خوارزم مین گاؤن ہی ابو [illegible] ۱۱ [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ چھوٹے تھے اسواسطے شہید نہین ہوئے تو اُسکا کہنا معتبر اور ماننے کے لائق نہین آپ نے حدیث
روایت کی اپنے والد اور چچا اور جابر اور ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور ابی ہریرہ اور صفیہ اور عائشہ اور ام سلمہ
امہات المؤمنین سے ذہبی اور ابن عُیینہ نے کہا کہ ہم نے کوئی قریشی اُنسے افضل نہین دیکھا زہری نے کہا
کہ مین نے اُن سے زیادہ فقیہ نہین دیکھا ابن المسیب نے کہا مین نے اُن سے زائد پرہیزگار نہین دیکھا قول المستحسن
مین ہے کہ حافظ مزی تہذیب الکمال مین ابن سعد سے نقل کرتے ہین کہ کہا اُنھون نے کہ تھے علی ابن الحسین
ثقہ مامون کثیر الحدیث عالی رفیع ورع مین کہتا ہون کہ اسمین رد ہے زہری کے قول کا جو اُنھون نے کہا
کہ مین نے کسی کو فقیہ زیادہ علی بن الحسین سے نہین دیکھا لیکن وہ تھے قلیل الحدیث امام نووی نے تہذیب الاسماء
واللغات مین لکھا ہے کہ اجماع کیا لوگون نے اُنکی جلالت پر ہر چیز مین اور تھے یہ ثقہ مامون کثیر الحدیث عالی رفیع
اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے اصح الاسانید کلہا الا الزہری عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم انتہی
انکے فضائل اور مناقب بہت سے ہین افضل مناقب وہ ہے جو صاحب صواعق نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے
مناقب مین لکھا ہے کہ ابن المدینی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ کہا اُنھون نے کہ تھا مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اور حضرت امام حسین آپ کی گود مین تھے آپ اُن سے کھیل رہے تھے پس مجھسے
فرمایا ای جابر حسین کے ایک لڑکا ہوگا کہ اُسکا نام علی ہوگا پس جب قیامت قائم ہو گی تو پکارنیوالا پکاریگا
کہ اُٹھ ای سید العابدین پس اُٹھیگا بیٹا حسین کا اور اُس علی کے بھی ایک بیٹا ہوگا جسکا نام محمد ہوگا پس اگر
پائے تو اُسکو ای جابر تو میرا سلام پہونچا ئیو انتہی ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین لکھا ہے بزیادت و
اختلاف لفظ طریق محمد بن زکریا الغلابی سے اور ابن مندہ نے کہا کہ اسمین کلام کیا گیا ہے اور دار قطنی بھی
اس حدیث کی موضوعیت کا قائل ہے مین کہتا ہون کہ ابن جوزی نے اسکو بدلیل ثابت نہین کیا اور شاید
اس گمان سے کہ غلابی سے اس قسم کی روایت مستبعد ہے موضوع کہدیا ہے حالانکہ غلابی وہ ہے جس سے حدیث کی
طبرانی اور ایک گروہ نے اور ابن حبان نے اُسکو ثقات مین لکھا ہے اور کہا کہ اُسکی حدیث کا اعتبار ہے جب ثقہ
سے روایت کرے اور اُسکی روایت مین مجاہیل سے البتہ بعضے مناکیر ہین اور اسکے سوا یہ قصہ صولی کے نزدیک بھی ہے
جیساکہ روایت کیا اسکو ابراہیم بن بشار الرمادی نے اُنھون نے روایت کی سفیان بن عُیینہ سے اُنھون نے ابی الزبیر سے کہا

۴ ... زین العابدین ... بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے ... اور وہ لڑکے تھے ... جابر نے ... [illegible] ... علی بن الحسین رضی اللہ عنہما

رضی اللہ عنہ کے حال مین منقول ہے ... نقل کیا ہے یہ قصہ نور الابصار مین حضرت امام محمد باقر ... کہا یہ کیا ہے پس اُنھون نے وہی فرمایا جو مین نے کتاب مین ... صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام فرمایا ہے لوگون نے ... گود مین لیا اور فرمایا کہ ای محمد محمد رسول اللہ ... تب حضرت جابر نے اُن کو ... یہ میرا بیٹا محمد ہے فرمایا کہ ... اتنا اور رہے کہ زندہ رہے جابر بعد اسکے سوا تین دن کے واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے ہم جابر کے پاس کہ داخل ہوے علی بن الحسین پس کہا جابر نے کہ داخل ہوے حسین پس لپٹا لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو اور فرمایا کہ اس لڑکے کے ایک لڑکا ہوگا جسکا نام علی ہوگا الی آخر القصہ اور یہ سند صحیح ہے اب دیکھنا چاہیے کہ یہ اسناد آیا غلابی کی طرف سے ہے یا اُسکے غیر کی طرف سے اور روایت کی ابن عساکر نے کہا خبر دی مجکو محمد بن احمد بن عبد اللہ الکبریتی نے اور اُنھین ابو بکر عاطر فانی نے املاءً اُن سے بیان کیا عبد الرحمٰن بن محمد بن ابراہیم مدینی نے اُن سے ابن عقدہ نے اُن سے محمد بن عبد اللہ بن ابی نجیح نے اُن سے علی بن حسان قرشی نے اُن سے اُنکے چچا عبد الرحمٰن بن ابی کثیر نے اُن سے جعفر بن محمد نے کہ کہا ابو جعفر محمد بن علی نے کہ بٹھلایا مجھے میرے دادا حسین نے اپنی گود مین اور فرمایا کہ رسول اللہ صنے تجکو سلام کہا ہے اور کہا مجسے علی بن الحسین نے کہ بٹھلایا مجکو علی بن ابی طالب نے اپنی گود مین اور فرمایا کہ رسول اللہ یُقرِئُک السّلام اور اس قصّے کے راویون مین کوئی جرح کے ساتھ ذکر نہین کیا گیا ہے نہ میزان مین اور نہ لسان المیزان مین اور سکوت کیا ہے اسپر ابن عساکر نے اور درج کیا ہے اسکو سیوطی نے جمع الجوامع مین انتہے **فائدہ** لسان المیزان مین ہے کہ محمد بن یحیٰی عبد اللہ بن العباس بن محمد بن صول ابو بکر صولی محدث ادیب مشہور ہے ابو احمد بن ابی العیار نے اسکو متہم بکذب کیا ہے اور اسکو رد کیا ہے خطیب نے اور کہا کہ تھا صولی فنون ادبیہ کے عالمون مین ایک شخص اور تھا حسن المعرفۃ باخبار ملوک و خلفاء و اشراف و شعراء پھر ذکر کیا اسکا حدیث کرنا ایک جماعت سے جسمین ابی داؤد سجستانی ہین پھر کہا کہ تھا یہ واسع الروایۃ حسن الحفظ یہانتک کہ کہا اور تھا یہ حسن الاعتقاد جمیل الطریق مقبول القول مرگیا ۳۳۵ھ مین انتہی حضرت امام کی تواضع اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ **نقل ہے** سفیان کہتے ہین کہ ایک شخص نے آکر حضرت امام زین العابدین سے کہا کہ فلان شخص میرے سامنے آپکو برا کہہ رہا تھا آپ نے فرمایا اُسے بلا لاؤ وہ جا کر بُلا لایا اور دل مین سوچا کہ آپ اُسپر خفا ہون گے جب وہ شخص آیا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ ای شخص تو میرے حق مین جو کہتا تھا اگر وہ سچ ہے تو مین اللہ سے معافی مانگتا ہون اور اگر ایسا نہین ہے اور تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے بخشے یہ فرما کر ارشاد کیا کہ جا **نقل ہے** شیخ عبد الجواد شربینی نے اپنی کتاب درر الاصداف فی مناقب الاشراف مین لکھا ہے کہ حضرت امام ایک دن مسجد سے تشریف لائے ایک مرد سے ملاقات ہوئی اُسنے نہایت مغلظ گالیان آپ کو دین آپ کے غلام اُسکی طرف جھپٹے کہ اُسے پکڑ کر مارین آپ نے اُنکو روکا اور خود اُسکے سامنے جا کر فرمایا کہ کیون بگڑتے ہو کیا حاجت ہے کہو تو سہی کہ ہم تمھاری اعانت کرین وہ مرد شرما گیا اور اپنی کملی آپ کی طرف ڈالدی آپ نے اُسین پانچ ہزار درم ڈالدیے اُسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہو **نقل ہے** لکھا ہے کہ ایک اور زبان دراز نے آپ کے سامنے آکر آپ کو گالیان دین آپ نے فرمایا کہ مجھ مین اور جہنم مین عقبہ ہے اگر مین اس سے پار ہو گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو کچھ پروا نہین ہی اور اگر وہین رہا تو مین اُس سے زیادہ کا مستحق ہون جو تو کہتا ہی **نقل ہی** آپکی عادت تھی کہ روٹیون کا تھیلا آپ اپنی پیٹھ پر لاد کر راتون کو صدقہ دیتے پھرتے تھے جب آپ کو بعد وفات کے نہلایا تو لوگون نے پشت مبارک کی سیاہی جو اُسکے اُٹھانے سے پڑگئی تھی دیکھی کسی نے پوچھا یہ کیا ہے لوگون نے کہا یہ سیاہی اُس بوجھ کے اُٹھانے کی ہی جو آپ روٹیون کا تھیلا رات کو فقرا کے دینے کو اُٹھایا کرتے تھے اور نیز جب آپ کا وصال ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ ۱۰۰ سَو گھرون مین قوت پہونچایا کرتے تھے **نقل ہی** سفیان نے کہا کہ ایک مرتبہ آپ نے حج کا ارادہ کیا تو آپکی ہمشیر حضرت سکینہ نے ہزار درم بھیجے اتفاقاً وہ آپ کو حرہ کے اندر جاکے ملے آپ نے وہین سب مسکینون کو بانٹ دیے **نقل ہی** ہشام بن عبدالملک نے اپنے باپ کے وقت مین حج کیا طواف کرکے اس فکر مین تھا کہ ذرا ہجوم کم ہو جائے تو حجر الاسود کو بوسہ دون کیونکہ وہان ہجوم کے باعث پہونچنا دشوار تھا پس اُسکے لیے حطیم مین زمزم کی جانب منبر قائم کیا گیا وہ اُسپر بیٹھا لوگون کو دیکھ رہا تھا اور اُسکے گرد ایک گروہ شامیون کا تھا اتنے مین حضرت امام زین العابدین طواف کے ارادے پر تشریف لائے جب آپ حجر الاسود کی طرف مڑے تو سب لوگ ادباً یکسو ہو رہے یہانتک کہ آپ نے حجر الاسود کا بوسہ لیا اور پھرے ایک مرد شامی نے پوچھا یہ کون ہی جنکا لوگون مین یہ وقار ہی ہشام نے اس خیال سے کہ اہل شام کہین حضرت امام پر جھک نہ پڑین کہدیا کہ مین نہین جانتا ہون فرزدق شاعر بھی وہان موجود تھا اُسنے کہا مین پہچانتا ہون اُس مرد نے کہا ای ابا فراس کہہ تو سہی یہ کون ہین اُسنے وہ قصیدہ پڑھا جسکو مولانا جامی نے سلسلۃ الذہب مین بزبان فارسی ادا کیا ہی وہ یہ ہی

قصیدہ

آنکس ست این کہ مکہ و بطحا — زمزم و بوقبیس و خیف و منا
حرم و حل و بیت و رکن و حطیم — ناودان و مقام ابراہیم
مروہ سعی و صفا حجر عرفات — طیبہ و کعبہ کربلا و فرات
ہر یک آمد بقدر او عارف — بر علوِّ مقام او واقف
قرۃ العین سید الشہدا است — زہرۂ شاخ و دوحۂ زہرا است
میوۂ باغ احمدؐ مختار — لالۂ راغ حیدرؑ کرار
چون کند جای در میان قریش — رود از فخر بر زبان قریش
کہ بدین سرور ستودہ شیم — بہ نہایت رسید فضل و کرم
ذروۂ عزت ست منزلِ او — حاملِ دولت ست محمل او
از چنین عز و دولتِ ظاہر — ہم عرب ہم عجم بود قاہر
جد او را بمسندِ تمکین — خاتم الانبیا ست نقش نگین
لائح از روی او فروغ ہُدیٰ — فائح از خوی او شمیم وفا
طلعتش آفتاب روز افروز — روشنائی فزای ظلمت سوز
جد او مظہرِ حقائقِ حق — از چنین مصدری شد او مشتق
ز حیا ناید ش پسندیدہ — کہ گشاید بروی کس دیدہ
خلق ازو نیز دیدہ خوابانند — کز مہابت نگاہ نتوانند
نیست بی سبقتِ تبسم او — خلق را طاقت تکلم او
در عرب در عجم بود مشہور — گو ندانش مغفّلِ مغرور
ہمہ عالم گرفت پرتو خور — گر ضریری ندید از و چہ ضرر
شد بلند آفتاب بر افلاک — بوم از ان گر نیافت بہرہ چہ باک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

برنکو سیرتان و بدکاران — دست او ابر موہبت باران
ہست ازان معشر بلند آئین — کہ گذشتند ز اوج علیین
قرب شان پایۂ علو و جلال — بعد شان مایۂ عتو و ضلال
اندران قوم مقتدا باشند — و اندران خیل پیشوا باشند
بر زبان کواکب و انجم — ہیچ لفظے نیاید الا ہم
ذکر شان سابق ست در افواہ — بر ہمہ خلق بعد ذکر اللہ
ختم ہر نظم و نثر را الحق — باشد از یمن نامشان رونق

فیض آن ابر بر ہمہ عالم — گر بریزد ہمی نگردد کم
حب ایشان دلیل صدق و وفاق — بغض ایشان نشان کفر و نفاق
گر شمارند اہل تقوی را — طالبان رضای مولی را
گر بپرسد ز آسمان بالفرض — سائلی من خیار اہل الارض
ہُم غیوثُ الندی اذا وہبوا — ہُم لیوثُ الشریٰ اذا نہبوا
سر ہر نامہ از رواج فزای — نام ایشان ست بعد نام خدای

انتہی بقدر الضرورۃ باقی سارا حال اسمین منظوم ہی

ہشام یہ قصیدہ سنکر خفا ہوا اور فرزدق کو پکڑ کر عسفان مین قید کر دیا یہ خبر حضرت علی بن الحسین کو پہونچی آپ نے فرزدق کو چار ہزار درم بھیجے اُس نے واپس کیے اور عرض کیا کہ مین نے یہ مدح آپ کی سچ سچ بنظر اظہار امر واقعی کے کی ہی کچھ شاعری نہین کی اور نہ صلۂ شاعری کی غرض سے آپ نے اُنکو پھر واپس کیا اور لکھا کہ انکو لے او خرچ کر ہم اہل بیت جسکو کوئی چیز دیتے ہین تو پھر واپس نہین لیتے اور ایک روایت مین ہی کہ آپنے بارہ ہزار درہم اور ایک روایت مین ہی کہ دس ہزار درہم بھیجے تھے اور لیجانے والے کی زبانی کہلا بھیجا تھا کہ عذر کر دینا کہ اے ابا فراس اگر میرے پاس اس سے زائد ہوتے تو مین اور تجھے دیتا القصہ پھر فرزدق نے قیدخانے مین ہشام کی ہجو کرنی شروع کی آخر اُسنے قیدخانے سے اُس کو نکالدیا انتہے

نقل ہی مناوی نے کہا کہ حضرت کے پاس مرض الموت مین محمد بن اسامہ بن زید گئے اور رونے لگے آپنے پوچھا کیون روتے ہو کہا میرے اوپر پندرہ ہزار دینار قرض ہین آپنے فرمایا وہ مجھ پر ہین اور وہ دیدیے انتہی محمد بن اسحٰق کہتے ہین کہ مدینے مین کئی شخص بلا معاش ظاہری خوش و خرم بصورت امرا رہا کرتے تھے اور کوئی انکی بسر اوقات کے حال سے واقف نہ تھا جب حضرت امام نے وفات پائی تو وہ لوگ محتاج اور بے مایہ ہوگئے آخر کار دریافت ہوا کہ حضرت رات کو چھپا کر اُنکو خرچ پہونچاتے تھے اُس سے وہ بسر اوقات بخوشی و خرمی کرتے تھے اور آپ کے صبر و استقامت کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ آپ نماز پڑھتے تھے اُسی حال مین ایک بیٹا آپ کا کنوین مین گر پڑا اہل مدینہ نے بڑا شور کیا اور بمشکل تمام اُنھین نکالا لیکن آپ خبر بھی نہوے جسطرح نماز پڑھتے تھے اُسی طرح پڑھتے رہے اور اپنی اولاد سے فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی کو دنیا کی مصیبت پہونچے یا فاقہ ہو یا کوئی اورامر مکروہ پیش آوے تو لازم ہی کہ وضو کرے نماز کے واسطے اور پڑھے چار یا دو رکعت اور بعد سلام کے

۲ [illegible] غیوث [illegible] شیران ۱۲ [illegible] ۳ [illegible] ۴ عسفان بضم عین و سکون سین مہملتین [illegible]

۱ الخطیب [illegible] کذا فی حاشیہ نور الابصار ۱۲ منہ ۲ مناوی [illegible] ۱۲ منہ ۳ [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہے یا موضع کُلِّ شکوٰی یا سامع کُلِّ نجوٰی یا شافی کُلِّ بلوٰی یا عالم کُلِّ خفیۃٍ و یا کاشف کُلِّ بلیّۃٍ ادعوک دعاءَ من اشتدّ فاقتہٗ و ضعف قوّتہٗ و قلّت حیلتہٗ دعاءَ الغریب الفقیر الذی لا یجد الکشف عن ما ھو فیہ الّا الیک و انت ارحم الرّاحمین لا الٰہ الّا انت سبحانک انّی کنت من الظّالمین پس اللہ اُسکو بلا سے نجات بخشیگا اور آپ اکثر دعا مین فرماتے تھے کہ اللّٰھمّ ما اساءت و احسن فانّ عدت فعد علیّ نقل ہی کہ آپ بیمار ہوے آپکی عیادت کو ایک جماعت صحابہ نبوی کی آئی پوچھا کہ کیسی صبح کی آپنے اے صاحبزادے رسول اللہ کے ہم سب کی جانین قربان آپ نے فرمایا صبح کی مین نے عافیت سے اور خدا کا شکر ہی اسپر تم سب نے کیسی صبح کی انھون نے کہا صبح کی ہمنے اور قسم خدا کی تمکو دل سے دوست رکھنے والے ہین آپ نے فرمایا جو ہمکو دوست رکھیگا اللہ کے لیے تو اللہ اُسکو جگہ دیگا قیامت کے دن ایک بڑے سایہ مین کہ اُسدن سوا اس سایہ کے اور کوئی سایہ نہوگا اور جو ہمکو دوست رکھیگا اور اُس دوستی کا بدلا چاہیگا تو اُس کے عوض مین اُسکو جنت ملیگی اور جو کسی غرض دنیاوی سے دوست رکھیگا تو اُسکو اللہ وہین دیگا وہان سے جہان سے گمان بھی نہین ہی لطیفہ حضرت امام کے پاس چند آدمی عراق کے آئے اور کچھ خلفاے اربعہؓ کی شان مین کہنے لگے حضرت نے اُن سے فرمایا کہ تم کن لوگون مین ہو یہ تو کہو مہاجرین اوّلین مین ہو جنکی شان مین ہی الّذین اُخرجوا من دیارھم و اموالھم یبتغون فضلاً من اللہ و رضوانًا و ینصرون اللہ و رسولہٗ اُولٰئک ھم الصّادقون اُن لوگون نے کہا نہین فرمایا کیا تم اُن مین ہو جنکو حق تعالیٰ فرماتا ہی و الّذین تبوّؤ الدّار و الایمان من قبلھم یحبّون من ھاجر الیھم و لا یجدون فی صدورھم حاجۃً ممّا اُوتوا و یؤثرون علیٰ انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ اُن لوگون نے کہا نہین فرمایا کہ تم انہین ہو جو ان دونون مین سے ایک مین ہونے کو بُرا جانتے ہین کہا ہان آپ نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون کہ تم اُن لوگون مین سے ہو جنکو حق تعالیٰ نے فرمایا ہی و الّذین جاؤا من بعدھم یقولون ربّنا اغفر لنا و لاخواننا الّذین سبقونا بالایمان و لا تجعل فی قلوبنا غلًّا للّذین اٰمنوا ربّنا انّک رءوفٌ رّحیمٌ نکلو میرے پاس سے کہ کر چکا اللہ تمھارے ساتھ جو کچھ کر چکا انتہی کذا فی الفصول المھمّہ

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ جو نکالے ہوئے ہین اپنے گھرون سے اور مالون سے ڈھونڈتے ہین اللہ کا فضل اور اُسکی رضامندی اور مدد کرتے ہین اللہ کی اور اسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے ۱۲

۴ اور جو جگہ پکڑ رہے ہین اس گھر مین اور ایمان مین اُن سے پہلے سے محبت کرتے ہین اُس سے جو وطن چھوڑ کر آوے اُنکے پاس اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اُس چیز سے جو اُنکو ملا اور مقدم رکھتے ہین انکو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر فاقہ ۱۲

۵ اور واسطے اُنکے جو آئے اُنکے پیچھے کہتے ہین اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو ہم سے آگے پہنچے ایمان مین اور نہ رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والون کا اے رب تو ہی ہی نرمی والا مہربان ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام علیہ السلام کی وفات بارھوین محرم اور بعضے کہتے ہین آٹھوین محرم ۹۴ سنہ خواہ ۹۵ سنہ خواہ ۹۲ سنہ
ہجری مین زمانہ ولید بن عبد الملک مین ہوئی کذا فی تاریخ الخلفاء و اخبار الدول فی احوال الأول و ابن خلکان
اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث رہ نے مصفّی شرح فارسی موطا مین آپ کی وفات ۹۳ سنہ مین لکھی ہے اور
تاریخ الخلفا اور فصول المہمہ و سبائک الذہب مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ ولید بن عبد الملک نے
آپ کو زہر دلوایا تفریح الاذکیا مین ہے کہ تاریخ صحیح وفات کی اٹھارہ محرم ۹۴ سنہ ہے انتہی اور ترجمہ صواعق مین
۹۴ سنہ لکھے ہین عمر شریف آپ کی ستاون ۵۷ برس کی تھی اور بعضے پچپن ۵۵ اور بعضے ستاون اور اٹھاون ۵۸ کی
بھی کہتے ہین اور آپ جنۃ البقیع کے اندر حضرت امام حسن علیہ السلام کے مزار مین اور حضرت عباس بن
عبد المطلب کے قبّے مین دفن ہوے آپ کی اولاد مین بھی اختلاف ہے فصول المہمہ مین ہے کہ آپ کی پندرہ
اولادین ہوئین گیارہ بیٹے اور چار بیٹیان صاحبزادون کی تفصیل یہ ہے اوّل محمد جنکی کنیت ابی جعفر
اور لقب باقر ہے انکی والدہ ام عبد اللہ حضرت امام حسنؑ کی صاحبزادی ہین مین کہتا ہون کہ امام محمد باقر معرکہ
کربلا سے چار برس پہلے پیدا ہوے ۵۷ سنہ ہجری مین ابن خلکان مین ہے کہ انکو باقر اسواسطے کہتے ہین
کہ بقر کے معنی توسع کے ہین اور یہ واسع العلم تھے انکی وفات ماہ ربیع الاول ۱۱۳ سنہ مین حمیمہ کے
اندر ہوئی اور بعضے تیئیسوین صفر ۱۱۴ سنہ یا ۱۱۸ سنہ یا ۱۱۶ سنہ کہتے ہین پھر نقل کرکے اپنے والد کے
مزار مین دفن کیے گئے کذا فی وفیات الاعیان انکی عمر اٹھاون ۵۸ برس کی ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ زمانہ
ابراہیم بن الولید مین انکو زہر دیا گیا و اللہ اعلم دوسرے زید تیسرے عمر انکی والدہ ام ولد تھین چوتھے عبد اللہ
پانچوین حسن چھٹے حسین انکی والدہ بھی ام ولد تھین ساتوین حسین اصغر آٹھوین عبد الرحمن نوین سلیمان
انکی والدہ بھی ام ولد تھین دسوین علی یہ سب سے چھوٹے تھے اور صاحبزادی خدیجہ ان دونون کی مان بھی
ام ولد تھین اور فاطمہ اور علیہ اور ام کلثوم انکی والدہ بھی ام ولد تھین انتہی مؤلف کہتا ہے کہ اصل کتاب مین
یون ہی ہے یعنی صاحب کتاب نے مقام اجمال مین گیارہ صاحبزادے بتلائے ہین اور مرتبہ تفصیل مین دس
گیارھوین صاحبزادے کا نام نہین لکھا اور بغیۃ الطالب مین ہے کہ حضرت امام کے کل صاحبزادے
دس تھے واللہ اعلم انتہے اور سعادۃ الکونین مین ہے کہ بعضے کہتے ہین حضرت کے آٹھ صاحبزادے تھے
محمد باقر اور زید اور عبد اللہ اور حسن اور حسین اور علی اور عمر اور عبید اللہ اور ابن طلحہ نو کہتا ہے مگر نوین کا
نام نہین لکھا اور دونون کہتے ہین کہ کوئی صاحبزادی نہ تھی واللہ اعلم رسالہ اصل النامی فرع السامی مین
ہے کہ آپ کے چھ صاحبزادے تھے امام محمد باقر اور عبد اللہ باہر انکی والدہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹی تھین اور عمر اشرف اور زید شہید انکی مان مختار بن عبیدہ ثقفی کی بیٹی تھین اور حسین اصغر انکی والدہ ام لد تھین اور علی اصغر انکی والدہ بھی ام ولد تھین اور رسالہ زیدیہ مین پندرہ صاحبزادے لکھے ہین اور لکھا ہے کہ نو سے کوئی اولاد نہین ہوئی حسن و عبدالرحمن و محمد اصغر و قاسم و عیسٰی و سلیمان و عبداللہ و اصغر و داؤد لاولد گذرے انتہے اور نیز اُسی مین ہے کہ خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب مین لکھا ہے کہ معرکۂ کربلا کے دن حضرت امام کی اولاد مین سے سوائے حضرت امام زین العابدین کے کوئی باقی نہین رہا تھا حق تعالی نے اُنکی پشت سے جتنی چاہی اہل بیت نبوت ظاہر فرمائی اور شرق و غرب بلکہ جملہ اکناف عالم مین پھیلائی حتی کہ اب تغلیباً کوئی قصبہ و شہر اُنسے خالی نہین اور یزید اور اُسکے اخلاف مین سے ایک آدمی کو بھی نہ چھوڑا کہ گھر مین آگ جلائے حق تعالی سچ فرماتا ہے اپنے حبیب سے کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی تیرا دشمن ہی بے اولاد ہے انتہی ابن الاثیر جزری نے نہایہ مین حدیث علی رضی اللہ عنہ مین کہ وہ وَاللهِ يَوَدُّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهُ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ ہے یعنی قسم خدا کی معاویہؓ کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ بنی ہاشم مین سے کوئی آگ کا پھونکنے والا باقی نرہے لکھا ہے کہ ضرمہ حرکت والی آگ کو کہتے ہین اور یہ اُس وقت مین کہا جاتا ہے جب لوگون کی ہلاکت مین زیادہ انہماک ہوتا ہے کیونکہ جب کوئی بھی نہین رہیگا تو آگ کون جلائیگا یہان سے معنی فصل الخطاب کے لَا يَبْقٰى مِنْ يَزِيْدَ وَاَخْلَافِهٖ نَافِخُ نَارٍ واضح ہوگئی اور جو تیشۂ عداوت کہ دشمنان اہل بیت نے اہل بیت کے لیے بنایا تھا غیرت الٰہی نے ید قدرت سے اُنھین کے پیرون پر مارا وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ برائی کا داؤ لٹےگا اُنھین داؤ والون پر عاص بن وائل نے حضرت طاہر صاحبزادہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی وفات مین آپ کو ابتر کہا تھا اور عموماً عرب جسکے بیٹا نہین ہوتا اُسکو ابتر کہتے ہین تو حق تعالی نے آپ کی تسکین کے واسطے سورہ کوثر نازل فرمائی اور ارشاد ہوا کہ تیرا دشمن منقطع ہے خیر سے اور بے نسل ہے ذریت ہے اور تیری ذریت بہت ہوگی اور تیرا شہرہ یوم القرار تک برقرار رہیگا انتہی فائدہ کوثر کہ بروزن فوعل ہے اُس سے مراد کثرت ہے یہ مبالغہ کے لیے آیا ہے غرض ذکور مین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اور اناث مین حضرت فاطمہ صغریٰ سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد کا سلسلہ جاری ہوا

حضرت علی اکبر وغیرہ کا حال

آپ حضرت امام حسین علیہ السلام کے منجھلے صاحبزادے ہین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہین کہ حضرت علی اکبر کی والدہ لیلی بیٹی ابی مرہ بن عروہ بن مسعود کی تھین اور یہ سردار بنی ثقیف کا تھا یہ بائیس ۲۲ برس کے تھے جب کربلا مین شہید ہوے اور ایک سائل کے جواب مین لکھتے ہین کہ حضرت کے ہمراہ کربلا مین تین صاحبزادے تھے اول حضرت علی اوسط دوسرے حضرت علی اکبر تیسرے حضرت علی اصغر کہ شیر خوار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہید ہوے انکے نام مین اختلاف ہی بعضے عبداللہ کہتے ہین اور بعضے جعفر اور بعضے علی اصغر انتہی بقدر الضرورۃ
اور سعادۃ الکونین مین ہی کہ جو لوگ قائل ہین تین صاحبزادے ہونے کے وہ کہتے ہین کہ علی اوسط وہی امام زین العابدین
ہین اور جو کہتے ہین کہ آپ کے دو لڑکون کا نام علی تھا وہ کہتے ہین کہ امام زین العابدین وہی علی اصغر تھے اور جو
زین العابدین کو علی اوسط کہتے ہین وہ کہتے ہین کہ علی اصغر دوسرے تھے کربلا مین اُنکے تیر لگا اور وہ شہید ہوے
اور عبداللہ کربلا کے روز باپ کے ہاتھ مین تھے کہ ناگاہ تیر پہونچا اور وہ بھی شہید ہوے انتہی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

سیّدہ فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہما کا حال

آپ کی والدہ ام اسحٰق تمیمیہ بنت طلحہ بن عبید اللہ ہین ایسا ہی کہا خطیب بغدادی اور صاحب فصول المہمہ نے
اور یہی معارف ابن ابی قتیبہ وغیرہ مین بھی ہی حضرت حسن مثنیٰ کو یہ بیاہی تھین عبداللہ محض اور ابراہیم القمر
اور حسن مثلث اُنسے پیدا ہوئے اور بعد وفات حضرت حسن مثنے کے اُنسے عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان
نے نکاح کیا کذا فی معارف ابن ابی قتیبہ یہ بڑی فاضلہ تھین روایت حدیث اپنے والد ماجد اور اوروں سے
کی ہی یہ حضرت سکینہ سے بڑی تھین اور بڑی سخیہ تھین فصول المہمہ مین ہی کہ یزید نے بعد واقعہ شہادت جب
اہل بیت کو مدینے روانہ کیا تو اُن کے ساتھ ایک مرد امین تھا اہل شام مین سے جب وہ سب مدینے مین
تشریف لائے تو حضرت فاطمہ نے اپنی بہن سکینہ سے فرمایا کہ اس شخص نے ہمارے ساتھ احسان کیا ہی تمہارے
پاس ہو تو اسکو کچھ صلہ دو انھون نے کہا قسم اللہ کی ہمین صلہ دینے سے کوئی مانع نہین ہی مگر ہمارے
پاس سوا اس زیور کے اور کچھ نہین ہی فرمایا کہ یہی دیدو انھون نے دو کنگن اور دو اور چیزین اُتار کے
بھیجدین اُس شخص نے عرض کر بھیجا کہ واللہ مین نے جو کچھ کیا ہی وہ للہ کیا ہی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
قرابت کے خیال سے مین نے مزدوری کی نیت سے نہین کیا ہی انتہی شعرانی نے شیخ علی خواص سے نقل کیا ہی
کہ سیدہ فاطمہ درب احمر مین دفن ہین اور شیخ عبدالرحمن اجہوری نے کہا کہ سیدہ فاطمہ درب احمر مین دفن نہین
ہین بلکہ عقب درب احمر کے زقاق مین جسکو زقاق فاطمہ نبویہ کہتے ہین وہان ایک بڑی مسجد ہی اور وہ جگہ بزرگ
ہی وہان مہابت اور جلال اور وقار ایسا ہی جس سے دیکھنے والون کے دل ہی آگاہ ہین اور یہ جو مشہور ہے کہ
سیدہ فاطمہ درب سعادت مین ہین یہ صحیح نہین ہی یہ ہوسکتا ہی کہ وہ انکا مسجد ہو وہان کوئی اور فاطمہ خاندان
نبوت سے ہون انتہی اور یہ موافق اسکے ہی جو اُن لوگون نے کہا ہی کہ حضرت امام حسین کی اولاد مین تین
صاحبزادیان تھین سکینہ اور زینب اور فاطمہ واحدہ پھر مین نے درر الاصداف مین دیکھا جس سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ حضرت امام کی بیٹیون مین فاطمہ دو ہین صغریٰ اور کبریٰ اور اسناد سے اُس کتاب مین لکھا ہی کہ جب

۱ پہنچین صاحب الاستیعاب ... ۱۲
۲ زقاق بالضم کغراب کذا فی المنتخب ۱۲ منہ رحمہ اللہ علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

حضرت امام نے شہادت پائی تو ایک کوّا آیا اُسنے آپ کے خون مبارک مین چونچ ڈبوئی اور اُڑا یہانتک کہ مدینے مین پہونچکر حضرت فاطمہ کے گھر کی دیوار پر جا بیٹھا اُنھون نے سر اُٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور بہت روئین

اور یہ اشعار پڑھے **اشعار** | نَعِقَ الغُرابُ فقلتُ مَن | تَنعیهِ ویحکَ یا غُراب

آواز دی کوّے نے پس کہا مین نے کسکے مرنے کی خبر دیتا ہی تو افسوس تجکو ای کوّے | قالَ الامامُ فقلتُ مَن

قالَ المُوَفَّقُ لِلصَّوابِ | اُسنے کہا کہ امام مین نے کہا کون کہا وہ جو توفیق دیے گئے ہین صواب کی

قُلتُ الحُسینَ فقالَ لِی | بِمقالِ مَحزونٍ اجاب | مین نے کہا حسین تو کہا مجسے اور

مغموم کی سی گفتگو کے ساتھ جواب دیا | اِنَّ الحُسینَ بِکربلا | بَینَ الاَسِنَّةِ وَالظِّراب

تحقیق حسین علیہ السلام کربلا مین درمیان ریت اور ٹیلے کے ہین | اَبکِی الحُسینَ بِعَبرَةٍ

تَرضی الالٰہَ مَعَ الثَّوابِ | روتا ہون مین حسین پر ایسے آنسو سے کہ راضی رکھے اللہ کو مع حصول ثواب کے

ثُمَّ استَقَلَّ بِهِ الجَناحُ | فَلَم یُطِق رَدَّ الجَوابِ | پھر ایسے اسکے بازو جم گئے کہ اسکو

جواب دینے کی طاقت نہ رہی | فَبَکَیتُ مِمّا حَلَّ بِی | بَعدَ الرَّضِیِّ المُستَجابِ

پس روئی مین اُن مصیبتون کے سبب جو مجھ پر نازل ہوئین پسندیدہ اور مقبول شخص کے بعد پس حضرت فاطمہ نے مدینے والون کو شہادت کی خبر پہونچائی سب نے کہا کوئی سحر ہوا ہی یا کیا کسطرح آپ کی شہادت کی خبر جلد آگئی انتہی ہذا اور ابھی گذرا ہی کہ حضرت فاطمہ اپنے والد ماجد کے ساتھ کربلا مین تھین اور وہ بڑی تھین حضرت سکینہ سے اور کامل ابن اثیر سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہی اگر کوئی کہے کہ جب حضرت امام کی دو صاحبزادیان فاطمہ صغریٰ وکبریٰ ہوئین تو اب کیا مانع ہی اس سے کہ جو فاطمہ دربیب سعادت مین ہین وہ انھین دو مین سے ایک ہون تو ہم جواب مین کہین گے کہ یہ تو محتاج نقل کا ہی اور شیخ اجہوری حجت ہین کذا فی نور الابصار تقریب التہذیب مین ہی کہ حضرت فاطمہ کی وفات سنہ ۱۱۰ کے بعد ہوئی اور نور الابصار مین ہی کہ انکی وفات سنہ ۱۱۰ مین ہوئی کذا فی کتاب التواریخ انتہی اور یہی تاریخ یافعی مین بھی ہے

حضرت سیدہ سکینہ رضی اللہ عنہا کا حال

یہ چھوٹی صاحبزادی حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہین انکی والدہ رباب امرأ القیس بن عدی بن اوس کلبی کی بیٹی تھین وہ نصرانی تھا حضرت عمرؓ کی خدمت مین آکر مسلمان ہوا اُسکی بیٹی سے حضرت امام حسین علیہ السلام نے نکاح کیا اُن سے عبد اللہ اور سکینہ پیدا ہوے اسکو نقل کیا ہی خطیب بغدادی نے اور ابی الفرج اصفہانی نے کتاب الاغانی مین اور سکینہ بضم سین وفتح کاف وسکون یا ہی یون ہی سمجھا جاتا ہی قاموس سے یہ وہ لقب ہی جس سے ملقب کیا ام الرباب نے اپنی بیٹی کو اور سکینہ کا نام امیمہ ہی اور بعضے امینہ

اور بعضے امیہ اور بعضے آمنہ کہتے ہین کہا ابوالفرج نے یہی صحیح ہی کذا فی تاریخ ابن خلکان و کتاب الاغانی ابوالفرج نے مالک بن اعین سے نقل کیا کہ کہا اُنھون نے کہ مین نے سنا حضرت سکینہ کو کہ وہ بیان کرتی تھین کہ میرے چچا حضرت امام حسن میری والدہ کے بارے مین کچھ اپنے بھائی حسین پر خفا ہوے تو میرے والد نے فرمایا شعر

لَعَمْرُكَ اِنَّنِیْ لَاُحِبُّ دَارًا | تَكُوْنُ بِهَا سُكَيْنَةُ وَالرَّبَابُ | قسم ہی تمھارے بقا کی مین اُس گھر کو دوست رکھتا ہون

جسمین سکینہ اور رباب ہون شعر

اُحِبُّهُمَا وَاَبْذِلُ جُلَّ مَالِیْ | وَلَيْسَ لِعَاتِبٍ عِنْدِیْ عِتَابُ

مین اُن دونون کو دوست رکھتا ہون اور اُنپر اپنا سارا مال خرچ کرتا ہون کسی غصے والے کا غصہ میرے نزدیک کچھ نہین ہے شعر

وَلَسْتُ لَهُمْ وَاِنْ عَابُوْا مُطِيْعًا | حَيَاتِیْ اَوْ يُغَيِّبُنِیْ التُّرَابُ | اور نہین ہون مین واسطے اُن

لوگون کے عیب کرنے والا اگرچہ وہ عیب کرین اپنی زندگی مین مٹی کے اندر غائب ہونے تک ہشام بن کلبی نے کہا کہ تھین رباب نیکترین عورات سے اور بعد واقعہ شہادت اُن سے لوگون نے نکاح کرنا چاہا اُنھون نے فرمایا مین رسول اللہ کی بہو ہوکر دوسرے کی بہو بننا نہین چاہتی حضرت امام کی شہادت مین حضرت رباب نے بھی یہ چند بیتین مرثیہ کے طور پر کہی تھین اشعار | اِنَّ الَّذِیْ كَانَ نُوْرًا يُسْتَضَاءُ بِهٖ

بِكَرْبَلَاءَ قَتِيْلٌ غَيْرُ مَدْفُوْنِ | یعنی وہ صاحب جو سراپا نور تھے اور اُنسے روشنی لیجاتی تھی وہ کربلا مین

مارے پڑے ہین بے گور کے | سِبْطَ النَّبِیِّ جَزَاكَ اللّٰهُ صَالِحَةً | عَنَّا وَجُنِّبْتَ خُسْرَانَ الْمَوَازِيْنِ

اے نواسے نبی کے اللہ تمکو اچھا بدلا دے ہماری جانب سے اور دور رکھے تول کی گھاٹی سے

قَدْ كُنْتَ لِیْ جَبَلًا صَعْبًا اَلُوْذُ بِهٖ | وَكُنْتَ تَصْحَبُنَا بِالرَّحْمِ وَالدِّيْنِ | تم ایک پہاڑ دشوار گذار تھے

میرے لیے کہ مین ور آتے تھے اُس مین اور تم صحبت رکھتے تھے ہمارے ساتھ دین اور رحم کے ساتھ

مَنْ لِّلْيَتَامٰی وَمَنْ لِّلسَّائِلِيْنَ وَمَنْ | يُغْنِیْ وَيَاْوِیْ اِلَيْهِ كُلُّ مِسْكِيْنِ | اب کون ہی یتیمون اور مانگنے والون کا اور

اب کون ہی جسکے پاس غریب آئیگا | وَاللّٰهِ لَا اَبْتَغِیْ صِهْرًا بِصِهْرِكُمْ | حَتّٰی اُغَيَّبَ بَيْنَ الرَّمْلِ وَالطِّيْنِ

قسم اللہ کی مین نہ ڈھونڈھون گی کوئی قرابت تمھاری قرابت کے بعد یہان تک کہ غائب کی جاؤن ریت اور مٹی مین یعنی مر بھی جاؤنگی پر دوسرا شوہر نہ کرونگی فصول المہمہ مین ہی کہ رباب بعد واقعہ کربلا ایک برس زندہ رہین اور اتنی مدت مین سایے مین نہین بیٹھین یہانتک کہ انتقال کر گئین کامل ابن اثیر مین بھی ہی کہ حضرت رباب حضرت امام کے ساتھ تھین اور بھی اہل بیت کے ساتھ شام مین آئین پھر مدینے مین وہان اشراف قریش نے اُنسے نکاح کرنا چاہا مگر اُنھون نے نہین مانا سال بھر زندہ رہین چھت کے نیچے نہین بیٹھین حتی کہ انتقال کیا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ سال بھر کربلا مین رہین پھر مدینے آکر شوہر کے غم مین مر گئین رحمہا اللہ

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

ورضی اللہ عنہا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہین کہ کربلا مین حضرت سکینہ باپ کے ساتھ تھین سات برس کی حضرت امام قاسم سے منسوب تھین اُنکے نکاح کی روایت غلط ہی اور اُن کا شام کے راستے مین وفات پانا یہ بھی غلط ہی وہ بعد واقعہ کربلا مدت تک زندہ رہین مصعب بن زبیر سے اُنکا نکاح ہوا انتہی جب عبدالملک بن مروان نے مصعب کو مارا تو آپ کوفہ مین قید ہو کر آئین ان کو اہل کوفہ دیکھنے کو آئے حضرت سکینہ نے فرمایا اے اہل کوفہ خدا تمکو برکت نہ دے تمنے مجھے لڑکپن مین یتیم اور جوانی مین بیوہ دیکھا اور بعد مصعب کے قتل کے انکا نکاح عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکیم بن حزام سے ہوا اُن سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ بھی صاحب اولاد ہوا جب وہ مرے تو نکاح کیا اُنسے اصبغ بن عبدالعزیز بن مروان نے اور اُسنے قبل از دخول طلاق دیدی پھر اُنسے نکاح کیا زید بن عمرو بن عثمان بن عفان نے پس سلیمان بن عبدالملک نے اُنکو حکم کیا اُنکی طلاق دینے کا اُنھون نے طلاق دیدی اور انکا انتقال ہو گیا مدینے مین خلافت ہشام مین ابن ابی قتیبہ نے بعد اس ترتیب ازواج کے ذکر کرنے کے کہا کہ یہ قول ابی الیقظان کا ہی اور کہا ہشیم بن عدی نے کہ بیان کیا مجسے صالح بن حسان وغیرہ نے کہ تھین سکینہ عمرو بن حکیم بن حزام کے پاس اُن کے بعد اُنسے نکاح کیا عمرو بن عثمان بن عفان نے پھر اُن کے بعد نکاح کیا اُن سے مصعب بن زبیر نے اور کہا ابن الکلبی نے کہ اول شوہر حضرت سکینہ کے اصبغ بن عبدالعزیز بھائی عمر بن عبدالعزیز کے ہین وہ مصر مین مرے اُن کے بعد نکاح کیا زید بن عمرو بن عثمان بن عفان نے اُنکے بعد مصعب بن زبیر نے اُنکے بعد عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکیم بن حزام نے اُنسے پیدا ہوے عثمان جنکو قرین کہتے ہین اور مصعب سے ایک لڑکی ہوئی تھی پھر نکاح کیا اُنسے ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف جد ابراہیم بن سعد فقیہ نے انتہی بترجمتہ تاریخ ابن خلکان مین ہی کہ حضرت سکینہ سیدہ اور اجمل زنان عصر اور اظرف اور احسن اخلاق مین تھین اور طرہ سکینہ اُنکی طرف منسوب ہی اُسکے نوادر حالات اور عجیب حکایات ہین اور نیز تاریخ ابن خلکان مین ہی کہ حضرت سکینہ کی وفات مدینے مین جمعرات کے دن پانچوین ربیع الاول ۱۱۷ سنہ مین ہوئی اور درر الاصداف سے معلوم ہوتا ہی کہ انکی وفات اسی دن و تاریخ و ماہ متقدمہ بالا مین ہوئی مگر مکے مین اور ۱۲۶ سنہ مین اور انکے جنازے کی نماز شیبہ بن نطاح المقری نے پڑھی امام نووی تہذیب الاسماء واللغات مین فرماتے ہین کہ صحیح اور اکثر کا قول یہی ہی کہ حضرت سکینہ نے مدینے مین وفات پائی اور یہی شیخ عبدالرحمن اجہوری نے بھی مشارق الانوار مین لکھا ہی کہ اکثر لوگ ادھر ہین کہ حضرت سکینہ نے مدینے مین وفات پائی نور الابصار مین ہی کہ طبقات شعرانی مین ہی کہ حضرت سکینہ مراغہ مین دفن ہین قریب سیدہ نفیسہ کے مصر قاہرہ مین اور ایسا ہی طبقات مناوی مین بھی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن صحیح وہی ہی جسپر اکثر لوگون نے اتفاق کیا ہی انتہیٰ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہین کہ ازواج مطہرات حضرت امام حسین سے صرف حضرت شہربانو اور والدۂ علی اصغر ہمراہ تھین اور اورون کا حال معلوم نہین کہ زندہ تھین یا مردہ انتہی مگر اور معتبر کتابون سے حضرت رباب کا ہی ہونا سمجھا جاتا ہی جیسا ابھی اوپر گذرا

آلاف تحیات وسلام بہ پیمبر		زان بعد نثار شہ دیندار تو انکرو	

جانا اہل بیت رسالت کا ابن زیاد ہمزاد شداد کے پاس

جاحظ نے اپنی کتاب البیان والتبیین مین ابی اسحٰق سے انھون نے خزیمۂ اسدی سے نقل کیا ہی کہ خزیمہ نے بیان کیا کہ مین سنہ ۶۱ھ مین کوفے گیا تھا وہان کربلا کے ایک ناکہ پر مین نے حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ ابن زیاد کی طرف کوفے جاتے تھے اور کوفے کی عورتون کو مین نے دیکھا کہ کھڑی ہوئی ہاے واے کرتی تھین اور جیبین پھاڑتی تھین حضرت امام زین العابدین شدت علالت سے دُبلے ہو گئے تھے باآواز پست یہ فرماتے تھے کہ ای کوفہ والو تم ہمپر کیون روتے ہو تھین نے یہ حرکات ظالمانہ ہمارے ساتھ کیے اور پھر تھین روتے ہو یہ کیسی بات ہی خزیمہ کہتی ہین کہ مین نے حضرت زینب آپ کی پھوپھی کو دیکھا اور قسم ہی خدا کی کہ اُنسے زیادہ گویا آدمی مین نے نہین دیکھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ حضرت امیر المؤمنین کی زبان سے باتین فرماتی تھین اُنھون نے لوگون سے فرمایا کہ چپ رہو جب سب چپ ہو گئے تو حضرت زینب نے فرمایا کہ سب تعریفین اللہ کو ہین جو عالم کا پروردگار ہی اور درود وسلام محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو سب رسولون کے سردار ہین ای کوفہ والو ای فریبیو ای ذلیل مدد نہ دینے والو تم روتے ہو کیا تمھارے رونے سے عبرت جاتی رہیگی تمھاری مثال اس عورت کی سی ہی جس نے توڑ ڈالا ہی اپنے کاتے ہوئے کو ریزہ ریزہ بعد مضبوط کرنے کے ٹھیراتے ہو اپنی قسمون کو اپنے بیچ مین دخل دینے والے خبردار رہو کہ تم مین تکبر اور بُرائی ہی اور تمھارے دلون کی بیماری دشمنی ہی تم خوشامدی اور ظاہردار لوگ ہو تم نے یہ کام بہت بُرا کیا قسم خدا کی روؤ بہت اور ہنسو کم تمھین تو ہو کہ لگ گئے ہو بُرے کامون اور عیب والی باتون کو اور تم نے قتل کرا دیا خلاصۂ خاتم النبوت اور معدن رسالت اور مدار حجت اور سید شباب اہل جنت کو افسوس ہی امی کوفیو تمپر بہت بُرا ہوا وہ جو تمھارے نفسون نے تمھین اچھا کر دکھایا اللہ نے پکڑا تمکو اور تم عذاب مین ہمیشہ رہوگے کیا تم یہ نہین جانتے ہو کہ تم نے کیسے جگر گوشۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قطع کیا اور کس طرح اُنکا خون بہایا بیشک تمنے ایسا بھاری گناہ کیا ہی کہ جس سے قریب ہی کہ زمین و آسمان پھٹ جائے اور گر پڑین پہاڑ کانپکر تم نے یہ بہت بُرا کیا اور کچھ عجب نہین کہ تمھاری اس حرکت سے آسمان سے خون برسنے لگے بیشک آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کرنیوالا ہی اور آخرت مین تمکو کوئی مدد نہ دیگا خبردار سچ ہی تحقیق میرا اور تمھارا رب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھات مین ہی یہ فرماکر حضرت زینب روانہ ہوئین خزیمہ کہتے ہین کہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ حیران تھے اور
اپنے منھون پر ہاتھ رکھے ہوے تھے اور ایک بوڑھا شخص حضرت زینب کے قریب کھڑا ہوا ایسا رو رہا تھا
کہ اُسکی داڑھی تر ہوگئی تھی وہ کہنے لگا میرے مان باپ تمپر قربان ہون تمھارے بوڑھے بہتر ہین سب کے
بوڑھون سے اور تمھارے جوان برتر ہین سبکے جوانون سے اور تمھاری نسل کبھی منقطع نہوگی اور ہمیشہ
معزز اور محترم رہیگی انتہی **نقل** کامل ابن اثیر مین ہی کہ آپ کے سر مبارک کو مع اور دوسرے سرون کے
خولی بن یزید اور حمید بن مسلم ازدی لیکر ابن زیاد کے پاس چلے خولی نے قصر کا دروازہ بند پایا اپنے گھر آکر
سر مبارک کو مرتبان کے نیچے رکھکر اپنے بچھونے پر آیا اور بیوی سے کہنے لگا کہ مین تیرے لیے وہ چیز
لایا ہون جو زمانہ بھر کی چیزون سے بے پروا کر دینے والی ہی دیکھ تیرے یہان یہ سر حسین کا رکھا ہی بیوی
بولی ارے تجپر خدا کی مار لوگ سونا چاندی لاتے ہین غضب ہی کہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا
سر لایا ہی خدا کی قسم اب میرا اور تیرا یہان اکھٹا نہوگا یہ کہکر بچھونے سے اُٹھی اور گھر چلی آئی وہ کہتی ہی کہ
مین دیکھتی تھی کہ ایک نور مثل ستون کے آسمان سے اُس مرتبان تک چمکتا تھا اور مین نے دیکھین
سفید چڑیان اُسکے گرد پھر صبح کو سر مبارک ابن زیاد کے پاس آیا اور بعضے کہتے ہین کہ سر لانے والے شمر
اور قیس بن الاشعث اور عمرو بن الحجاج اور عروہ بن قیس تھے انتہی غرض جب اہل بیت رسالت
مع سر مبارک حضرت سید الشہدا با دیگر سرہاے آل عبا ہمراہ اشقیا کوفے مین رونق افروز ہوے تو
ابن زیاد ہمزاد شداد نے مطلع ہوکر مجلس آراستہ کی اور خود با ہیبت و وقار افسر مجلس بنکر بیٹھا اور اہل کوفہ
کو جمع کرکے قیدیون کو طلب کیا اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَرَّبَ وَاَکْرَبَ یعنی شکر خدا کا ہی کہ
اُسنے دشمنون پر سختی ڈالی حضرت زینب نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَرَّمَنَا بِمُحَمَّدٍ وَّطَهَّرَنَا تَطْهِیْرًا
یعنی سب تعریف خدا کو ہی جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہمکو بزرگی دی اور بخوبی پاک کیا
ابن مرجانہ نے کہا کَیْفَ رَاَیْتُمْ قُدْرَةَ اللّٰهِ کیسی دیکھی تمنے قدرت اللہ کی آپ نے فرمایا کہ قریب ہی
کہ اللہ تعالی ہمکو اور تجکو جمع کرکے انصاف فرمائے ابن زیاد اس کلمہ سے برآشفتہ ہوا اور کہنے لگا کہ
اب تک تم مین دلیری باقی ہی اور چاہا کہ بے ادبانہ پیش آوے حضار مجلس نے کہا کہ عورتون کے کلام پر کچھ
خیال کرنا نچاہیے ناچار جانب علی بن الحسین متوجہ ہوا اور کہا کہ یہ کون ہی اور کسکا لڑکا ہی کسی نے کہا
حسین بن علی علیہ السلام کا بیٹا ہی کہا اسکو بھی قتل کرنا لازم ہی کیونکہ مین نہین چاہتا کہ آل عبا مین سے
کوئی فرزند باقی رہے کوتوال نے چاہا کہ امام زین العابدین کو قلعے کے باہر لیجاکر شہید کرے اُسوقت حضرت
زینب نے اپنی گود مین لے لیا اور کہا پہلے مجکو قتل کر تب اُسپر ہاتھ ڈال یہی ایک لڑکا نسل فاطمہ سے ہمارا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محرم باقی ہی اگر اسکو قتل کرتے ہو تو ہم سب بے محرم رہے جاتے ہین اس کلام سے ابن زیاد کو ایک گونہ ہیبت لاحق ہوئی اور خون ناحق سے درگذرا لکھا ہی کہ پھر جب نظر اُس ملعون کی سید الشہدا کے سر مبارک پر پڑی تو وہ مردود ہنس پڑا اور ایک چھڑی سے جو اُسکے ہاتھ مین تھی لب مبارک کو مس کیا اور دندان پیشین کو توڑنے لگا مشکوٰۃ شریف مین حضرت انس سے روایت ہی کہ کہا اُنھون نے کہ جب سر مبارک عبید اللہ ابن زیاد کے سامنے طشت مین لاکر رکھا گیا پس وہ ناپاک لکڑی سے بے ادبی کرتا تھا اور اُنکے حسن مین کچھ کلام کیا اور عیب نکالا یعنی بطور انکار و ابعاد کے اُسنے کہا کہ حسین چندان حسن نہین رکھتے اور روایت ترمذی سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُسنے مدح و مبالغہ کیا آپ کے حسن و جمال مین مگر بطریق استہزا و تمسخر کے اُس مسرت کے سبب سے جو اُس بدبخت کو حاصل ہوئی تھی حضرت کے قتل سے آنس کہتے ہین کہ مین نے کہا قسم خدا کی حسین مشابہ ترین لوگون کے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تھا سر مبارک آپ کا رنگا ہوا وسمے سے رواہ البخاری اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس رض نے مین ابن زیاد کے پاس تھا کہ لایا گیا سر مبارک امام علیہ السلام کا پس تھا ابن زیاد مردود کہ مارتا تھا اُس شاخ سے جو اُسکے ہاتھ مین تھی حضرت کی بینی مبارک مین اور کہتا تھا کہ مین نے ایسا حسین نہین دیکھا پس مین نے کہا خبردار تحقیق وہ مشابہ ترین لوگون کے تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح حسن غریب ہی مین کہتا ہون کہ یہ روایت ترمذی مین حفصہ بنت سیرین سے اور اُنھون نے انس سے نقل کی ہی انتہی اور ابن ابی الدنیا زید بن ارقم سے روایت کرتے ہین کہ کہا اُنھون نے کہ مین اُس مجلس مین تھا جب وہ ناپاک سر اقدس سے بے ادبی کرنے لگا تو مین نے روکر کہا کہ ای ابن زیاد یہ لکڑی لب و دندان شریف سے علیحدہ رکھ بخدای کعبہ مین نے بارہا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اُنپر بوسہ دیتے دیکھا ہی اور بہت رویا اُس مردود نے نمانا اور کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے تیری آنکھ پر آب رکھی اگر تو ضعیف نہوتا تو مین تیری گردن مارتا مین نے کہا کہ ایک کلام اور زیادہ غصہ دلانے والا سن کہ مین نے دیکھا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن کو داہنی ران پر اور حسین کو بائین ران پر بٹھلائے ہوے تھے اور ہاتھ سرون پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ الٰہی مین تیرے مومنین صالحین کے پاس انکو امانت کے طور پر سپرد کرتا ہون تو ای بدنہاد تو نے امانت رسول خدا سے یہ کیسا سلوک کیا ای لوگو خدا تمسے خوش نہو کہ تمنے ابن فاطمہ کو قتل کیا اور ابن مرجانہ کو اپنا سردار بنایا اور اسد الغابہ مین اتنا زائد ہی کہ زید بن ارقم جب رونے لگے تو ابن زیاد نے کہا کہ تم ہمیشہ رویا ہی کرو قسم خدا کی اگر تم بوڑھے نہوتے اور خرف نہو گئے ہوتے تو مین تمہاری گردن مارتا وہ یہ کہتے ہوے نکلے کہ ای عرب تم نے حسین ابن فاطمہ کو مارا اور ابن مرجانہ کو امیر بنایا اچھا نہ کیا وہ تمہارے اچھون کو ماریگا اور بُرون کو چھوڑیگا انتہی مین کہتا ہون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسی جگہ سے ابوالاسود دؤلی نے کہا ہی **شعر**

اقول وذاک من جزع ووجد ❊ ازال اللہ ملک بنی زیاد

وابعدھم بما غدروا وخانوا ❊ کما بعدت ثمود وقوم عاد

یافعی نے لکھا ہی کہ یہ فعل ابن زیاد کا دلالت کرتا ہی اُسکے عظم زندقہ پر اور جو مصائب و تکالیف اہل بیت کو پہونچے وہ دلیل وافی ہین رفعت درجات ائمہ اطہار پر اور واسطے قوم ابن زیاد کے گر پڑنا ہی درکات جہنم کے اندر عذاب ایزد قہار مین فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون انتہی علامہ سید مومن بن حسن شبلنجی نے اپنی کتاب نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار مین لکھا ہی کہ عبید اللہ بن زیاد نے جب حضرت پر فتح پائی تو منبر پر چڑھکے کہنے لگا کہ سب تعریفین ثابت ہین اُس اللہ کو جسنے حق کو ظاہر کیا اور مدد دی یزید بن معاویہ کو اور اُسکے لشکر کو حسینؑ جھوٹے پر نعوذ باللہ من ہذا القول تو عبد اللہ بن عفیف رضی اللہ عنہ کہ اُنکی بائین آنکھ جمل کے دن حضرت علیؑ کے ساتھ جا چکی تھی اور دوسری آنکھ صفین کے دن گئی تھی اور جب سے اُنھون نے ایک مسجد مین عزلت اختیار کر لی تھی اُسمین رات تک نماز پڑھا کرتے تھے یہ سنکر کود پڑے اور کہنے لگے کہ ای ابن مرجانہ کیا کہتا ہی تو جھوٹا ہی اور تیرا باپ اور وہ جھوٹا جس نے تجھے امیر کیا غضب خدا کا نبیون کی اولاد کو مارتے ہو اور سچون کی ایسی باتین کرتے ہو ابن زیاد نے کہا کہ ای اللہ کے دشمن یہ تو کیا کہتا ہی بھلا تو کیا کہتا ہی عثمان کے حق مین یہ کہنے لگے تو اللہ کا دشمن ہے اُس شخص نے نیکی کی یا بدی صلح کی یا تباہی ڈالی اللہ مالک ہی اپنے خلق کا وہ فیصلہ کریگا حضرت عثمان اور اُنکے غیر مین حق اور عدل سے لیکن اگر تو چاہے تو اپنا اور اپنے باپ اور یزید اور اُسکے باپ کا حال مجھسے پوچھ لے کہنے لگا کہ مین تو حال نہین پوچھونگا مگر تجھکو مار ڈالونگا عبد اللہ کہنے لگے بہتر ہی مین نے تیرے پیدا ہونے سے پہلے اللہ سے دعا کی تھی کہ مین شہید ہون ایسے شخص کے ہاتھ سے جو دشمن ترین خلق اللہ ہو مگر جب میری آنکھین جاتی رہین تو مجھے ناامیدی ہوئی تھی کہ اب کیونکر شہید ہونگا بارے الحمد للہ کہ خدا نے مجھے ناامیدی کی حالت مین شہادت نصیب کی اور اپنی اگلی دعا کے قبول ہونے کی پہچان عطا فرمائی پس اُسنے اُنکو اُتارا اور مار کر کوفے مین سولی پر چڑھایا انتہی اور سعادۃ الکونین مین ہی کہ ابن زیاد نے آدمیون سے کہا کہ اُنکو پکڑو اُنکی قوم کے سات سو آدمی جمع ہو گئے اُنھون نے اُنکو اُن اشقیا کے ہاتھ سے چھڑایا مگر جب رات ہوئی تو ابن زیاد نے ایک آدمی بھیجا اُس نے عبد اللہ کو گھر سے نکال کر اُن کی گردن ماری انتہی اور اظہار السعادت مین ابن ابی الدنیا سے یہ قصہ یہین تک منقول ہی کہ اُنکی قوم کے سات سو آدمی آکر اُنکو گھر مین لے آئے انتہی **نقل** ابن سعد نے طبقات مین لکھا ہی کہ مرجانہ ابن زیاد کی ماں زندہ تھی اُسنے اپنے بیٹے سے کہا ای خبیث تو نے قتل کیا رسول خدا کے بیٹے کو واللہ تو بہشت کو

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کبھی نہ بکھیگا بعد اسکے ابن زیاد نے سرون کو لکڑیون پر کوفے مین نصب کیا اور وہ سترسر تھے اور یہ پہلے سر تھے جو اسلام مین بعد حضرت مسلم کے سر کے کوفے مین نصب ہوے کذا فی اظہار السعادۃ مین کہتا ہون کہ طبقات مناوی مین جو یہ لکھا ہی کہ سر سید الشہدا سے بے ادبی کرنے والا لکڑی سے یزید مرید تھا اور صواعق مین ہی کہ وہ مردود ابن زیاد تھا اور اُسکے پاس انس بن مالک بیٹھے تھے وہ اس حرکت کو دیکھکر رونے لگے اور لگے کہ یہ تو رسول اللہ کے بہت مشابہ تھے انکے ساتھ تو یہ حرکت کرتا ہی رواہ الترمذی وغیرہ پس تطبیق ان اقوال کی یہ ہی کہ یہ فعل اولاً ابن زیاد سے واقع ہوا پھر ثانیاً یزید اُسکے ہمزاد سے واقع ہوا فتاوی قرطبی مین لکھا ہی کہ جب ظالم لوگ امام زین العابدین کو گردن مین ہاتھ باندھکر اور اور حضرات اہل بیت نبوت کو مجلس مین لیے جاتے تھے تو کوفیان سیہ کار اور ظالمان شقاوت شعار اُنکے ساتھ تھے اور مطلقاً شرمندہ نتھے تفریح الاذکیا مین ہی کہ حیا و شرم تو لازمۂ ایمان ہی جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ وہان اُسوقت اہل کوفہ بے ایمان محض تھے شرم کہان سے آتی انتہٰی ہان سچ ہی **قطعہ**

مصیبت پڑتی ہی بہنون پہ بھی ہمراہ بھائی کے	ہمیشہ سے یہان مخلوق اکثر ایسے ہوتے ہین
مگر پردے کے ہین جب بیٹھنے والے قیامت ہی	نہین وہ لوگ بے مقنع و چادر ایسے ہوتے ہین
کہ سر بھائی کا نیزے پہ ہوا اور اونٹون پہ ہون بہنین	بلا مین مبتلا ذی قدر کمتر ایسے ہوتے ہین
ردا سر پر نہ تھی محمل نہ تھا پردیس تھا ہی ہی	جو اندر گھر مین رہتے ہون وہ باہر ایسے ہوتے ہین
نہ ہے صبر جناب زینب و کلثوم حق یہ ہے	کہ بہنین ایسی ہوتی ہین برادر ایسے ہوتے ہین

فائدہ جب اشقیا سر مبارک کو ابن زیاد کے پاس لائے اور ابن زیاد بہت خوش ہوا اور اسیطرح یزید پلید بھی تو اس قصہ مین تصدیق ہوئی ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اہل بیت میرے بعد میرے عنقریب میری امت کے ہاتھ سے ڈالے جاوینگے قتل اور نافرمانبرداری کیے جانے مین اور تحقیق میرے لیے سخت تر میری قوم مین از روی بغض کے بنو امیہ اور بنو مغیرہ اور بنی المخزوم ہین صحیح کہا اس حدیث کو حاکم نے لیکن اسمین اسمعیل ہی جسکو جمہور کہتے ہین کہ وہ ضعیف ہی بسبب سوء حفظ کے اور ثقہ کہا اسکو بخاری نے اور اُس سے نقل کیا ترمذی نے اس بات کو کہ اسمعیل ثقہ مقارب الحدیث ہی اور گذری احادیث مہدی مین یہ بات کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک گروہ بنی ہاشم کو پس آبدیدہ ہوے آپ اور رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہو گیا پھر فرمایا کہ ہم اہل بیت ہین پسند کر لیا اللہ نے ہمارے لیے آخرت کو دنیا پر اور تحقیق اہل بیت میرے قریب ہی کہ ڈالے جاوینگے میرے بعد بلا اور نافرمان برداری اور جھڑکی اور راندگی مین کذا فی الصواعق المحرقہ اور مروی ہی عمران بن حصین سے کہا اُنھون نے کہ وفات پائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حالت مین کہ آپ ناخوش رکھتے تھے تین قبیلون کو ایک ثقیف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسمین سے حجاج تھا دوسرے بنی حنیف جسمین مسیلمہ کذاب تھا تیسرے بنی امیہ جسمین عبید اللہ بن زیاد تھا جو مباشر
قتل امام شہید حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما ہوا کذا قیل اور عجب ہی اس قائل سے کہ اسنے یزید کو نہ کہا جو عبید اللہ
ابن زیاد کا امیر تھا اُسنے جو کچھ کیا اُسکے حکم اور رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ نے بھی اپنے کامون مین تقصیر نہین کی
یزید اور عبید اللہ کو کیا کہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے خواب مین دیکھا کہ آپ کے منبر پر بندر بازی
کرتے ہین آپ نے تعبیر اُسکی بنی امیہ سے کی اور ایسی خبرین بہت سی ہین کہان تک کہیے رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب کذا فی المشکوٰۃ و ترجمتہ للشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی سبط ابن جوزی نے شعبی سے
روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے بعد پہونچنے خبر شہادت حضرت امام حسین ع کے مکہ معظمہ مین خطبہ پڑھا
جسکا ترجمہ یہ ہی کہ ای قوم جانو کہ اہل عراق دغاباز اور مکار اور فاجر لوگ ہین اور بتحقیق جانو کہ اہل کوفہ اشرار
اہل عراق ہین اُنھون نے امام حسین ؓ کو آپ ہی بلایا کہ اپنے امور کا اُنکو والی کرین اور وہ نصرت دین
اُنکو اُنکے دشمنون پر اور بلند کرین اسلام کے جھنڈون کو پس جب حسین ع نے تکلیف گوارا فرمائی اور
تشریف لائے اور احسان کیا کوفے والون پر تو وہ سبکے سب اُنسے پھر گئے اس لیے کہ آپ نے اطاعت فاجر
ملعون ابن زیاد کی قبول نکی اور اختیار کیا آپ نے اپنی زندگی ذمیمہ پر اپنی وفات کریمہ کو رحمت کرے
اللہ حسین رض پر اور خوار کرے اُنکے قاتل کو اور لعنت کرے اُسپر جسنے اُنکے مارنے کا حکم کیا اور راضی ہوا اُنکے
قتل پر پس بعد اسکے کہ جو کچھ گذرا حسین رض پر آیا کوئی اطمینان کر سکتا ہی اس قوم پر اور قبول کر سکتا ہی قول
و قرار اس قوم فجار غدار کا واللہ بتحقیق تھے حسین رض صائم الدہر قائم اللیل اور قسم خدا کی نہ تھے وہ جو بدلتے
قرآن کو غنا کے ساتھ اور بکا کو خوف خدا سے پس قریب ہی کہ پڑینگے اُن کے مارنے والے چاہ جہنم مین
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یہ کہکر منبر پر سے اُتر آئے انتہی من التذکرۃ کذا فی اظہار السعادۃ سعادۃ الکونین
مین ہی کہ جب خبر شہادت حضرت امام حسین ع کی مدینے مین پونہچی تو تمام بنی امیہ خوش ہوئے جسوقت بعض
غلام عبد اللہ بن جعفر کے کربلا سے مدینے مین آئے اور عبد اللہ کے دونون بیٹون کے مارے جانے کا
حال بیان کیا تو عبد اللہ ابن جعفر نے اِنَّا لِلّٰهِ کہا مگر ابو السلاسل غلام عبد اللہ کا بولا کہ ان دونون بیٹون کے
مارے جانے کے باعث امام حسین ع ہوے عبد اللہ نے اُس غلام کو جوتا مارا کہ ای ابن اللخنا تو حسین کو ایسا
کہتا ہی اگر مین اُنکے ساتھ ہوتا تو اپنی جان سے دریغ نکرتا خدا کا شکر ہی کہ مین نتھا تو میرے بیٹون نے
حضرت امام کے ساتھ جانبازی کا رتبہ پایا مین کہتا ہون کہ یہ حکایت کامل ابن اثیر مین بھی اسیطرح سے
مذکور ہی منتخب اللغات مین ہی کہ لخن بفتحتین گندہ ہونا مشک کا ہی ابن زیاد بد نہاد نے بعد ملاحظۂ حال اسیران
اہل بیت حکم دیا کہ انکو قید خانے مین رکھو اور سر سید الشہدا کو نیزے پر بلند کرکے کوچای کوفہ مین پھراؤ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ اُن مردودون نے امام زین العابدین کے ہاتھ باندھے اور زنانِ اہل بیت کو پکڑ کر قید خانے مین کیا اور سرِ مبارک کو نیزے پر چڑھا کر گلیون مین پھرایا جب اشقیا سرِ مکرم کوفے مین پھرا چکے تو ابن سعد نے سرِ مبارک کو عمر مخزومی کے سپرد کیا کہ اسمین مشک و کافور لگاوے وہ ہنوز لگا نہین چکا تھا کہ اُسکے ہاتھ مین ایک عارضہ پیدا ہو گیا جس نے سارا ہاتھ گلا دیا تاریخ یافعی مین لکھا ہے کہ جب سادات اخیار مارے گئے تو فجرۂ اشرار اہل بیت کے خیمون کی طرف دوڑے بعض حاضرین نے کہا افسوس تمکو اگر تم اپنے دینون مین پرہیزگار نہین ہو لیس دنیا مین تو احرار ہو اور وہ لوگ عمل مین لائے وہ بات جو بہت بڑی ہے زندقہ و فجور مین وہ یہ کہ عبید اللہ بن زیاد نے حکم دیا کہ سرِ مکرم کو تقییر کر کے نیزے پر چڑھاؤ لوگون نے اس سے انکار کیا مگر اُن اشقیا مین سے ایک شخص آیا جسکو طارق بن المبارک کہتے تھے اور درحقیقت اسکو ابن المشوم مذموم کہنا چاہیے اُسنے اپنا مُنہ کالا کر کے سرِ مبارک کو دروازۂ مسجد جامع مین نصب کیا اور خطبہ پڑھا جسکا کسی طرح ذکر کرنا درست نہین ہے پھر بلایا زیاد بن حر بن قیس جعفی کو اور اُسکو سرِ مبارک مع اُنکے بھائیون اور بھتیجون اور بیٹون وغیرہم کے سرون کے سپرد کیے اور امام زین العابدین کو بلایا اور اُنکو اور اُنکی پھوپھیون اور بہنون کو بے پردہ کجاوون پر سوار کر کے یزید کے پاس روانہ کیا تھی **شعر**

آلاف تحیات و سلام بہ پیمبرؐ	زان بعد نثار شہ دیندار تو انکرد

روانگی قافلہ جانب دمشق

ابن زیاد سرمایۂ فساد نے جب یزید کو حضرت کی شہادت اور اہل بیت کے قتل اور باقی ماندون کے قید ہونے کی خبر لکھی اور قاصد بھیجا تو یزید نے فی الفور لکھا کہ سرون کو نیزون پر مع اسیرانِ اہل بیت دمشق مین بھیجدو ابن زیاد نے خولی بن یزید اور شبیب بن ربعی اور حجر بن حصین اور شمر کو وہ سب سر سپرد کیے اور اہل بیت کو بھی حوالے کیا اور تاکید بلیغ کی کہ جو گانوُن یا شہر راہ مین پڑے اُسمین ضرور سرِ مبارک کو نیزے پر لٹکا کر تشہیر کیجیو مین کہتا ہون کہ اُس بدنہاد کے پیش نہاد خاطر یہ ہوگا کہ اُس جگہ کے لوگ بھی آگاہ ہو جائین اور حضرت سید الشہدا اور اہل بیت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی ذلت قرار واقعی ہو اور جو لوگ یہ گمان رکھتے ہون کہ یزید اور ابن زیاد مسلمان ہین وہ مطلع ہو جائین کہ انکو اسلام سے کچھ کام نہین ہے اور یہ منظور تھا کہ سب جگہ کے لوگ بلا واسطہ آگاہ ہون کہ پیغمبرِ خدا کی وفات سے تھوڑے عرصہ کے بعد ان ملعونون نے بعوض اپنے اعزا اور اقارب کے جو بسبب شرک و کفر کے مارے گئے تھے پیغمبر کی اولاد سے کیا خوب عوض لیا ہے کذا فی تفریح الاذکیا **مخمس**

اسطرح قافلے پھرتے ہوے کم جاتے ہین
تر بتر اشک سے سر تا بقدم جاتے ہین
پیشتر واشک تھا یہ قافلہ جاتا تھا جہان
جسطرح آج کے دن اہل حرم جاتے ہین
کاروانند و ندار ند درا و جرس
علم اس خیل مین تھا آہ جگر سوختگان
کفِ افسوس سبھی ملتے بہم جاتے ہین
نہ رفیقے نہ انیسے نہ کسے ہم نفسے
ہاتھ سے ظالمون کے صبر جو تھا دل مین نہان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توشۂ راہ نہ تھا اُسکے سوا اور یہان
راحت و عیش تھی بیقدر برابر باخاک
مُنہ پہ تھی گرد الم آنکھین تھین خون سے نمناک
ساز و سامان سفر بے سر و سامانی تھی
تھی اُٹھی سب کے دل و جان سے تمنائے خوشی
طرفہ یہ قافلہ ہے جسمین نہ آواز درا
نہ کبھی ذکر حکایت نہ سخن باخود ہا
دن کو راحت نہ کسی طرح نہ شب کو آرام
ایکدم بھی نہیں کُھلتا تھا یہ آرام تمام
غم شبیر نہان دل مین کیے جاتے تھے
جانِ غمدیدہ کو گو صبر دیے جاتے تھے
سرِ شبیر سوار علمِ اعدا تھا
دل گرا جاتا تھا اور پانوں اُٹھا جاتا تھا
دل پُر از حسرت و لب آہ و فغان سے خاموش
باہم اکٹھا ہوئے جاتے تھے سبھی دوش بدوش
راہ مین شہر جو ملتے تھے وہا نکی خلقت
آج ایمان ہین پاتے ہین ہم اپنی قوت
جاتے جس شہر مین پہلے ہی وہ خلق شہری
بعد ازان پوچھتے باوضع عقیدت مندی
ہاشمی گھر سے ہو یا اور قبیلہ سے کہو
بود و باش اپنی کہو راز نسب کا کھولو
خوبیان سب مین ہین پر ایسی وجاہت کم ہے
پارسا ہین سبھی پہ زور کرامت کم ہے
بولے عابد کہ اسیرانِ بلا ہین ہم سب
روز آنکھون مین مری تیرہ ہے جس طرح سے شب

بوالعجب قافلۂ بود عجب سامانے
گرد کین سے تھا دل و سینۂ بی کینہ پاک

نی گریبان بسلامت نہ بجا دامانے
آستین اشک سے تر جیب و گریبان چاک

بزمینے کہ فتادے کفِ پای ایشان
دست تقدیر مین سونپے ہوئے تھے کانٹے بھی

سر زدے چشمۂ خونناب ز جای ایشان
سب کی آنکھون سے تھا خوناب کا دریا جاری

رہروانند شکستہ دل و خستہ جگرے
نہ یہان بانگِ حدی تھی نہ علم ہاتھ مین تھا

جز غم و درد ندارند انیسے دگرے
نہ کبھی ہنسنے کی آواز نہ رونے کی صدا

نہ ز ہمدرد و رفیقان وطن ہیچ کسے
ساتھ خیمہ نہین جسمین کہ ہو راتون کو مقام

نہ کسے مونس تنہائی و فریاد رسے
صبح سے رنج جو ہوتا تھا وہی تھا تا شام

سایہ گستر بجز افلاک دگر ہیچ نبود
داغ غم تحفۂ احباب لیے جاتے تھے

فرش آرام بجز خاک دگر ہیچ نبود
رنج تازہ بھی جو آتے تھے پیے جاتے تھے

لیکن این داغ غمِ شاہ نہفتن نتوان
گرد و پیش و پس سرِ قافلہ شبیر کا تھا

بود این گرد مصیبت نہ ہمہ چہرہ عیان
سب کی آنکھون سے روان خون کا اک دریا تھا

نی رہِ تاب خموشی و نہ یارای فغان
اشکبار ہی سے مژہ غیرتِ ابر پر جوش

نیشتر بر رگ جان بود از ان نوک سنان
جان کو اندوہ تھا ویسا ہی و لیکن باہوش

ہر کہ ہمی دید ہمی گفت کہ یارب باہم
دو خستہ ہوتی ادھر اُنکی نگاہ عبرت

ہست این قافلہ یا قافلۂ درد و الم
کہتے اس قافلے سے پلتے ہین دل کو رحمت

می فتادے ز درِ کس چو گذارے ناگاہ
پاؤن پر گرکے سبھی خاک کفِ پا انکی

روی نادیدہ سر و چشم نہادے بر راہ
چشم و رخسار پہ وہ لوگ لگاتے تھے سبھی

از کجا ئید و چہ نام ست و کدامی خیلید
وہ وطن اپنا کہو کون گھرانے سے ہو

گر شما میرسد ایمان مرا تازہ نوید
دل کھنچا جاتا ہے کیا انس ہے تمسے ہمکو

بندگانیم و ندانیم چرا بندہ شدیم
سب مین ہے لطف ولے ایسی لطافت کم ہے

نشناسیم و براہ تو سر افگندہ شدیم
ہے شرف سب مین ولے ایسی شرافت کم ہے

ما غلامیم تو از این زور کرامت شدہ ایم
ہم غریبانِ وطن کو سفرِ شام ہے اب

گو ندیدیم ترا گاہ غلامت شدہ ایم
سرگذشت اپنا ہے طومار غم و رنج و تعب

می برد قصۂ ما خواب ز چشم احباب

میکند آہ و فغانم دل ہمسایہ چو آب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قافلہ ہی مدنی لوگ ہین اولادِ علیؑ
کیا کہین ہم پہ جو کچھ دشت بلا مین گذری
قافلہ ہی یہ پراگندہ دلون کا باہم
اب بھی فرصت نہین ابتک ہی وہی کاوشِ غم
قافلہ در بنصیبون کا ہی اے اہلِ ولا
سر و سامان ہی یہان بے سر و سامانی کا
کیا کہین آکے ہم اس دشت مین کیا کھو کے چلے
ہاے کیا آئے تھے گھر بار سے کیا ہو کے چلے
پیش ازین دل مین تمنائے سفر رکھتے تھے
شب بخیر آئے تو امید سحر رکھتے تھے
شاہ سیراب ہوئے جام شہادت سے یہان
اسطرح بے سر و سردار ہین سب سرگردان
ضبط نالہ کرین تو سینہ پھٹا جاتا ہی
صبر کا تاب و توان دل سے اٹھا جاتا ہی
بسرم چون پدرِ مشفق و غمخوار نماند
قصہ کوتہ شبم آخر شد و بسیار نماند

ہاشمی خیل ہین اور آلِ رسولِ عربی
ہم نبی فاطمہ زہرا ہین مرے جد ہین نبی

گم نمودیم درین بادیہ سرمایۂ خویش
رنج و غم آ گئے اکبار جو ہمیں پیہم
میروم بے سر و سرمایۂ خود با دلِ ریش
ہو گیا سوز و الم یہ سر و سامان علم

دل پراگندہ و ظاہر ہمہ جمعیم ہمہ
ہم یتیمون کا سر و برگ ہی تاراجِ جفا
ز آتشِ دل ہمہ در سوز چو شمعیم ہمہ
اہلِ بیتِ نبوی ہین یہ اسیرانِ بلا

سر و سرمایۂ این قافلہ ام بود حسینؑ
گھر سے آئے تھے یہان ہنستے ہوئے رو کے چلے
آہ اینک سفرِ خلد بفرمود حسینؑ
دستِ امید ہر اک بات سے یان دھو کے چلے

ما درین جادہ ہمین ساز و سفر گم کردیم
پر کب اس روز قیامت سے خبر رکھتے تھے
وائے برما کہ درین دشت پدر گم کردیم
اقربا ساتھ تھے سب گویا کہ گھر رکھتے تھے

ناگہ افتاد بسر روز سیاہی عجبی
اقربا ساتھ گئے لیکے شہادت کا نشان
کہ ازین روز سیہ تر نبود ہیچ شبی
جن یتیمون کا نہ تھا چارہ کہ ہون ساتھ روان

ما بجا ماندم و رفت از سر ما آہ حسینؑ
گر نہ گریہ ہو تو دل غم سے جلا جاتا ہی
ماند چون گریۂ چشم تر ما آہ حسینؑ
ناتوانی سے بدن اپنا گھلا جاتا ہی

رہ دراز است و مرا طاقتِ رفتار نماند
سایہ گستر بسرم ایک سر و سردار نماند
تا بہ عمرم بجز از رنج سر و کار نماند
سرد شد آتشِ ما گرمی بازار نماند

ما غریبان بسر پنجۂ ظلمیم اسیر
سوی شامیم روان ہر چہ قضا و تقدیر

جب شمر و غیرہ بدگہر و بدانجام ایک منزل چلکر اُترے تو اتفاقاً وہان ایک درویش بنی اسرائیل کا عبادت خانہ ملا اُسکی دیوار پر یہ شعر لکھا تھا

شعر

أترجو أمةٌ قتلت حسيناً — شفاعةَ جدِّهٖ يومَ الحساب

شعر شبیرؑ کے قاتل کیا فردائے قیامت مین — امید بھی رکھتے ہین نانا کی شفاعت کی

سو یہ شعر اُن لوگون نے دیکھکر درویش سے پوچھا کہ یہ کس نے لکھا ہی اُسنے کہا اتنا تو مین جانتا ہون کہ پانسو برس قبل تمھارے نبی کی بعثت سے یہ شعر لکھا ہی اور بعضے لکھتے ہین کہ اُس دیر کی دیوار پھٹی اور ایک ہاتھ نکلا اُسنے یہ شعر لکھا ابو نعیم نے طریق عبداللہ بن لہیعہ سے اور اُسنے ابی قبیل سے روایت کی ہی کہ جب سر مبارک شام کی طرف لیچلے تو اشقیا پہلی منزل مین بیٹھکر خرمے کا شیرہ پینے لگے اس حالت مین ایک قلم غیب سے لوہے کا نمودار ہوا اُسنے خون سے یہ شعر لکھا بہر تقدیر غیب سے اس شعر کے لکھے ہوئے ہونے مین کلام نہین **نقل ہی** کہ اُس درویش نے سر مبارک کو دیکھکر کہا کہ یہ لوگ نہایت بد ہین کہ اپنے نبی کے بیٹے کو قتل کرکے اُسکی اہلِ بیت کو اس ذلت و خواری سے لیے جاتے ہین پھر اُس جماعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اشقیا سے کہنے لگا کہ اگر ایک رات سر مبارک حسین کو میرے پاس رہنے دو تو مین تمکو دس ہزار درم دیتا ہون اُنھون نے قبول کیا درویش نے سر مبارک دونون ہاتھون مین لیا اور خلوت مین خوشبو سے معطر کرکے اپنے زانو پر رکھا اور دیکھکر رونے لگا اور رات بھر انوار غیبیہ جمال حق نما سے مشاہدہ کرتا رہا اور دیکھتا رہا کہ ساری رات آسمان سے طبقات نور اُترتے تھے ابن حبان نے کتاب الثقات مین لکھا ہی کہ وہ راہب نصرانی جسنے سر امام علیہ السلام سے اعزاز واکرام حاصل کیا اس کرامت کے دیکھتے ہی مسلمان ہوا اور تمام عمر اپنی اہل بیت کی محبت مین گذرانی اور دس ہزار درم بھی اُسنے وعدے کے موافق اُن ظالمون کو دیے تھوڑی دور چلکر اُن کمبختون نے تقسیم کرنے کے واسطے تھیلیون کے مُنہ جو کھولے تو دیکھا کہ وہ سب ٹھیکریان ہوگئی ہین اور ایک طرف لکھا ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ یعنی تم نجانو اللہ کو غافل اُس سے جو کرتے ہین ظالم لوگ اور دوسری طرف لکھا ہی سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ یعنی اب معلوم کرینگے ظلم کرنے والے کس کروٹ اُلٹتے ہین اور صواعق محرقہ مین ہی کہ اُس تو دوسرا بالوم نے بہت سے دینار لشکر حسینی کے لوٹے تھے جب تھیلی کھولکر چاہا کہ تقسیم کرنے کو نکالین دیکھا کہ وہ ٹھیکریان ہوگئی ہین اُنکے ایک طرف پہلی آیت لکھی ہی اور دوسری طرف دوسری آیت لکھی ہی

پہونچنا قافلے کا دمشق مین

تحریر الشہادتین مین ہی کہ بعد طے منازل اور قطع مراحل کے جب اسیران کربلا مع سر مبارک حضرت سید الشہدا کے دمشق مین پونہچے اور یزید مرید کو خبر آمد اہل بیت نبوت کی پونہچی تو اُسنے قصر امارت آراستہ کیا اور عظماے شام کو جمع کرکے مجلس عام مین سب کو طلب کیا اور نہایت خوشی سے ایک ایک پر نظر ڈالی اور سب کے نام پوچھے شمر ذی الجوشن نے نام بتلائے یہانتک کہ اُسنے سر مبارک سید الشہدا بھی پیش کیا اور حالات لڑائی کے بمباہات وفتخار اسطرح بیان کیے کہ مجکو عبید اللہ بن زیاد نے حسین بن علی کے مقابلے مین بھیجا سو مین لشکر جرار لیکر اُنپر ٹوٹ پڑا اور ہر طرف سے اُنکے ساتھیون کو گھیرا اور ایک ایک کو ذبح کرچلا یہانتک کہ مین نے سب کو کوشش سے مارا اُن سب کے یہ سر حاضر ہین اور یہ سر حسین کا ہی یزید پلید یہ کلام سنکر بہت خوش ہوا اور بوتل شراب کی ہاتھ مین لیکر پینے لگا اور انواع اہانت سے پیش آیا اور ایک لکڑی چھوٹی درخت خیزران کے اُس شقی کے ہاتھ مین تھی وہ آپکے لب و دندان پہ مارتا تھا اور اشعار ابن زبعری کے پڑھتا تھا اور اُن شعرون مین یہ دو شعر کہ بصراحت کفر پر دلالت کرتے ہین

۲۰ عقد الفرید مین ہی [illegible]

[illegible]

۲۱ [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیادہ کرتا تھا وہ شعر یہ تھے **اشعار**

لَیتَ اَشیاخِی بِبَدرٍ شَہِدُوا	قَد قَتَلنَا القَرنَ مِن سَادَاتِھِم
وَقعَ الخَزرَجِ مِن وَقعِ الاَسَلِ	وَعَدَلنَاہُ بِبَدرٍ فَاعتَدَل

یعنی کہا یزید نے ای کاش یزید کے بزرگ عتبہ وشیبہ جو غزوۂ بدر اور خزرج مین مارے گئے اگر آج زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ مین نے اُنکا بدلا لیا اور تحقیق مین نے مارین گردنین سادات اُنکے کی شعبی نے کہا یزید نے دو شعر ین اور انپر بڑھائین **اشعار**

لَعِبَت ھَاشِمُ بِالمُلکِ فَلَا	خَبَرٌ جَاءَ وَلَا وَحیٌ نَزَل
لَستُ مِن عُتبَۃَ اِن لَم اَنتَقِم	مِن بَنِی اَحمَدَ مَا کَانَ فَعَل

یعنی کھیل کیا بنی ہاشم نے ملک مین بس نہ خبر آئی اور نہ وحی نازل ہوئی نہوتا مین اولاد عتبہ سے اگر بدلا نہ لیتا اولاد احمدؐ سے اُسکا جو کچھ کہ اُنھون نے کیا انتہی اس تذکرہ سبط ابن الجوزی اور کہتا تھا یزید کہ ای ابو عبداللہ مجکو گمان نہ تھا کہ تیری عمر اسقدر ہوگی اور خضاب سر و ریش کی حاجت ہوگی یہ خبر بعض اصحاب اخیار حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچی وہ روتے ہوئے اُس مجلس نامعقول مین آئے اور فرمانے لگے ای یزید یہ کیا بے ادبی ہی جو تو سر مبارک سے کرتا ہی یہ وہ سر ہی جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چوستے تھے یزید نے سات صحابیون کو اُسیوقت قتل کرایا کذا فی مناقب السادات **روایت ہی** کہ سمرۂ[۱] بن جندب صحابی اُسوقت حاضر تھے اُنھون نے جرأت کر کے فرمایا کہ ای یزید اللہ تیرا ہاتھ توڑے تو لکڑی ان لبون پر لگاتا ہی جو بوسہ گاہ رسول ہین یزید نے کہا ای سمرہ اگر شرف صحبت رسول اللہ مانع نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ میرے حق مین ملاحظہ صحبت رسول اللہ کا کیا گیا اور جگر گوشگان رسول و فرزندان بتول سے یہ معاملہ کیا گیا کہ کوئی کافر بھی کسی مسلمان سے نہ کریگا یہ کہکر مجلس سے اُٹھ آئے انتہی ابن جوزی کہتا ہی کہ ابن زیاد بدنہاد نے جو حضرت سید الشہدا کو مارا تو کچھ عجب نہین عجب تو خذلان یزید سے ہی اُسکے مارنے سے سر حسین کو اور اُنکی اہل بیت کو پکڑ کر قید کرنے اور ننگے سر کھلے منہ بے کجاوہ اونٹون پہ بلانے اور بہت سے منکرات اور بیادبیون کے ساتھ پیش آنے سے اور اس سے مطلب کیا تھا سوائے تفضیح کے اور ایسا تو کوئی خارجیون مین سے بھی نہین کرتا جیسا اس مردود نے کیا کیا یہ نہین لکھا ہی کہ خوارج اور باغی لوگ جب مارے جاتے ہین تو اُنکی تجہیز و تکفین کی جاتی ہی انتہی تذکرہ مین ابن ابی الدنیا سے مروی ہی کہ حسن بصری فرماتے تھے کہ یزید دندان مبارک حضرت امام علیہ السلام پر لکڑی مارتا تھا اور وہ وہ جگہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو بوسہ دیتے تھے اور نیز تذکرہ مین ہی کہ کہا ابن سعد نے جب سر مکرم روبرو یزید کے رکھا گیا تو یزید پلید اُس لکڑی سے جو اُسکے

[۱] سمرہ ابن جندب ... تو وہ مین ... بن فزارہ ... ابا سلیمان ... بصرے کا عامل ... انتقال کیا ... بن جندب صحابی [illegible]

معارف ابن ابی قتیبہ ... صحابہ مین ... اول ابن ... انتقال ... زمانہ عبد الملک ... بن جندب [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دست ناپاک مین تھی وندان مبارک امام شہیدؑ پر مارتا تھا اور اشعار پڑھتا تھا ابو برزہ اسلمی نے اُسکو منع کیا اور کہا ہر آیئنہ دیکھا مین نے رسول خدا کو کہ بوسہ دیتے تھے آپ اُن دانتون پر اُنکے کیا تو راضی ہوا اسے یزید کہ عبیداللہ بن زیاد تیرا قیامت کے دن شفیع ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حسینؑ کے شفیع ہون اور ابو برزہ مجلس یزید سے اٹھ آئے الی آخر القصۃ انتہی بقدر الضرورۃ اور یافعی نے لکھا ہی کہ جب سر مبارک امام مظلوم کا یزید پلید کے روبرو رکھا گیا تو اُسنے اُسکو سونے کے طشت مین رکھوایا اور اُسکو دیکھتا تھا اور اپنی رسوائی کو بھولکر فخریہ یہ شعار پڑھتا تھا اشعار

صَبَرْنَا وَكَانَ الصَّبْرُ مِنَّا عَزِيمَةً	وَأَسْيَافُنَا يَقْطَعْنَ كَفًّا وَمِعْصَمًا
وَهُمْ كَانُوا أَعَقَّ وَأَظْلَمَا	تَعَلَّقْنَ هَامًا مِنْ رِجَالٍ أَعِزَّةٍ

پھر حکم کیا سر مکرم کے دروازہ شام مین لٹکائے جانیکا انتہی روایت ہی کہ ایک سوداگر یہودی بھی اُس مجلس مین حاضر تھا اُسنے پوچھا یہ کسکا سر ہی یزید نے کہا یہ سر اُس شخص کا ہی جو خلیفہ وقت سے مقابلے کا دعوی کرتا تھا سوداگر نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ صاحب اس سر کا شرافت اور بزرگی رکھتا ہی جب ہی تو اُسکو خلافت کا دعوی تھا یزید نے کہا اشراف بنی ہاشم مین تھا تاجر نے کہا یہ کون ہین اور کسکی اولاد مین اُس مردود نے سب بتلایا یہودی نے کہا معلوم ہوا کہ تمھارے پیغمبر کے فرزند ہین کہا ہان تب یہودی نے دانت کے نیچے اُنگلی دابی اور کہا ای یزید افسوس ہی باوجود اسکے کہ میرے اور حضرت داؤد پیغمبر کے بیچ مین ستر پشتین گذری ہین لیکن ابتک یہودی میری تواضع اور تعظیم کرتے ہین اور تمھارے پیغمبر تو ابھی کل دنیا سے تشریف لے گئے ہین تمنے اُنکی اہل بیت کے ساتھ ایسا معاملہ کیا کہ ہمنے آجتک نہ کانون سے سُنا ہی اور نہ آنکھون سے دیکھا لاحول ولاقوۃ تم لوگ بڑے بدذات ہو اس قصے کو محمد بن سعد نے محمد بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہی اور ابن جوزی تذکرے مین لکھتا ہی کہ حکایت کی ہشام بن محمد نے اپنے باپ سے اُنھون نے عبیداللہ بن عمر سے کہ اُسی جگہ قیصرؔ روم کا سفیر بھی حاضر تھا اُسنے کہا اے یزید بعضے جزیرون مین حضرت عیسی علیہ السلام کے گدھے کے کھر کا نشان موجود ہی سو ہم سب ہر سال جواہرات وتحائف لیکر جاتے ہین اور اُسکی زیارت کرتے ہین اور مراتب تعظیم ویسی ہی بجالاتے ہین جیسے مسلمان بیت اللہ کی کرتے ہین حیف ہی کہ تمنے اپنے نبی کے لڑکون کو قتل کیا عورتون اور یتیمون کو ایسی ذلت سے قید کیا ہی تم لوگ بڑے شریر ہو یزید نے کہا اگر تو سفیر قیصر نہوتا تو مین تیری گردن مارتا اُسنے کہا ای یزید تجکو شرم نہین آتی کہ قیصر کی تو تو نے یہ پاسداری کی اور اپنے پیغمبر کی کچھ قدر نجانی نقل ہی کہ اسی حال مین یزید نامعقول کا غلام مقبول نام جو اُس جگہ حاضر تھا کہنے لگا ای یزید خدا سے ڈر کہ حسینؑ اولاد

ف ابو برزہ صحابی ہین ابن عبدالبر نے استیعاب مین لکھا ہی کہ بصرے مین ابن زیاد کے بعد انکا انتقال ہوا اور بعض کہتے ہین ابن سیرین مین انتہی ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ اور بعض نے ... صبر ... ضروری ... [illegible]

ف قیصر بادشاہ روم کا لقب ہی اور کسری بادشاہ فارس کا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ اور ظالم تر ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ اور وہ لوگ ... بھی نافرمان ... اور دونون کی ... [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سردار ہین میرے روبرو اُنکے لب و دندان سے بے ادبی نکر کہ پیغمبر خدا نے ان لبون پر کئی
مرتبہ بوسہ دیا ہی یزید مردود نے کہا مین تجکو بھی اُنھین دشمنون مین سے شمار کرتا ہون غلام نے یہ کلام سنکر تین بار
تلوار ماری خالی پڑی مجلس مین شور برپا ہو گیا آخر اُسنے بہشت کو چلتے ہوے چالیس آدمی دوزخ کو پہونچائے
امام زین العابدین اور زینب بنت فاطمہ علیہما السلام نے وعدہ جنت کا فرمایا بعد اسکے یزید پلید حضرت امام زین العابدین
کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ یہ کسکا لڑکا ہی کسی نے کہا حسین بن علی کا کہا مین نے سنا تھا کہ علی بن حسین قتل ہو گئے
لوگون نے کہا کہ حضرت امام حسین کے تین بیٹے تھے علی اکبر علی اوسط علی اصغر یہی دو شہید ہوے یہ علی اوسط بیمار تھے
سو قید مین آئے ہین یزید نے کہا ای لڑکے تو جانتا ہی کہ تیرا باپ مسند خلافت پر بیٹھنا چاہتا تھا اور اُسکو یہ دعوی تھا
کہ اُسکے نام پر خطبہ پڑھا جائے الحمد للہ کہ وہ اپنی مراد کو نہ پہونچا امام زین العابدین نے فرمایا ای یزید بتا کہ یہ منبر ہمارے
باپ دادا کے رکھے ہوے ہین یا تیرے اور خلافت اور امامت ہماری خاندانی ہی یا تیرے آبا و اجداد کی جو مشرک تھے
قیامت کے دن ہمارا تیرا فیصلہ ہوگا اور آیہ کریمہ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ پڑھکر کلام ختم کیا
یزید نے کہا ان سبکو جہان یہ اُترے ہین پہونچا آؤ اور سر مبارک امام حسین علیہ السلام کو دروازۂ دمشق پر لٹکاؤ چنانچہ
تین شبانہ روز برابر سر پرنور دروازۂ دمشق پر آویزان رہا حافظ امام ابی الخطاب ابن وحیہ نے اپنی کتاب
مرج البحرین فی فوائد المشرقین والمغربین مین لکھا ہی کہ جب سر مبارک کو یزید نے شام مین منگوایا تو خالد بن غفران
کہ افاضل تابعین سے تھے اُنھون نے اپنے آپ کو چھپا لیا لوگون نے ایک مہینے تک اُنکو ڈھونڈھا نہ پایا جب
وہ ملے تو لوگون نے سبب عزلت پوچھا اُنھون نے کہا نہین دیکھتے ہو کیا بلا ہمپر نازل ہی اور چند اشعار پڑھے
جنکا مضمون یہ ہی کہ ای ابن بنت رسول اللہ تمہارے سر کو لائے آلودہ خون مین پس گویا تمہارے قتل سے
قتل کیا رسول اللہ کو آشکارا اور تمکو بلا دلیل پیاسا مارا اور تمہارے مارنے پر خوش ہوے اور تکبیر و تہلیل کو تمہارے
ساتھ مارا یعنی تمہارے قتل سے اسلام سست ہوا انتہی اور بشاشت یزید کی قتل امام علیہ السلام سے بتواتر معنوی ثابت ہی

تاریخ اعثم کوفی مین [illegible] روایت ہی کہ [illegible] ایک خطیب [illegible] حضرت امام [illegible] پر چڑھا اور [illegible] کہا [illegible] حضرت امام زین العابدین نے [illegible] منبر پر [illegible] ایسا خطبہ پڑھا [illegible] امام زین العابدین نے اجازت [illegible] آپ منبر پر [illegible] جو مجھے جانتا ہی وہ جانتا ہی اور جو نہین جانتا مین [illegible] بیٹا اُسکا ہون [illegible] مین بیٹا زمزم و صفا کا ہون [illegible] مین بیٹا اُسکا ہون [illegible] ص

مین بیٹا اُسکا ہون جسنے [illegible] اور [illegible] مین بیٹا اُسکا ہون [illegible] مین بیٹا اُسکا ہون جو براق پر سوار ہوا اور سیر کرایا گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک مین بیٹا اُسکا ہون جسکو جبرئیل پہونچے سدرۃ المنتہیٰ تک فکان قاب قوسین او ادنیٰ مین بیٹا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہون مین بیٹا علی مرتضیٰ کا ہون اور مین بیٹا فاطمہ زہرا سیدۃ النسا کا ہون [illegible] اتنا ہی فرمایا تھا کہ کہرام مچگیا اور خوف تھا کہ فتنہ قائم ہو جائے پس آپ اس خوف سے خاموش ہو رہے ۱۲ [illegible] علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روانہ ہونا اہل بیت کا مدینہ منورہ کی طرف اور وہان پہونچنا

پھر سب اہل بیت رسالت مع سر مبارک ہمراہ نعمان بن بشیر اور تیس نفر سواران یزیدی کے روانہ مدینہ ہوئے نعمان بن بشیر نے راہ مین نہایت خدمت اور اطاعت کی نور العین مین ہی کہ جب قافلہ اہل بیت دمشق سے روانہ ہوا تو راہ مین اہل بیت نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہمکو کربلا کی راہ سے لیچلو تاکہ ہم وہان پہونچکر تجدید عہد کرین چنانچہ وہ سب کو اسی طرف لیچلا بیسوین صفر کو قافلہ کربلا مین پہونچا جابر بن عبد اللہ انصاری سے اور ایک گروہ اہل مدینہ سے وہان ملاقات ہوئی رسم تعزیت ادا کی گئی پھر تو واقعہ گذشتہ تازہ ہوگیا نئے سر سے قیامت قائم ہوگئی بعد اُسکے قافلہ پھر روانہ ہوا جب اہل بیت مدینہ منورہ مین پہونچے تو حضرت ام کلثوم مدینے کو دیکھکر رو رو کر یہ فرمانے لگین اشعار

یہ فرمانے لگین اشعار	مدینۃ جدنا لا تقبلینا	فبالحسرات والاحزان جئنا	آہ ای مدینہ خاک فضا وامصیبتا
اسباب ہمارے ہین آہ وامصیبتا	لٹ کر ہین ہم ای بلا وامصیبتا	کیا کیا اٹھائے جور و جفا وامصیبتا	خرجنا منک بالاھل جمیعا
رجعنا لا رجال ولا بنینا	نکلے تھے جب تو ساتھ تھے لوگ ہائے اب	کوئی نہ ساتھ باقی ہا وامصیبتا	وکنا فی الخروج علی المطایا
رجعنا خائبینا آیسینا	نکلے تھے جب تو ساتھ تھے با شوکت و حشم	اب ال ہین شتر پہ کر بے ردا وامصیبتا	وکنا فی امان اللہ جہرا
رجعنا بالقطیعۃ خائفینا	نکلے تھے جب امن سے قلب مین کہ تھا	ہر دم تھا حافظ اپنا خدا وامصیبتا	اب چادر ایک پاس ہے وہ بینوا ہین ہم
بکھرے ہین بال سر ہے کھلا وامصیبتا	کرتی شبانہ روز ہے بیقرار روح	ہو کاش حشر تن سے جدا وامصیبتا	ومولانا الحسین لنا انیسا
رجعنا لا الحسین ولا معینا	نکلے تھے جب تو ساتھ تھے حضرت حسین آہ	سر انکا کربلا مین کٹا وامصیبتا	عالم ہے تیرہ پر سر بے تن حسین کا
ہر شکل پر جلوہ نما وامصیبتا	فلا عیش یدوم لنا دواما	وزین الخلق مدفون حزینا	اب عمر بھر ہے عیش کہان زینت جہان
کیسا حسین زمین مین گیا وامصیبتا	ونحن الضائعات بلا کفیل	ونحن النائحات النادبینا	ہم ہین تباہ حال نہین کوئی اپنے ساتھ
چھائی ہے دل پہ غم کی گھٹا وامصیبتا	افسوس ہین کیسے کیسے حسین خاک مین ملے	کس کس کا ہای خون بہا وامصیبتا	ونحن الباکیات علی حسین
ونحن النادبات الشاکیتینا	روتے ہین اور حبیب ہین بنی او حسین مین	ہے دل کے پار تیر جفا وامصیبتا	ونحن السائرون علی المطایا
نساق علی الجمال المقصبینا	بے پردہ سیر کرتے ہین اور شتر پہ بیٹھکر	ہر ہر جگہ پہ دکھ ہے نیا وامصیبتا	ونحن بنات یس وطہ
ونحن الباکیات علی ابینا	ای وای ہم ہین آل نبی فخر کائنات	ہون اس طرح سے وقف بلا وامصیبتا	جنت مین ہین رسول مصیبت زدہ ہین ہم
ہو اپنی جان انپہ فدا وامصیبتا	ونحن الصابرون علی البلایا	ونحن الباکیات القاعدینا	صبر و شکیب کیسے ہین کرب و بلا مین ہم
گھٹتی ہے روح غم ہے بڑا وامصیبتا	ہین خستہ و ستم زدہ باقی نہین ہین اب	جز مرگ کوئی حرص و ہوا وامصیبتا	الا یا جدنا قتلوا حسینا

۹۷ جب عبد اللہ کا ... روایت ہے ... صحابہ مین پانچ ... نبی ... سب ...

رحمۃ اللہ علیہ مین ۱۲ محرم مین ۷۴ھ مین اور اکمال لکھی ہے ۷۸ھ مین وفات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولم یرعوا اجنابک یا ابینا
آفت یہ کیسی کی ہو بپا وا مصیبتا
کچھ بھی نہ آئی شرم و حیا وا مصیبتا
اور فاطمہ کا کوئی نہ تھا وا مصیبتا
چلاتی تھی کہ آہ اخا وا مصیبتا
اُسپر بھی عزم قتل کیا وا مصیبتا
شہر و طن اپنا گشت ہوا وا مصیبتا
نکلے تمھارے دل سے صدا وا مصیبتا

نانا تمھارے بعد تمھارے حسین کو
وقد هتکوا القوم وحملونا
وزینب اخرجوها من خباها
سکینة تشتکی من حرّ نارٍ
وزین العابدین قیّدوه
وقد طافوا البلاد بنا جمیعا
فهذی قصتی مع شرح حالی

امت نے ہائے قتل کیا وا مصیبتا
علی الاقتاب جهرا اجمعینا
وفاطمة مالها احد معینا
تنادی یا اخی جاروا علینا
وراموا قتله اضحی حزینا
وبین الخلق جمعا قد خزینا
الا یا مسلمین ابکوا علینا

کی آپ کی ہتک نکلی آہ کچھ خیال
بے پردہ ہم ہوا و نکلے اور کیا اسیر
زینب کو بے حجاب نکالا ہے خیمہ سے
بھوکی پیاسی آہ سکینہ تڑپ تڑپ
عابد کو قید کرکے دیا لاکے لاکھ دکھ
بے یار اور بیکس و بے برگ بے نوا
لازم ہے مومنو جو سنو یہ ہمارا حال

راوی کہتا ہے کہ جب کلام ام کلثوم کا تمام ہوا تو اولاد مہاجرین اور انصار اور تابعین سید ابرار سب نے واویلا اور وا مصیبتاہ کہتے ہوئے گھرون سے نکل پڑے اور محمد بن حنفیہ نے آواز گریہ و بکا سنکر لوگون سے حال پوچھا لوگون نے بیان کیا وہ بھی بیتاب ہو کر گرتے پڑتے اہل بیت تک پہونچے اور چیخے کہ وا اخاہ وا حسیناہ اُسدن مدینے مین اتنا رنج و غم تھا کہ گویا آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ہے تمام ارباب دین اندوہ و درد کے رہین تھے اور سارے کہین وہین غم و غصے سے حزین تھے حضرت ام سلمہ کی یہ حالت تھی کہ وہ ایک ایک کو گلے لگا کر روتی تھین اور اُسی حال سے سب کو روضہ مبارک پر لے گئین اور روتے روتے بیتاب ہو گئین اور بزبان حال فرماتی تھین اشعار

یا رسول اللہ برآر از روضہ سر تا بنگری
اہل بیت خویش بین زار و غمناک و حزین
کس ہماد در جہان یا رب گرفتار اینچنین
در بلای دشمنان دین گرفتار آمدہ

یہ تحریر الشہادتین مین ہے اور اظہار السعادۃ مین تذکرہ سبط ابن الجوزی سے لکھا ہے کہ کہا ربیع بن خثیم وغیرہ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے ام سلمہ سے کہ جب خبر شہادت انکو پہونچی تو اُنھون نے فرمایا آیا اُن لوگون نے ایسا کیا خداوند تعالی اُن کے گھر اور اُنکی قبرون کو آگ سے بھرے اور اسقدر روئین کہ بے ہوش ہو گئین اور کہا ام سلمہ نے کہ لعنت کرے اللہ عراق والون کو انتہی نور العین مین ہے کہ جب حضرت امام زین العابدین حاضر مزار اقدس نبوی ہوئے تو آپ نے رو کر یہ اشعار پڑھے

اشعار

أیا جدّنا اردوا ابی مستذلا
قتیلا وفی الاحشاء منه ظماء
وقد رفعوا راسه فوق ذابل
کما البدر یشرق فی علوّ سماء
وعادوا علینا ینهبون خیامنا
وقد سلبونا ما لنا من نصراء
وقد حملونا علی ظهور جمالهم
بغیر وطایا جدّنا وغطاء
وطافوا بنا شرق البلاد وغربها
جمیعهم یهجوننا بهجاء
اتونا الی دمشق نحو یزیدهم
وقد اوقفونا بین یدیه سواء
وقال انا بکم نلت کلّ مقصدی
لقتل اخیکم قد بلغت مناء
ولقتلی قد رام یقطع نسلنا
فعمّتی قامت علیه عزاء
والنّاس صاحوا خلف یزیدهم
فقال اطلقوه لانّه مرضاء
خذ حقّنا یا جدّنا منه غدا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یَومَ حَشْرِنَا عِندَ فَصْلِ الْقَضَاء
وَقَدِ انْتَقَمْ مِنْ آلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ
یَا وَیْلَکُم مِنْ حَرِّ نَارِ لَظَاء
نانا تمھارے بعد کرین کیا بیان ہم
مظلوم و بیگناہ ہین بیتاب و چشم نم
نیزے پہ بعد قتل کے یا ایہا النبی
گھُٹ گھُٹ کے دم ہا ہو رہی جی کو بیکلی
دشمن ہوے ہمارے وہ بیرحم بے گناہ
بٹھلایا ننگے اونٹو نپہ عالم کیا سیاہ
خود جبکہ ظلم کر چکے ای شاہ دوسرا
دیکھا غضب سے اُسنے ہمین اور یہ کہا
بعد اُسکے چاہتا تھا کرے قتل بدخصال
پنجے سے اُسکے مجکو خدا نے دیا نکال
مین رہ رہا ہون رونے کو ای شاہ مشرقین
نالہ ہی رات دن مرے بابا مرے حسین
تھی خاص بہر آل عبا تیغ اشقیا
فرمائیے گا روز جزا پیش کبریا
ان اشقیا پہ حکم جہنم ہو یا خدا
اور دور دل سے آج تو سب غم ہو یا خدا

وَقَدِ اسْتَحَلَّ الْآنَ کُلُّ مُحَرَّمٍ
وَسَاقَ لِاَهْلِ الْبَیْتِ کُلَّ رَدَاءٍ
فَقَابِلْهُمْ یَا اِلٰهِی بِفِعْلِهِمْ
اعدا کے ہاتھ سے ہوئے کیا کیا ہمین ستم
قلب و جگر فراق مین کسطرح پھٹ نہ جائے
لٹکایا سر ہمارے پدر کا بصد خوشی
بالای نیزہ آن سر اقدس چنان نمود
لوٹے ہمارے خیمے کیا ہی ہمین تباہ
رسوا کیا جہان مین ہمین وا مصیبتا
دربار مین یزید کے لائے وہ بیحیا
کیسے ذلیل و خوار ہوے آل مصطفےٰ
تا منقطع ہو نسل نبی صاحب کمال
سمجھا یا اُسکو کون نے مجکو بچا لیا
کاہش نصیب روح ہی لکو نہین ہی چین
تیغ دو دم سے آل نبی کو کیا شہید
بیکس غریب کوئی نہ ہمسا اُنھین ملا
ای خالق زمین و زمان انتقام دے
روح نبی بہشت مین خرم ہو یا خدا
بدلا ملیگا آپ کی کوشش سے یا نبی

وَمَا جَرَ لِاَهْلِ الْبَیْتِ سَفْكَ دِمَاءٍ
سُیُوفُهُمْ قَدْ جَرَّدَتْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ
یَا مَنْ تَعَالَیْتَ فَوْقَ کُلِّ سَمَاءٍ
ارمان اُنکے نکلے ہوے ہم مریض غم
مقتول تشنہ لب ہوے بابا حسین ہاے
دیکھا ہی اپنی آنکھون سے ای واے بیکسی
گویا کہ آفتاب قیامت بہ نیزہ بود
بے پردہ عورتون کو پھرایا خدا گواہ
تھا نام رحم صفحہ ہستی سے مٹ گیا
افسوس اُسکے سامنے ہمکو کھڑا کیا
مطلب بر آیا دل کا مرے قتل کی ہی جا
لیکن ہوا نہ ایسا جو منظور ذوالجلال
میری پھوپھی نے گود مین اپنی چھپا لیا
آہ و فغان کا شغل ہی ہر دم ہی لب پہ بین
مردود و روسیاہ ہین ناری ہین وہ پلید
فریاد آپ سے ہی یہ جد محمدا
ہی آج روز عدل جزا الاکلام دے
عیش و فرح شہیدون کو ہر دم ہو یا خدا
اللہ کو عزیز ہی خاطر حضور کی

سبط ابن جوزی نے تذکرے مین واقدی سے نقل کیا ہی کہ جب سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کا مدینے مین پہونچا تو مردون اور عورتون مین سے کوئی مدینے مین باقی نہین رہا تھا جو گھر سے باہر نہ نکل پڑا ہو سب کے سب روتے اور چلاتے تھے از انجملہ زینب دختر عقیل ابن ابی طالب سر و پا برہنہ فریاد کرتی تھین اور کہتی تھین واحسیناہ وا اخوناہ وا محمداہ اور یہ مرثیہ پڑھتی تھین جسکا ترجمہ یہ ہی

اشعار

اگر سوال کند مصطفےٰ بروز شمار
جزاے آنکہ رہِ حق نمودہ ام بشما
چہ بودہ است کہ با اہل بیت من کردید
نبودہ آنچہ کہ صادر شد از شما زنہار
جواب این چہ بود ای گروہ بدکردار
جفا و جور پس از رفتنم بدار قرار

انتہیٰ مین کہتا ہون کہ شرح عقود الجمان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین بھی ہی کہ پھر یزید نے نعمان بن بشیر کو مقرر کیا کہ سامان سفر درست کرکے اہل بیت کو مدینہ مین پہونچا آئے چنانچہ وہ لیچلا اور راہ مین بنی ہاشم کی عورتین سر و پا برہنہ ملین انمین عقیل کی صاحبزادی تھین وہ روتی تھین اور یہی اشعار پڑھتی تھین اور ایسا ہی فصول المہمہ مین بھی ہی مگر شعرانی طبقات مین حضرت امام علیہ السلام کے ترجمے مین لکھتے ہین کہ آپ کی بہن نے جو قناطیر سباع مصر مین دفن ہین آواز بلند کرکے اور خیمہ سے باہر سر نکال کے یہی شعرین پڑھین انتہیٰ صاحب نور الابصار نے لکھا ہی کہ ہوسکتا ہی کہ ان شعرون کو دونون نے پڑھا ہو واللہ اعلم کامل مین ہی کہ عبید اللہ ابن زیاد نے ایک قاصد مدینے کی طرف بھیجا کہ وہان جاکر عمرو بن سعید کو حضرت کی شہادت کی خبر پہونچائے چنانچہ وہ روانہ ہوا اثنای راہ مین ایک قریش سے ملا اُسنے پوچھا کیا خبر لایا ہی کہنے لگا کہ خبر تو امیر کے پاس ہی قرشی بولا کہ انا للہ مارے گئے حسین پھر قاصد عمرو بن سعید کے پاس آیا اُنھون نے پوچھا کیا خبر لایا ہی قاصد بولا کہ حسین بن علی مارے گئے اُنھون نے کہا اس خبر کی ندا کردے اُسنے ندا کی بنی ہاشم کی عورتون نے یہ سنکر چلانا شروع کیا اور عقیل کی بیٹی نکل پڑین اُنکے ساتھ اور بھی عورتین تھین سر کپڑے سے لپیٹے ہوے وہ صاحبزادی یہی اشعار پڑھتی تھین عمرو بن سعید نے جب اُن عورتون کی آوازین سنین تو ہنسا اور کہنے لگا ؎

عَجَّت نِساءُ بَنِی زِیادٍ عَجَّةً
کَعَجِیجِ نِسوَتِنا غَداةَ الاَرنَبِ

آواز نکالی بنی زیاد کی عورتون نے ویسی جیسی ہماری عورتون نے آوازین نکالی تھین کل ارنب مین اور ارنب ایک واقعہ تھا بنی زبید کا بنی زیاد پر بنی الحرث بن کعب کی طرف سے یہ شعر عمرو بن معدیکرب کا ہی پھر عمرو نے کہا یہ خبر مرگ ویسی ہی جیسے خبر مرگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تھی پھر اُنھون نے منبر پر چڑھکر لوگون کو اس واقعے کی خبر دی انتہیٰ **تنبیہ** صاحب اظہار السعادۃ لکھتے ہین کہ بعض شارحین رسالہ سر الشہادتین نے بجای زینب ام کلثوم کا نام لکھا ہی اور بجاے مدینہ کوفہ حالانکہ وفات ام کلثوم بنت فاطمہ زہرا کی اور وفات زید بن ام کلثوم کی ایک ہی دن زمانہ جناب حضرت امام حسن مجتبیٰ مین ہوئی اور حضرات حسنین اور جماعت مہاجرین و انصار نے اول نماز جنازہ زید پر پڑھی بعد اُسکے ام کلثوم کے جنازے پر پڑھی اور یہ امر متتبع کتب سیر اور تواریخ صحیحہ پر مخفی نہین چنانچہ شیخ عبد الحق محدث نے اکمال فی اسماء الرجال مشکوۃ مین ترجمہ اولاد علی مرتضی مین بیان کیا ہی عجب نہین کہ سہواً قلم ناسخ سے اس شرح رسالہ فارسی مین یہ آگیا ہو انتہیٰ بکلامہ مین کہتا ہون کہ بعضے شراح سے مراد صاحب تحریر الشہادتین ہین کہ اُنھون نے اُسمین لکھا ہی کہ کہتے ہین جب زنان اہل بیت پیراہن دریدہ اونٹون پر بے پردہ سوار کوفے مین آتی تھین تو کوفہ والے خرابی دودمان نبوت دیکھکر روتے تھے ام کلثوم نے کہا کہ ای کوفیو کیون روتے ہو یہ سب کچھ تو ہمیر تمھارے ہی ہاتھ سے ہوا ہی اور اشعار پڑھے جنکا ترجمہ یہی اشعار ہین جو اوپر نقل کیے گئے انتہیٰ اور اُسی کتاب مین لپٹ جانا حضرت ام کلثوم کا سر امام حسین سے اور یزید کا پوچھنا کہ شاید یہ بھی بہن حسین کی ہین اور لوگون کا کہنا کہ یہ ام کلثوم دختر فاطمہ ہین الی آخر القصہ منقول ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسکے سوا اور بھی بعض بعض جگہ انکا ہونا لکھا ہی پس غالب ہی کہ اُنھون نے یہ قصہ ترجمۂ طبری یا رسالۂ سعادۃ الکونین سے نقل فرمایا ہوگا کہ اُس سالے مین اُسی ترجمہ سے یہ منقول ہی اور فتاوای قرطبی سے بھی مگر صاحب تحریر الشہادتین خود قائل ہوے ہین کہ ان روایتون مین جو اُنھون نے نقل کی ہین بعضی ضعف سے خالی نہین ہین چنانچہ اسکی تصریح صفحہ ۲۷ نسخۂ تحریر الشہادتین مطبوعۂ مطبع نولکشور مین موجود ہی علاوہ اسکے ملا اسحق اسفرائنی بھی رسالۂ نور العین مین حضرت ام کلثوم کے وہان کربلا مین ہونے کے قائل ہین اور مولانا برہان الدین صاحب صاحب اظہار السعادۃ کے استاد بھی اپنے رسالۂ ذکر الشہادت مین تحریر فرماتے ہین کہ بیبی زینب صاحبزادی حضرت مرتضی کی جگر گوشہ فاطمۂ زہرا کی اور اُن کی بہن ام کلثوم اور فاطمۂ صغری اور سکینہ دختران امام سرورن کے ساتھ تھین بیکس و ناچار بے کجاوہ اونٹون پر کذا فی الصواعق المحرقہ یہان بھی غالبا سہو کاتب ہی ہوگا اور یہ تصریح بھی صواعق کے اُس نسخے مین جو میرے پیش نظر ہی نہین ہی مگر میرے خیال ناقص مین ایسا ہی آتا ہی کہ شاید ام کلثوم صغری دوسری صاحبزادی حضرت امیر کی ہون کیونکہ جناب امیر علیہ السلام کی کئی صاحبزادیون کا کربلا مین ہونا معلوم ہوتا ہی چنانچہ تاریخ یافعی مین ہی کہ وَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ وَاَصْحَابُهٗ وَفِيهِنَّ جَمْعٌ مِّنْ بَنَاتِ الْحُسَيْنِ وَبَنَاتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اور یہی صواعق محرقہ مین بھی ہی اور حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی رسالۂ ماخذ الاعتقاد مین لکھتے ہین کہ ابن زیاد نے علی بن الحسین اور انکی پھوپھیون اور بہنون کو ننگے سرون رسی مین باندھکر بے کجاوہ اونٹون پر اور بعضے کہتے ہین باکجاوہ پر سر امام مظلوم اور سرہای اصحاب امام معصوم کے ساتھ شام کو یزید طرید کے پاس روانہ کیا انتہی بترجمتہ مگر یہ احتمال جب صحیح ہوسکتا ہی کہ جب حضرت ام کلثوم صغری کا بھی اُس زمانے تک ہونا ثابت ہو اور یہ ابھی تک میری نظر قاصر سے نہین گذرا ہی معارف ابن ابی قتیبہ مین صرف اتنا ہی لکھا ہی کہ تمام بیٹیان حضرت امیر کی اولاد عقیل اور اولاد عباس کو بیاہی تھین سوائے ام الحسن کے کہ وہ جعدہ بن ہبیرۂ مخزومی کو بیاہی تھین اور سوای فاطمہ کے کہ وہ سعد بن الاسود کو بیاہی تھین اور یہ بھی احتمال ہی کہ شاید ام کلثوم حضرت زینب کی صاحبزادی اپنی والدہ کے ساتھ کربلا مین ہون کیونکہ وہ اُسوقت تک زندہ تھین اور بعد اُس کے بھی زندہ رہی ہین آیندہ خداداناہی حال ہی اور حضرت ام کلثوم کبری کے حال مین معارف ابن ابی قتیبہ مین لکھا ہی کہ وہ تھین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُن سے ایک بیٹا زید نام اور ایک بیٹی رقیہ پیدا ہوئی جب حضرت عمر شہید ہوے تو اُن سے نکاح کیا محمد بن جعفر بن ابی طالب نے اور جب محمد نے انتقال کیا تو عون بن جعفر نے اُن سے نکاح کیا جب عون مرے تو عبداللہ بن جعفر نے نکاح کیا پس ام کلثوم نے وفات پائی جبکہ عبداللہ بن جعفر کے نکاح مین تھین اور

جب مارے گئے حسین اور اُن کے ساتھی کہ جن مین بہت سی بیٹیان حضرت امام حسین اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہما کی تھین ۱۲ منہ

بیوی سے ۱۲ ... بڑی اور کسی

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

محمد و عون دونون واقعۂ تستر مین شہید ہوے اور عبداللہ بن جعفر نے سنہ ۹۰ھ مین انتقال کیا اور نیز معارف مین
حضرت عمرؓ کے حال مین لکھا ہی کہ زید بن عمر انکے پتھر لگا اُس لڑائی مین جو درمیان عوج اور زراح کے ہوئی تھی
اُس سے اُنکا انتقال ہوا اُنکے کوئی اولاد نہین آور بعضے کہتے ہین کہ اُنھون نے اور اُنکی والدہ نے ایک وقت مین
انتقال کیا اُنپر نماز پڑھی عبداللہ بن عمر نے پہلے زید پر پھر اُنکی والدہ پر اور یہی طریقہ جاری ہو گیا انتہی اور یہی ہی تحفۃ المحبین
اور معارف النبوۃ اور نزل الابرار مین آور نزل الابرار مین اتنا اور زائد ہی کہ انکے جنازہ پر نماز پڑھنے والے
عبداللہ بن عمر تھے یا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما والعلم عند اللہ ذی الجلال والاکرام انتہی اور رسالۂ نور الابصار
مین بھی زید اور انکی والدہ کا ایک دن انتقال کرنا بصیغۂ یقال لکھا ہی جیسا معارف مین ہی ھٰذا و لَعَلَّ اللّٰہَ[له]
یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا الحاصل بعد اسکے تمام اہل بیت مزار اقدس سے باہر آئے اور حزین و غمگین اپنے
مکانون مین تشریف لیگئے اور ہمراہی کو باعزاز و اکرام مناسب وقت اور حالت کے رخصت کیا اسوقت بھی
کمال گریہ و زاری ہوئی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا
یہ حال رہا کہ آپ دن کو روزہ رکھتے اور شب بھر عبادت کرتے جب افطار کا وقت آتا اور کھانا پانی سامنے آتا تو فرماتے
کہ میرے باپ بھوکے پیاسے شہید ہوے افسوس لقمہ اُٹھاتے اور یہ کہکر رکھ دیتے اور رونے لگتے یہان تک کہ آنسو
اس کھانے اور پانی مین ملجاتے آخر آپ ذرا سا جان بچانے کے لیے کھا لیتے بعد واقعۂ کربلا کے آپ جب تک زندہ رہے یہی
کیفیت رہی کہ کربلا کی مصیبت اور باپ کی یاد کبھی دل سے نکلی عمر بھر رونے سے فرصت نملی اگر کوئی صبر کو کہتا تو فرماتے شعر

شدہ ہیچو ابر باران ہمہ گریہ خندہ من
نتوان غم و طرب از ہم امتیاز کردن

مسلمانو کسی نبی کے صاحبزادے نے
آدم سے تا ایندم حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا سا صدمہ نہین اُٹھایا ہوگا اور نہ کسی پر اتنا بڑا رنج
و غم دشت کربلا مین ہوا ہوگا پہر بھر مین آپ کے باپ بھائی اور عزیز و اقارب نے آپ کے سامنے شہادت پائی
خیمہ لٹا کہانتک کہون آپ کی مصیبت خیال کر کے رونا آتا ہی درحقیقت یہ ایسا صدمہ ہی کہ زبان اور قلم اُسکی تحریر
کی تاب نہین رکھتے **اشعار**

از یاد کربلا دل ما بیقرار گشت
درخاک شد فتادہ زخونش خضاب شیب

آہ این چہ حالت ست کہ عالم خراب شد
وز داغ ابتلا جگر ما کباب شد

بحر زلال آل محمد سراب شد
روئے کہ بود بوسہ گہ حضرت نبیؐ

شعر آلاف تحیات و سلام بہ پیمبرؐ
زان بعد نثار شہ دیندار توان کرد

اختلاف مدفن سر مبارک حضرت امام علیہ السلام

اسمین اختلاف ہی کہ سر مبارک امام علیہ السلام کا شام مین واپس آنے کے بعد پھر کہان گیا اور کس مقام مین دفن
ہوا ایک گروہ کہتا ہی کہ یزید نے حکم دیا کہ اسکو شہرون مین پھراؤ چنانچہ پھرایا گیا یہان تک کہ جب عسقلان مین
پہونچا تو اُسکو امیر عسقلان نے وہین دفن کرایا پھر جب عسقلان پر فرنج غالب ہوے تو اُن لوگون سے

[له] له یعنی شاید اللہ اسکے بعد کوئی نئی بات پیدا کرے ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صالح طلائع وزیر فاطمین نے بہت مال دیکر لے لیا اور اُسکے لینے کو کئی مرحلون سے آیا اور اُسکو حریر سبز کی تھیلی مین رکھکے ایک آبنوس کی کرسی پر رکھا اور اُسکے نیچے مشک اور خوشبو بچھائی اور اُسکے اوپر مشہد حسینی بنایا جو قاہرہ مین قریب خان خلیلی کے مشہور ہی اور مقریزی نے خطط مین مشہد امام حسین علیہ السلام مین بحث کرنے کے بعد لکھا ہی کہ سر مبارک عسقلان سے قاہرہ کی طرف اُٹھایا گیا تھا اور روز یکشنبہ جمادی الاخری سنہ ۵۴۸ھ مین وہان پہونچا تھا اور وہ شخص جو سر اقدس کے ساتھ تھا عسقلان سے امیر سیف المملکۃ تمیمی والی اس مقام کا تھا اور قاضی موتمن بن مسکین آور پایا اسکو قصر مین سہ شنبہ دسوین جمادی الاخری سنہ مذکور کو اور وہ بیان کرتے تھے کہ یہ سر مبارک جب مشہد سے عسقلان مین گیا تھا تو اسکا خون سوکھا نہ تھا ویسا ہی ٹپکتا تھا وہ رکھا تھا ایک ظرف کافوری مین اور اُسمین مشک کی سی خوشبو تھی پس وہ اُتارا گیا طرف کافوری کے پھر وہ اُٹھایا گیا سرداب مین طرف قصر زمرد کے پھر دفن کیا گیا قبۂ دیلم کے پاس باب دہلیز خدمہ مین آور کہا ابن عبد الظاہر نے کہ مشہد امام علیہ السلام کا ہم ذکر کر چکے ہین کہ طلائع ابن رُزّیک جسکو صالح کہتے ہین فرنج کے خوف سے عسقلان سے نقل کرایا اور اُسکے لیے خارج باب زویلہ مین جامع بنا کر چاہا کہ اُس مین دفن کرے مگر اہل قصر نے نمانا اور کہا کہ یہ ہمارے پاس رہیگا چنانچہ وہ اُس سے لے گئے اور اُسکے لیے سنگ سفید کی عمارت بنائی اور یہ خلافت فائز باللہ مین طلائع کے ہاتھ پر ۵۴۹ھ مین ہوا انتہی سر الشہادتین مین ہی کہ یزید نے اسیران اہلِ بیت اور سرِ مبارک کو حضرت امام زین العابدین کے ساتھ مدینۂ طیبہ روانہ کیا آور تحریر الشہادتین مین ہی کہ سر مبارک کے مدفن مین اختلاف ہی تحقیق یہ ہی کہ وہ مدینے مین بقیع مین دفن کر دیا گیا جیسا کہ قرطبی سے منقول ہی کہ یزید نے اُسکو مدینۂ طیبہ بھیجا اور تجہیز و تکفین کرکے بقیع مین اُسکو حضرت فاطمہؑ کے پہلو مین دفن کیا آور خلاصۃ الوفا مین ہی کہ جناب امام حسن علیہ السلام کے پہلو مین مدفون ہی اور بعضی روایتون مین ہی کہ یزید کے خزانہ مین رہا آخر سلیمان بن عبد الملک نے اپنے عہد مین خوشبو لگا اور کفن دیکر اور جنازے کی نماز پڑھکر مسلمانون کے مقبرے مین دفن کر دیا اور یہ صحیح نہین ہی جو کہتے ہین کہ کربلا مین لاکر جسد مبارک کے پاس دفن کیا انتہی نور الابصار مین ہی کہ بعضے کہتے ہین کہ بقیع مین حضرت کی والدہ اور بھائی کے مزار کے پاس سر مبارک کے دفن ہونے کو تو ابن بکار اور علامہ ہمدانی وغیرہما نے بھی لکھا ہی آور امامیہ کہتے ہین کہ سر مبارک جسد مبارک سے ملا کر چالیس روز کے بعد کربلا مین دفن کیا گیا آور تاریخ یافعی مین بعد بیان اختلاف کے لکھا ہی کہ عسقلان مین سر مبارک کا دفن ہونا یا قاہرہ مین یہ صحیح نہین انتہی واللہ اعلم بالصواب اور حضرات صوفیہ مین سے ایک گروہ اسکا قائل ہی کہ سر مبارک مشہد قاہرہ مین ہی شیخ علی اجہوری نے رسالۂ فضائل یوم عاشورا مین لکھا ہی

۵۲ [illegible] الشہادتین مین ہی کہ صحیح اور معتمد قول ہی کہ سر مبارک بقیع مین مدفون ہی ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

۵۰ [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہ ایک جماعت اہل تاریخ سے ادھر گئی ہی کہ سر مکرم مشہد مصری معروف مین ہی اور یون ہی ایک گروہ اہل کشف نے بھی لکھا ہی آور شیخ عبد الوہاب شعرانی طبقات الاولیا مین حضرت امام علیہ السلام کے ذکر مین لکھتے ہین کہ دفن کیا لوگون نے سر مبارک کو بلاد مشرق مین پھر طلائع بن رزیک تیس ہزار دینار دیکر اُسکو مصر مین لایا اور وہ لشکر سمیت ننگے پیر صالحیہ کی جانب شام کے راستے سے اُس سر مبارک کو لینے گیا اور لاکر سبز حریر کی تھیلی مین آبنوس کی کرسی پر رکھکر اسکے ہموزن مشک و عنبر اور اور خوشبو بچھواکر اُسپر مشہد حسینی بنایا انتہٰی اور متن مین لکھا ہی کہ مجھے حضرت علی خواص نے خبر دی کہ سر مبارک حقیقت مین مشہد حسینی مین قریب خان خلیلی کے ہی اور طلائع بن رزیک نائب مصر نے اُسکو اُس قبر مین رکھا جو مشہد مین معروف ہی ایک سبز حریر کی تھیلی مین آبنوس کی کرسی پر پھر سارا قصہ لانے کا نقل کیا ہی اور اُسی کتاب مین دوسرے مقام پر ہی کہ مین نے اور شیخ شہاب الدین بن الحلبی حنفی نے مشہد مین سر مبارک کی زیارت کی اور وہ اس مین متوقف تھے کہ سر مبارک اس مقام پر ہے یا نہین کہ ناگاہ انکو نیند آگئی دیکھا کہ ایک شخص نقیب کی صورت سر کے پاس سے نکلا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا یہ سب دیکھ رہے ہین یہان تک کہ وہ حجرۂ نبویہ مین گیا اور جاکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ احمد بن حلبی اور عبد الوہاب نے آپ کے بیٹے حسین کے سر کے قبر کی زیارت کی آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمَا وَاغْفِرْ لَهُمَا یعنی اے اللہ اُن سے اس فعل کو قبول کر اور اُنکو بخشدے اُس روز سے شیخ شہاب الدین نے مرتے دم تک زیارت سر مکرم کی نہین چھوڑی اور کہتے تھے کہ مین ایمان لایا اسپر کہ سر حسین علیہ السلام اس مقام پر ہی انتہٰی اور اسکا موید ہی وہ مضمون جو شیخ عبد الفتاح بن ابی بکر بن احمد شہیر برسام شافعی خلوتی نے اپنے رسالہ نور العین مین لکھا ہی کہ اہل کشف اور اطلاع کو جسکی خبر ہوئی ہی وہ وہ ہی جسکو خاتمۃ الحفاظ والمحدثین شیخ الاسلام والمسلمین نجم الدین غیطی رضی اللہ عنہ نے شیخ الاسلام شمس الدین لقانی سے جو اپنے وقت کے سردار شیوخ مالکیہ کے تھے نقل کیا ہی کہ وہ ایک روز جامع ازہر مین قطب کبیر شیخ ابی المواہب لونستی کے ساتھ بیٹھے باتین کرتے تھے کہ دفعۃً شیخ ابی المواہب اُٹھ کھڑے ہوے اور مدرسۂ جوہریہ کی طرف جو جامع کے قریب ہی چلے دروازے تک گئے اور وہان سے نکل آئے شیخ شمس الدین بھی اُن کے ساتھ ہو لیے مگر شیخ کو اُنکا ساتھ ہونا معلوم نہ تھا یہان تک کہ شیخ ابی المواہب مشہد مبارک مین پہونچے اور شیخ شمس الدین اُنکے پیچھے تھے جب مسجد کے اندر گئے تو دیکھا کہ شیخ ابی المواہب بھی پلٹے آتے ہین اُن سے شیخ لقانے کہا کہ اے مولانا مین نے آپ کو دیکھا کہ آپ باب جوہریہ کے پاس جلدی سے گئے اور پلٹ آئے یہ کیا تھا فرمایا ایک کام تھا جب دیکھا کہ شیخ اس امر کو مجھسے چھپاتے ہین تو کہا کہ آپ مسجد حسینی کو گئے تھے فرمایا ہان کہا کیون فرمایا کیا بتاؤن اُنھون نے کہا مین آپکے ساتھ وہان

ل طلائع ابن رزیک اسکا لقب ملک صالح ... مصر کا وزیر تھا اور صالح نے وہ جامع مسجد بنائی ہی جو دروازہ زویلہ کے باہر ہین ... [illegible]

... اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲ [illegible] رحمۃ الاعیان لابن خلکان ملخصاً من وفیات کاف [illegible] وسکون یا بعد اسکے [illegible] مکسورہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاضر تھا فرمایا کیا دیکھا کہا مین نے دیکھا کہ ایک شخص ضریح کے دروازے پر دعا مانگ رہا ہی آپ اُسی کے پیچھے جا کھڑے
ہوے مین آپ دونون صاحبون کے پیچھے کھڑا ہوکر دعا مانگتا رہا اُنھون نے فرمایا ای شمس الدین تمکو بشارت
ہو کہ تمنے جو دعا اسوقت مانگی وہ قبول ہوئی مین نے پوچھا حضرت یہ کون شخص تھا فرمایا یہ قطب غوث جامع تھے
ہر روز یا ہر سہ شنبہ کو اس مشہد کی زیارت کو آیا کرتے ہین جب میرے نزدیک اُنکے آنے کا وقت ٹھیک آیا
تو مین اُنکے پاس چلا گیا اور اُن کے ساتھ زیارت مین شریک ہوا اور مین نے اُنکا ہاتھ چوما تم بھی اسکا التزام کرو
کہ تمکو بڑا فائدہ ہوگا چنانچہ اُنکے ارشاد سے شیخ اقانی مرتے وقت تک اسکے ملتزم رہے اور نقل ہی شیخ خلیل
ابی الحسن تمار سے کہ وہ اُس مکان مین زیارت کو آیا کرتے تھے اور جب ضریح مبارک کی طرف جاتے تو السلام علیکم
کہتے اور اُسکا جواب علیک السلام یا ابا الحسن سنتے چنانچہ یہ ایک دن اپنی عادت کے موافق وہان حاضر ہوے
اور سلام کیا مگر جواب نہ پایا حیران ہوے اور زیارت کرکے پلٹ آئے پھر دوسرے روز آئے اور سلام کیا تو جواب
پایا عرض کیا یا سیدی کل مین نے آکر سلام عرض کیا تھا مگر جواب نہین سنا تھا اسکی کیا وجہ تھی ارشاد ہوا کہ اے
ابا الحسن مین اُسوقت اپنے جد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر تھا اور باتین کر رہا تھا اُن
باتون مین تیرا اسلام مجھے سنائی نہین دیا یہ بڑی کرامت ہی شیخ ابی الحسن تمار رضی اللہ عنہ کی **نقل** ہی شیخ
فتح الدین ابوالفتح عمری شافعی نے بیان کیا کہ وہ اکثر زیارت کو جایا کرتے تھے ایک دن بیٹھے اور فاتحہ پڑھ
اور دعا کی جب دعا مین یہان تک پہونچے کہ واجعل ثواب ذلک تو چاہا کہ یہ کہین فی صحائف سیدنا الحسین
ساکن ھذا الرمس یعنی تو کردے ثواب اسکا ہمارے سردار حضرت امام حسین علیہ السلام کے صحیفون مین جو ٹھہرنے
والے ہین اس قبر مین لیکن اُنپر ایک حالت طاری ہوگئی اور سُنا مین اُنھون نے دیکھا کہ ایک شخص ضریح پر بیٹھا ہی اُنکے
دل مین آیا کہ یہ حضرت امام علیہ السلام ہین اُنھون نے کہا کہ فی صحائف ھذا یعنی انکے نامہ ہای اعمال مین اور
ہاتھ سے اُن صاحب کی طرف اشارہ کیا پھر جب دعا تمام کی تو شیخ عبدالوہاب شعرانی کے پاس آئے اور یہ سارا
حال کہا اُنھون نے فرمایا کہ تمنے سچ کہا مجکو بھی ایسا واقعہ پیش آچکا ہی پھر اُنھون نے شیخ کریم الدین خلوتی سے
بیان کیا اُنھون نے کہا سچ کہتے ہو مین نے اُس مکان کی زیارت نہین کی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے
انتہی **کرامت سر مبارک** ایک شخص کو اتباع سلطان ملک ناصر مین سے لوگون نے متہم کیا کہ یہ شخص دفینہ اور مال
جو اس قصر مین ہی جانتا ہی چنانچہ اُسکی تعذیب کا حکم ہوا اور متولی عقوبت نے اُسکو پکڑا اور اُسکے سر پر خنافس[۱] لگائی

۱؎ غیاث اللغات مین ہی کہ خنافس جمع خنفسا کی ہی جو دو پیادہ ... [illegible]

... تخفیف کرکے ... قرم ہوا یہ صراح مین ہی ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اُسپر قرمزیہ باندھا کہتے ہین کہ یہ سخت ترین عقوبت ہی ایمین ایک گھڑی انسان سے صبر نہین ہوسکتا ہے
دماغ پھٹ جاتا ہی اور آدمی فی الفور مرجاتا ہی یہ عقوبت اُسپر کئی مرتبہ کی گئی مگر اُسکو کچھ اثر نہوا بلکہ خنافس ہی
ہر مرتبہ مرجاتے تھے لوگون نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہی اُسنے بیان کیا کہ مین نے اپنے سرپر حضرت امام
علیہ السلام کے سر مبارک کو جب وہ یہان آیا تھا اُٹھایا تھا یہ اُسی کی برکت اور کرامت ہی انتہٰے اسکو مقریزی نے
خطط مین نقل کیا ہی **کرامت دوسری** ابن خالویہ نے اعمش سے اُنھون نے منہال اسدی سے روایت
کی کہ کہا اُنھون نے کہ مین نے دیکھا سر مبارک کو جب وہ اُٹھایا گیا تھا اور مین اُن دنون دمشق مین تھا کہ اُسکے آگے
ایک شخص سورۂ کہف پڑھتا ہی یہان تک کہ وہ شخص جب اس آیت تک پہونچا اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ
وَالرَّقِيۡمِ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا یعنی کیا گمان کیا تو نے کہ غار کے رہنے والے اور اُس کھودے ہوے کے تھے ہماری
عجب نشانیون سے اللہ نے سر مبارک کو گویا کیا اُسنے بزبان فصیح فرمایا کہ اُس سے عجیب تر میرا قتل ہونا اور سر کا
نیزے پر لیے پھرنا ہی انتہٰی مولوی برہان الدین صاحب اپنے رسالہ شہادت نامہ مین لکھتے ہین کہ جلال الدین
سیوطی نے بھی اس قصے کو سلیمان اعمش سے نقل کیا ہی انتہٰے مین کہتا ہون کہ یہی کرامت سر مبارک کی
کوفے مین بھی واقع ہوئی تھی چنانچہ تحریر الشہادتین اور سعادۃ الکونین مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ
جب سر سید الشہدا نیزے پر میرے گھر کے قریب آیا تو اُس سے آواز آئی تھی اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ
وَالرَّقِيۡمِ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا یعنی تو نے جانا ای محمد کہ اصحاب کہف و رقیم اعجوبہ نشانیان ہمارے قدرت
کی ہین کہ تین سو نو ۳۰۹ برس ایک غار مین سوتے رہے اور جب جاگے تو ایک دن یا کم اُس سے اپنے گمان مین سوئے تھے
زید بن ارقم کہتے ہین کہ جب یہ کلام زبان فیض ترجمان سر مبارک سے میرے کان مین پہونچا تو میرے بدن کے
رونگٹے کھڑے ہوگئے اور مین نے کہا یا ابن رسول اللہ حقیقت مین حال تمھارا اصحاب کہف و رقیم کے قصے سے کہین عجیب تر ہی
انتہٰی یہ روایت شیخ عبد الباسط قنوجی نے بھی اپنے رسالۂ نور العین مین نقل کی ہی **نکتہ** حضرت امام حسین کے سر مبارک نے
گویا فرمایا کہ قصۂ اصحاب کہف جو مشتمل عجائب خوارق عادات پر ہی اگرچہ عجیب ہی لیکن میرا قصہ اُس سے زیادہ غریب
ہی کہ مجکو ناحق اور بے گناہ مارا اور اہل وعیال کو اسطرح بے پردہ و ذلیل کیا اور سر کو کوچہ و بازار مین نیزے پر
لٹکا کر پھرایا اور اصحاب کہف جنکے خوف سے غار مین چھپے تھے وہ لوگ بت پرست اور کافر تھے اور قاتل اور آمر
قتل امام حسین علیہ السلام مدعی اسلام تھے اور خوب جانتے تھے کہ یہ نور دیدۂ حضرت بتول اور راحت جان رسول
مقبول ہین اور اصحاب کہف جو سو کر بعد سالہا سال کے بولے تھے تو وہ آخر زندہ تھے اور امام کے سر مبارک نے
بدن سے جدا ہونے کے بعد کلام کیا تو درحقیقت جسقدر تعجب امام کے قصے مین ہی اُتنا اصحاب کہف کے قصے مین
نہین فَاعۡتَبِرُوۡا يٰۤاُولِي الۡاَبۡصَارِ اِنَّ هٰذَا الشَّيۡءُ عُجَابٌ حیاۃ الحیوان مین ہی کہ چار شخصون کے سر نے مرنیکے بعد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تکلم کیا اول یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے سر نے جب اُنکو کافرون نے قتل کیا دوسرے حبیب نجار کے سر نے اپنے قوم سے کہا یَالَیْتَ قَوْمِیْ تیسرے جعفر طیار کے سر نے بعد شہادت کے کہا وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا چوتھے امام حسین علیہ السلام کے سر نے بعد شہادت کے جب نیزے پر تھا فرمایا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ابن الاخضر کہتا ہی کہ اول سر جو اسلام مین نیزے پر پھرایا گیا حسین بن علی کا سر تھا وسائل الی معرفۃ الاوائل مین منقول ہی کہ اول سر جو اسلام مین پھرایا گیا حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک تھا اور نیز اُسمین ہی کہ اول سر جو نیزے پر بلند کیا گیا سر حسینؑ کا تھا افسوس

شعر

سرِ فرزند ارجمند نبیؐ	بر سر نیزہ این چہ بوالعجبی

اور کامل ابن اثیر مین ہی کہ ایک قول مین ہی کہ پہلا سر جو اسلام مین لکڑی پر اُٹھایا گیا وہ سر مکرم حضرت امام علیہ السلام کا تھا اور صحیح یہ ہی کہ پہلا سر جو اسلام مین اُٹھایا گیا وہ سر عمرو بن الحمق کا تھا انتہے

قصۂ عجیب وحکایت غریب

سلیمان الاعمشؒ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک سال مین حج کے واسطے گیا کعبے مین طواف کر رہا تھا کہ مین نے دیکھا ایک مرد کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا کہہ رہا ہی کہ ای اللہ مجھے بخشدے اور مین گمان کرتا ہون کہ تو ایسا نہ کریگا جب طواف سے مین نے فراغت پائی تو اُس شخص کے کہنے پر مجھے خیال آیا اور میرے دل مین گذرا کہ سبحان اللہ اسکا کیسا گناہ ہی کہ جسکے بخشے جانیکا اسکو گمان نہین یہ سوچکر مین چپ ہو رہا اور طواف مین مصروف ہوا پھر دوبارہ جو اُسطرف گذرا تو سنا وہ شخص وہی کہہ رہا ہے یہ سنکر اور بھی حیران ہوا اور طواف سے فراغت کرکے مین اُسکے پاس گیا اور مین نے کہا کہ تو ایسی بڑی جگہ پر ہی کہ جہان بڑے سے بڑے گناہ بخشے جاتے ہین پس جہان تو اللہ سے مغفرت اور رحمت مانگتا ہی وہان امید بھی رکھہ کہ وہ ایسا ہی کریگا کیونکہ وہ منعم کریم ہی اُس شخص نے کہا ای عبداللہ تو کون ہی مین نے کہا کہ مین سلیمان الاعمش ہون کہنے لگا ای سلیمان تم مانگو اور امید بھی رکھو اور مین بھی کبھی تمھارے ہی ایسا تھا مگر اب نہین رہا یہ کہا اور میرا ہاتھ پکڑ کے کعبے کے اندر لے گیا اور کہنے لگا ای سلیمان میرا گناہ بڑا بھاری ہی مین نے کہا کیا پہاڑون اور آسمانون

ع سلیمان بن مہران ابو محمد کاہلی بالولا کوفی معروف بالاعمش ثقہ اور عالم اور فاضل تھے انکے باپ ... اصل مین دنباوند کے رہنے والے ہین ... انس بن مالک کو بھی دیکھا ہی ... عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہی ... سفیان ثوری ... ولادت ... کہتے ہین

سید الشہداء کی شہادت کے دن سنہ ۶۱ھ مین اور انکا باپ کربلا مین حاضر تھے اور انکو ابن ابی قتیبہ نے ان مین لکھا ہی اور ان کی ولادت ... مین سات مہینے رہے ہین اور ان کی وفات ماہ ربیع الاول ۱۴۸ھ مین ہوئی اور بعض ۱۴۹ھ اور ۱۴۶ھ مین بھی کہتے ہین اور دنباوند بضم دال مہملہ وسکون نون و فتح بای موحدہ اور بعد الف کے واو مفتوحہ پھر نون ساکن بعد اسکے دال مہملہ ہے وہ ایک گوشہ ہے قریہ رے سے پہاڑ مین اور بعضے کہتے ہین دنباوند اور اول صحیح ہی کذا فی وفیات الاعیان ۱۲ عہ کاش میری قوم ہوتی ۱۲ عہ اور مت گمان کرو ان لوگون کو مارے گئے خدا کی راہ مین مردے ۱۲ سہ اور اب معلوم کرینگے ظلم کرنے والے کس کروٹ الٹتے ہین ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور زمینون اور عرش سے بھی بڑا ہی کہنے لگا ہان میرا گناہ بڑا ہی ہو ٹھیرو مین تمسے بیان کرتا ہون وہ عجیب
بات جو مین نے دیکھی ہی مین نے کہا کہ کہو کہنے لگا ای سلیمان مین اُن ستّر آدمیون مین ہون جو لائے تھے سر حسین
ابن علی رضی اللہ عنہما کو یزید کے یہان پس اُسنے حکم دیا اُسکے لٹکانے کا اور وہ نصب کیا گیا شہر کے باہر پھر اُسکے
حکم سے وہ اُتارا گیا اور سونے کے طشت مین رکھکر خاص اُسکے سونے کی جگہ رکھا گیا آدھی رات جب گذری تو
یزید کی بیوی نے دیکھا کہ ایک شعاع آسمان تک چمک رہی ہی یہ مشہور رہی ہی کہ عورت کا پتّا کتنا وہ یہ دیکھکر
نہایت ڈری اور اُسنے جھٹ سے اپنے خاوند کو جگایا اور جو کچھ دیکھا تھا کہا یزید نے بھی جاگ کر اُس روشنی کو دیکھا اور
بی بی سے کہنے لگا چپ رہ مین بھی وہی دیکھتا ہون جو تونے دیکھا ہی اُس مرد نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو اُسنے
سر مبارک کے نکالنے کا حکم دیا چنانچہ وہ نکالا گیا اور خیمۂ دیبایٔ سبز مین رکھا گیا اور اُسکی حفاظت کو ستّر آدمی
مقرر ہوے مین بھی اُنھین مین تھا پھر سب کو روٹی کھانے کا حکم ہوا مین بھی گیا مجکو گھر مین سے کھانا کھا کے
آتے اتنی دیر لگی کہ کچھ رات آگئی غرض مین آیا اور اُسکی حفاظت مین تھا کہ سو گیا اور ذرا دیر کے بعد جاگ پڑا
آسمان کی طرف کیا دیکھتا ہون کہ بڑی گھٹا چھائی ہوئی ہی اور اُسمین سے ایسی آواز آتی ہی جیسے پہاڑ مین سے
اور بادلون کی تڑپ ہی اتنے مین وہ ابر سامنے آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ زمین سے مل گیا اور اُس سے ایک
مرد اُترا وہ جنت کے حُلّون سے دو حُلّے پہنے تھا اور اسکے ہاتھ مین ایک قسم کا فرش تھا اور کرسیان اُسنے
وہ فرش بچھایا اور اُسپر کرسیان رکھدین اور کھڑا ہو کر پکارنے لگا کہ اُتریے ای ابو البشر اُتریے ای آدم
صلی اللہ علیک وسلم پس ایک مرد نہایت جمیل اُترے اور وہ سر مبارک کے قریب جا کر کھڑے ہوے اور کہنے لگے
السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا بقیۃ الصالحین زندہ رہے تم نیک بخت اور مارے گئے تم تنہا کر کے اور
تم پیاسے رہے یہان تک کہ اللہ نے تمکو ہم لوگون سے ملایا اور نہین بخشا جائیگا تمھارا مارنیوالا افسوس تمھارے
قاتل کے لیے کہ اُسکا ٹھکانا آگ ہی یہ فرما کر وہ صاحب وہان سے ہٹے اور آکر ایک کرسی پر بیٹھ گئے بعد تھوڑی
دیر کے پھر اُسی طرح کا ابر آیا اور ویسا ہی وہ سامنے ہو کر زمین سے ملا اور مین نے سُنا کہ پکارنے والا پکارتا ہی کہ
اُتریے ای نوح نبی اللہ سکے ناگاہ ایک صاحب پوری خلقت کے آدمی جنکے چہرے پر کچھ زردی تھی اُترے وہ بھی
دو حُلّے پہنے ہوے تھے سامنے آئے اور سر مبارک کے قریب جا ٹھیرے اور فرمایا السّلام علیک یا عبد اللہ السلام علیک
یا بقیۃ الصّالحین تو مارا گیا تنہا کر کے اور جیا نیک بخت اور پیاسا رہا یہان تک کہ اللہ نے تجکو ہم سے ملایا اور
بخشا تجکو اللہ نے اور تیرے قاتل کے لیے بخشش نہین ہی اور تیرے قاتل کو قیامت مین عذاب ہوگا یہ فرما کر وہ
صاحب بھی ایک کرسی پر جا بیٹھے بعد اُسکے پھر وہی ابر آیا مگر ابکی مرتبہ بہ نسبت اُن دونون پہلے مرتبون کے زائد
تھا پس وہ ابر اُترا اور زمین سے ملگیا او پکارنیوالے کو مین نے سنا کہ پکارتا تھا اُتریے ای خلیل اللہ اُتریے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے ابراہیم علیہ السلام اتنے مین ایک صاحب آئے جو نہ بہت لانبے تھے اور نہ بہت پست قد ابیض الوجہ املح الرجال تھے
اور سر کے پاس گئے اور فرمایا السلام علیک یا عبد اللہ السلام علیک یا بقیۃ الصالحین اور وہی سب کچھ فرماکر کرسی پر
جا بیٹھے پھر اُسی طرح سے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تشریف لائے اور اُسی طرح کے ارشادات
فرماکر کرسیون پر جا بیٹھے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہی سامان ہوا اور پکار رہوئی ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے آپ کے داہنی طرف ملائکہ کی صف تھی اور حضرت امام حسن اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس سر مبارک کے پاس تشریف لیگئے اور اُسے اپنے سینے سے لگایا اور بہت روئے پھر
حضرت فاطمہ کو دیا اُنھون نے اپنے سینے سے لگایا اور بہت روئین یہانتک کہ اُنکے رونے کی آواز اس مکان مین
بلند ہوئی اور جسنے آپ کے رونے کی آواز سنی وہ رو دیا پھر حضرت آدم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر
یون تعزیت فرمائی کہ السلام علی الولد الطیب السلام علی الخلق الطیب بڑھائے اللہ تمھارا اجر اور اچھی کرے تمھاری
مصیبت کو جو تمکو حاصل ہوئی ہی تمھارے بیٹے حسین کے قتل سے اسی طرح اور سب حضرات انبیا علیہم السلام
نے تعزیتین فرمائین پھر حضرت نے فرمایا کہ اے میرے باپ آدم اور نوح اور ابراہیم اور اے میرے بھائیو موسیٰ
اور عیسیٰ گواہ رہو اور خود اللہ ہی کافی ہی گواہ رہنے کے لیے میری امت پر اُس چیز مین جو اُنھون نے مجھے بدلا دیا ہی
یعنی میرے بیٹے کو بعد میرے ایسی حالت مین شہید کیا پس فرشتون مین سے ایک فرشتے نے قریب آکر عرض
کیا کہ تمنے تو اے ابوالقاسم ہمارے دل پاش پاش کر دیے اور مین آسمان دنیا کا موکل ہون مجھے اللہ نے تمھارا تابع
کیا ہی کہیے تو آسمان کو آپ کی امت پر ڈھا دون کہ اُنمین سے ایک بھی نہ بچے پھر وہ فرشتہ جو دریاؤن کا
موکل تھا اُسنے بھی آکر یہی عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اے میرے رب کے فرشتو باز رہو میری امت سے کیونکہ
میرا اُنکا وعدہ ہی مین اُسکے ہرگز خلاف نکرونگا پھر حضرت آدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اُٹھکر
تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تمکو نیک بدلا دے اُس سے جیسا بدلا دیا ہی اُسنے ہر نبی کو اُس کی امت سے پھر
حضرت امام حسن نے فرمایا یہ سوتے ہوے وہ لوگ ہین جو میرے بھائی کے سر کے نگہبان ہین اور یہی اُنکا سر لائے ہین
تب حضرت نے فرشتون سے فرمایا کہ انکو مارو جیسا اُنھون نے میرے بیٹے کو مارا ہی وہ شخص کہتا ہی کہ قسم اللہ کی
دیر نہ گذری تھی کہ مین نے دیکھا کہ میرے ساتھی سب ذبح کر ڈالے گئے اتنے مین ایک فرشتہ میرے مارنے کو
چلا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا کہ یا حضرت مجھے بچائیے آپ نے فرشتے سے فرمایا کہ اسکو رہنے دو
اور میرے پاس تشریف لاکر فرمایا تو اُنھین ستر آدمیون مین سے ہی جو سر لائے تھے مین نے عرض کیا ہان آپ نے
اپنا ہاتھ میرے شانے پر ڈالکر منھ کے بھل مجھے کھینچا اور فرمایا کہ تجھپر اللہ رحم نکرے اور نہ تجھے بخشے اور اللہ تیری
ہڈیان آگ مین جلائے بس اسواسطے مین اللہ کی رحمت سے نا امید ہون آمش نے یہ سنکر کہا کہ اے شخص میرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پاس سے دور ہو کہین ایسا نہو کہ مین بھی تیرے ساتھ عذاب مین پھنسا جاؤن نعوذ باللہ من غضب اللہ و رسولہ انتہی یہ حکایت رسالہ نور الابصار فی مناقب آل بیت الاطہار مین بیان اختلاف مدفن سر مبارک مین منقول ہی

قاتلین بدمآل کا حال بالاجمال

متفحصین کتب تواریخ خوب جانتے ہین کہ جو شخص مباشر قتل یا شریک قاتلان رہا یا اس واقعۂ شہادت نمونۂ قیامت سے راضی اور خوش ہوا وہ قطع نظر عذاب و نکال اخروی کے کہ اُسکا تو مستحق ہی ہو دنیا مین بھی اپنے اعمال کی سزا کو پہونچا زہری سے نقل ہے کہ جو شخص معرکۂ کربلا مین حضرت سید الشہدا کے مقابلہ مین آیا بے عذاب دیکھے اور سزا پائے دنیا سے نہین گیا بعضے مارے گئے بعضے اندھے ہوے اور بعضے اور سخت بلاؤن مین مبتلا ہوے اور بعضون کا مُنھ کالا ہو گیا کہ دیکھنے والے اُنکی صورت سے خوف کرتے تھے اور بعضے شدت تشنگی سے پکھالین پانی کی ہضم کر کے حطب جہنم ہوے اور بعضے برص و جذام مین مبتلا ہو کر داخل سقر ہوے اور بعضے اور عذابون مین گرفتار ہو کر تحت الثری کو گئے اور بعضے تھوڑے دنون کے بعد بھیک مانگنے لگے اور تمام مال و دولت موروثی اور ذاتی جو یزید پلید کے خزانے سے پائی تھی جاتی رہی اور اس حالت دریوزہ گری مین آ کے خسر الدنیا والآخرۃ ہوے اور بعضے اس طرح مارے گئے کہ پھر اُنکا نشان قیامت تک نہ رہا **نقل ہی** سبط[۲] ابن الجوزی روایت کرتے ہین کہ ایک بڈھا آپ کے قتل مین شریک تھا وہ اندھا ہو گیا لوگون نے سبب پوچھا تو اُسنے کہا کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک ہاتھ مین آپ کے تلوار تھی اور ایک مین نطع اور اُسپر امام کے قاتلین مین سے دس آدمی ذبح کیے ہوے تھے پھر آپ نے مجھے پھٹکارا اور گالی دی اور حضرت امام کے خون کو سلائی مین لگا کر میری آنکھ مین پھیرا صبح کو جو مین اُٹھا تو اندھا تھا **نقل ہی** ایک شخص نے سر مبارک کو اپنے گھوڑے کے لبلبے مین لٹکایا تھا وہ بڑا خوبصورت مشہور تھا چند دنون کے بعد دیکھا گیا تو اُسکا مُنھ قیر[۳] سے زیادہ سیاہ تھا لوگون نے پوچھا کہ تو تو بڑا خوبصورت تھا یہ کیسا ہو گیا ہی اُسنے کہا کہ جسدن سے سر حسین ع کو مین نے گھوڑے کے لبلبے مین باندھا ہی اُسدن سے ہر روز دو آدمی آتے ہین اور میرے دونو بازو پکڑ کے کشان کشان آگ کے پاس لیجا کر اوندھا

---

۲ سبط ابن الجوزی یہ نبیرہ ابن الجوزی کے ہین ابو المظفر یوسف بن قزاوغلی [illegible] واعظ تھے حنفی المذہب تھے [illegible] ابو الفرج بن [illegible] بغداد مین اور دمشق مین [illegible] اپنے جد سے [illegible] موصل [illegible] تصانیف [illegible] مرآۃ الزمان [illegible] ابن خلکان نے [illegible]

۳ قیر بالکسر اور قار ایک چیز ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ زفت ہے اور زفت بکسر [illegible] کشتیون مین مل دیتے ہین [illegible] اور اسکو قار بھی کہتے ہین [illegible] المنتخب ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

[illegible] بغداد مین اور [illegible] دمشق مین [illegible] اور ولادت ۵۸۱ھ [illegible] وفات [illegible] ۶۵۴ھ [illegible] مرآۃ الزمان [illegible] مدینۃ العلوم ۱۲ منہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لٹکاتے ہین اور پھرلے آتے ہین اسوجہ سے میرا مونھ کالا ہوگیا آخر وہ شخص اُسی عذاب مین مبتلا رہکر رہگذار وادی جہنّم ہوا یہ تحریر الشہادتین مین ہی مین کہتا ہون کہ سبط ابن الجوزی نے بھی اِسکو نقل کیا ہی مگر وہین تک کہ اُس شخص کا مونھ چند دنون کے بعد کالا دیکھا گیا اور وہ اقبح حال پر مرا اور بھی روایت کرتے ہین کہ جسنے حضرت عبداللہ مشہور بہ علی اصغر کے گلے مین تیر مارا تھا وہ ایک ایسے مرض مین مبتلا ہوا کہ اُسکے مونھ کے سامنے ایسی حرارت اور پشت کی طرف اتنی برودت پیدا ہو گئی کہ ہرچند اُسکے مونھ پر پنکھے ہلاتے اور اُسکی پیٹھ کی پیچھے آگ جلاتے مگر وہ اُسی طرح چلّاتا تھا اور اُسکو اتنی پیاس ہوگئی تھی کہ گھڑے کے گھڑے پانی پیتا تھا اور پیاس ہی پیاس چلّاتا تھا آخر اُسکا پیٹ پھٹ گیا اور اُسی عقوبت مین وہ مرگیا کذافی تحریر الشہادتین نقل ہی کہ ایک مرد نے کہا کہ مین بھی کربلا مین تھا مگر مجپر کچھ نہوا اتفاقًا وہ آگ پھوک رہا تھا آگ سے چنگاری اُڑی اور اُسکے بدن پر جاگری اُس سے وہ سارا جل گیا نقل ہی سیوطی نے محاضرات اور محاورات مین لکھا ہی کہ کوفے مین ایک سال چیچک کا زور شور ہوا جو لوگ کہ آپ کے قتل مین موجود تھے اُنکی اولاد مین سے ایک ہزار یا نسو لڑکے اُسی چیچک سے اندھے ہوگئے انتہے اب حال خواص یعنی یزید پلید اور ابن زیاد سرمایۂ فساد وغیرہ کا بھی سُن لینا چاہیے

حال خسران مآل یزید طرید کا

وہ سر آمد اشقیا جب قتل سید الشہدا سے خوش ہوا تو حق تعالی نے قطع نظر امراض جسمانیہ کے کہ کیسے ہی شاق ہون لیکن بلحاظ سزای اعمال احتمال انکا سہل ہی ایسے ایسے افعال اور احوال شنیعہ مین مبتلا فرمایا کہ صورت عذاب الہی بے تکلف اُسکی پیشانی سیاہ سے نمودار تھی ازانجملہ واقعۂ حرہ ہی جسکو حرۂ واقم اور حرۂ زہرہ کہتے ہین یہ موضع ایک میل پر مدینے سے واقع ہی اس واقعے کی خبر خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی صحیح بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل مدینہ کو ایک دن وہ پیش آئیگا جسمین مدینے والون کو مدینے سے باہر نکالینگے صحابہ نے کہا یارسول اللہ کون ایسا ہی جو نکالیگا فرمایا اِمْرُ السُّوءِ اور صحیحین مین مروی ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے ہلاکی میری قوم کی ایک قبیلے کے ہاتھ سے ہوگی صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اُس زمانے مین ہم لوگون کی نسبت کیا فرماتے ہین فرمایا گوشہ نشینی خلق سے بے تعلق ہوکر اور دوسری حدیث مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی مدینے مین اسطرح کا مقاتلہ ہوگا اور اسطرح سے دین جاتا رہیگا جسطرح سر کے بال منڈ جاتے ہین تم نکل جاؤ اُس دن مدینے سے اگرچہ مقدار ایک منزل کے ہو اور ابوہریرہ خود فرمایا کرتے تھے کہ خداوندا حوادث ۶۰ھ سے اور چھوکرون کی امارت سے مجھے محفوظ رکھ اور قبل اسکے مجکو اس عالم سے اُٹھالے یہ اشارہ زمانۂ دولت یزیدیے دولت کی طرف تھا کہ ۶۰ھ ہجری مین وہ بدبخت تخت شقاوت پر بیٹھا اور خاص اس شقی کے بارے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی جسکو رویانی نے اپنی مسند مین ابوداؤد سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلے جو شخص میرے طریقے کو بدلیگا وہ ایک شخص ہوگا بنی اُمیہ سے جسکو یزید کہینگے انتہٰی قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ ہلاکت میری امت کی قریش کے چھوکرون کے ہاتھ پر ہوگی ابو ہریرہ اس حدیث کے راوی ہین وہ کہتے تھے کہ اگر مین چاہون تو اُنکا نام بھی بیان کردون یعنی فلان ابن فلان یہ حدیث فصل بست وسوم باب رابع قسم اول شفا مین ہے مین کہتا ہون کہ یہ حدیث صحیح مسلم اور جامع صغیر مین بھی مذکور ہوا اور شرح جامع صغیر مین ہی کہ قرطبی نے شرح صحیح مسلم مین اس حدیث کی شرح مین لکھا ہی کہ وہ غلام یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد ہین اور جو لوگ کہ ملوک بنی امیہ مین سے انکے مثل ہین انتہٰی کذافی اظہار السعادۃ اور صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ فرمایا آپ نے هَلَكَةُ أُمَّتِي بربادی میری امت کی عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنَ الْقُرَيْشِ قریش کے نوجوانون ہاتھون پر ہی ہلکہ بفتحات بمعنی ہلاک اور غلمہ بکسر غین وسکون لام جمع غلام بمعنی جوانان کذافی القاموس و فی الصراح غلام کودک واصل غلمۃ واغتلام غلبہ شہوت اور ہیجان اُسکا اور طیبی نے اسکی تفسیر نوسالون کے ساتھ کی ہی جو بیباک ہوتے ہین اور ارباب وقار کا ادب ملحوظ نہین رکھتے اور اور حواشی مین لکھا ہی کہ مراد غلمہ سے کشندگان عثمانؓ اور علیؓ اور حسنینؑ ہین اور اُنکے مانند اور اہل فتنہ و بغی اور ظلمہ مجمع البحار مین ہی کہ ابو ہریرہؓ پہچانتے تھے اُنکو اور مارے ڈر کے اُنکے نام نہ لیتے تھے اور مراد یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد اور اُنکے امثال ہین احداث اور نوجوانان بنی امیہ سے خذلہم اللہ اور بتحقیق اُنسے صادر ہوا قتل اہل بیت نبوی کا اور بند کرنا اُنکا اور مارنا مہاجرین وانصار کا جو کچھ کہ ہوا اور حجاج سے جو امیر الامرایان عبد الملک بن مروان سے تھا اور سلیمان بن عبد الملک اور اُسکی اولاد سے خون ریزی اور اتلاف جانون کا کسی پر پوشیدہ نہین ہے کذافی ترجمۃ المشکوۃ اور ابو یعلٰی نے عبیدہ سے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے کہ ہمیشہ اس دین کی بنیاد ایک انداز سے پر رہیگی یہان تک کہ رخنہ ڈالیگا اُسمین ایک شخص بنی امیہ سے جسکو یزید کہینگے اور لفظ یزید دوسری حدیث مین بھی ہی جسکو ابو یعلے اور حافظ ابو عبید اللہ نے روایت کی اُنھین الفاظ سے اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلے اور رویانی اور حافظ ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری نے اور بیہقی اور ابن عساکر اور ضیای مقدسی نے ابی ذر سے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے کہ اول میرے طریقے کا بدلنے والا ایک شخص ہوگا بنی امیہ سے جسکو یزید کہینگے کذافی ما ثبت بالسنۃ للشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی کیفیت اُس حادثہ شنیعہ کی ابن جوزی اور قرطبی اور طبرانی وغیرہ محدثین نے یون بیان کی ہی کہ جب یزید پلید نے قتل امام علیہ السلام اور تذلیل اہل بیت نبوی سے فراغت پائی تو سنہ ۶۲ ہجری مین عثمان بن محمد بن ابی سفیان اپنے چچیرے بھائی کو مدینے مین بھیجا کہ اہل مدینہ سے میری بیعت لے اُسنے مدینہ مین جاکر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ایک جماعت کو یزید کے پاس روانہ کیا اُنھون نے بیعت کی جب یہ لوگ مدینے مین پلٹ آئے تو یزید کی بیدینی
اور شراب خواری اور ارتکاب دیگر مناہی و ملاہی اور ترک نماز اور رواج زنا اور لعب کلاب وغیرہ امور ذمیمہ
اُسکے یاد کر کے بیزار ہوے اور خلع بیعت فرمائی اور باقی اہل مدینہ بھی قصد اطاعت اور بیعت سے بیزار ہوے
منذر کہ ایک شخص اس جماعت مین تھا کہنے لگا واللہ یزید نے اگرچہ مجکو لاکھ درم انعام دیے لیکن راستی کو
ہاتھ سے نہ دونگا یزید بلاشک شراب خوار اور تارک نماز ہے پھر اہل مدینہ نے عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کی
اور عثمان بن محمد کو جو عامل مدینہ تھا نکال کر مدینے کو اغیار سے پاک کر دیا عبداللہ بن حنظلہ کہتے تھے کہ واللہ
بیعت یزید سے ہم نہین نکلے مگر اس خوف سے کہ پتھر آسمان سے برسینگے یعنی بخوف عذاب الٰہی ابن جوزی ابو الحسن
مدائینی سے جو ایک ثقات راویون مین سے ہین نقل کرتے ہین کہ اہل مدینہ نے بعد ظہور دلائل فسق و فجور یزید کے
منبر پر چڑھکر خلع بیعت کی عبداللہ بن ابی عمر بن حفص مخزومی نے عمامہ اپنے سر سے اُتارا اور فرمایا کہ اگرچہ
یزید نے مجکو صلہ و انعام دیا اور میرا مشاہرہ زیادہ کر دیا ہی لیکن وہ دشمن خدا دائم الخمر ہے مین اپنے آپ کو
اُسکی بیعت سے یون نکالے دیتا ہون جسطرح پگڑی اپنے سر سے اُتارتا ہون دوسرا اُٹھا اُسنے جوتا اُتارا اور
کہا کہ مین یون اُسکی بیعت سے نکلتا ہون جیسے جوتا پیر سے یہان تک کہ مجلس پگڑیون اور جوتون سے بھر گئی
بعد اُسکے عبداللہ بن مطیع کو قریش پر اور عبداللہ بن حنظلہ کو انصار پر والی کیا اور جو کوئی فرقۂ بنی امیہ سے
مدینے مین تھا اُسکو مروان کے گھر مین جا کر گھیر لیا تب مروان اور جو جماعت اُسکے ساتھ تھی اُن سب نے
یزید سے استغاثہ کیا اور اُس سے لشکر مدد کو مانگا واقدی کتاب الحرہ مین نقل کرتے ہین کہ یزید مسلم بن عقبہ
کے پاس آیا وہ علت فالج مین مبتلا تھا اور قریب بہلاک پہونچا تھا یزید نے کہا اگر تجکو مرض اور ضعف نہوتا تو
مین اہل مدینہ کے قلع و قمع پر تجھے روانہ کرتا کہ تجھسے زیادہ کوئی مخلص اور محب مجھے نظر نہین آتا مسرف اُٹھ بیٹھا
اور بولا قسم خدا کی ای امیر المؤمنین مین طیار ہون اور میرے سوا کسی سے سرانجام اس کام کا نہوگا مین نے
ایک خواب دیکھا ہی کہ ایک درخت سید بنی طہ کا اپنی شاخون سے انتقام خون عثمان بن عفان مین فریاد کر رہا ہی
مین جو نزدیک گیا تو سنتا ہون کہ وہ درخت مجھسے کہتا ہی کہ اجرا اس کام کا مسلم بن عقبہ کے ہاتھ سے ہوگا اُس دن سے
مین نے یہ فال قتال اہل مدینہ پر دیکھ لی ہی یزید نے کہا کہ پھر جلدی کر اور مدینے مین پہونچکر میری بیعت اور اطاعت
اہل مدینہ سے طلب کر اور تین بار اُنکو اسکی دعوت کر اگر وہ نہ مانین تو بلا تامل قتل کر اور بعد فتح یابی اور اُنکے
نام و نشان مٹانے کے تین دن تک مدینے کو لوٹ کہ کسی کے گھر مین کوئی چیز باقی نرہے اور بعد اُسکے عبداللہ

۱ واقدی کا نام ابو عبداللہ محمد بن عمر بن واقد اسلمی مدنی ہے [illegible] قاضی تھا [illegible] صاحب تصانیف [illegible] مغازی وغیرہ مین لیکن حدیث مین ضعیف ہے انکی تصنیف کی ہے [illegible] انکا انتقال سنہ ۲۰۷ دو سو سات مین ہوا کذا فی تاریخ الیافعی منہ رحمۃ اللہ علیہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن زبیر کی طرف متوجہ ہو کہ وہ مکہ مین ہین چنانچہ یزید نے بیس ہزار سوار اور پیادے مسلم کے ساتھ جانب حجاز روانہ کیے اور ابن مرجانہ کو حکم دیا کہ تو عبداللہ بن زبیر پر جا اُسنے توقف کیا اور کہا کہ مین ہرگز بیت اللہ شریف مین فرزند پیغمبر سے نہ لڑونگا اور مسرف سے یہ نصیحت کردی تھی کہ اگر تجہپر کوئی حادثہ پیش آوے تو تو حصین بن نمیر سکونی کو خلیفہ کردینا اور علی بن الحسین یعنی امام زین العابدین سے کچھ متعرض نہونا کہ وہ اُن لوگون مین شریک نہین ہین رفتہ رفتہ یہ خبر مدینے مین فاش ہوئی سب اہل مدینہ مدافعت اہل فساد پر مستعد ہوے اور جماعت بنی امیہ سے جو محصور تھے قرار اور عہد ہوگیا کہ امداد اور اعانت اہل فساد کی نکرینگے اور مدینے سے باہر آپڑے مروان بن الحکم نے اپنے بیٹے عبد الملک کو خفیہ مسلم بن عقبہ کے پاس بھیجا اور کہدیا کہ ناحیۂ حرم مین آکر تین روز لڑائی اور جدال موقوف رکھنا چاہیے اُسنے ویسا ہی کیا بعد تین دن کے اہل مدینہ سے کہنے لگا اب تدبیر کیا ہی اہل مدینہ بولے کہ سوای محاربہ اور مقاتلہ کے کوئی تدبیر نہین کہین فتنہ وفساد حرم مدینہ سے رفع تو ہوجائے مروان نے کہا یہ بہتر نہین ہی اطاعت کرنا اولی ہی اہل مدینہ نے نمانا اور لڑائی پر آمادہ ہوے عبداللہ بن حنظلہ سوار ہو کے لڑے اور شہید ہوے اور عبداللہ بن مطیع بھی مع اپنے ساتون بیٹون کے شہید ہوے مسلم نے انکا سر کاٹ کر یزید کے پاس بھیجا آخرکار قہر وغلبہ یزیدیون کو نصیب ہوا اور تین دن تک موافق حکم یزید کے مدینۂ منورہ خوب لوٹا گیا اور زناکاری کی گرم بازاری ہوئی اور چھوٹے بڑے سب قتل ہوے ایک ہزار سات سو صحابی بقایای مہاجرین وانصار اور علمای تابعین اخیار سے شہید ہوے اور سات سو آدمی حافظ قرآن اور ستانوے آدمی سردار قریش کے تیغ تظلم سے مارے گئے اور عامۂ ناس مین قریب دس ہزار کے مستورات اور لڑکے تہ تیغ ہوے اور فسق وفساد اور زنا مباح ہوگیا حتے کہ ہزار عورت بعد اس واقعہ کے اولاد زنا سے جنے اور گھوڑے مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین باندھے گئے اور روضۂ مبارک مین جو ایک موضع میان قبر شریف اور منبر شریف کے ہی اور جسکی شان مین حدیث صحیح مین آیا ہے کہ یہ مقام ایک روضہ ہی ریاض جنت سے گھورون نے لید اور پیشاب کیا اور تمام آدمی یزید کی بیعت پر بطور عبودیت یعنی اس طور پر کہ اگر چاہے بیچ ڈالے اور اگر چاہے آزاد کرے اور اگر چاہے طاعت خدا پر حکم دے اور اگر چاہے معصیت پر بجبر واکراہ مجبور کیے گئے یہان تک کہ یزید بن عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے جب کہا کہ ہم بیعت حکم

ف تاریخ [illegible] عبداللہ [illegible]
[illegible]

سمجھنا چاہیے صحیح یہ ہے کہ عبداللہ
بن حنظلہ مع اپنے بیٹون کے شہید ہوے ۱۲ رحمۃ اللہ علیہ
جذب القلوب مین ہے وہ سہو کاتب ہے
مع اُن کے سات لڑکون کے تیغ قتلی اور [illegible]
آخر [illegible] بیٹے ہیں وہ عبداللہ بن مطیع کی شہادت
اور ابتدائی کتاب مین ذکر اُن کے
اور شہید ہوے انہون
ٹوٹ گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرآن وسنت رسول پر کرینگے تو انکی گردن ماری گئی اور یہ بھی لکھا ہی کہ مسلم نے تین دن تک اکثر مدینے والون کو ایسا قید رکھا کہ کھانے پینے کی بو انکے دماغ تک نہین پہونچی **نقل ہی** کہ ایک عورت نے مسلم بن عقبہ کے پاس آکر فریاد کی اور اپنے بیٹے کی رہائی کے لیے جو وہان قید تھا منت و سماجت کی اور بہت روئی پیٹی مسلم نے حکم دیا کہ جلد اسکے بیٹے کو قید خانے سے نکال لاؤ اسکو لائے اور اسکی گردن مار کر اسکا سر اسکی مان کے ہاتھ مین دیدیا اور کہا کہ تو اپنے زندہ رہنے کو غنیمت نہین جانتی کہ بیٹے کو چھوڑانے آئی ہی **نقل ہی** کہ جب مسرف بدکردار نے مدینے والون کو یزید پلید کی بیعت کی دعوت بطریق مذکور کی تو اکثرون نے جان و مال کے خوف سے بیعت کر لی لیکن ان مین ایک شخص تھا قبیلۂ قریش کا اسنے کہا مین نے بیعت کی مگر طاعت پر نہ معصیت پر مسرف نے نہ مانا اور اسکے مار ڈالنے کا حکم دیا اس مقتول کی مان نے قسم کھائی کہ اگر مین قدرت پاؤنگی تو اس مسرف کو زندہ یا مردہ جلا دونگی اتفاقاً مسرف نے جب قتل و نہب اہل مدینہ سے فراغت پائی اور روے بد اندیشی مکہ معظمہ کی طرف پھیرا کہ عبداللہ بن زبیر کا کام بھی تمام کرے تو اسی اثنا مین دو تین دن کے بعد اسی مرض مین جسمین وہ پہلے سے مبتلا تھا مر گیا وہ عورت مع چند غلامون کے اسکی قبر پر گئی تاکہ اسکو قبر سے نکال کر اپنی قسم پوری کرے جون ہی قبر کھودی کیا دیکھا کہ ایک اژدہا مسرف کی گردن پر لپیٹا ہی اور اس کی ناک کی ہڈی پکڑے ہوئے چوس رہا ہی یہ حال دیکھکر وہ سب کے سب ڈرے اور اس عورت سے کہنے لگے کہ خدا نے تو خود اسکے اعمال کا بدلہ اسکو دیدیا ہی اس سے زیادہ تو کیا کر سکتی ہی ہمارے نزدیک بس اب رہنے دے کہ یہی عذاب اسکا اسکو کافی ہی اسنے کہا نہین قسم اللہ کی مین نے اپنا عہد جو کیا ہی وہ پورا کرونگی اور اس مسرف کو ہرگز نچھوڑونگی مجبور ہو کر سب نے کہا کہ اچھا اسکو اسکے پیرون کی طرف سے نکالنا چاہیے جب ادھر متوجہ ہوے تو دیکھا کہ اسی طرح سے پیرون مین بھی اژدہا لپٹا ہوا ہی اس عورت نے وضو کیا اور دو رکعتین پڑھین اور خدا کی جناب مین ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی کہ الٰہی تو خوب جانتا ہی کہ میرا غصہ مسلم پر محض تیری رضا کے لیے ہی مجھے اتنی قدرت دے کہ مین اسے اس گڑھے سے نکالکر جلا دون یہ دعا کرکے اس نے ایک لکڑی اس سانپ کے دم پر ماری وہ سر سے اتر کر چلا گیا اسنے مسلم کی لاش کو قبر سے نکالا اور جلا دیا واقدی کہتے ہین کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہی کہ وہ عورت ام یزید بن عبداللہ بن ربیعہ تھی کہ وہ بعد متوجہ ہونے مسرف کے مکے کی طرف لشکر سے تھوڑی دور پر اپنی قوم کے ساتھ اسی ارادے پر پھرتی تھی جب مسرف کے مرنے کی خبر اس کو ملی تو وہ لوٹی اور اسکی نعش کو نکال کر دار پر کھینچا ضحاک کہتے ہین کہ جن لوگون نے اسکو دار پر کھینچا ہوا دیکھا تھا انھون نے مجھسے بیان کیا کہ لوگون نے اسی دار پر اسکو سنگسار کیا اور جلانے کا ذکر اس روایت مین

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین آیا ہی مگر ہو سکتا ہی کہ پہلے دار پر کھینچا گیا ہو پھر اُسکے دو تین دن کے بعد جلایا گیا ہو تبین جسنے جلانا نقل نہین کیا ہی اُسنے پہلی حالت دیکھی ہوگی واللہ اعلم **روایت ہی** کہ سعید بن المسیب جو کبار تابعین مین تھے جب گرفتار ہوکر آئے اور اُنسے بیعت یزید کی طلب کی گئی تو اُنھون نے کہا مین بیعت سیرت ابوبکرؓ و عمرؓ پر کرونگا مسرف نے کہا انکی بھی گردن مارو ایک شخص نے کہا کہ سعید بن المسیب مجنون ہین تب اُنکو چھوڑا غرض مدینۂ منورہ آدمیون سے خالی ہوگیا اور فواکہ اور ثمرات اُسکے نصیب وحوش و بہائم ہوئے اور کتے وغیرہ حیوانات مسجد شریف نبوی مین رہنے لگے سعید بن المسیب سے محدث ابن جوزی متصلاً روایت کرتے ہین کہ اُن دنون مسجد نبوی مین سوائے میرے رات کو کوئی نہوتا اور اہل شام مسجد نبوی مین آتے تھے اور کہتے تھے یہ بوڑھا دیوانہ ہے بیان کیا کرتا ہی اور نماز کے وقت حجرۂ شریف سے آواز اذان و اقامت کی آتی تھی اُس سے مین نماز پڑھتا تھا اور کوئی آدمی میرے ساتھ نماز مین نہوتا تھا **روایت ہی** کہ اسی واقعے مین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی داڑھی کے سب بال اہل شام نے اُکھاڑ ڈالے تھے چنانچہ ابوسعید خدری کو جب لوگون نے اِس حال مین دیکھا تو پوچھا کیا تم اپنی داڑھی سے لعب کرتے ہو اور بالون کو کھالیتے ہو تو حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ یہ آثار ظلم اہل شام سے ہی کہ واقعۂ حرہ مین مجھپر پہونچا تھا اول کچھ لوگ میرے گھر مین آئے اور جو کچھ مال تھا لے گئے پھر اور لوگ آئے اُنھون نے مال و اسباب نہ پاکر مجھی کو پچھاڑ کے داڑھی کے بال اُکھاڑ ڈالے اور مال غنیمت سمجھکر لے گئے **روایت ہی** کہ مسرف اور مروان کشتگان حرم کو بطور سیر و تفریح کے دیکھتے پھرتے تھے عبداللہ بن الغسیل کہ شہید ہوگئے تھے اپنی انگشت شہادت جانب آسمان اُٹھائے ہوئے پڑے تھے مروان نے کہا واللہ تو نے بعد موت کے اُنگلی آسمان کی جانب اُٹھائی ہی اور ہمنے تیرے لیے اکثر اُنگلیان آسمان کی جانب اُٹھائی ہین اور درگاہ آلہی مین تضرع و زاری کی ہی اسوقت ایک مرد شامی نے کہا کہ اگر حال ان لوگون کا ایسا ہی تو تمھاری دعا کیا قبل اہل سنت مین تھی تب مروان نے کہا کہ ان لوگون نے مخالفت دین کی کی تھی اور عہد مسلمانی توڑ ڈالا تھا **نقل ہی** کہ جب مروان بعد اس واقعے کے یزید کے پاس گیا اور اُس سے احوال کہا یزید بہت شکر گذار ہوا اور مروان کو اپنے مقربین مین داخل کیا اور مسرف کشتگان حرم کو دیکھکر کہتا تھا کہ باوجود قتل کرنے ان لوگون کے اگر مین دوزخ مین جاؤن تو مجھسے زیادہ کوئی بے نصیب نہین ہی مین کہتا ہون کہ واقعی آپ سے زیادہ کوئی بے نصیب نہین ہی دوزخ کے سوا آپ کو پوچھیگا کون ذکوان سے کہ موالی مروان سے تھا منقول ہی کہ مسلم بن عقبہ نے دوا استعمال کی اور بلا توقف کھانا مانگا طبیب نے کہا کہ چندے صبر کرو کہ دوا کا اثر ہولے مسرف نے کہا کہ مجکو تمنائے حیات نہین ہی مین زندگی اسی واسطے چاہتا تھا کہ سوزش سینہ قاتلین عثمان سے باب شمشیر رفع کردن سو اب میری مراد حاصل ہوئی اب کوئی چیز محبوب تر مجھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موت سے نہین ہی کیونکہ مجھے یقین ہی کہ اللہ نے ان ناپاکون کے قتل کرنے سے مجھے تمام گناہون سے
پاک کردیا ہی آی سبحان اللہ ؁ برعکس نہند نام زنگی کافور روایت ہی کہ اس مردود مسلم بن عقبہ کو اس باعث
سے مسرف کہتے تھے کہ اسنے ہتک حرمت مدینہ مین افراط کی اور داد اسراف دی حالانکہ اُسکی شان مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ظُلْمًا اَخَافَهُ اللّٰهُ وَكَانَتْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ لیکن اسکو مسلمان البتہ مانتا ہی نہ شقی عدو خدا و رسول قرطبی
لکھتے ہین کہ مسرف بعد اس واقعے کے تین راتون کے بعد مدینے کے راستے مین مرا اُسکا سارا پیٹ زرداب
وریم سے بھر گیا تھا نہایت شناعت و رسوائی سے اُسنے جان دی لیکن وہ غایت حماقت اور قساوت سے
مرتے وقت کہتا تھا کہ خداوندا مجھسے بعد شہادت لا الٰہ الا اللہ کے کوئی عمل جو محبوب ترین اعمال کا میرے نزدیک
ہوا اور تیری درگاہ مین قبولیت کے لائق ہو نہین ہوا ہی سوائے قتال اہل مدینہ کے اگر باوجود اس عمل کے تونے
مجھے دوزخ مین ڈالا تو مجھسے بدبخت اور کون ہوگا بعد اسکے اُسنے حصین بن نمیر سکونی کو بلایا اور کہا تجھے
امیر المومنین یزید نے بعد میرے امیر کیا ہی اب مین مرتا ہون تو جلد مکے جا اور ابن زبیر کے کام مین تاخیر کر
اور اُنکے قتال مین کوتاہی روا نہ رکھ اور اگر وہ کعبے مین پناہ لین تو تو ست ڈرنا اور اپنے کام مین
ہونا چنانچہ حصین بن نمیر بیت اللہ کو روانہ ہوا اور اُسکی وصیت کے موافق چونسٹھ روز برابر مکے کو
گھیرے رہا اور سنگ منجنیق سے صحن کعبہ بھر دیا بیان کرتے ہین کہ اُن لوگون مین سے ایک شخص سر نیزہ پر
آگ لیے تھا ہوا چلی اور آگ خانۂ کعبہ مین جا لگی ہی اثنا مین خبر مرگ یزید پلید کی پونہچی کہ وہ ذات الجنب
مین مبتلا ہو کر دار البوار مین پونہچا اہل شام اور بنو امیہ مین پریشانی پڑگئی سب کے سب خوار و نزار اور
ذلیل و رسوا ہو کر بھاگے واقعہ حرہ کا چہار شنبے کے دن ستائیسوین یا اٹھائیسوین ذی الحجہ ۶۳ سنہ کو ہونا اور
مسلم بن عقبہ کا غرۂ محرم ۶۴ سنہ مین مرنا اور ہتک حرمت بیت اللہ کی اور قذف بیت اللہ کا سنگہائے
منجنیق سے روز شنبہ تیسری ربیع الاول کو ہونا اور یزید پلید کا پہلی ربیع الآخر کو مرنا بعد واقعے کے تین مہینے
سے یہ سب موافق اُسکے ہی جو سمہودی نے کتاب لوفا مین ذکر کیا ہی واللہ اعلم کذا فی جذب القلوب اور
اخبار الدول مین ہی کہ یزید ذات الجنب کی بیماری مین ماہ ربیع الاول ۶۴ سنہ مین بمقام حوران مرا اور
اُسکو دمشق مین لائے اور خالد بن معاویہ یا بقولے معاویہ بن یزید نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھی اور
مقبرۂ باب الصغیر مین دفن ہوا اور اُسکی قبر مزبلہ شہر ہی انتہی تاریخ کامل مین ہی کہ یزید چودھوین ربیع الاول کو

[illegible]

[illegible] اور بخیال طوالت نقل نہین کی ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرا اسکی عمر بعضے کہتے ہین کہ اڑتیس برس کی ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ انچاس برس کی ہوئی اور سنہ ۶۴
ہجری مین یہ مرا اسکی مدت ولایت تین برس چھہ مہینے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ آٹھ مہینے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ
مرا ربیع الاول ۶۴ سنہ مین اور اُسکی عمر ۳۵ برس کی تھی اور خلافت دو برس آٹھ مہینے رہی اور اول اصح ہی انتہی
تفریح الاذکیا مین ہی کہ اصح یہ ہی کہ وہ عارضۂ سل و دق مین مرا حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا
جو دشمنی کرے اور ستائے مدینے والون کو تو وہ قریب تر اسطرح مٹ جاے جسطرح نمک پانی مین گھل جاتا ہی
سو دیکھو کہ واقعہ حرہ کے بعد تھوڑے ہی زمانے مین یزید پلید بیماری مین ایسا گداختہ ہوگیا جیسا نمک پانی
مین گھلتا ہی انتہی اور اُسی کتاب مین ہی کہ جب یہ سب امور یزید اور اُسکے اعوان و انصار کے ہاتھون سے
صادر ہوئے اور باخبار متواترہ ثابت ہین پھر با اینہمہ جو کوئی یزید کے اسلام کا خیال رکھتا ہی وہ خالی از
تعصب نہین ملاحظہ کتب معتمدہ اور اسفار معتبرہ سے کسی طرح کا شبہہ نہین رہا کہ یزید پلید آمر اور رضی اور
مستبشر قتل امام حسین علیہ السلام سے تھا لہذا لعن اُس ملعون پر بدلائل واضحہ جائز اور درست ہی بلکہ مجوز لعن
بھی قصور ہی انتہی ابن جوزی نے جنکی کمال شدت اور عصبیت اور حفظ سنت اور شریعت مشہور رہی
ایک رسالہ لکھا ہی الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم الیزید اُسمین لکھا ہی کہ مجھسے ایک شخص نے یزید بن معاویہ
کا حال پوچھا مین نے کہا کہ اُسکے اعمال قبیحہ اور احوال فضیحہ سب ظاہر ہین تب اُسنے کہا کہ اُسکی لعن جائز ہی یا نہین
مین نے کہا علماے متورعین نے تو جائز رکھی ہی اُنمین سے احمد بن حنبل ہین اُنھون نے تو اُس طرید کے
حق مین وہ کچھ کہا ہی جو لعنت سے بھی بڑھگیا ہی پھر روایت کی ہی ابن جوزی نے قاضی ابی یعلی فراء سے کہ
اُنھون نے اپنی کتاب معتمد مین جو علم اصول مین ہی اپنے اسناد سے طرف صالح بن احمد بن حنبل کی روایت
کی ہی کہ اُنھون نے اپنے باپ سے کہا کہ لوگ ہمکو نسبت کرتے ہین طرف تولی یزید کے اُنھون نے کہا اے
بیٹے کوئی مسلمان بھلا یزید سے بھی دوستی رکھ سکتا ہی تو کیون نہین لعنت کرتا اُسکو جسکو خدا نے اپنی کتاب
مین لعن فرمائی پس مین نے پوچھا کہان فرمائی ہی کہا اس آیت مین فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ
بیضاوی شریف مین ہی کہ معنی آیت کے یہ ہین کہ وہ لوگ بسبب اپنے ضعف دین کے اور دنیا پر حریص ہونے کے
اسکے لائق ہین کہ اُنسے یہ توقع کی جائے اور تفسیر مدارک مین ہی کہ پس امید ہی کہ تم اعراض کرو دین نبوی اور اُنکی
سنت سے اس طور پر کہ اُس طرف جاؤ جدھر جاہلیت کے زمانے مین تھے وہ کیا ہی افساد فی الارض وغیرہ انتہی

لطیفہ [illegible] ابن جوزی سے [illegible] حضرت امام حسین علیہ السلام [illegible] نسبت [illegible]

شعر [illegible] اللعن ثابت [illegible] تعالے علیہ رحمۃ اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور معالم التنزیل مین ہی کہ پلٹ جاؤ اُس چیز پر جسپر جاہلیت مین تھے بس تباہی ڈالو زمین مین بسبب گناہ اور بغاوت اور خونریزی کی اور مسیب بن شریک اور فراد کہتے ہین کہ معنی یہ ہین کہ اگر تم والی امر کیے جاؤ تو قریب ہی کہ تباہی ڈالو زمین مین بسبب ظلم کے یہ آیت نازل ہوئی بنی امیہ اور بنی ہاشم مین اُسپر دلالت کرتی ہی قرأت جناب امیر کی تُوُلّیتم بضم تا و واو و کسرہ لام وہ فرماتے ہین کہ اگر والی کیے جاؤ ولایت جابرہ کی تو نکلو لوگون کے ساتھ فتنے مین اور اُنکی مدد کرنے لگو انتہی اب پورا اِسکا ترجمہ یہ ہوا کہ پس کیا ہو تم نزدیک اس بات کے اگر والی ہو تم حکم کے کہ فساد کرو زمین مین اور کاٹو قرابت مین اپنے یہ وہ لوگ ہین جنھین لعنت کی ہی اللہ نے پس بہرا کر دیا اونکو اور اندھا کر دیا اونکی آنکھون کو یعنی حکومت کے غرور مین ظلم کرنے لگے پھر کسی کا سمجھایا نہ سمجھے انتہی پس کون فساد اس واقعہ قتل سے بڑھکر ہو سکتا ہی اگر کوئی کہے کہ یہ آیت شان منافقین اور یہود مین نازل ہوئی ہی تو اُسکا جواب یہ ہی کہ ابن جوزی نے اپنی کتاب الرد مین لکھا ہی کہ ناقل اس روایت کا مقاتل بن سلیمان ہی جسنے اپنی تفسیر مین ذکر کیا ہی اور عامہ محدثین نے اُسکے کذب پر اجماع کیا ہی مثل امام بخاری اور وکیع اور نسائی وغیرہ کے اور کہا ابن جوزی نے کہ بیان کیا حضرت امام احمد نے کہ یہ آیت شان مسلمین مین ہی پس مین کیونکر امام احمد کا قول نہ مانون انتہی کذا فی اظہار السعادۃ اور کہا ابن جوزی نے کہ قاضی ابو یعلی نے ایک کتاب لکھی ہی اسمین مستحقین لعن کو لکھا ہی اُنمین سے یزید بھی ہی بعد اُسکے یہ حدیث نقل کی ہی کہ مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ ظُلْمًا اَخَافَهُ اللّٰهُ وَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ اَجْمَعِیْنَ اور بے شک یزید نے مدینے والون پر ایسا ظلم کیا ہی کہ ویسا کوئی نہین کر سکتا سبط ابن جوزی کہتا ہی کہ جب لعنت کی یزید کو میرے دادا ابو الفرج بن جوزی نے منبر پر بغداد مین بحضور امام ناصر الدین اور وہان کے اور اکابر علما کے تو اُٹھے ایک گروہ اُسکی مجلس سے جو معین لعن تھے تو ابن جوزی نے کہا اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ مراد ابن جوزی کی یہان تمثیل و تشبیہ مانعان لعن یزید کے ہی قوم حضرت شعیب کے ساتھ یعنی اہل مدین کے ساتھ اور قوم حضرت صالح یعنی ثمود کے ساتھ اور معنی آیت کے یہ ہین کہ خبردار ہو کہ ہلاکی ہی قوم مدین کو جیسا کہ ہلاک ہوئی قوم ثمود کی انتہی من التذکرۃ شیخ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ قصہ قتل حضرت امام حسین ؑ بہت طویل ہی دل اُسکے بیان کا متحمل نہین پس لعنت کرے اللہ اُنکے قاتل پر اور ابن زیاد پر ساتھ اُسکے اور اور یزید پر بھی اور اکلیل فی احکام التنزیل مین تفسیر سورہ ہود مین تحت تفسیر آیہ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ

[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے افادہ فرماتے ہین کہ اس سے استدلال کیا جاتا ہے اور جواز لعن مسلم ظالم کے انتہی تو ظاہر ہے کہ یزید سے بڑھکر کون ظالم ہے ملا سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد مین لکھتے ہین وَاَمَّا مَا جَرٰی بَعْدَ الصَّحَابَةِ مِنَ الظُّلْمِ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَ الظُّهُوْرِ بِحَیْثُ لَا مَجَالَ لِلْاِخْفَاءِ وَمِنَ الشَّنَاعَةِ بِحَیْثُ لَا اِشْتِبَاهَ عَلَی الْآرَاءِ وَیَکَادُ یَشْهَدُ بِهِ الْجَمَادُ وَالْعَجْمَاءُ وَیَبْکِیْ لَهُ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَیَنْهَدِمُ مِنْهُ الْجِبَالُ وَیَنْشَقُّ وَیَبْقٰی سُوْءُ عَمَلِهِ عَلٰی کَرِّ الشُّهُوْرِ وَمَرِّ الدُّهُوْرِ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی مَنْ بَاشَرَ وَرَضِیَ وَسَعٰی وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی یعنی لیکن جو کچھ ظلم بعد صحابہ کے اہل بیت نبوی پر گذرا پس ظاہر ہونا اسکا اس طور پر ہے کہ اسکے چھپانے کی مجال نہین اور برائی اس واقعہ عظیمہ کی ایسی ہے کہ کسی رائے پر اسکا شبہہ نہین اور قریب ہے کہ اسکی شہادت حیوانات دین اور روئین زمین و آسمان اور ڈھی جائین اسکے ساتھ پہاڑ اور پھٹ جائین اور باقی رہیگی اس عمل کی برائی مہینون اور زمانون کے گذرنے تک پس لعنت خدا کی اسپر جسنے یہ کیا اور جو راضی ہوا اور جسنے کوشش کی اسمین اور البتہ عذاب عقبیٰ کا شدید ہے اور نیز شرح مقاصد مین لکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص کہے کہ بعضے علماے مذہب نے یزید پر لعن نہین کی اور باوجود اسکے مستحق لعن ہونے کے چپ ہین تو مین کہتا ہون کہ یہ بچنے کے واسطے ہے اس سے کہ لعن چڑھ نہ جائے الاعلیٰ فالاعلیٰ کی طرف انتہی اور شرح عقائد نسفیہ مین لکھتے ہین کہ وَالْحَقُّ اَنَّ رِضَاءَ یَزِیْدَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاسْتِبْشَارَهُ بِذٰلِکَ وَاِهَانَتَهُ اَهْلَ بَیْتِ النَّبِیِّ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَاِنْ کَانَ تَفَاصِیْلُهُ اٰحَادًا فَنَحْنُ لَا نَتَوَقَّفُ فِیْ شَاْنِهِ بَلْ فِیْ اِیْمَانِهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَنْصَارِهِ وَاَعْوَانِهِ یعنی حق یہ ہے کہ یزید کا راضی ہونا حسین کے مارے جانے پر اور خوشی اسکی اس امر کے ساتھ اور اہانت اہل بیت نبوی کی ان چیزون مین سے ہے جو بمعنی متواتر ہین اگرچہ تفصیلین اسکی آحاد ہین یعنی اگرچہ روایتون مین تخالف اور تفاوت ہے لیکن مضمون مین سب متفق ہین کہ یہ کام اس سے اور اسکی رضامندی سے ہوا تو اب ہم توقف نہین کرتے اسکی شان مین بلکہ اسکے ایمان مین لعنت خدا کی یزید پر اور اس کے مددگارون پر سیف مسلول مین بعد نقل اس عبارت کے لکھا ہے کہ جو کچھ صریح کفر یزید پر دلالت کرتا ہے یہ ہے کہ جب سر مبارک امام علیہ السلام کا یزید کے پاس لائے اور اس لعین کے آگے رکھا تو وہ مردود بہت خوش ہوا اور ہاتھ مین اسکے جو لکڑی تھی وہ سر مبارک مین چبھونے لگا اور ابن زبعری کے وہ اشعار جنمین دو شعر صریح کفر پر دلالت کرتی ہین بڑھا کر پڑھنے لگا انتہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ طریقہ اہل سنت ترک سب ولعن ہے کہ اَلْمُؤْمِنُ لَیْسَ بِلَعَّانٍ اور لعنت خاص اسپر جو کافر ہو جائز نہین سمجھتے کہ معلوم نہین عاقبت کار وہ با ایمان و سعادت ہو جائے مگر ہان جب بہ یقین معلوم ہو کہ وہ کافر مرا یہان تک کہ یزید مین بھی توقف کرتے ہین اور بعضے براہ غلو افراط اسکے حق مین اسکی دوستی کی طرف جاتے ہین اور کہتے ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ باتفاق مسلمانون کے اطاعت اُسکی امام حسین پر واجب ہوئی نعوذ باللہ من ھذا القول والاعتقاد
کہ وہ مردود باوجود حضرت امام حسینؑ کے امام اور امیر ہوا اور خود مسلمانون کا اسپر اتفاق کب ہوا تھا ایک
جماعت صحابہ سے جو اُسکے زمانے مین تھے اور اولاد صحابہ منکر اور خارج اُسکی اطاعت سے تھے البتہ ایک
جماعت مدینہ طیبہ سے بخیال اُسکے تشدد اور ظلمون کے جبراً اور کرہاً گئے اور اُس سے ملکر دفعاً للضرر و
التھلکۃ اُسکی بیعت کرلی بعد اُسکے جب حال قباحت مآل اُسکا دیکھا تو مدینے مین پلٹ آئے اور یہان آکر
خلع بیعت کی اور کہا کہ وہ عدو اللہ شارب الخمر تارک الصلوۃ زانی اور فاسق اور مستحل محارم ہی اور بعضے یہ
کہتے ہین کہ اُس مردود نے آپ کے قتل کا حکم نہین کیا اور نہ اُس سے راضی تھا یہ بات بھی مردود اور باطل ہی
کیونکہ اُس شقی کی عداوت حضرت امام حسینؑ کے ساتھ اور اہانتین اہل بیت کی اور اُنکے ساتھ بے ادبیان
یہ سب درجۂ تواتر معنوی کو پہونچی ہین اُسکا انکار محض مکابرہ ہی اور بعضے کہتے ہین کہ قتل امام حسینؑ گناہ
کبیرہ ہی نہ کفر اور لعنت مخصوص کافرون پر ہی پس افسوس کہ ان باتون کے کہنے والے بالکل غافل ہین اُن
احادیث نبویہ کو نہین جانتے جو ناطق ہین اس بات پر کہ اہانت فاطمۂ زہرا اور بغض اُنکی اولاد امجاد کا سبب
بغض اور عداوت رسول اللہ کا ہی اور وہ سبب کفر اور موجب لعن اور خلود نار ہی بلا شک اب کیا کہین گے
وہ لوگ قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ
عَذَابًا مُّھِیْنًا اور بعضے کہتے ہین کہ خاتمہ اُسکا معلوم نہین کہ کیا ہوا شاید مرتے وقت توبہ کرگیا ہو سو یہ بھی کچھ نہین
میرے نزدیک وہ مبغوض ترین عالم ہی اور جو کام اُس شقی دارین نے کیے کسی نے نہ کیے ہونگے بعد قتل امام علیہ السلام
اور اہانت اہل بیت کے اُسنے مدینہ اور ساکنان مدینہ کی تخریب کے واسطے لشکر بھیجا اور بقیہ صحابہ اور تابعین کو
مروا ڈالا اور مکۂ معظمہ کی بیحرمتی کی اور عبداللہ بن زبیر کے مارنے کی فکر کی اسی حال مین خود یزید دنیا سے
اُٹھا اب اور کون احتمال ہوسکتا ہی کہ اس مردود نے رجوع اور توبہ کی ہوگی کبھی نہین حق تعالیٰ ہمارے اور
تمام مسلمانون کے دلون کو اُسکی اور اُسکے اعوان اور انصار کی محبت سے اور جو اہل بیت سے برا ہوا اور اُنکا حق
لیئے اور اُن سے محبت اور صدق عقیدت نہ رکھے بچائے اور اُن حضرات کے محبون مین اُٹھائے اور دنیا و آخرت
مین اُنھین کے مذہب پر رکھے بمنہٖ وکمالِ کرمہٖ ھو قریبٌ مجیبٌ انتہی قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول مین
بعد ذکر اقاویل علمائے اہل سنت کی تجویز لعن اور منع از لعن یزید مین لکھتے ہین کہ مختار فقیر کے نزدیک یہ ہی
کہ لعن یزید پر درست ہی اور یہی ہی مذہب اہل حدیث کا اہل سنت مین سے اس موقع پر قاضی صاحب کے
ایک مکتوب کو جو آب اور چند مکاتیب کے ساتھ طبع بھی ہوا ہی ہم یہان ترجمہ کرکے لکھتے ہین قاضی صاحب

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرماتے ہین کہ یزید کے بارے مین علماے اہل سنت کے تین قول ہین امام اعظم ابو حنیفہ کوفی نے فقہ اکبر مین اُسے
منع فرمایا ہی آور امام احمد بن حنبل اور اکثر محققین نے مثل ابن جوزی کے اُسکو جائز رکھا ہی آور ملا سعد الدین
تفتازانی شرح عقائد نسفی مین اسی طرف گئے ہین آور ایک جماعت نے اس بارے مین ادلۂ فریقین پر نظر کر کے
سکوت کیا ہی اور لعن البتہ وقت کا ضائع کرنا ہی اور ایک بیکار چیز مین پھنسنا ہی وجہ قول حضرت امام اعظم کی
یہ ہی کہ امام احمد بن حنبل اور بخاری نے حضرت ابن عمر سے روایت کی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ لعن کر فلانے کو اور ایک روایت مین اُسمے ہی اے اللہ لعن کر ابی سفیان
کو اے اللہ لعن کر حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو اور صفوان بن امیہ کو پس یہ آیت نازل ہوئی کہ
لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْہِمْ اَوْ یُعَذِّبَہُمْ فَاِنَّہُمْ ظَالِمُوْنَ کہا بخاری نے فَتَابَ عَلَیْہِمْ
کُلِّہِمْ روایت کی بخاری نے ابو ہریرہ سے آور وجہ استدلال یہ ہی کہ حق تعالی نے اپنے رسول کو لعن کفار سے
منع کر کے فرمایا کہ اس کام مین برا کہنا اور بددعا کرنا تمکو نہین پہونچتا ہی بلکہ خدا کا اختیار ہی اگر وہ چاہے تو وہ
لوگ اسلام لائین اور اُنکی توبہ قبول کرے اور اگر وہ چاہے تو کفر پر اڑے رہین اور اُنپر عذاب کرے اسوجہ سے
کہ وہ ظالم ہین آور بعضی روایات مسلم مین آیا ہی کہ رعل اور ذکوان بیر معونہ والون نے جو حضرت سے خلاف
وعدگی کی اور منذر بن عمرو انصاری وغیرہ ستر آدمیون کو قرّاے صحابہ سے قتل کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو سخت رنج وملال ہوا اور آپ نے انپر لعنت فرمائی اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی آپ لعن سے باز رہے آور مروی ہی کہ
جبرئیل نے آکر فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے آپ کو لعنت کرنیوالا اور گالی دینے والا نہین بھیجا بلکہ تمکو رحمت
بھیجا ہی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ الآیۃ آور نہج البلاغت مین جو اصح کتب امامیہ ہی مروی ہی کہ جب امیر المومنین
علی نے اپنے اصحاب کو سُنا کہ اہل شام کو وہ لعنت کرتے ہین تو فرمایا کہ مین مکروہ رکھتا ہون کہ تم گالی دینے والے
ہو آور وجہ قول جواز لعن کی یہ ہی کہ ابن جوزی نے کہا کہ قاضی ابو یعلی نے اپنی کتاب معتمد الاصول مین بسند خود
صالح ابن احمد بن حنبل سے روایت کی ہی کہ مین نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ لوگ گمان کرتے ہین کہ ہم لوگ
یزید کو دوست رکھتے ہین امام احمد نے کہا اے بیٹے جو خدا اور رسول پر ایمان لایا اُسکو دوستی یزید کی کیونکر روا ہوگی
اور کیون نہ لعنت کیجائے اُسپر جسپر خدا اور رسول نے اپنی کتاب مین لعنت کی ہین نے کہا قرآن مین یزید پر کہان
لعنت کی ہی امام احمد نے فرمایا فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فَاَصَمَّہُمْ وَاَعْمٰٓی اَبْصَارَھُمْ امام بغوی نے کہا کہ مسیب بن شریک اور
فراے نحوی نے اس آیت کے معنی یون کہے ہین کہ قریب ہی کہ والی کیے جاؤ تم لوگون پر یعنی سلطنت پاؤ اور

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فساد کرو زمین مین ظلم سے اور قطع ارحام کرو اور کہا کہ یہ آیت بنی ہاشم اور بنی امیہ مین نازل ہوئی ہے یعنی
مروانیون اور عباسیون کے بارے مین کہ اپنی سلطنت مین ظلم کیا اور فساد اُٹھائے اور قراءت امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ کی مؤید اس تاویل کی ہے کہ آپ پڑھتے تھے اِن تُوُلِّیتُم بضم تا و واو و کسرہ لام بنی للمفعول
یعنی ای لوگو جسوقت تمپر بادشاہ ظالم ہون تو قریب ہے کہ تم ہمراہ اُنکے فتنہ و فساد مین نکلو اور اُنکی مددگاری
کرو جنپر خدا کی لعنت ہے اور گونگا اور بہرا کرے خدا اُنکو سننے اور حق کے دیکھنے سے دوسری دلیل یہ ہے کہ حق تعالے
قرآن مین فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ظاہر یہ ہے کہ ایذائے
خدا سے ایذائے اولیائے خدا مراد ہے مضاف یہان سے محذوف ہے یعنی یُؤْذُوْنَ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اور اس صورت مین عطف رسول کا قبیل عطف الخاص علی العام سے ہے زیادتی اہتمام کے واسطے جیسے عطف
جبرئیل کا ملائکہ پر اور مؤید اس تاویل کی وہ حدیث قدسی ہے جو بخاری نے روایت کی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ یعنی فرمایا اللہ تعالی نے جسنے میرے دوست کے
ساتھ دشمنی کی یعنی اُسپر ظلم کیا پس بے شک وہ میرے ساتھ لڑائی کو نکلا پس ایذائے امام حسین علیہ السلام کہ
سردار اولیاء اللہ کے ہین ایذائے خدا ہے اور یہی ایذائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ یعنی فاطمہ
میرے جگر کا ٹکڑا ہے بری لگتی ہے مجھے وہ چیز جو بری لگتی ہے اُسے اور اذیت پونہچاتی ہے مجھے وہ چیز جو اذیت
پونہچاتی ہے اُسے اور احادیث دلالت کرتی ہین اسپر کہ ایذائے امام حسین علیہ السلام عین ایذائے سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عائشہ کے حق مین نازل
ہوئی جب منافقون نے اُنپر تہمت کی قضیۂ افک مین اُس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جسنے ازواج اور
اہل بیت پیغمبرؐ کو ستایا اُسنے ایذا دی پیغمبرؐ کو اور مستحق لعن کا ہوا اور یہی حکم ہے اُسکا جو اصحاب پیغمبر کو
گالی دے اور ترمذی اور حاکم اور ابن جریر نے حسن بن علی علیہما السلام سے روایت کی کہ حضرت
کو دکھلایا گیا کہ سلاطین بنی امیہ آپ کے منبر پر ہین آپ اس بات سے ناخوش اور رنجیدہ ہوئے
تب حضرت کی تسلی خاطر کے واسطے سورہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ
نازل ہوئی قاسم حدانی نے کہا کہ ہمنے جو شمار کیا تو سلطنت بنی امیہ ہزار مہینے کی پائی نہ کم نہ زیادہ یعنی
ابتدائے سلطنت یزید سے انقطاع سلطنت مروانیین تک ہزار مہینے تھے کہ اسّی اور چند برس ہوتے ہین
اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یزید اور مروانیون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پونہچی ہے
تیسری دلیل یہ ہے کہ فرمایا حق تعالی نے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْمِهَادُ کیا نہین دیکھا تو نے ان لوگون کی طرف جنھون نے بدل ڈالا اللہ کی نعمت کو
کفر سے اور اُتار اپنی قوم کو تباہی کے گھر مین جو دوزخ ہی داخل ہونگے اُسمین اور بُرا ٹھکانا ہی یعنی
شکر کی جگھ کفران نعمت کیا یا بدل ڈالا نفس نعمت کو کفر سے اور جب کفران کیا تو وہ نعمت اُن سے
جاتی رہی اور کفر ہی کفر اُنکے ہاتھ مین رہگیا اس سے مراد اہل مکہ ہین کہ حق تعالی نے اُنکو اپنے حرم مین
جگھ دی اور اُنپر ابواب رزق کے کھولے اور نعمت وجود باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کو عطا
کی اُنھون نے ناسپاسی کی لاجرم سات برس قحط مین مبتلا رہے اور بعضے غزوۂ بدر مین مارے گئے اور
بعضے قید ہوئے اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ حضرت عمر بن الخطاب سے مین نے
اس آیت مین پوچھا کہ مراد کون ہین فرمایا وہ دو گروہ فاجر ترین بنی امیہ اور بنو مغیرہ ہین پس بنو مغیرہ
تو روز بدر مستاصل ہوئے حق تعالی نے تمکو اُنکی شرون سے بچایا اور بنو امیہ چند دنون تک دنیا مین
مہلت دیے گئے اور یون ہی بغوی نے قول حضرت عمر کا روایت کیا اور ابن منذر اور ابن جریر
اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نے کئی طریقون سے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے
روایت کی اور چوتھی دلیل یہ ہی کہ قرآن مین ہی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الآیۃ
یعنی وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگون سے جو کہ ایمان لائے ہین تم مین سے یعنی صحابہ سے اور اعمال نیک
کیے ہین البتہ خلیفہ کریگا اُنکو زمین مین جیسا کہ خلیفہ کیا تھا اُن لوگون کو کہ پہلے اُن سے تھے یعنی جیسا بعد
موسٰی علیہ السّلام کے یوشع بن نون اور کالب اور حزقیل علیہما السلام کو خلیفہ کیا تھا اور اُنھون نے دین موسی
کی تائید کی اور عالم کو اصلاح پر لائے یون ہی بعد حضرت کے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کو خلیفہ
کریگا اور قدرت دیگا اُنکو ترویج دین پر اور البتہ ثابت کردیگا واسطے اُنکے دین اُنکا جو پسند کردیا ہے
واسطے اُنکے اور البتہ دیگا اُنکو ڈر کے بدلے امن میری بندگی کرینگے شریک نہ کرینگے میرا کسی کو اور جو کوئی ناشکری
کرے اس سے پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم ابو العالیہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد بعثت کے
دس برس مکے مین اپنے اصحاب کے ساتھ کفار کے ہاتھون سے ایذا مین رہے اور صبر پر مامور تھے پھر
مامور ہوے مدینے کی طرف ہجرت کرنے پر اور کفار کے ساتھ قتال پر اور وہ کمال خوف مین تھے حتے کہ
ایک دم ہتیار سے خالی نرہتے تھے چنانچہ بعض مرد کہتے تھے کہ کوئی دن ہمپر ایسا نہین آتا ہی کہ ہم مامون
رہین اور ہتیار رکھین اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور ابن ابی حاتم نے براء بن عازب سے روایت کی
کہ یہ آیت نازل ہوئی اُسوقت جب کہ ہم خوف شدید مین تھے پس حق تعالی نے اپنے وعدے کو وفا کیا
اور بعد خوف کے امن دیا اور ملک اسلام مین فراخی ہوئی جیسا کہ حق تعالی نے موسٰیؑ سے اُنکے دین کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تائیدکا وعدہ کیا تھا اور اُنکی حیات مین انجاز وعدہ نہوا حیث قال اِنّھَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْھِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً
یَتِیْھُوْنَ فِی الْاَرْضِ کہا گیا ہی کہ موسی علیہ السّلام نے تیہ مین وفات پائی بعد اُنکے یوشع بن نون خلیفہ ہوے
اُنھون نے فتح شام کیا اور بلاد شام بنی اسرائیل پر تقسیم کیے اور یون ہی وعدہ خدا کا بتائید دین محمدی خلفای
راشدین کے وقت مین منجز ہوا ابوبکر صدیقؓ نے بنی حنیف کو اور مرتدون کو قتل کیا اور مسیلمہ کذّاب کو مارا
اور فتح شام وعراق وغیرہ خلافت حضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ مین ہوئی جیسا کہ یہ امر بطرق متعددہ حضرت امیر
سے بھی مروی ہی اور نیز یہ آیت دلیل ہی یزید اور اُسکے اتباع اور امثال کے کفر پر کیونکہ فرمایا حق تعالی نے
وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ امام بغوی نے کہا کہ اہل تفسیر کہتے ہین کہ پہلے جنھون نے کفران
اس نعمت کا کیا وہ قاتلان حضرت عثمان تھے اور فقیر کہتا ہی کہ اس آیت مین اشارہ ہی یزید اور اُسکی اتباع کیطرف
جنھون نے قتل کیا امام حسین علیہ السلام اور اُنکے ہمراہیون کو اہل بیت نبوت سے اور اہانت کی اور بیحرمت
کیا ناموس آنحضرتؐ کو اور لشکر مدینے پر بھیجا اور مدینہ لوٹا اور مسجد نبوی کو کہ ایک روضہ ہی ریاض جنت سے خراب
کیا اور واقعہ حرّہ مین وہ باتین کین کہ زبان اُنکے بیان سے قاصر ہی اور منجنیق بیت اللہ پر مارے اور عبداللہ
بن زبیر کو کہ نواسے حضرت ابوبکر کے اور حضرتؐ کی پھوپھی کی لڑکی کے لڑکے تھے مارا ترمذی نے حسان سے روایت
کی کہ حجاج نے جو کہ غلامان یزید سے تھا جن لوگون کو قید مین مارا یعنی صحابہ وتابعین مین سے وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار
آدمی شمار مین آئے اور مسلم نے روایت کی کہ جسوقت حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو مارا تو اسماء بنت ابی بکر نے
کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ ثقیف مین ایک جھوٹا دوسرا ہلاک کرنیوالا مسلمانون کا ہوگا تو جھوٹا تو
ہمنے دیکھا اور مبیر یعنی ہلاک کرنیوالا تو ہی فَلَا اَخَالُكَ وَلَا اَبَاكَ کہا عبداللہ بن عصمہ نے کہ کذاب مختار تھا اور مبیر
حجاج مروی ہی کہ جسدن یزید نے امام حسینؓ کو مارا اُس روز اشعار پڑھے اور فخر کیا مضمون اُن شعرون کا یہ ہے
کہ آج کے دن اولاد رسول اللہ سے مین نے بدلا لیا روز بدر کا آخر شعر اُن شعرون مین کا یہ ہے **شعر**

وَلَسْتُ مِنْ جُنْدُبٍ اِنْ لَّمْ اَنْتَقِمْ فَاِنْ حُرِّمَتْ یَوْمًا عَلٰی دِیْنِ اَحْمَدٍ	مِنْ بَنِیْ اَحْمَدَ مَا کَانَ فَعَلَ فَخُذْھَا عَلٰی دِیْنِ مَسِیْحِ بْنِ مَرْیَمَ	اور شراب کو حلال کیا اور کہا اور آل محمد کو منبرون پر گالی دیتا تھا

اور مروانیین ہزار مہینے اس گمراہی مین چھوڑے گئے بعد اُسکے حق تعالی نے انتقام لیا جیسا کہ انتقام لیا قاتلان
یحیی بن زکریا سے یہان تک کہ اُن مین سے کوئی باقی نرہا غرض کہ کفر یزید روایات معتبرہ سے ثابت ہی پس وہ

ف یعنی ارض مقدسہ [illegible] بسبب [illegible] نافرمانی کے [illegible] برس [illegible] تیہ [illegible] ف۵۲ [illegible] سے [illegible] ۱۲ [illegible]

ف۵۳ [illegible] بدر والی [illegible] اور [illegible] بدلا لیون مین اولاد جندب سے ۱۲ منہ تو بدلا لیون مین اولاد احمد سے ف۵۴ اُسکا جو اُنھون نے کیا تھا ۱۲ ف۵۵ اگر حرام ہو گئی شراب [illegible] تو لے لے اُسکو دین عیسوی پر ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مستحق لعن کا ہی اگرچہ لعن کہنے مین کوئی فائدہ نہین ہی لیکن اَلحُبُّ فِی اللہِ وَالبُغضُ لِلّٰہِ مقتضی اُسکا ہی
واللہ اعلم انتہے بعضی عبارتین اس سے حذف کردی ہین اور اسمین بھی بعض عبارتین وہ ہین جو اس رسالے
مین منقول ہین شیخ عبدالباسط قنوجی اپنے رسالۂ نورالعین فی بیان المذہب الوسط بین المذہبین مین
فرماتے ہین کہ بحرالمذاہب مین لکھا ہی کہ تمام علمای اہل سنت وجماعت اتفاق رکھتے ہین اوپر جواز لعن
اُس شخص کے جو قاتل حضرت امام علیہ السلام کا ہی اور جو آمر اور راضی بقتل ہی لیکن لعن یزید پلید علیہ ما یستحقہ
مین تین گروہ ہین مانعین ساکتین مجوزین کاتب الحروف کے نزدیک ادلہ مجوزین کے قوی اور راجح تر ہین
واللہ اعلم انتہے شاہ خوب اللہ الہ آبادی اپنے مکتوبات کی جلد رابع کے اٹھارھوین مکتوب مین فرماتے ہین
کہ طرفداران یزید علیہ ما علیہ کو اللہ جل شانہ اُسی کے ساتھ اُٹھاوے اور جو لوگ کہ خاندان حضرت زہرا سے
محبت اور ولا رکھتے ہین اُنکو اُسی جماعت کے ساتھ مبعوث کرے انتہی اور حضرت مجدد کے مکتوب
پنجاہ وچہارم جلد اول مکتوبات مین ہی کہ یزید پلید اصحاب سے نہین ہی اُسکی بدبختی مین کیا شک ہی
جو کام اُس بدبخت نے کیے کوئی کافر فرنگ بھی نہ کریگا بعضے علمای اہل سنت جو اُس کے لعن مین توقف
کرتے ہین تو نہ اس سبب سے کہ وہ اس سے راضی ہین بلکہ اس رعایت سے کہ رجوع وتوبہ کا احتمال ہوسکتا ہے
انتہی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب شرح رسالۂ حسن العقیدہ کے حاشیہ مین جو کلمۂ علیہ ما یستحقہ پر تعلیق
فرمایا ہی لکھتے ہین کہ یہ کلمہ کنایۃ لعنت ہی وَالکِنَایَۃُ اَبلَغُ مِنَ التَّصرِیحِ اور حق یہ ہی کہ اس پلید کے حق مین
لعنت پر اکتفا کرنا زیبا نہین اس سبب سے کہ اللہ تعالی نے لعنت اُس شخص پر فرمائی ہی جو کسی مسلمان کو قتل
کرے اور اُس شقی نے تو ایسے امیرالمؤمنین بن امیرالمؤمنین کو قتل کیا ہی بیٹا پاک تو مستحق اُسکا ہے جو
لعنت سے بھی کرور درجہ زیادہ ہو اور اُسکا علم سوای خدا کے بشر کو نہین ہوسکتا انتہے ابوالحسن علی
ابن محمد بن علی الطبری الملقب بہ عماد الدین المعروف بالکیا الہراسی فقیہ شافعی جو امام الحرمین کے بڑے
عمدہ شاگردون اور حضرت امام غزالی کے خواجہ تاشون مین ہین اُنکے حال مین ابن خلکان نے لکھا ہی
کہ اُنسے یزید بن معاویہ کے بارے مین پوچھا گیا تو کہا وہ صحابہ سے نہ تھا کیونکہ اُسکی پیدائش حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے زمانے کی ہی لیکن سلف کا کہنا اسکے لعن کے بارے مین تو اُنمین امام احمد کے دو قول ہین
تلویح وتصریح اسی طرح امام مالک کے بھی دو قول ہین اور امام ابی حنیفہ کے بھی دو مگر میرا ایک ہی قول ہی
تصریح ہی صرف نہ تلویح اور یہ کیونکر نہوتا کہ وہ تو نرد کھیلتا تھا اور شکار چیتون سے اور دائم الخمر تھا اور اُسکا
شعر خمر کے بارے مین معلوم ہی اور تین شعر بھی ابن خلکان نے نقل کیے ہین اور یہ بھی لکھا ہی کہ کیا نے
فصل طویل لکھی پھر ورق اُلٹ دیا اور امام غزالی نے اس مسئلے مین انکے خلاف فتوی دیا ہی چنانچہ وہ سب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے لکھا ہی مولوی عبد الحی صاحب محدث دہلوی جواب دہم سوالات مولوی عبد الحق الہ آبادی مین فرماتے ہین کہ میری دانست مین یزید بظن غالب اور قوی دائرۂ اسلام سے خارج ہوا اُسکے افعال اور بے ادبیان جو اُسکے سبب سے مدینہ منورہ اور مسجد نبوی مین ظاہر ہوئین اور جو کچھ شہادت امام حسین علیہ السلام مین واقع ہوا یہ سب مشہور و معروف ہی بناءً علیہ اُسکو بمغفرت اور رحم سے یاد کرنا ہرگز نچاہیے اور اُسکا ذکر بجز شقاوت اور شناعت کے نکرنا چاہیے اور یہ ایک گمان ضعیف ہی کہ وہ باایمان گیا ہوگا اور حضرت امام غزالی کے کلام کا منشا، ہر چند خلاف دانست ہم لوگون کے ہی مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس گفتگو مین دو مقام ہین اوّل دریافت کرنا احکام شرع شریف کا جیسے حال قاتل مؤمن مطلق یا مؤمن کامل کا جسکے کمال کی شہادت پر شارع سے نص ثابت ہوئی ہو اور قاتل حضرت امام حسینؑ کا اور آمر اُنکے قتل کا اور خواہان اُنکی اہانت اور تذلیل کا مثل قاتل اور زہر دینے والے اور جادو کرنے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اور یہ منصب اہل شرع اور ایمہ مجتہدین کا ہی دوسرا دریافت کرنا حال اشرار و فجار اور کفار کا کہ افعال اُنکے کیونکر تھے اور اول سے آخر عمر تک اُنھون نے کیونکر گذرانی یہ منصب مؤرخین اور علمای فن تاریخ کا ہی تعلق شریعت اور اجتہاد سے نہین رکھتا اگر کوئی علمای اعلام اور ایمہ عظام مین سے انجام زنان جادو کنندگان اور زہر دہندگان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دے کہ کیا ہوا وہ بپایۂ علم شرع سے منصب اجتہاد مین نہ پڑ جائیگا پس اگر عبارت منقولہ امام غزالی صحیح ہو تو احتمال خطا کا اُن پر امر ثانی مین ہی نہ امر اول مین کما ہو ظاہر من کلامہ انتہٰی بقدر الحاجۃ مولوی عبد الحی صاحب مغفور لکھنوی فرنگی محلی جلد سوم مجموعۃ الفتاوی کے صفحۂ ہفتم مین فرماتے ہین کہ بعضے یزید کے حال مین راہ افراط و دوستی مین پڑکر کہتے ہین کہ بعد اسکے کہ باتفاق مسلمانون کے وہ امیر ہوا اطاعت اُسکی حضرت امام پر واجب ہوئی یہ لوگ اتنا نہین جانتے کہ وہ باوجود امام حسین کے کب امیر ہو سکتا تھا اور اتفاق مسلمانون کا اُسپر کب ہوا ایک جماعت صحابہ اور اولاد صحابہ سے اُسکی اطاعت سے خارج تھے اور تھوڑون نے جو اُسکی اطاعت قبول کی جب اُسکے شراب پینے اور تارک الصلوۃ ہونے اور زناکار ہونے اور استحلال محارم کو دیکھا تو مدینہ منورہ مین پھر آئے اور خلع بیعت کر لیا اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم نہین کیا اور نہ اُس سے راضی تھا اور نہ اُنکے اور اُنکی اہل بیت کی اہانت سے خوش ہوا یہ سخن بھی باطل ہی پھر وہی عبارت شرح عقائد نسفی کی لکھی ہی جو کاتب الحروف نے اوپر نقل کی ہی بعد اسکے لکھا ہی کہ بعضے کہتے ہین کہ قتل امام حسینؑ کبیرہ ہی نہ کفر اور لعنت مخصوص کفار پر ہی اُنکی فطانت پر بھی سبحان اللہ اُنکو اتنا نہین معلوم ہے کہ کفر تو دوسری چیز ہی خود ایذای رسول الثقلین کیا ثمرہ رکھتی ہی قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الآیۃ اور بعضے کہتے ہین کہ حال اُسکے خاتمے کا معلوم نہین شاید اُسنے بعد ارتکاب اس کفر و معصیت کے توبہ کی ہو اور آخر سانس اُسکی توبہ پر نکلی ہو اور میلان امام غزالی کا اسی طرف ہی احیاء العلوم مین لیس مخفی نرہے کہ احتمال توبہ اور رجوع کا معاصی سے یہ صرف احتمال ہی احتمال ہی ورنہ جو کچھ اُس ناہنجار شقی نے کیا ہی کسی شخص نے اس امت مین سے نکیا ہوگا بعد قتل امام حسینؑ اور اہانت اہل بیت کے لشکر مدینہ مطہرہ کے خراب کرنے اور وہان والون کے مار ڈالنے کے لیے بھیجا اور اُسی واقعہ مین تین دن تک مسجد نبوی بے اذان و نماز رہی اُسکے بعد لشکر کشی حرم مکہ معظمہ مین کی اور شہادت عبداللہ بن زبیر کی اُس معرکے مین عین حرم مکہ مین واقع ہوئی آور اسیطرح کے شغلون مین وہ بیدولت مصروف تھا کہ ناگاہ مرگیا اور دنیا کو پاک کر گیا اُسکے بیٹے معاویہ نے سر منبر زشتی حال اپنے باپ کی بیان کی واللہ اعلم بما فی الضمائر آور بعضے بلیا کانہ اُس شقی پر لعن تجویز کرتے ہین سلف اور اعلام امت سے امام احمد بن حنبل اور اُنکے امثال نے اُسپر لعنت کی ہی آور ابن جوزی نے جو کمال عصبیت حفظ سنت اور شریعت مین رکھتے تھے اپنی کتاب مین اُسکی لعن کو سلف سے نقل کیا ہی اور تفتازانی نے کمال جوش و خروش مین آکر اُسپر اور اُسکے اعوان و انصار پر لعنت کی ہی اور بعضون نے توقف کیا ہی اور سکوت کے راستے پر چلے ہین آور طریقہ اسلم یہ ہی کہ اُس شقی کو ہرگز مغفرت اور ترحم سے یاد نکرنا چاہیے اور اُسکے لعن کے ساتھ جو عرف مین کفار کے ساتھ مختص ہی اپنی زبان کو آلودہ نکرنا چاہیے آور ابلیس کے لعن سے زبان روکنے مین بھی باایںہمہ کہ اُسکا کفر منصوص ہی کوئی خطر نہین فضلا عن یزید الشقی انتہے

حال معاویہ اصغر رضی اللہ عنہ کا

وہ باپ کی وصیت کے موافق خلیفہ مقرر ہوے مگر یہ روایت صحیح ہی کہ جب لوگ اُنسے بیعت کرنے آئے تب اُنھون نے کہا کہ حقیقت مین خلافت حق اہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی مناسب بلکہ لازم ہی کہ حضرت امام زین العابدین کے ہاتھ پر بیعت کرو مگر بنی امیہ اور شام والون نے نہ مانا تب اُنھون نے لوگون سے بیعت قبول کی آور بعضی روایت مین یہ ہی کہ وہ بیمار تھے جب اُنکی بیعت ہوئی تو چند دنون کے بعد اُنھون نے لوگون سے کہا کہ مین خلافت سے دست بردار ہوتا ہون اگر سب مسلمان امام زین العابدینؑ کو خلیفہ کرین مگر لوگون نے قبول نہ کیا آلغرض معاویہ بعد بیعت کے گھر سے باہر نہ نکلے اور نہ کبھی مسلمانون کو نماز جماعت کی پڑھائی اور نہ کوئی کام خلافت کا کیا یزید کے مرنے کے بعد اہل حجاز نے عبداللہ بن زبیر کو خلیفہ کیا اور عراق عرب اور عراق عجم خراسان تک اُنکے تصرف مین تھا اور معاویہؓ بن یزید کے قبضے مین ممالک شام و مصر اور جو ممالک افریقہ کے اور اُسکے متعلقات کے اُس عہد تک مفتوح ہوے تھے وہی رہے کنیت معاویہ بن یزید کی ابو عبدالرحمن تھی اور بعضون نے ابو زید اور بعضون نے ابی لیلے لکھی ہی شیخ اکبر نے مسامرہ مین لکھا ہی کہ انکی مان ام خالد بنت ابی ہشام بن عتبہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن ربیعہ بن عبد الشمس بن عبد مناف تھین انکی مُہر مین کندہ تھا الدُّنیا غرورٌ انکے منشی ریّان بن مسلم تھے
اور حاجب اُنکا اُنھین کا غلام مسلم بن عتّاب تھا تفریح الاذکیا مین ہی کہ اُنھون نے خلیفہ ہونے سے چند روز بعد (دنیا دھوکا ہی ۱۲)
ایک دن منبر پر چڑھکر اکابر اور اشراف کو جمع کرکے بعد حمد و نعت کے یہ بیان کیا کہ خلافت آئین مضبوط خدا اور حق
خلفای باصفا کا ہی میرے دادا معاویہ بن ابی سفیان نے خلاف کی راہ سے علی مرتضےٰؓ کے ساتھ جو احق اور الیق
بخلافت تھے نزاع اور جدال کی بعد اُسکے میرا باپ کہ کسی طرح لیاقت اور استحقاق نہین رکھتا تھا تخت سلطنت پر بیٹھا
اور بادشاہی جانے کو حسینؓ بن علیؓ ایسے فرزند رسولؐ کو مارا آخر خود جوان مرا اور وبال و نکال دارین ان چند
دنون کی حکومت کی طمع پر اپنے ساتھ لیگیا بعد اُسکے بہت روئے اور کہا مین جانتا ہون کہ محاربہ امیر المؤمنین
حسین علیہ السلام سے نہایت بد تھا جو میرے باپ سے واقع ہوا اب مقام اُسکا دوزخ ہی کہ اُسنے اولاد رسولؐ
کو قتل کیا اور شراب کو مباح اور مدینۂ طیبہ کو خراب و برباد کیا اور بیت اللہ سے بے ادبیان کین سو مین ہرگز
اس امارت اور خلافت مین لذت نہین پاتا آولاد ابی سفیان سے جو کوئی راضی ہو اُسکو امیر کرو مین قلادۂ بیعت
اپنا مسلمانون کی گردنون سے نکالے لیتا ہون بعد ازان منبر سے اُتر آئے اور ایک گوشۂ عافیت مین دروازہ
بند کرکے بیٹھے اور چالیس دن کے بعد اُسی حال مین دنیا سے عازم ملک بقا ہوے انتہےٰ مین کہتا ہون کہ
یہ ترجمہ اس خطبے کا ہی جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے سیف المسلول مین نقل فرمایا ہی اور قاضی صاحب نے
اُس نقل کے بعد فرمایا ہی کہ اس خطبے سے ظاہر ہوتا ہی کہ یزید شراب کو مباح کہتا تھا پس انکار نص قرآن کا کیا
اور کافر ہوا مثل خوارج وغیرہ کے کہ انکار اکثر آیات قرآنی کا کرتے تھے اور تکفیر صحابہ کی کرتے تھے حال آنکہ حسن خاتمہ
اور خلوص نیت اُنکے نصوص قطعیہ سے ثابت ہی پس قرآن کا انکار کرکے کافر ہوگئے اور فقیر کے نزدیک دلیل
جواز لعنت یزید اور خوارج وغیرہ پر یہ ہی کہ اُنھون نے صحابہ اور اہل بیت کو اذیت دی ہی اور پیغمبر صاحب
کو بھی کیونکہ آپ نے فرمایا کہ جس نے اُنکو ایذا دی اُسنے مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اُسنے اللہ کو ایذا دی
اور جس نے اللہ کو ایذا دی وہ کافر ہی اور فرمایا حق تعالی نے وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ انتہی عمر معاویۂ اصغر کی قاضی صاحب سیف المسلول مین فرماتے ہین کہ تیئیس برس کی ہوئی
اور مدت خلافت تین مہینے بائیس روز اور عبد الرحمن اُنکے بھائی نے اُنکے جنازے کی نماز پڑھی اور دمشق مین
باب الجابیہ کے باہر دفن ہوے اور تاریخ اسحاقی مین ہی کہ یہ چالیس روز خلیفہ رہے بعد اُسکے انکی وفات ہوئی
انکی عمر تیئیس برس کی ہوئی اور جامع التواریخ مین بھی چالیس دن لکھے ہین اور یہ لکھا ہی کہ بعضے تیس دن
بھی کہتے ہین اور مسامرات مین ہی کہ معاویۂ اصغر کی نماز اُنکے بھائی عبد الرحمن نے پڑھائی اور بعضے کہتے ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ولید بن عتبہ نے شروع کی دو تکبیرین کہی تھین کہ مرگ مفاجات سے وہ مرے اُسکے بعد اُنکے بھائی عبد الرحمٰن نے از سر نو نماز پڑھائی اور ولید بن عتبہ کی نماز مروان نے پڑھائی اور اُنکو اُنھین معاویہ کے پہلو مین دفن کیا انتھے مروان نے اُنکے دفن کرتے وقت یہ شعر کہا جسکا ترجمہ یہ ہی کہ مین دیکھتا ہون فتنہ اور فساد کو کہ اُن کی دیگین جوش کر رہی ہین اور ملک بعد معاویہ بن یزید کے اُس شخص کے قبضے مین ہوگا جسکو غلبہ ہوگا سبحان اللہ عجیب کارخانے قدرت الٰہی کے ہین بیشک یہ اُس کی شان ہے جو بعضے ملا سید الرحمٰن کی زبان پر یہی شعر
گہ آری خلیلے ز بتخانہ کنی آشنائی ز بیگانہ
بعد معاویہ ابن یزید کے اہلِ شام نے جابیہ مین مروان کی بیعت کی اور مروان ابن الحکم شام اور مصر پر حاکم ہوگیا اور ابن زبیر حجاز اور عراق پر اور عبید اللہ بن زیاد کوفہ سے بھاگا اور شام مین آکر مروان سے ملا ضحاک بن قیس فہری ان دونون سے علٰحدہ ہوکر لوگون کو بیعت ابن زبیر کی دعوت کرنے لگے چنانچہ موضع وج مین ان دونون سے بڑی لڑائی ہوئی اور ضحاک مارے گئے پھر محرم ۶۵ھ مین سلیمان ابن صرد خزاعی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری نے کوفہ مین خروج کیا اور طالب عوض خون امام علیہ السلام ہوے ایک لاکھ آدمی اُنکے ساتھ ہوگئے جب کوفے سے شام کو چلے تو دس ہزار رہگئے جنھون نے ساتھ دیا باقی اور سب اپنے گھر مین بیٹھ رہے مروان نے عبید اللہ بن زیاد کو تیس ہزار سوار دیکر سلیمان اور مسیب کے مقابلے کو بھیجا موضع عین الوردہ پر جو بلاد جزیرہ سے ایک مقام ہی اہل عراق اور شام مین خوب لڑائی ہوئی لشکر شام غالب آیا سلیمان اور مسیب اور بہت سے عراق والے مارے گئے اور اُسی زمانے مین مروان مرا جب سلیمان اور مسیب کے قتل ہونے کی خبر کوفے مین پہونچی اور اُنکی سپاہ شکست کھاکر کوفے مین آئی تو مختار کا کاربالا ہوا اکثر اکابر کوفہ طلب خون امام مظلوم مین اُسکے موافق ہوگئے اور جم غفیر کوفے سے اُسکے ساتھ ہوئے کیونکہ کوفیون کو خون ناحق امام علیہ السلام مین ہاتھ بھرنے کی غیرت دامنگیر تھی یہی چاہتے تھے کہ کسی طرح اس داغ کو اپنی پیشانی سے دھو ڈالین اور یہ خیال ہی نہ تھا کہ قدرتی داغ بھی کہین دھونے سے چھوٹتا ہی تقدیر کا لکھا بھی کسی کے مٹانے سے مٹتا ہی غرض عبد اللہ بن مطیع جسکو ابن زبیر نے حکومت کوفہ پر مقرر کیا تھا مختار کے اس ارادے سے بھی واقف ہوے اور کوتوال شہر ایاس بن مضارب کو مع چند سپاہیون کے مقرر کردیا کہ راتون کو محلے مین نکلکر شرائط حراست بجالائے اور ادھر مختار نے مقرر کیا تھا کہ پنجشنبہ کے دن چودھوین ربیع الاول ۶۶ھ کو خروج کرکے کوفہ کو اپنے تصرف مین لائے اور خروج سے پہلے ایک رات ابراہیم بن مالک اشتر سو آدمیون سے مختار کے گھر کی طرف جاتا تھا راہ مین ایاس سے ملاقات ہوئی بعد قیل و قال کے لڑائی ہونا شروع ہوئی ابراہیم نے ایاس کو قتل کیا اور اُسکا سر مختار کے پاس لیگیا مختار خوش ہوا اور اُسی رات کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے ساتھیون کے ساتھ نکلا اور کئی بار شہر مین لڑا اور صبح کے وقت باہر جا کر دیر ہند کو لشکرگاہ بنایا ابن مطیع کی طرف سے شیث بن ربعیہ لڑنے آیا شکست کھا کر بھاگا مختار اُنکا تعاقب کرتا ہوا کوفہ مین آگیا دوسری بار عبداللہ خود پانچ ہزار سوار لیکر لڑنے آیا اور خوب لڑائی ہوئی بہت لوگ عبداللہ کی طرف کے مارے گئے اور وہ خود دارالامارۃ مین جا چھپا مختار نے دارالامارۃ کا محاصرہ کیا اور روز بروز اُسکی سپاہ بڑھتی گئی چوتھے دن ابن مطیع کوٹھے سے کود کر مکہ چلدیا اور اُسکے اتباع نے نکلکر مختار سے بیعت کی اور مختار نے کوفہ پر تسلط پایا انتہے

فائدہ کرمانی شرح صحیح بخاری مین بَابُ مَنْ اَفَاضَ عَلٰی رَأْسِهٖ ثَلٰثًا مِنْ کِتَابِ الْغُسْلِ مین لکھتے ہین کہ سلیمان بن صرد باصاد مہملہ وراء ودال مہملات خزاعی صحابی ہین اُنسے پندرہ حدیثین مروی ہوئین اور صحیح بخاری مین دو حدیثین ہین اُنھون نے کوفے مین سکونت اختیار کی اور یہ اول نزول اُنکا تھا مسلمانون مین سے کوفے مین یہ اخیار عُبّاد اور فضلای اہل قدر و شرف سے تھے اپنی قوم مین اور لشکر ابن زیاد نے اُنکو جزیرے مین ۶۵ھ مین مارا انتہی اور تذکرۂ سبط ابن الجوزی مین بروایت ابن سعد لکھا ہی کہ سلیمان مہاجرین طبقۂ ثالثہ سے تھے واللہ اعلم ابن عبدالبر نے استیعاب مین سلیمان بن صرد کے حال مین لکھا ہی کہ یہ شخص اُن لوگون مین سے تھا جنھون نے حضرت امام علیہ السلام کو لکھا تھا کہ آپ کوفہ تشریف لائیے اور جب آپ کوفہ تشریف لائے تو علیحدہ ہوگئے بعد واقعۂ شہادت یہ نادم ہوے اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور وہ تمام لوگ جو گمراہ ہوکر شریک امام حسین ع کے نہین ہوے تھے اُسکے بعد کہنے لگے کہ یہ جو ہمنے کیا ہی اس سے توبہ کی کوئی صورت نہین سوا اسکے کہ حضرت کے طلب خون مین اپنی جانین دین پس یہ لوگ نکل کھڑے ہوے اور نخیلہ مین لشکر جمع کیا اور یہ مستہل ربیع الآخر ۶۵ھ مین ہوا اور اُنھون نے اپنے امور کا متولی سلیمان کو کیا اور اُسکا نام امیر التوابین رکھا پس ابن زیاد سے لڑائی ہوئی اور سلیمان بن صرد اور مسیب دونون موضع عین الوردہ مین مارے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ لوگ شام مین طلب قصاص حضرت امام مین نکلے تھے پس اُنکا نام توابین ہوا اور یہ چار ہزار آدمی تھے پس سلیمان پر تیر پھینکا یزید بن الحصین بن نمیر نے اُس سے وہ مرے اور اُنکا اور مسیب دونونکا سر کٹکر مروان کے پاس آیا انتہے

حال ابن سعد کا

عمر بن سعد بن ابی وقاص مدنی ابن حجر نے تقریب التہذیب مین لکھا ہی کہ اسکو مختار نے ۶۵ھ مین یا بعد اُسکے مارا اور جسنے اُسکو صحابہ مین ذکر کیا ہی یہ اُسکا وہم ہی ابن معین نے کہا کہ یہ پیدا ہوا حضرت عمرؓ کی وفات کے دن ملّا علی قاری نے مرقات مین لکھا ہی کہ ابن معین نے عمر بن سعد کے بارے مین کہا کہ یہ قاتل حسین علیہ السلام کا ہی اور جو ایسا ہو وہ کیونکر ثقہ کہلایا جا سکتا ہی مین کہتا ہون کہ رحم کرے اللہ اُسپر جسنے احادیث کی اُس سے تخریج کی ہی اپنی کتابون مین باینہمہ کہ اُسکا حال جانتا ہی انتہی بقدر الضرورۃ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسکی حالت یہ گذری کہ مختار نے بعد تسلط کے اولاً یہ حکم دیا کہ قیدیون کو لاؤ وہ سب حاضر ہوئے پھر کہا جو لوگ لشکر ابن سعد مین شریک قتال حسین بن علی تھے ایک ایک کو بتاؤ چنانچہ کئی سو آدمیو نکا پتہ ملا اُن سبکی گردنین مار کر سولی مین لٹکا دیا معارف ابن ابی قتیبہ مین ہی کہ مختار نے اپنے شاگرد ابو عمرہ کو حیلے سے ابن سعد کے پاس بھیجا اُسنے جاکر اُسکو مارا اور اُسکا سر لے آیا اُسوقت حفص بن عمر بن سعد بھی بیٹھا تھا مختار نے پوچھا کہ تو اس سر کو پہچانتا ہی اُسنے کہا ہان یہ سر ابی حفص کا ہی مختار نے کہا کہ حفص کو بھی ابی حفص سے ملاؤ چنانچہ وہ بھی قتل ہوا انتہی اور تحریر الشہادتین مین ہی کہ مختار نے اپنے خواص کو بھیجا کہ ابن سعد کو بلا لاؤ حفص بن سعد حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہی اُسنے کہا گھر مین بیٹھا ہی مختار نے کہا کہ اب حکومت سے اور اعمال سے اُسکے ہاتھ اُٹھائے کیون گھر بیٹھا ہی حضرت امام کے قتل کے دن کیون نہ گھر بیٹھا اور حکم دیا کہ ابن سعد کا سر کاٹو چنانچہ سر کاٹا گیا اور اُسکے بیٹے کو گھر مین مارا اور شمر ذی الجوشن کو بھی بلا کر گردن ماری اور اُن سب کے سر محمد بن الحنفیہ کے پاس بھیجے اور حکم دیا کہ بقیہ شریکون مین سے بھی جو معرکۂ کربلا مین تھے جسکو پاؤ مار ڈالو مختار کے اس ارادے کی خبر سنکر سب کوفہ والے بھاگے مختار کے لشکر نے اُنکا تعاقب کیا جو ملتا جاتا اُسکو مارتے اور گھر لوٹ لیتے اور جب خولی بن یزید قید ہو کر آیا تو مختار نے حکم دیا کہ پہلے اُسکے دونون ہاتھ اور پیر کاٹو پھر اُسکا بدن آگ مین جلادو چنانچہ یہی ہوا اور جو لشکر ابن سعد مین سے ملا اُسی طرح اُسکے ساتھ کیا گیا اور شمر کی لاش گھوڑون سے روندائی گئی ہڈیان چور ہو کر سرمہ ہو گئین صَدَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ بیشک جو جیسا کریگا ویسا پائیگا **فائدہ** صحیحین مین اُم المومنین حضرت عایشۂ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ روحونکا لشکر جھنڈ کا جھنڈ ہی جو جو اُن مین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملا اور اُلفت والا رہا اور جو اُنمین سے ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور پھٹکارا رہا یعنی ازل مین خدا نے روحون کو چند قسمون پر پیدا کیا ہی اور اُنمین استعدادین مختلف رکھی ہین جنمین وہان مناسبت تھی وہ اس عالم مین شیر و شکر ہوگئی جسطرح سعد ابن ابی وقاص والد عمر بن سعد کے کہ عاشق زار رسول اللہ اور جان نثار امام حسین علیہ السّلام کے تھے اُنکے بہشتی ہونے کی بشارت قطعی ہی اور جو وہان بے میل تھے وہ یہان بھولے بھٹکے رہے جسطرح عمر بن سعد اور یزید وغیرہ کہ خاندان نبوت کے دشمن جانی تھے اور ظاہر مین ایماندار اسی سبب سے کہتے ہین کہ خدا ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا کرتا ہے **شعر**

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم	ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبی ست	سعد ابن ابی وقاص کی یہ فضیلت ہی

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد مین فرمایا ای سعد تیر مار میرے مان باپ تجھپر فدا ہون یہ حدیث صحیحین مین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہی اور مصابیح مین حضرت موصوف سے روایت ہی کہ مین سنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی کے حق مین یہ کلمہ حضرت سے سوا سعد بن ابی وقاص کے نہین سنا اور عمر بن سعد اس طرح کا نکلا کہ جگر گوشہ
رسول مقبول کے خونکا پیاسا ہو گیا فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَلْبَابِ إِنَّ هٰذَا الشَّيْءُ عُجَابٌ مین کہتا ہون کہ جناب
امیر نے گویا حضرت زبیر کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہین سنا ہی ورنہ یہی بِأَبِي وَأُمِّي
حضرت زبیر کے حق مین بھی بنو قریظہ کے دن ارشاد فرمایا ہی جیسا صحیح ترمذی مین عبد اللہ بن زبیر کی روایت سے
مذکور ہی اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ آیا ہی جمع کرنا ابوین کا غیر ان دونون کے لیے بھی تو حضرت امیر کا
قول محمول ہی اسی پر کہ انکو اتنا ہی معلوم ہوگا کہ آپ نے حضرت سعد ہی کے حق مین یہ فرمایا ہی اس سے
فضیلت نکلی تیر پھینکنے کی اور اسپر رغبت دلانے کی اور یہ کہ دعاے خیر اسکے لیے چاہیے جو اچھی بات کرے اور
معلوم ہوا کہ یہ کہنا کسی شخص کو دلیل ہوتی ہی اُس کے ساتھ کمال خوشنودی اور رضامندی کی اور ایسی حالت
مین یہ کہنا درست ہی اور اسکے جمہور قائل ہین اور مکروہ جانا اسکو ابن عمر اور حسن بصری نے اور بعضون نے
کہا کہ مسلمان کو اپنے ماں باپ فدا کرنے کو کہنا مکروہ ہی اور صحیح یہ ہی کہ مطلقًا جائز ہے کیونکہ اس مین فداے حقیقی
مراد نہین ہوتی بلکہ یہ تو ایک کلام ہی مہربانی کا اور اس شخص کی اعلام محبت کا اور اسکی قدر و منزلت کا اور
احادیث صحیحہ مطلقًا تفدیہ مین وارد ہین انتہی شیخ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین لکھا ہی کہ ممکن ہی یہ کہا جائے
کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسکی اطلاع نہو گی کہ حضرت نے اور کسی کے بارے مین بھی یہ فرمایا ہی یا یہ مطلب ہو کہ
احد کے دن حضرت نے سوا سعد بن ابی وقاص کے یہ کلمہ اور کسی کے واسطے نہین فرمایا انتہی ابن سیرین کہتے ہین
کہ ظاہر ہوئی کرامت حضرت علی مرتضیٰؑ کی وہ یہ کہ آپ نے ایک دن عمر بن سعد سے جب وہ جوان تھا فرمایا تھا
کہ افسوس تجکو اے بیٹے سعد کے کیا حال تیرا ہوگا جب تجکو اختیار دیا جائیگا درمیان بہشت اور دوزخ کے
پس تو جہنم کی آگ ہی کو دوست رکھیگا انتہی اور کامل ابن اثیر مین ابن سعد وغیرہ کے مارے جانیکا حال یون
لکھا ہی کہ مختار نے ایک دن اپنے یارون سے کہا کہ کل مین ایک ایسے شخص کو قتل کرونگا جسکے قتل سے تمام مومنین
اور ملائکہ مقربین خوش ہونگے مختار کے پاس اُسوقت ہیثم بن اسود نخعی بیٹھا تھا وہ سمجھ گیا کہ مختار کا ارادہ
عمر بن سعد کے مارنیکا ہی اُسنے اپنے گھر آکر عریان کو ابن سعد کے پاس بھیجا کہ وہ اُسکو جانتا تھا اور اُس سے
یہ کیفیت کہلا بھیجی اُسنے جاکر ابن سعد سے کہا ابن سعد نے کہا جزاہ اللہ ابا ک خیرًا مختار اتنے عہد و پیمان کے
بعد مجھے کیا قتل کریگا اُسکے اس اطمینان کی وجہ یہ تھی کہ اُس نے عبد اللہ بن جعدہ بن ہبیرہ سے کہ اُنکے
تواضع اور تکریم مختار کے یہان بہت تھی کیونکہ اُنکو حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے قرابت تھی استدعا کی تھی
کہ وہ مختار سے اسکو امان دلوا دین چنانچہ اُنھون نے اسکو امان دلوا دی تھی اور مختار نے امان نامہ
لکھدیا تھا لیکن اُسمین یہ لکھا تھا کہ یہ حدث نہ کرے اس سے مطلب تھا کہ پاخانے نہ جائے غرض عریان جب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے گھر پلٹا تو ابن سعد اپنے گھر سے نکلکر حمام مین آیا اُسکے ایک غلام نے اُسسے خبر دی کہ تیرے ساتھہ یہ ہوا ہی اور امان نامہ مین یہ لکھا ہی ابن سعد نے کہا کون حدث عظیم تر ہو اُس سے جو مین نے کیا ہی اپنے لڑکے باپ سے چھوڑے اور یہان آیا تو جا وہ غلام چلا گیا اور مختار سے جا کر کہہ آیا اور یہ بھی کہا کہ ابن سعد کہین نہین جائیگا اُسکی گردن مین تو زنجیر ہی وہ اُسکو پھیر لائیگی صبح کو مختار نے ابو عمرہ کو بھیجا وہ ابن سعد کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تجھے امیر بلاتے ہین ابن سعد اُٹھا اور اپنا جبہ پہننے لگا اتنے مین ابو عمرہ نے تلوار ماری اور اُسکا ناپاک سر کاٹ کر مختار کے پاس لایا مختار نے اُسکے بیٹے حفص سے کہ وہ مختار کے پاس بیٹھا تھا پوچھا کہ تو پہچانتا ہے کہ یہ کسکا سر ہی کہا ہان اب زندگی مین اسکے بعد مجھے بھی کچھ لطف نہین ہی چنانچہ وہ بھی باپ کے ساتھہ مارا گیا مختار نے کہا کہ یہ سر حسین کا بدلہ ہی اور یہ سر علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کا بدلہ اور پھر برابری نہین اللہ کی قسم اگر مین چوتھائی قریش کو مارون تو امام حسین کی ایک انگلی کے بھی برابر وہ نہ پہونچین گے اور مختار کے ان سب اشقیا کے قتل مین مستعد ہونیکا سبب یہ ہوا کہ یزید بن شراحیل انصاری نے حضرت محمد بن الحنفیہ کے پاس آکر سلام کیا اور بیٹھ کر ادھر اُدھر کی باتین کرنے لگا یہان تک کہ مختار کا ذکر آیا محمد بن الحنفیہ نے فرمایا کہ عجب بات ہی کہ مختار کو یہ تو دعوی ہی کہ وہ ہمارا شیعہ ہی مگر قاتلین حضرت امام حسین کو اپنے پاس کرسی پر بٹھلاتا ہی اور اُن سے باتین کرتا ہی یزید نے آکر مختار سے یہ کہدیا اُسنے ابن سعد اور اُسکے بیٹے کو مار کر اُن دونون کے سر محمد ابن الحنفیہ کے پاس بھیجدیئے اور لکھا کہ مین اورونکی تلاش مین ہون جن جن کو پاؤنگا مار ڈالونگا باقی اور قاتلین کا حال اُس کتاب مین یون ہی کہ پھر مختار نے حکیم بن الطفیل طائی کو بلوایا اُسنے حضرت عباس کا مال لوٹا تھا اور حضرت امام علیہ السلام پر تیر مارا تھا اور کہتا تھا کہ میرا تیر آپ کے کرتے او ر ماضرین لگا تھا مختار کے آدمی اُسے پکڑ لائے اُسکے گھر والون نے عدی بن ابی حاتم سے جا کر سفارش کرائی عدی نے اُن لوگون سے کہا کہ چھوڑ دینے کا اختیار تو مختار ہی کو ہی پھر مختار کے پاس دوڑے گئے مختار عدی کا پاس و لحاظ کرتا تھا اور اُنکا ممنون تھا کیونکہ مختار نے اُنسے اپنے قوم کے چند لوگون کی سفارش کی تھی جبانۃ السبیع کے دن ادھر چونکہ مختار کے لوگ سمجھے تھے کہ عدی بن ابی حاتم کی سفارش وہ ضرور مان لیگا لہذا اُنھون نے تیر اندازی کرکے حکیم بن الطفیل کو وہین پہلے ہی مار ڈالا اُسکو مختار کے پاس زندہ لیے ہی نہین گئے یہان عدی نے مختار کے پاس جا کر حکیم کی سفارش کی مختار بولا کہ کیا تمھین یہ اچھا معلوم ہوتا ہی کہ امام حسین کے قاتلین یون ہی زندہ صحیح اور سلامت پھرین مارے نجائین اپنے کیئے کی سزا دنیا مین نہ پائین عدی بولے کہ اُسپر یہ تہمت ہی وہ وہان کربلا مین تھا ہی نہین مختار نے کہا اگر ایسا ہی ہی تو مین تیری خاطر سے حکیم کو چھوڑ دونگا اتنے مین ابن کامل نے آکر حکیم کا مارا جانا بیان کیا مختار نے کہا کہ تمنے اتنی جلدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیون کی اُسکو یہان سے آئے ہوتے ابن کامل بوے کہ شیعون نے غلبہ کیا مین مجبور ہو گیا عدی نے کہا تو جھوٹا ہی اصل یہ ہوئی ہی کہ تجھے گمان ہوا کہ عدی اُسے بچالین گے لہذا بالا بالا تمنے وہین اُسکا کام تمام کر دیا ابن کامل نے اُسکو گالی دی مختار نے روکا کہ جانے دو یہ کیا واہیات باتین کرتے ہو پھر مختار نے علی بن الحسین کے قاتل کے پاس آدمی بھیجے وہ مرہ بن منقذ تھا عبد القیس مین سے وہ بڑا بہادر آدمی تھا مختار والون نے جا کر اُسکا گھر گھیرا وہ گھوڑے پر نیزہ لیکر نکلا اور اُنسے لڑا اُسکے ہاتھ مین زخم لگا اُس سے وہ بچ گیا اور بھاگا اور مصعب بن زبیر سے جا ملا اُسکے بعد اُسکا ہاتھ شل ہو گیا پھر مختار نے زید بن رقاد جبانی کو بلایا وہ کہتا تھا کہ مین نے ایک جوان کو کربلا مین تیر مارا تھا اُسکی ہتھیلی پیشانی پر رکھی تھی تیر بچانے کے لیے میرا تیر اُسکی پیشانی پر جا پڑا وہ جوان ایسا مجبور ہوا کہ پھر وہ تیر نکال نہ سکا اور وہ عبد اللہ بن مسلم بن عقیل تھے اُنھون نے میرے تیر مارتے وقت کہا تھا کہ اے اللہ ان لوگون نے ہمکو گھٹا دیا ہے اور ذلیل کیا پس تو اِنکو بھی ویسا ہی مار جیسا اِنھون نے ہمکو مارا ہی پھر اُسنے ایک اور لڑکے پر تیر مارا اور کہتا تھا کہ پھر مین جو اُسکے پاس گیا تو اُسکو مردہ پڑا پایا مین نے اپنا ایک تیر اُسکے پیٹ سے نکالا اور دوسرے کو پیشانی سے کھینچتا تھا کہ نہ نکلا جب مختار کے لوگ اُسکے یہان گئے تو وہ تلوار لیکر اُنپر آپڑا ابن کامل نے کہا کہ اِسکو نہ نیزہ مارو اور نہ تلوار اسکو تیر اور پتھر مارو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا وہ گر پڑا اُن لوگون نے اُسکو زندہ آگ مین پھینکدیا وہ اُسی مین جل بھن گیا مختار نے سنان بن انس کو بلوایا لوگون نے جا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بصرہ کو بھاگ گیا لوگون نے اُسکا گھر ڈھا دیا پھر عبد اللہ بن عقبہ غنوی کو بلوایا وہ بھی نہین ملا جزیرے کو بھاگ گیا تھا اُسکا بھی گھر ڈھا دیا گیا پھر حرملہ بن کاہل اسدی کو بلوایا وہ بھی نہ ملا پھر عبد اللہ بن عروہ خثعمی کو بلوایا معلوم ہوا کہ وہ بھاگ کر مصعب بن زبیر سے جا ملا ہی اُسکا گھر ڈھا دیا گیا پھر عمرو بن صبیح صدائی کو جسکا دعوی تھا کہ مین نے کربلا کے شہیدون کو تیر مارے ہین اور اُن کو زخمی کیا ہی مگر کسیکو مارا نہین بلوایا وہ رات کو پکڑا گیا اور مختار کے پاس لایا گیا اُسنے نیزہ منگوا کر اُسکے پیٹ مین بھونکدیا وہ مر گیا پھر محمد بن اشعث کو بلوایا وہ ایک گاؤن مین جو قادسیہ کے پہلو مین تھا جا رہا تھا معلوم ہوا کہ وہ وہان نہین ہی مصعب بن زبیر کے پاس بھاگ گیا تھا اُسکا گھر ڈھا دیا گیا اور اُسکی مٹی اور اینٹون سے حجر بن عدی کندی کا گھر بنوا دیا گیا جسکو زیاد نے گروا دیا تھا پھر اُسنے زیاد بن مالک ضبعی اور عمران بن خالد قشیری اور عبد الرحمن بن ابی خشارہ بجلی اور عبد اللہ بن قیس خولانی کو بلوایا یہ لوگ حاضر کیے گئے جب اُنکو دیکھا تو کہا ای صالحین کے قاتلو اور ای نوجوانان اہل جنت کے سردار کا خون بہانے والو تحقیق اللہ نے آج کے دن بدلہ لیا تمسے تمھین یاد ہو گا کہ اُس منحوس دن کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمھارے یہان ورس آیا تھا اور اُن لوگون نے لوٹا تھا اُس ورس کو جو حضرت امام کے ساتھ تھا یہ کہکر حکم دیا
کہ اُنکو مار ڈالو وہ سب مار ڈالے گئے پھر عبداللہ اور عبدالرحمن صلخت کے بیٹے اور عبداللہ بن وہب بن عمرو
ہمدانی مختار کے پاس لائے گئے یہ اعشی ہمدان کے چچا کا بیٹا تھا یہ بھی مارے گئے پھر عثمان بن خالد بن
اسید دہمانی جہنی اور ابو اسماء بشر بن شمیط قانصی لائے گئے یہ دونون شریک تھے عبدالرحمن بن عقیل
کے قتل مین اور اُن کے مال لوٹنے مین انکی گردنین ماری گئین اور آگ مین جلا دیے گئے پھر مختار نے
خولی بن یزید اصبحی کے یہان آدمی بھیجا جسنے حضرت سید الشہدا کا سر مبارک لیا تھا وہ اپنے دروازے
مین چھپ رہا مختار کے لوگ اُسکو آکر ڈھونڈھنے لگے اتنے مین اُسکی عورت جسکا نام عیوف بنت مالک تھا
نکلی اُس عورت کو شوہر سے اُس روز سے عداوت ہوگئی تھی جس روز سے وہ سر مبارک لایا تھا اُس نے
لوگون سے پوچھا کیا ڈھونڈھتے ہو انھون نے پوچھا تیرا خاوند کہان ہی اُسنے کہا مین نہین جانتی اور ہاتھ
کے اشارے سے بتادیا کہ دروازے مین ہی اُنھون نے وہان جاکر اُس شقی کو پکڑا اُسکے سر پر قوصرہ تھا اُسکو
نکالکر مار ڈالا اور آگ مین جلادیا عبداللہ بن اسید جہنی اور مالک بن بشیر بدری اور حمل بن مالک محاربی یہ
سب قادسیہ سے پکڑ لائے گئے جب مختار نے انکو دیکھا تو کہا اے اللہ کے دشمنو کہان ہین حسین بن علیؑ
افسوس کہ اُنپر صلوۃ بھیجنے کا تمکو حکم کیا گیا اور تمنے اُنکو مارا وہ کہنے لگے اللہ تجہپر رحم کرے ہم تو زبردستی بھیجے
گئے تھے اب ہمپر احسان کر ہمین چھوڑدے مختار نے کہا تمنے حسینؑ پر جو تمھارے نبی کے نواسے تھے احسان
کیون نکیا اُنکو کیون نہ چھوڑدیا اپنی جان بچانے کے لیے خوشامد کرتے ہو تمکو شرم نہین آتی ہی اور بدری
وہ تھا جسنے آپ کی کلاہ مبارک لی تھی اُسکے ہاتھ اور پیر مختار کے حکم سے کاٹے گئے اور چھوڑدیا گیا اسی حالت
مین وہ تڑپ کر مر گیا اور سب مار گئے اور عمرو بن حجاج زبیدی کہ یہ بھی حضرت کے قتل مین موجود تھا بلایا گیا یہ تو
سوار ہوکر واقصہ کی طرف بھاگا اسکا پتہ نہ لگا بعضے کہتے ہین کہ مختار والون نے اسکو جا پکڑا مارے
پیاس کے یہ گر پڑا اُسکو پکڑکر ذبح کر ڈالا اور اُسکا سر لے آئے اور مختار نے ایک غلام کو جسکا نام زربی تھا
شمر ذی الجوشن اور اُسکے یارون کے بلانے کو بھیجا جب یہ شمر کے قریب پہونچا تو اُسنے اپنے ساتھیون سے
کہا کہ میرے پاس سے جاؤ یہ شخص مجھے پکڑنے آتا ہی وہ سب کے سب چلدیے زربی نے شمر پر حملہ کیا شمر نے اُسے
مارا اور چل کھڑا ہوا شام کو صدمہ مین پہونچا پھر چلا یہانتک کہ جاکر ایک گانون مین جسکا نام کلتانیہ ہی اور وہ کنارے
نہر کے تل کی جانب ہی پہونچا وہان پہونچکر گانون والون کے پاس آدمی بھیجا اور وہان سے پاسبان لیا اور
اُسے خط دیا کہ یہ لیکر مصعب بن زبیر کے پاس جا پاسبان گانون مین آیا اُسمین اتفاق سے ابو عمرہ صاحب مختار
تھے اُنکو مختار نے اُس گانون مین اسلیے بھیجا تھا کہ وہ مختار اور بصرے والون مین صلح کرادین یہ پاسبان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرے پاسبان سے ملکر شمر کی شکایت دونون آپس مین کر رہے تھے کہ عبدالرحمن بن ابی الکنود ابی عمرہ کے یار وہان جا پڑے اُنھون نے یہ تقریر سُنکر پاسبان سے خط لیا پڑھا تو لفافے پر لکھا تھا کہ مصعب بن زبیر کو یہ خط شمر کی طرف سے پہونچے یہ پڑھکر پاسبان سے پوچھا کہ وہ کہان ہو اُسنے بتا دیا معلوم ہوا کہ وہ تین فرسخ پر وہان سے ہی پس وہ لوگ وہان گئے اور شمر نے اپنے یارون سے کہا تھا کہ اگر مین اس گانوُن سے نکلونگا تو پھر نہ بچونگا جب وہ سب پہونچ گئے تو شمر یہ دیکھکر اُٹھا اور لڑنے لگا اسی درمیان مین لوگون نے سنا کہ کہنے والا کہتا ہی کہ مارا گیا خبیث مارا اُس کو ابن ابی الکنود نے جسنے وہ خط پاسبان کے پاس دیکھا تھا غرض وہ روسیاہ ابن ابی الکنود کے ہاتھ سے مارا گیا اور اُس کی لاش کتون کو ڈالدی گئی انتہی

حال بد مآل عبید اللہ بن زیاد کا

اسکی مان کا نام مرجانہ تھا جیسا طبقات ابن سعد[۱] اور معارف ابن ابی قتیبہ مین ہی اور معارف مین ہی کہ زیاد کی مان بقول ابو الیقظان اسماء بنت الاعور بنی عبشمس بن سعد سے تھی اور اور سبھون کے نزدیک سُمیّہ حرث بن کلدہ طبیب ثقفی عرب کی لونڈی تھی وفیات الاعیان مین ہی کہ ابو الخیر یمن کا پادشاہ بیمار ہوکر طائف مین آیا وہان اُس حکیم کے علاج سے اچھا ہوا اُسنے حکیم کو ایک لونڈی اور ایک غلام دیا لونڈی کا نام سمیہ تھا بضم سین مہملہ و فتح میم و تشدید یا اُسکے بعد ہای ہوز اور غلام کا نام عبید تھا بضم عین مہملہ جو تصغیر عبد کی ہی اور یہ لونڈی اور غلام کسری نے ابو الخیر کو اپنے اور ہدایا کے ساتھ دیے تھے حرث نے سمیہ کا نکاح عبید سے کردیا اُس سے زیاد پیدا ہوا اُسکو زیاد بن عبید اور ابن سمیہ دونون کہتے تھے اور یہ قبل استلحاق معاویہ کے تھا اور ابو سفیان صخر ابن حرب اموی والد معاویہ کو کہتے ہین کہ جاہلیت مین اُنھون نے سمیہ سے زنا کیا تھا اُس سے ابن زیاد پیدا ہوا تھا مگر اُس زمانے مین بھی سمیہ اپنے شوہر ہی کے پاس تھی جب زیاد سن تمیز کو پہونچا تو اُس سے آثار نجابت اور فصاحت و بلاغت کے ظاہر ہوے اور عرب مین وہ خوش فکری اور تیزی عقل مین معروف اور خطبای مشہورین مین مشہور ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین جب ابو موسی اشعری بصرے کے عامل ہوے تو اُنکا یہ میر منشی مقرر ہوا ایک مرتبہ حضرت عمر نے زیاد کو یمن مین ایک جھگڑا فیصلہ کرنے کو بھیجا اُسنے وہان جاکر ایسا خطبہ بلیغ پڑھا کہ لوگون نے کبھی ایسا نہ سُنا تھا عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ لڑکا اگر قریش کا ہوتا تو عرب اُسکو اپنی لاٹھیون سے ہانکتے ابو سفیان نے کہا قسم اللہ کی مین اُسکو اسوقت سے جانتا ہون جب یہ مان کے پیٹ مین تھا جناب امیر کرم اللہ وجہہ بھی وہان موجود تھے آپ نے فرمایا کہ ای ابو سفیان کہو تو سہی یہ کون ہے ابو سفیان نے کہا مین ہون حضرت امیر نے فرمایا مھلاً یا ابا سُفیان ابو سفیان نے اشعار پڑھے جنکا خلاصہ مطلب

[۱] ابن سعد یہ محمد بن سعد ابو عبد اللہ البصری کاتب الواقدی ہین اور صاحب تصنیفات طبقات مشہورہ اور ثقہ امام اپنے وقت کے اور اپنے زمانے کے ہین ... علیہم ... اللہ تعالی ... سنہ ۲۱۲ کذا فی مرآۃ الجنان ہجری مین ہوئی وفات انکی سنہ ۲۳۰ ... نظر ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ ہی کہ ای علیؑ اگر مجکو ڈر نہوتا اُس شخص کا جو مجھے دیکھ رہا ہی اور میرا دشمن ہی تو اُسکے بھید کو ظاہر کر دیتا جب حضرت امیر کا زمانہ آیا تو آپ نے زیاد کو فارس کا عامل مقرر فرمایا اِسنے وہان پہونچکر کئی شہر ضبط کیے اور کتنے جھگڑے رفع کیے پھر اس سے معاویہؓ نے مکاتبت شروع کی تاکہ اس سے اور حضرت امیرؓ سے بگڑ جائے اِسنے اُنکا خط حضرت امیر علیہ السلام کو بھیجدیا اُسمین ایک شعر لکھا تھا وہ مین نے نہین لکھا ہی تب حضرت امیر نے اُسکا جواب لکھا جب زیاد نے وہ خط پڑھا تو کہنے لگا قسم خدای کعبہ کی کہ ابو الحسن نے میری گواہی دی (یہ حرکت اُسکی کمال بیباکی اور بیحیائی کی ہوئی) پس یہی وہ بات ہی جسکی وجہ سے یزید نے اپنے اُس فعل پر جرأت کی جو اُسنے کیا جب حضرت امیر علیہ السلام شہید ہوے اور حضرت حسن مجتبیٰ خلیفہ ہوے اور پھر حضرت سبط اکبر نے امر خلافت معاویہ رض کو سپرد کیا تو اُنھون نے زیاد سے استمالت شروع کی اور وہی کر دکھایا جو اُن کے والد نے حضرت امیر اور عمرو بن العاص کے سامنے کہا تھا اور ۴۴ھ مین زیاد کو اپنے مین ملا لیا اب لوگ اسکو زیاد بن ابی سفیان کہنے لگے انتہی شیخ ابن حجر عسقلانی اصابہ فی تمییز الصحابہ مین فرماتے ہین کہ گواہی دی اسکی زیاد بن اسماء حرمازی اور مالک بن ربیعہ سلولی اور منذر بن الزبیر نے جیسا کہ ذکر کیا اسکو مدائینی نے اپنی سندون سے اور بڑھایا مدائینی نے گواہون مین جویریہ بنت ابی سفیان اور مستورد بن قدامہ باہلی اور ابن ابی نصر ثقفی اور زید بن نفیل الازدی اور شعبہ بن العلقم مازنی اور ایک شخص کو بنی عمرو بن سفیان سے اور ایک شخص کو بنی المصطلق سے ان سب نے گواہی دی ابی سفیان پر کہ زیاد اُسکا بیٹا ہی مگر منذر نے کہا کہ مین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سُنا ہی کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ ابو سفیان نے بیان کیا پس خطبہ پڑھا معاویہ رضی نے اور زیاد کو ملا لیا زیاد کہنے لگا کہ یہ گواہ جو کہتے ہین اگر وہ حق ہی تو الحمد للہ اور اگر جھوٹ ہی تو انکا معاملہ اللہ کے ساتھ ہی امام احمد نے باسناد صحیح روایت کی کہ ابی عثمان نے کہا کہ جب زیاد نے یہ دعویٰ کیا تو مین ابا بکرہ سے ملا اور مین نے کہا کہ یہ کیا ہی مین نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ آپ نے فرمایا کہ جسنے اسلام مین اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ بنایا تو اُسپر جنت حرام ہی ابا بکرہ کہنے لگے کہ مین نے بھی حضرت سے یہی سنا ہی اور اسکی اصل صحیح مین ہی انتہی شیخ عبد الحق محدث رح رسالہ ماثبت بالسنۃ مین لکھتے ہین کہ یہ پہلا قضیہ ہی جسمین حکم نبوی اسلام مین بدلا گیا ذکر کیا اسکو ثعلبی وغیرہ نے انتہی کامل ابن اثیر مین ہی کہ یہ استلحاق پہلا قضیہ ہی جسمین حکم شریعت پلٹا گیا کیونکہ حضرت نے فرمایا ہی کہ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ اور بعضے اسکا عذر یون بیان کرتے ہین کہ جاہلیت کے نکاح کئی طرح کے ہوتے تھے ایک صورت یہ تھی کہ ایک گروہ زنا کرتا تھا عورت بیرونی سے جب اُس سے لڑکا پیدا ہوتا تو وہ لوگ جس سے چاہتے تھے اُس لڑکے کو منسوب کر دیتے تھے جب اسلام ہوا تو یہ نکاح حرام ہو گیا مگر اتنا رہا کہ ٹھیرا لیا جاتا تھا وہ لڑکا جو نسبت کیا جاتا تھا باپ کی طرف جاہلیت کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکاحون مین سے جس نکاح سے کہ ہوتا اپنے نسب پر اسمین کچھ فرق نہین ہوتا تھا پس معاویہؓ کو توہم ہوا کہ یہ درست ہی
اور اُنھون نے تفریق نکی استلحاق جاہلیت اور اسلام مین اور یہ قول مردود ہی کیونکہ سب مسلمان اسکی حرمت پر
متفق ہین اور اسلیے کہ کسی نے ایسا استلحاق نہین کیا اسلام مین تا یہ حجت ہوا اور یہ استلحاق ۴۴ھ مین ہوا انتہی
وفیات الاعیان مین ہی کہ یہ خبر استلحاق کی ابوبکرہ کو پہونچی اور یہ بھی کہ زیاد اس فعل سے راضی ہوا تو اُنھون نے
قسم کھائی کہ مین زیاد سے ہرگز نہ بولونگا اور کہا یہ وہ ہی جو اپنی مان کے زنا کرنے پر خوش ہوا اور اپنے باپ
سے منتفی ہوا واللہ مین نہین جانتا کہ سمیہ نے کبھی ابوسفیان کو دیکھا ہو افسوس اُسکو وہ کیا کریگا حضرت
ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ سے ہین کیا یہ چاہتا ہی کہ اُنکو دیکھے
سو اگر اُنھون نے اس سے پردہ کیا تو یہ رسوا ہوگا اور اگر وہ اُسکے سامنے آگئین تو افسوس کہ ان کو کیسی
مصیبت پڑیگی اور بڑی ہتک ہوگی حرمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ زیاد نے زمانہ معاویہؓ مین
حج کیا اور مدینہ آیا اور چاہا کہ حضرت ام حبیبہ کے پاس جائے کہ وہ اِسکے اور معاویہؓ کے گمان مین اِس کی
بہن ہوتی تھین پر اپنے بھائی ابی بکرہ کا قول یاد کرکے اُنکی خدمت مین نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت
ام حبیبہ نے خود اُس سے پردہ کیا اور اُسکو اپنے یہان آنے کی اجازت ندی اور بعضے کہتے ہین کہ اُس نے حج
ہی کیا اور ابوبکرہ کی بات سوچکر مدینے گیا ہی نہین اور کہا اللہ جزاے خیر دے ابابکرہ کو کہ وہ کسی حال
مین میری خیرخواہی سے باز نہین رہے انتھے اصابہ مین ہی کہ بعد انقضاے دولت امویہ کے لوگ پھر اسے
زیاد بن ابیہ کہنے لگے اور زیاد بن سمیہ بھی اور اُسکی کنیت ابوالمغیرہ تھی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی تاریخ
مین باسناد صحیح ابن سیرین سے روایت کی کہ کہا اُنھون نے کہ اسکو زیاد بن ابیہ کہتے تھے اور ابوعمر نے اُسکو
صحابہ مین لکھا ہی مگر وہ بات جس سے یہ معلوم ہو کہ اُسکو صحبت تھی نہین لکھی ہی اور اُسکے ترجمے مین لکھا ہی
کہ یہ ابی موسی کا کاتب تھا جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے عامل تھے پس اُسکا مقتضی تو یہ ہے کہ
اسکو صحبت ہوگی اور ابن عساکر نے یقین کیا اِسکا کہ اُسنے حضرت کے زمانے کا ادراک کیا ہی مگر اُس نے آپ کو
دیکھا نہین اور یہ اسلام لایا ہی حضرت صدیق اکبر کے وقت مین اور سنا ہی اِسنے عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا
عجلی نے کہ یہ تابعی ہی اور یہ متہم بہ کذب نہ تھا انتہی وفیات الاعیان مین ہی کہ جب زیاد والی عراق ہوا اور
کوفے مین گیا تو معاویہؓ کے پاس عمدہ عمدہ تحفہ لایا اُنمین ایک لڑی تھی موتیون کی اُسکو دیکھکر امیر معاویہؓ
متعجب ہوے زیاد نے کہا اے امیرالمؤمنین مین نے عراق تمھارے قبضے مین کرادیا اور اُسکے تر و خشک تمھارے
پاس لے آیا یزید بھی وہان بیٹھا تھا کہنے لگا کہ ہمنے یہ نہین کیا کہ تجھے نقل کرالائے ثقیف سے قریش کی طرف
اور عبید سے ابی سفیان کی طرف یہ احسان ہمارا تجبر کیا کم ہی جو تو اپنا احسان ہمکو جتلاتا ہی معاویہؓ نے کہا کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حَسْبُكَ وَدَیَّتَ بِكَ اِتَاوِی جب زیاد والی عراق ہوا تو اُسنے سعید بن سرح مولی کریز بن حبیب بن عبد الشمس
کو کہ شیعہ حضرت امیر سے تھے بلا کر ڈانٹا اور دھمکایا اور نہایت بُری طرح سے پیش آیا کہ نَعُوذُ بِاللّٰہِ
وہ غریب ڈر کر مدینے چلا آیا وہان حضرت امام حسن علیہ السلام سے سارا حال عرض کیا اور زیاد کی زیادتیان
بیان کین حضرت امام حسن علیہ السلام نے زیاد کو لکھا کہ تو نے ایک مرد مسلمان کے ساتھ یہ کیا کیا کہ اُن کا گھر
ڈھایا اُنکے لڑکے بالے پکڑ لیے اور اُنکا مال لوٹ لیا چاہیے کہ اس خط کے دیکھتے ہی اُنکا گھر بنا دے اور اُنکے
بال بچے چھوڑ دے اور اُنکا مال پھیر دے مین تجھ سے اسکی سفارش کرتا ہون اور میرے اور معاویہ کے صلحنامہ مین
یہ شرط ہو چکی ہی کہ اُنکو مجھسے اور میرے منتسبین سے کچھ تعرض نہو گا زیاد نے حضرت کو لکھا کہ زیاد بن ابی سفیان کی طرف
سے حسن بن فاطمہ کو معلوم ہو کہ تمھارا خط آیا تمنے اپنا نام میرے نام سے پہلے خط مین لکھا ہی اور پھر حاجت لیکے
چلے ہو مین بادشاہ ہون اور تم بازاری اور تمھارا ایک فاسق کے بارے مین لکھنا جسکو پناہ دے نہین سکتا ہی
کوئی سوا اسکے جو اُسی کا سا فاسق ہو اسکی بُرائی ایک یہ ہی کہ وہ تمھارے باپ کا دوست ہی اُس کی تم
ترجیح کرتے ہو ایسا نکرو قسم اللہ کی مین اُسے پکڑونگا چاہے وہ تمھارے گوشت اور کھال مین ہو اور میرے
نزدیک لذیذ تر اُس گوشت کا جو مین کھاؤنگا تمھارا ہی گوشت ہی مین اُسکو اُسکے گناہ کی سزا دونگا
اُسکی سفارش ہرگز نہ سنونگا اور اُسکو اسی خیال سے قتل کرونگا کہ وہ تمھارے باپ کا دوست ہی اَللّٰھُمَّ
اِحْفَظْنَا اسکی اس شرارت اور عداوت کو دیکھنا چاہیے حضرت سبط اکبر نے یہ خط پڑھکر معاویہ کو خط لکھا اور
زیاد کا خط بھی لپیٹ دیا اور زیاد کو لکھا کہ حسن بن فاطمہ بنت رسول اللہ کی طرف سے سمیہ بنی ثقیف کی
لونڈی کے بیٹے زیاد کو معلوم ہو کہ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ جب معاویہ نے حضرت سبط اکبر کا خط
پڑھا تو زیاد کو لکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے تیرے خط کا جواب جو تو نے اُنکو لکھا تھا مجھے بھیجا ہی مین نے
دیکھا مجھے تعجب ہوا مین سمجھا کہ تجھ مین دو عقلین ہین ایک ابی سفیان کی دوسری سمیہ کی تو ابو سفیان
کی رای حلم و حزم ہی اور سمیہ والی وہ ہی جس سے یہ تیری تحریر ہی غضب ہی کہ تو نے حضرت امام حسن رض کو ایسا
ایسا لکھا وہ تو ایسے نہین ہین تو ہی ایسا ہی اگر سبط اکبر نے تجھ سے ابن سرح کی سفارش کی تو کیا بُری بات
کی چاہیے کہ بمجرد دیکھنے اس خط کے ابن سرح کا گھر بنوا دے اور اُنکا مال پھیر دے اور اُن کے بال بچون کو
چھوڑ دے اور پھر اُن سے بیوفائی نکرے مین نے حضرت امام حسن کو لکھا ہی کہ وہ ابن سرح سے فرمائین کہ اُنکو
اختیار ہی چاہین وہ اُنھین کے پاس رہین اور چاہین پھر اپنے وطن مین آئین اور اپنے گھر مین رہین
انتہی مختصرًا باقی تفصیل اسکے حالات کی اور بھی وفیات الاعیان مین مذکور ہی اور زیاد ۵۳ھ مین مرا

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس اُسی بدنہاد کا یہ بیٹا ہی عبید اللہ کہ باپ سے بھی زیادہ شریر و بدذات اور دشمن اہلِ بیت کا نکلا اور اُسی کتاب مین ہی کہ ابن زیاد بدنہاد نے حارثہ بن بدر عدوانی سے پوچھا کہ کیا کہتے ہو تم مجھ مین اور حسین بن علی مین کہ قیامت کے دن کیا ہوگا اُنھون نے کہا کہ اُن کے باپ اور نانا اُن کی شفاعت کرینگے اور تیرے باپ اور دادا تیری آس سے تو اپنا مطلب سمجھ لے انتہے ابن زیاد پر یہ گذرا کہ جب مختار کو قتل ابن سعد و شمر و خولی بن یزید علیہم ما علیہم سے دلجمعی ہوئی تو ابن زیاد کی فکر مین پڑا اور ابراہیم بن مالک اشتر کو ایک کافی فوج دیکر ابن زیاد کے مقابلے کو بھیجا پس ابراہیم ابن مالک اشتر سرحد موصل پر جو ہین پہونچے تو ابن زیاد نے دریا کے کنارے پر کہ موصل سے پانچ کوس کے فاصلے پر تھا یہ خبر سنکر لشکر کشی کی دن بھر لڑائی رہی شام کو لشکر شام نے شکست کھائی ابن زیاد بھاگا ابراہیم نے اُن بھگوڑون کا تعاقب کیا اور حکم دیدیا کہ فوج مخالف سے جو جسکو پائے جیتا نہ لائے چنانچہ ابن زیاد کے بہت لوگ مارے گئے اور خود وہ بدنہاد بھی مارا گیا اور سر اس بدنہاد کا کاٹ کے ابراہیم کے سامنے پیش کیا گیا ابراہیم نے اُسکو مختار کے پاس بھیجا جب ابن زیاد کا سر آیا تو مختار نے مجلس آراستہ کی اور کوفیون کو دار الامارۃ مین جمع کیا اور حکم دیا کہ سر ابن زیاد کا لاؤ جب وہ سر ناپاک آیا تو مختار نے کوفیون سے پوچھا کہ یہی ہی سر ابن زیاد کا اسی کو فیو دیکھو قصاص خون حسین نے ابن زیاد کو زندہ نچھوڑا یہ واقعہ روز عاشورا ۶۶ھ ہجری مین بعد چھ برس کے معرکۂ کربلا سے ہوا مفتاح النجا مین لکھا ہی کہ واقعۂ مختار مین ستر ہزار شامی مارے گئے اور تاریخ والون کو اسمین اختلاف ہی کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے بہرحال تمام اعیان یزید پلید طرح طرح کی عقوبتون مین مبتلا ہو کر مارے گئے اور اُن کی لاشین سمون سے روندوائی گئین ترمذی شریف مین بروایت عمارہ بن عمیر آیا ہی کہ جب ابن زیاد کا سر مختار کے سامنے آیا تو اچانک ایک سانپ سرون کے درمیان آیا اور ابن زیاد کی ناک مین جاکر تھوڑا ٹھیرا پھر مونھ کی راہ سے نکل آیا یون ہی تین بار آیا گیا جب وہ آتا تھا تو لوگ کہتے تھے کہ آیا آیا یہ حدیث حسن صحیح ہے

مختار کا حال

مختار بیٹا تھا ابو عبیدہ بن مسعود ثقفی کا اُسکے باپ اجلۂ اصحاب سے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین امیر اسلام تھے مختار سال ہجرت مین پیدا ہوا مگر اُسنے نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی اور نہ روایت رکھتا ہی پہلے یہ مشہور تھا علم اور فضل و رخیر مین یہ اپنے چچا کی صحبت مین تھا اسوجہ سے اپنا عقیدۂ صحیحہ اور اپنی محبت اہل بیت کے ساتھ ظاہر کرنے لگا حالانکہ اسکو پہلے اُنسے ایسی عداوت تھی

[illegible] ... مشارق الانوار ... [illegible]

[illegible] ... حسن صحیح ۱۲ ... کذا فی نور الابصار ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اُسمین یہ مشہور تھا بعد شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے اُسنے اظہار محبت کا کیا اور کینہ شہدای کربلا کا یزیدیون سے نکالا انمین سے بہت لوگون کو مارا کہتے ہین کہ یہ سب دنیا اور طلب دنیا کے واسطے تھا اور باطن اسکا خلاف پر تھا یہان تک کہ جدا ہوا ابن زبیر سے اور لسبب طلب امارت اور رغبت دنیا کے اُسنے اپنے فساد باطن اور رای غلط اور عقیدۂ باطل کو ظاہر کردیا اور اس سے بہت بُری باتین جو مخالف شرع کے تھین ظاہر ہوئین اِسنے اپنے آپ کو محمد بن الحنفیہ کا خلیفہ مشہور کیا اور جعلی خطوط سارے رؤسای اطراف کے نام مشہور کیے اور ایک خط جناب امیر کا سربمہر مجمع عام مین ایک اجنبی شخص کے ہاتھ سے اپنے پاس بھجوایا اُس خط مین گویا جناب امیر نے بکرامت واقعۂ کربلا کا وقوع دریافت کرکے مختار کے نام حکم انتقام لینے کا سارے دشمنان اہل بیت اور کشندگان شہدای کربلا سے لکھا تھا ان خطوط جعلی سے ایک جم غفیر افواج شام اور اہل عراق سے اُسکے ساتھ جمع ہوگئے اس سبب سے اُسکا تسلط کوفہ اور عراق اور خراسان مین خوب ہو گیا لکھا ہی کہ جب مختار کا قبضہ کوفہ اور اُسکے اطراف و جوانب مین ہو گیا تب اُسکو دعوی لڑائی کا عبداللہ بن زبیر سے ہوا اور یہ خبط سمایا کہ مجھپر وحی آتی ہی اور محمد بن الحنفیہ مہدی موعود ہین یہ خبر عبداللہ بن زبیر کو پہونچی اُنھون نے اپنے بھائی مصعب کو جو بصرہ کے حاکم تھے اُسکے مقابلے کے لیے معین فرمایا اُنسے اور مختار سے خوب لڑائی ہوئی آخر الامر مصعب بن زبیر کو فتح ہوئی حقیقت یہ ہی کہ مختار نے شہدای کربلا کے خون کا تو خوب ہی انتقام لیا لکھتے ہین کہ ساٹھ ستر ہزار دشمنان اہلِ بیت کو اُسنے تہ تیغ کیا اور جو لڑائی مین مارے گئے وہ تو مارے ہی گئے بقیہ سردار و سپاہ شام جو معرکۂ کربلا مین شریک تھے اسنے اُنکو چن چن کے جہنم واصل کیا اور عبیداللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن وغیرہ کو مارا اور شمر ناپاک کہ ایک روایت مین مختار کا داماد اور ایک روایت مین اُسکا بہنوئی تھا اور شمر کا بیٹا جو اُسکا نواسا یا بھانجا تھا اِن دونون کی گردن مارنے کا حکم دیا جب شمر کے بیٹے نے عذر کیا کہ مین تو معرکۂ کربلا مین شریک ہی نہ تھا میرا قصور کیا ہی تب مختار نے کہا کہ بیشک تو شریک تو نہ تھا لیکن تو فخر کیا کرتا تھا کہ اُس شخص کے باپ نے امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا ہی اتنی سی بات پر اُسکو بھی ذبح کرایا غرض اُسنے اس حیلے کا نباہ خوب کیا روضۃ الصفا مین یہ ایک روایت لکھی ہی کہ جب مصعب کی فوج سے مختار کو ہزیمت ہوئی تب وہ دارالامارۂ کوفہ مین متحصن ہوا اُسوقت اُسکے کسی رفیق نے کہا کہ لوگون نے یہ مشہور کیا ہی کہ آپنے انتقام خون اہل بیت کا تو صرف حیلہ ہی کیا تھا اصل مین آپ کی نیت طلب امارت تھی مختار نے جواب دیا کہ حقیقت حال تو یہی ہے کہ مین نے دیکھا کہ فلان اور فلان جو حسب اور نسب مین کسی طرح میرے برابر نہین ہین وہ تو اطراف مین امارت کرتے ہین اور ہم خانہ نشین ہین حمیت شرافت نے جوش کیا اس سے بہتر کوئی حیلہ امارت کے واسطے نپایا جبتک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقبال غالب ہا خوب بن پڑی اب ادبار آیا تو اُس سے چارا ہی کیا ہی انتہی واللہ اعلم بالصواب بالجملہ مصعب نے
دار الامارۃ کوفہ کو گھیرا اُسمین بھی مختار لڑا پھر آخر کو سنہ ٦٧ھ مین وہ کوفہ مین مارا گیا اُسکے مارے جانے کے بعد
چھ ہزار آدمیون نے اُسکے ہمراہیون مین سے مصعب سے امان مانگی اُنھون نے امان دی مگر اُنکی فوج کے سردارون
نے نہ مانا اور کہا کہ ان لوگون کے ہاتھ سے ہمارے ہزارون اقربا مارے گئے ہم اُنکو زندہ نہ چھوڑینگے چنانچہ سب کو
جانوران ماکول کی طرح سے ذبح کیا عجب نہین کہ ان چھ ہزار آدمیون مین اکثر وہ بھی ہونگے جنھون نے حضرت
امام علیہ السلام کو بلا کر اُنکے ساتھ بیوفائی کی تھی اور بعد اُسکے اپنی اس بے مروتی کے سبب نادم اور شرمندہ ہو کے
اور اُس حرکت سے توبہ کر کے مختار کے ساتھ بدلا لینے کو دشمنان اہل بیت سے آمادہ ہوئے اور حتی المقدور
انتقام لیا بھی مگر اُنکی توبہ اللہ نے قبول نہین کی جب تک مثل عاصیان بنی اسرائیل کے وہ قتل نہین ہوئے اظہار السعادۃ
مین ہی کہ بعضے مؤرخین نے لکھا ہی کہ مختار پہلے ہی فاسد العقیدہ تھا اور مذہب کیسانیہ اُسی سے نکلا ہی اور ظاہر مین
قائل تھا کہ محمد بن الحنفیہ مہدی موعود ہین اُسنے صرف حب جاہ کے لیے لوگون کو دھوکا دیا یہ تو مثل مشہور ہی کہ
دشمن جب سب کامون سے تھکتا ہی تو دوستی کا دم بھرنے لگتا ہی اور دوستی مین وہ کام کرتا ہی جو دشمنی مین نہین
کر سکتا اور میرے خیال مین یہ آتا ہی کہ عادت اللہ یہی جاری ہی کہ مظلومون کا بدلہ ظالمون سے بدترین خلائق کے
ہاتھ سے لیا جائے جیسا کہ انتقام خون ناحق اپنے پیغمبر حضرت یحیی علیہ السلام کا بدترین خلائق یعنی بخت نصر کے
ہاتھ سے لیا وہ خدائی کا دعوی کرتا تھا اُسکو بیت المقدس والون پر مقرر فرمایا کہ اُس جماعت کا بھیجا تک اُسنے
نکال ڈالا علی ہذا القیاس حال قاتلین امام حسین رضی اللہ عنہ کا بھی ہوا جو مظلوم شہید کیے گئے اور اُنکے خون کا بدلہ
ایک روایت مین ستر ستر ہزار واقع ہوا ہی ارادۂ الٰہی نے چاہا کہ بجمیع الوجوہ سنت یحیائیہ یہان جاری فرمائے
پس مختار ثقفی کو کہ اُسکے بدترین خلائق مین سے تھا قاتلین امام علیہ السلام پر مقرر کیا اور اُسکے ہاتھ سے
انتقام خون ناحق اپنے رسول برحق کے فرزند کا لیا واللہ اعلم انتہی مین کہتا ہون کہ مختار کو علما کذابون مین سے
شمار کرتے ہین اور حدیث یَخْرُجُ مِنْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ کو اسی پر حمل کرتے ہین اور بھی حضرت عمرؓ سے
مروی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین ایک جھوٹا دوسرا لوگون کا ظلم و جور سے ہلاک کرنیوالا ہوگا
مُبِیر بضم میم و کسرۂ موحدہ و سکون یا اُسکے معنی ہلاک کرنیوالے کے ہین بولتے ہین اَبَارَهُ اللّٰهُ اَیْ اَهْلَکَهٗ
اور یہ بھی بولتے ہین کہ رَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ صحاح جوہری مین ہی کہ بور بضم بای موحدہ مرد فاسد اور ہالک حسین
مطلق نیکی نہو ہم کہتے ہین کہ انھین معنون مین کلام اللہ مین آیا ہی وَکُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا (اور تم لوگ تھے ہلاک ہونیوالے ۱۲) عبداللہ بن عصمہ
جو تابعی حجازی ثقہ ہین کہتے ہین کہ کذاب سے حدیث مین مراد مختار بن عبیدہ ہی اور مبیر سے حجاج بن یوسف
جامع ترمذی اور صحیح مسلم مین ہی کہ جسوقت حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو مارا تو اُن کی والدہ اسماء بنت ابی بکر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے کہا کہ ہمسے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین کذاب و مبیر ہوگا بس کذاب تو مین نے دیکھا لیکن مبیر پس مین گمان نہین کرتی ہون اسکو مگر تجکو حجاج سے اُنھون نے یہ خطاب کیا تھا انتہی پس جسکی نسبت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا فرمائین تو اُسکا کہنا ہی کیا ہی بیشک وہ ویسا ہی ہے تحفۂ اثنا عشریہ مین ہی کہ تحقیق کیسان مین اختلاف ہی صاحب صحاح اللغہ یعنی جوہری نے کہا کہ کیسان مختار کا نام ہی اور اکثر لغوی مثل صاحب قاموس وغیرہ جوہری کی تبعیت سے اسی طرف گئے ہین لیکن ثقات اور معتمدان ارباب تاریخ کے نزدیک صحیح یہ ہی کہ کیسان حضرت امام حسن مجتبیٰ کا چیلہ تھا اور محمد بن الحنفیہ کا شاگرد اُنسے اُسنے علوم غریبہ اخذ کیے اور نیز اُنھین ہی کہ داعی فرقہ کیسانیہ دو شخص ہین کیسان اور مختار قصہ اُنکی دعوت کا یہ ہی کہ جب حضرت امام حسین نے اشقیاے شام وعراق کے ہاتھ سے منصب شہادت پایا تو کیسان نے دعویٰ کیا کہ جناب امیر کے بعد اصل مین محمد بن الحنفیہ ہی امام تھے نہ حسنین کیونکہ اُنھون نے معاویہؓ اور اہل شام کے ساتھ محبت اور زمانہ سازی کی کیسان یہ کہکر لوگون کو محمد بن الحنفیہ کی طرف دعوت کرنے لگا اور مختار اُسکی اتباع مین سے ہوگیا اور جب کوفہ اور اُسکے نواح کی ولایت کو پا گیا تو لوگونکو اپنے مذہب پر بلانے لگا الی آخر القصہ انتہی بقدر الضرورۃ اب ہم اس بیان کو ایک قصۂ عجیب پر ختم کرتے ہین وہ یہ ہی کہ جب مختار مارا گیا اور مصعب بن زبیر کا قبضہ کوفے پر ہوگیا تو آخر کو عبد الملک مصعب پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور مالک اشتر دونون کو مارا یہ معرکہ اکہتر مین ہوا عبد الملک لیثی سے روایت ہی کہ انھون نے کہا عجب اتفاق ہی کہ مین نے دار الامارۃ کوفہ مین پہلے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا تھا کہ ابن زیاد کے سامنے رکھا تھا پھر مین نے ابن زیاد کا سر دیکھا کہ مختار کے سامنے رکھا تھا پھر مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا پھر مصعب کا سر تیرے سامنے رکھا دیکھا عبد الملک نے یہ سنکر کہا کہ خدا تجھے پانچوان سر نہ دکھلائے اور اُسی وقت اُس دار الامارۃ کو گروا دیا انتہی اب باتباع ارشاد نبوی جو آپ نے مختار کذاب کے ساتھ حجاج مبیر کو ذکر فرمایا ہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ مین بھی حجاج بن یوسف ثقفی کا کچھ حال اسکے ساتھ لکھون پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر کے ماجرائے شہادت کو بیان کرون

حجاج کا حال

حجاج بن یوسف ثقفی بن الحکم بن عقیل بن مسعود بن عامر بن مُعتِّب بن مالک بن حب ہی اُسکے دادا حکم کے پانچ بیٹے ہوئے یوسف اور یحییٰ اور ایوب اور محمد اور سلیمان یوسف عبد الملک بن مروان کے وقت مین بعض ولایتون کا عامل ہوا اُسکے دو بیٹے تھے حجاج اور محمد اور ایک بیٹی زینب محمد کو عبد الملک نے یمن کا عامل مقرر کیا وہ وہین رہا اور وہین مرا حجاج کی کنیت ابو محمد تھی اور وہ چندھا تھا اور پست

نور الابصار | مین ہے | سرمہ پیکان | سنن الملوک | مین بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آواز کذافی معارف ابن ابی قتیبہ[1] اور وفیات الاعیان مین ہی کہ ثقفی بفتح ثا و قاف بعد اُسکے فا یہ نسبت ہی ثقیف کی طرف اور وہ ایک بڑا مشہور گروہ ہی طائف مین اور معتب بضم میم و فتحۂ عین مہملہ و تشدید تاے مکسورہ اُسکے بعد باے موحدہ ہی انتہی مسعودی نے مروج الذہب مین لکھا ہی کہ حجاج کی ماں فارعہ بفاے فارسی و عین مہملہ بیٹی ہمام ابن عروہ بن مسعود ثقفی کی تھی پہلے یہ حرث بن کلدہ ثقفی حکیم عرب کے نکاح مین تھی ایک روز وہ صبح کے وقت اُسکے پاس آیا دیکھا کہ وہ بیٹھی خلال کر رہی ہی اسنے اُسے طلاق کہلا بھیجی فارعہ نے پوچھ بھیجا کہ یہ کیون کون بات بری مجسے تونے دیکھی اُسنے کہلا بھیجا کہ مین نے تجھے خلال کرتے دیکھا یہ دو حال سے خالی نہین اگر تونے کھانا کھایا ہی تو تو لالچی ہی یہ وقت ہی کون تھا کھانا کھانیکا اور اگر رات کو تو کھانا کھا کے بغیر خلال کیے سو رہے تھے اور کھانا تیرے دانتون مین لگا رہگیا تھا تو تو پلید ہی اُسنے کہلا بھیجا کہ یہ کچھ نتھا میرے دانتون مین مسواک کے چھوٹے ٹکڑے اٹک رہے تھے اسوجہ سے مین خلال کرتی تھی پھر فارعہ سے یوسف بن عقیل ثقفی نے نکاح کیا اُس سے حجاج پیدا ہوا اُسکے مخرج براز نہ تھا چھری سے چاک کرکے اُسکا سوراخ بنایا گیا اُسنے بعد پیدا ہونے کے دودھ پینا چھوڑ دیا نہ ماں کا دودھ لیتا نہ دایہ کا سب گھر والے پریشان ہوئے کہتے ہین کہ شیطان حرث بن کلدہ کی صورت بنکر اُن لوگون کے پاس آیا اور اُنکی اس پریشانی کا سبب پوچھا سب نے بیان کیا کہ یوسف کے فارعہ سے لڑکا پیدا ہوا ہی سو وہ دودھ نہین پیتا ہے اُسنے کہا مین ایک تدبیر بتاتا ہون وہ کرو تو پینے لگے گا وہ یہ ہی کہ دو دن ایک ایک مرغا ذبح کرو اور اُسکا خون اُسے پلاؤ اور تیسرے دن ایک بکرا کالا ذبح کرو اور اُسکا خون اُسے پلاؤ چوتھے روز ایک کالا سانپ ذبح کرو اور اسکا خون اُسے چٹاؤ اور اُسکے منہ پر ملو دودھ پیے گا چنانچہ یہ کیا گیا چوتھے روز اُسنے دودھ پیا اسی وجہ سے اُسکو بغیر خون کیے ہوئے چین نہین ملتا تھا اور خود کہا کرتا تھا کہ جتنی مجھے خون کرنے مین لذت ملتی ہی اتنی کسی چیز مین نہین ملتی ابن جوزی نے تلقیح فہوم اہل الاثر مین لکھا ہی کہ حجاج کی ماں فارعہ مغیرہ بن شعبہ کے پاس تھی اور حجاج ہی نے شہر واسط بنایا ہی اور اُسکا یہ نام اسواسطے رکھا کہ یہ شہر متوسط ہی درمیان بصرہ اور کوفہ کے اور کہا ابن جوزی نے شذور العقود مین جو مرتب ہی حالات سنین پر کہ اس شہر کی بنا ۷۵؁ھ سے شروع ہوئی تھی اور وہ ۷۸؁ھ مین بن چکا واللہ اعلم انتہی اور ابن عبد ربہ نے بھی اپنی کتاب عقد الفرید مین لکھا ہی کہ فارعہ زوجہ تھی مغیرہ بن شعبہ کی اور اُسنے اسی خلال کرنے کی وجہ سے

[1] ابن ابی قتیبہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری مروزی ہے بعض کہتے ہین بغداد مین پیدا ہوا اور بعض کہتے ہین کوفہ مین تصانیف مفیدہ ہین ادب کتاب مین ... بہت تھی وفات اوس کی سنہ ۲۷۰؁ھ اور بعض سنہ ۲۷۱؁ھ اور بعض ۲۷۶؁ھ ۱۲

... دیکھا تو ... اسکا ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو گیا ... اور ... کہتے ہین کہ ... ایک چیخ ماری اور ... بیہوش ... حرارت ... اور صبح تک ... کذا فی مراۃ الجنان للیافعی ۱۲ ... علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسکو طلاق دیدی تھی انتہی معارف ابن ابی قتیبہ مین ہی کہ ابو الیمان نے جریر بن عثمان سے اُنھون نے عبد الرحمن بن ثمرہ سے اُنھون نے ابی عذبہ حضرمی سے روایت کی کہ کہا اُسنے کہ ہم چار آدمی اہل شام سے حج کرنے کو آئے تھے ایک روز ہم سب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر تھے کہ عراق سے خبر آئی کہ وہان والون نے اپنے امام کو آگ مین ڈالدیا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے واسطے نکلے پھر ہمسے پوچھا کہ تم مین یہان شام کا رہنے والا کون ہی مین اپنے ساتھیون سمیت اُٹھ کھڑا ہوا آپ نے فرمایا ای اہل شام تم مستعد رہو اور اہل عراق کے ساتھ جنگ کا سامان کرو کیونکہ شیطان اُن مین انڈا دیچکا اور اُسکا بچہ بھی نکل آیا ہی پھر فرمایا ای اللہ اُن لوگون نے مجسے پوشیدہ رکھا ہی تو اُنپر پوشیدہ رکھ اور ای اللہ اُنپر جلد لا وہ لڑکا ثقفی کا جو اُن مین جاہلیت کے حکم کریگا اور نہ مانیگا اُنکی خوبیون کو اور نہ تجاوز کریگا اُنکی بُرائیون سے انتہی عقد الفرید مین ہے کہ حجاج اور اُسکا باپ دونون طائف مین لڑکے پڑھایا کرتے تھے پھر حجاج عبد الملک بن مروان کے وزیر روح ابن زنباع جذامی سے جاملا اور اُسکی چاؤشون مین نوکر رہا یہان تک کہ عبد الملک نے دیکھا کہ اُسکے لشکر کے لوگ اُسکے تابع نہین ہین تب وزیر سے اسکی شکایت کی وزیر نے عرض کی کہ میرے یہان ایک شخص ہی حجاج نام اگر آپ اُسکو امیر لشکر مقرر کرین تو وہ سب کو خوب درست کریگا عبد الملک نے منظور کیا اور اُسکو مقرر کردیا رفتہ رفتہ یہ اپنے مرتبے مین متقدم ہوگیا اور جو خونریزیان کہ اُسنے کین اور جیسا خلق خدا کو اُسنے ستایا اور تباہ کیا اُسکے قصے ایسے عجیب وغریب ہین کہ اُنکے مثل سنے نہین گئے انتہی مختصراً معارف ابن ابی قتیبہ مین ہی کہ حجاج پہلی ولایت تبالہ مین مقرر ہوا تھا مگر وہ ملک اُسکے نگاہ مین کچھ جچا نہین اسواسطے وہ ہان سے چلا آیا تب سے یہ مثل مشہور ہوگئی کہ اَھْوَنُ مِنْ تَبَالَۃَ عَلَی الْحَجَّاجِ یعنی فلان چیز آسان تر ہے حجاج پر ولایت تبالہ سے پھر جب حضرت ابن زبیر سے مقابلہ ہوا تو حجاج نے عبد الملک سے کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ ابن زبیر کی مین نے کھال کھینچ ڈالی ہی آپ مجکو اُنکے مقابلے کو بھیجین عبد الملک نے ہزار سوار دیکر اُسکو روانہ کیا اور کہدیا کہ طائف مین ٹھہرنا اور میرے حکم کا انتظار کرنا چنانچہ یہ وہان ٹھیرا جب عبد الملک کا حکم آیا کہ ابن زبیر سے قتال کر تب یہ مکے گیا اور وہان اس سے واقع ہوا جو کچھ کہ واقع ہوا بعد اُس کے حجاج حجاز مین مقرر ہوا وہان تین برس رہا اور ہر سال موسم مین یہی نماز پڑھاتا تھا پھر عراق مین مقرر ہوا اُسکی عمر ۳۳ برس کی تھی بیس برس یہ وہان رہا وہان والون کو دق کرتا اور ذلیل کرتا رہا انتہی کہتے ہین کہ ایک دن حجاج نے خطبہ پڑھا اور اثناے خطبہ مین بیان کیا کہ ای لوگو اللہ کے محارم پر صبر کرنا اس سے آسان زیادہ صبر کرنا ہی اُسکے عذاب پر ایک مرد نے کہا ای حجاج افسوس تجکو شرم نہین آتی ہی حجاج نے حکم دیا کہ اسکو قید کرلو وہ قید ہوگیا جب منبر سے یہ اُترا تو اُس شخص سے کہنے لگا کہ تو نے مجپر جرأت کی اُسنے کہا کیا ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو مین نے تجپر جرأت کی کیا تو نہین اللہ پر جرأت کرتا ہی جو یہ خونریزیان کرتا ہی اور خدا سے نہین ڈرتا ہے اُسنے یہ سُنکر اُسے چھوڑ دیا انتہی کذا فی مرآۃ الجنان و وفیات الاعیان ترجمہ احیاء العلوم مین ہے کہ کہتے ہین کہ حطیط زیات کو حجاج نے بلایا جب وہ اُسکے سامنے آئے تو اُسنے پوچھا کہ حطیط تو ہی ہے کہنے لگے ہان پوچھ جو تیرا دل چاہے مین نے مقام ابراہیم مین خداوند تعالی سے تین عہد کیے ہین ایک یہ کہ جو بات مجھسے پوچھی جائیگی اُسمین جو حق ہوگا مین وہی کہونگا دوسرے اگر مصیبت مین مبتلا ہونگا تو صبر کرونگا تیسرے اگر عافیت سے رہونگا تو شکر کرونگا حجاج نے کہا کہ تو میرے حق مین کیا کہتا ہی کہنے لگے کہ تو زمین پر خداوند تعالی کے دشمنون مین سے ہی لوگون کی ہتک عزت کرتا ہی اور بہت بہر قتل کرتا ہی حجاج نے کہا کہ امیر المومنین عبد الملک بن مروان کے حق مین کیا کہتا ہی کہنے لگے کہ اُسکا جرم تجسے بھی بڑھکے ہی اُسکی سب خطاؤن مین سے ایک خطا تو ہی ہی (یعنی تیرا اُسکے یہان با اقتدار ہونا) حجاج نے حکم دیا کہ اس شخص کو عذاب دو چنانچہ عذاب ہونے لگا اور نوبت یہ پہنچی کہ بانس کو چیر کر کھپاچین اُسکی اُنکے گوشت پر رکھکر رسیون سے باندھین پھر ایک ایک کھپاچ کھینچنا شروع کی یہانتک کہ سب گوشت اُدھڑ گیا مگر اُنھون نے اُف نہ کی حجاج سے کہا گیا کہ اب وہ حالت نزع مین ہین تب اُس موذی نے کہا کہ اُسکو اُٹھا کر بازار مین پھینکدو جعفر کہتے ہین کہ مین اور اُسکا ایک رفیق اُنکے پاس گیا اور پوچھا کہ اے حطیط تجکو کوئی حاجت ہے کہا پانی پینا چاہتا ہون ہمنے پانی لادیا اُنھون نے اُسکو پیکر اُسی کے ساتھ ہی کاسۂ موت پی لیا اُنکی عمر اٹھارہ برس کی تھی رحمۃ اللہ علیہ اور منتخب اللغات مین قبعثری شاعر کی فصاحت کے بیان مین یہ نقل لکھی ہوئی ہے کہ وہ انگور کی فصل مین ایک گروہ شعرا و ظرفا کے ساتھ باغ مین گیا وہان کچھ ذکر حجاج کا ہوا قبعثری کہنے لگا کہ اَللّٰھُمَّ سَوِّدْ وَجْھَہٗ وَاقْطَعْ عُنُقَہٗ وَاسْقِنِیْ مِنْ دَمِہٖ یعنی اے اللہ تو اُسکا مُنہ کالا کر اور اُسکی گردن کاٹ اور اُسکا خون مجھے پلا یہ خبر حجاج کو پہنچی اُسنے فی الفور اُسکے حاضر کرنے کا حکم دیا جب یہ آیا تو حجاج کو غصے مین دیکھا فی البدیہ کہنے لگا کہ چونکہ انگور کے پکنے کا زمانہ قریب تھا تو مین نے از روے شوق خدا سے دعا کی کہ انگور پکین اور سیاہ ہون کہ مین اُنکا شیرہ نچوڑ کر پیون مگر دشمنون نے اُسکو اس طور پر آپ کے گوش گذار کیا حجاج اُسکی اِس فصاحت بیانی سے عاجز آ کر غصہ ہوا اور کہنے لگا لَاَحْمِلَنَّكَ عَلَى الْاَدْھَمِ یعنی تجھے لوہے کی بیڑی پر سوار کرونگا اُسنے ادہم کے معنی سیاہ گھوڑے کے لیے اور بولا کہ مِثْلُ الْاَمِیْرِ یَحْمِلُ عَلَى الْاَشْھَبِ وَالْاَدْھَمِ یعنی امیر ایسے کو یہی لائق ہی کہ اشہب گھوڑے پر سوار کرے یا ادہم پر حجاج بولا کہ اردت حدیدًا یعنی یہ نہین مین نے تو ادہم سے لوہے کی بیڑی مراد لی ہے قبعثری نے حدید کے معنی بدل کر کہا کہ اَنْ یَّكُوْنَ حَدِیْدًا خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّكُوْنَ بَلِیْدًا یعنی جو گھوڑا تیز رو ہوتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ کندرفتار سے بہتر ہوتا ہی حجاج اُسکی کمال فصاحت اور بلاغت اور سرعت جوابی سے متعجب ہوا اور خوش ہوکر اُسکے قصور کو معاف کیا انتہیٰ مین کہتا ہون کہ یہ معافی اُسکی ایک عجیب بات ہی اُسنے اپنی عادت کو بدلا کمال کیا یہ کام اُسنے اچھا کیا اور ایسا ہی وہ جو اُسنے قرآن کے اعراب دلوانے کے بارے مین کیا ہی یہ قصہ تاریخ ابن خلکان مین مذکور ہی کیا ہوا جہان انسان مین دس بُرائیان ہوتی ہین تو ایک بھلائی بھی ہوتی ہی اُسکی سفاکی اور ناحق خونریزی کی یہ کیفیت تھی کہ ترمذی شریف کے بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ مین ہشام بن حسان سے منقول ہی کہ اُسنے بیان کیا کہ لوگون نے شمار کیا اُن لوگون کو جنکو اُسنے ناحق مارا تو اُنکی گنتی ایک لاکھ بیس ہزار کو پونہچی انتہیٰ اور جو لڑائی اور معرکون اور خطاؤن مین مارے گئے اُنکا حساب نہین کذا فی مجمع البحار اور بعضے ایک لاکھ چوبیس ہزار بھی لکھتے ہین اور جو قید ناحق مین مرے وہ پچاس ہزار مرد اور تیس ہزار عورتین تھین اور اُسنے ایک قیدخانہ بنایا تھا اُسمین چھت نہ تھی تا کہ گرمی اور سردی کا بچاؤ نہو اور جب یہ مرا تو قیدخانے مین ۳۳ ہزار مظلوم بلا وجہ قید تھے جنکو ولید بن عبد الملک نے چھوڑا لکھا ہی کہ حجاج ایک روز سوار ہوکر قیدخانے کی طرف نکلا جمعے کا دن تھا دفعۃً بلند آوازین آنے لگین اُسنے پوچھا کہ یہ شور کیسا ہی ساتھیون نے کہا کہ قیدی بھوک پیاس سے روتے ہین اور جمعے کی نماز بھی پڑھتے ہین اُسنے حکم دیا کہ قیدی بولنے نپائین قیدیون نے اُسدن سے جمعہ بھی چھوڑ دیا اور بولنا بھی موقوف کر دیا علما نے اس فعل سے اُسکی تکفیر فرمائی ہی اخبار الدول مین ہی کہ حجاج نے ایک دن چند آدمیون کو دیکھا کہ حجرۂ نبوی کا طواف کرتے ہین کہنے لگا کہ نہین طواف کرتے ہین یہ مگر تو دہ خاک کا اس قول سے بھی علمانے اُسکی تکفیر فرمائی ہی تاریخ یافعی مین ہی کہ سب سے بُری حرکت اُسکی جسنے اُسکی جان ہی لیڈالی یہ ہی کہ اُسنے قتل کیا حضرت سعید بن جبیر کو کہ اُسکے بعد یہ مرہی گیا اور اللہ نے اپنے بندون اور ملکون کو اُسکے فساد اور افساد سے راحت دیدی وفیات الاعیان مین ہی کہ یہ ابو عبد اللہ اور بعضے کہتے ہین ابو محمد سعید بن جبیر ابن ہشام اسدی مولیٰ بنی والبہ بن حرث بطن بنی اسد بن خزیمہ سے تھے کوفے کے رہنے والے اور اعلام تابعین سے تھے اور شاگرد تھے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے خُصَیف نے کہا کہ تابعین مین عالم تر مسائل طلاق کے سعید بن المسیب تھے اور حج کے عطاء اور حلال و حرام کے طاؤس اور تفسیر کے ابو الحجاج مجاہد بن جبیر اور ان سب کے جامع سعید بن جبیر تھے حضرت خواجہ حسن بصری نے فرمایا کہ حجاج نے سعید کو مارا ای اللہ تو ہلاک کر اُس فاسق ثقیف کو اللہ کی قسم اگر اہل مشرق و مغرب اُنکے قتل مین شریک ہوتے تو سب کے سب منہ کے بھل دوزخ مین گر پڑتے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ مارے گئے سعید اور نہ تھا روے زمین پر کوئی شخص ایسا جو محتاج نہو تا اُنکے علم کا اور مسلط نہ کریگا اللہ اُسکے بعد حجاج کو کسی کے قتل پر سعید ابتداے حال مین عبد اللہ بن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عتبہ بن مسعود کے کاتب تھے پھر ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری کے کاتب ہوئے ابونعیم صبہانی نے تاریخ اصبہان
مین لکھا ہی کہ یہ اصبہان مین آئے وہان ایک مدت تک رہے پھر وہان سے عراق مین آئے اور قریہ سیلان مین رہے
اور یہ عبدالرحمن بن محمد بن اشعث بن قیس کے ساتھ تھے جب اُسنے خروج کیا تھا عبدالملک بن مروان پر
جب عبدالرحمن دیر جماجم مین مارا گیا اور اُسکے ساتھی شکست کھا کر بھاگے تو یہ بھی اُنکے ساتھ بھاگے اور مکے
مین آئے وہان اُسوقت مین خالد بن عبداللہ قسری والی مکہ تھا اُسنے اُنکو مع اسمعیل بن واسط بجلی کے پکڑ کے
حجاج کے پاس بھیجدیا لکھا ہی کہ جس روز سعید پکڑے گئے تھے تو کہتے تھے کہ دغا کی مجھسے دغا کرنے والے نے
بیت اللہ مین مین اُسے سونپتا ہون اللہ کو یعنی خالد قسری کو جب یہ حجاج کے پاس پہونچے تو حجاج نے
اُنسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی کہا سعید بن جبیر کہنے لگا نہین بلکہ شقی بن کسیر انھون نے کہا میری مان تمسے
زیادہ جانتی تھین میرے نام کو یعنی وہ تو یہی کہتی تھین جو مین کہتا ہون حجاج نے کہا تم اور تمھاری
مان دونون شقی ہو انھون نے کہا کہ غیب کا تو عالم خدا ہی تو کیا جانے کہ شقی کون اور سعید کون ہی اُسنے
کہا مین تمکو دنیا کے بدلے دہکتی ہوئی آگ مین ڈالونگا انھون نے کہا اگر مین جانتا کہ تیرے ہاتھ مین یہ ہی
کہ تو جسکو چاہے دوزخ مین ڈالے اور جسکو چاہے بہشت مین پونہچائے تو مین تجھی کو خدا مانتا کہنے لگا کیا کہتے
ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین انھون نے کہا وہ نبی رحمۃ اور امام ہدی تھے کہا علیؓ کے حق مین کیا کہتے ہو
وہ جنت مین ہین یا نعوذ باللہ من ھذا القول دوزخ مین انھون نے کہا اگر مین جنت مین جاؤنگا
اور وہان والون کو پہچانونگا تو جان لونگا اُنکو جو وہان ہین حجاج نے کہا کہ خلفا کے حق مین کیا کہتے ہو
کہا تو اُنپر وکیل نہین ہی کہنے لگا اُنمین سے تمھارے نزدیک کون عجب تر ہی کہا جو اُنمین پسندیدہ زیادہ تھے
اپنے رب کو پوچھا وہ کون تھے کہا اسکا علم اُسی کو ہی جو اُنکے چھپے اور کھلے کو جانتا ہی کہا مجھے یہ پسند ہی کہ تم میری
تصدیق کرو کہا اگر مین تجھے دوست نہ رکھونگا تو اطمینان رکھ کہ مین تجپر جھوٹ بھی نہ باندھونگا یعنی حق بات
کہونگا اُسمین کچھ دوستی و دشمنی کا لحاظ نہوگا پھر حجاج نے کہا کہ تم ہنستے کیون نہین ہو انھون نے کہا کیسے
ہنس سکتا ہی وہ شخص جو پیدا کیا گیا مٹی سے اور پھر اُسکو آگ کھائیگی حجاج نے کہا کہ پھر میرا کیا حال ہی
جو مین ہنستا ہون انھون نے کہا کہ سب دل برابر نہین ہوتے ہین کوئی سمجھتا ہی اور کوئی نہین پھر حجاج نے
موتی اور زبرجد اور یاقوت اُنکے روبرو جمع کرائے اس غرض سے کہ یہ سمجھین کہ ہم یہ کچھ دیکھکر اسکی خوشی مین
ہنستے ہین سعید نے فرمایا کہ اگر تو نے انکو اسواسطے جمع کیا ہی کہ انکی وجہ سے قیامت کے دن فزع سے
بچ جائے تو یہ اچھے ہین ورنہ اُسکی ایک فزع وہ ہی جسمین بھول جائیگی ہر دودھ پلانے والی اُسکو
جسکو اُسنے دودھ پلایا ہی اور دنیا مین وہی چیز اچھی ہی جو حلال طیب ہو اور زکوۃ دی ہوئی ہو پھر حجاج نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عُود اور نای منگوائی جب عود بجایا گیا اور نای پھونکی گئی تو سعید رونے لگے حجاج نے کہا اب کیون روتے ہو
یہ تو ایک کھیل ہی سعید نے فرمایا مین روتا ہون اسواسطے کہ نَی کے پھونکنے سے مجھے وہ دن یاد پڑا جسمین صور
پھونکا جائیگا اور عود تو درخت تھا جو ناحق کاٹا گیا اُسکی بازپرس قیامت کے دن کاٹنے والے سے ہوگی حجاج
نے کہا افسوس تجکو ای سعید انھون نے کہا نہین افسوس ہی اُسکو جو دور کیا گیا ہو دوزخ سے اور داخل کیا گیا ہو
جنت مین حجاج نے کہا بتاؤ تمکو کسطرح سے قتل کرون انھون نے کہا ای حجاج تو اپنی خبر لے قسم اللہ کی جسطرح
تو مجھے یہان مار یگا اُسی طرح تو وہان آخرت مین مارا جائیگا حجاج نے کہا کیا یہ چاہتے ہو کہ مین تمھارا قصور معاف
کرون تمکو چھوڑ دون اُنھون نے کہا تو کیا معاف کریگا معاف کرنے والا میرا اللہ ہی حجاج نے اپنے نوکرون
سے کہا کہ انکو لیجاؤ اور قتل کرو جب وہ لوگ اُنھین لے چلے تو یہ ہنستے ہوئے قتل ہونے کو نکلے لوگون نے یہ خبر حجاج کو
پونہچائی اُسنے اُنکو پھر بلا کر پوچھا کہ اب کیون ہنستے ہو کہا مجھے تعجب ہوا تیری اس جرأت پر جو اللہ سے تو کرتا ہی
اور اللہ کے اس حلم پر جو وہ تجھسے کرتا ہی حجاج نے نطع مانگی وہ آئے اور بچھا دئے گئے اور حکم دیا کہ انکو مارو بس
سعید نے کہا اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
مین نے متوجہ کیا منہ کو اُسکے واسطے جسنے پیدا کیا آسمان اور زمین کو توحید کرنے والا ہو کر اور نہین ہون مین
شریک لانے والون سے حجاج نے کہا انکا مُنہ قبلے کی طرف سے پھیر دو جب پھیر دیا گیا تو سعید نے فرمایا
فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ بس جدھر کو منہ کرو تم بس وہین ہی منہ اللہ کا حجاج نے کہا انکو مُنہ کے بھل اوندھا
کرو جب ایسا کیا گیا تو اُنھون نے فرمایا مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی
یعنی اُس سے پیدا کیا ہمنے تمکو اور اُسی مین دوبارہ لیجائین گے ہم تمکو اور اُسمین سے نکالینگے ہم تمکو دوسری بار
حجاج نے کہا انکو ذبح کرو سعید نے فرمایا خبردار مین کہتا ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ای اللہ اسکو پکڑ میری طرف سے تو یہانتک کہ ملادے تو اُسکو مجھے
قیامت کے دن اور دعا مانگی کہ ای اللہ اسکو مسلط نہ کیجیو کسی پر میرے قتل کے بعد چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حجاج کو
پھر اور کسی کے مارنے کی مہلت ہی نہ ملی خود ہی جہان کا تھا وہان پونہچا انتھی معارف مین ہی کہ جب حضرت
سعید کی گردن ماری گئی تو انکا سر مبارک زمین پر ڈھلکتا پھرتا تھا اور اُس سے آواز آتی تھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
یہانتک کہ حجاج نے حکم دیا کہ انکے پیرون کو اُنکے مُنہ پر رکھدو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ جب یہ کیا گیا
تب وہ سر خاموش ہو گیا ابو الخطاب کہتے ہین کہ مجھسے ابو داؤد نے بیان کیا اور اُن سے عمارہ بن زاذان نے
اور اُن سے ابو الصہباء نے کہ حجاج نے سعید بن جبیر سے کہا کہ تمکو کسطرح پر قتل کرون انھون نے فرمایا
مین کیسے بتاؤن تو ہی جیسا چاہے ویسا کر کہ قصاص تیرے سامنے ہی تب اُسنے کہا ای شقی ابن کسیر مین نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

کوفے مین تجھے امام بنایا تھا کہ نہین انھون نے کہا ہان کہا مین نے تجھے پہلے قاضی کیا تھا کوفے کا اور کوفہ والون
نے اسکی مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ قاضی کوئی عرب کا آدمی ہونا چاہیے تب مین نے ابا بردہ کو قاضی مقرر
کیا تھا اور اُس سے کہدیا تھا کہ وہ کوئی بات بغیر تمھارے حکم کے نہ کیا کرے انھون نے کہا ہان البتہ ایسا ہوا
تھا کہا مین نے تمکو اتنا مال دیا تھا کہ تم اُسی اہل حاجت کو دیدینا پھر مین نے نہین پوچھا کہ وہ تمنے کیا کیا
حاجتمندون کو دیا یا نہین انھون نے کہا ہان کہا پھر باوصف اِن احسانون کے تمنے مجھپر خروج کیا کہا ابن اشعث
کی بیعت میرے گلے مین تھی حجاج یہ سنتے ہی غصے مین آکر کہنے لگا کہ امیر المؤمنین عبد الملک کی بیعت اسکے قبل
تمھارے گلے مین نہ تھی واللہ مین تمکو مارونگا انتہی مرآۃ الجنان اور وفیات الاعیان مین ہے کہ جب یہ قتل ہو چکے تو
انکے خون بہت نکلا حجاج نے اطبا کو بلایا اور پوچھا کہ اِسکا کیا سبب ہے کہ انکے اتنا بہت سا خون نکلا اور انکے پہلے
جو مارے گئے اُنکے اتنا خون نہین نکلا اطبا نے کہا اِسکی وجہ یہ ہے کہ یہ جب قتل کیے گئے تو انکی جان باقی تھی اور
خون جان کا تابع ہوتا ہے اور اورون کی یہ حالت ہوئی کہ اُنکی مارے خوف کے جان جاتی رہی تھی تو خون انکے
کہان سے آتا جسقدر تھا وہ بھی خشک ہو گیا انتہی یہ واقعۂ شہادت حضرت سعید بن جبیر کا شعبان ۹۵ سنہ مین
اور بقول ابن ابی قتیبہ چورانوے مین ہوا ابن جبیر کی عمر اُسوقت انچاس برس کی تھی انکا مزار ظاہر واسط مین
زیارتگاہ خلائق ہے رضی اللہ عنہ انکے دو صاحبزادے تھے عبد اللہ بن سعید اور عبد الملک بن سعید اور اِن
دونون سے روایت ثابت ہے وفیات الاعیان مین ہے کہ حجاج کو اکلہ کا مرض ہو گیا اُسکے پیٹ مین کیڑے
پڑ گئے اُسنے طبیب کو بلایا طبیب نے گوشت کی بوٹی لیکر ایک دھاگے مین باندھی اور اُسکے حلق مین وہ
بوٹی اُتار دی اور تھوڑی دیر رہنے دی پھر اُسکو کھینچا اُسمین بہت سے کیڑے لپٹے ہوئے نکل آئے اور اُسکو
سردی اسقدر معلوم ہوتی تھی کہ انگیٹھیان آگ کی بھری ہوئین اُسکے قریب رکھی جاتی تھین اور ایسا بھی ہوتا تھا
کہ اُسکی کھال بھی جلنے لگتی تھی مگر اُسکو کچھ احساس نہوتا تھا اُسنے خواجہ حسن بصری سے اپنی شکایت کی انھون نے
فرمایا کہ مین تجھے منع کیا کرتا تھا کہ صالحین سے تعرض نہ کر تو نے نہ مانا اُنکے ستانے اور مارنے کی یہ شامت ہے نقل ہے
کہ حجاج نے خواب مین دیکھا کہ میری دونون آنکھین نکل پڑین اُسکے نکاح مین ہند بنت مہلب اور ہند بنت
اسماء ابن خارجہ تھین اُسنے اِن دونون کو طلاق دیدی اس خیال پر کہ خواب کی تعبیر یہی ہے اسکے تھوڑے زمانے
کے بعد یمن سے اُسکے بھائی محمد بن یوسف کے مرنے کی خبر آئی اور اُسی دن اُسکا بیٹا محمد بن حجاج بھی مر گیا تب
اُسنے کہا واللہ میرے خواب کی تعبیر یہی تھی کہ یہ دونون محمد ایک ہی دن مرینگے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

[illegible]

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

لکھا ہی کہ جب حجاج کا بھائی ماہ رجب ۹۱ سنہ مین یمن مین مرا اور وہین دفن ہوا اور وہ وہین کا والی تھا تو ولید بن
عبدالملک نے حجاج کو تعزیت کا خط لکھا حجاج نے ولید کو اُسکا جواب لکھا کہ ای امیر المؤمنین میرے اور میرے
بھائی کی زائد جدائی نہین ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہتے ہین کہ جب حجاج مرنے لگا تو اُسنے ایک نجومی کو بُلایا اور کہا
کہ تو اپنے علم کے ذریعہ سے جانتا ہی کہ کوئی بادشاہ مرے گا اُسنے کہا ہان مگر وہ تم نہین ہو کہا کیون نجومی نے
کہا اسواسطے کہ جو مرنے والا ہی اُسکا نام کلیب ہی تب حجاج نے کہا واللہ یہ میرا ہی نام ہی میری مان نے میرا نام یہی
رکھا تھا پس اُسنے وصیت کردی انتہی معارف مین ہی کہ اُسنے اپنے مرتے وقت یزید بن ابی مسلم کو خراج پر خلیفہ
کیا اور یزید بن ابی کبشہ کو لڑائی پر اور اپنے بیٹے عبدالملک بن حجاج کو حکم کیا کہ لوگون کو نماز پڑھائے انتہی یافعی
لکھتے ہین کہ حجاج کو مرض الموت مین کبھی غش آتا تھا اور کبھی افاقہ ہوتا تھا جب افاقہ ہوتا تو کہتا مالی
ولسعید بن جبیر نقل ہی کہ ایک روز حجاج مرض الموت مین سو گیا خواب مین دیکھا کہ بن جبیر اُسکے دامن
کو پکڑے فرماتے ہین کہ ای اللہ کے دشمن تو نے مجھے کیون قتل کیا یہ ڈر کر جگا اور کہنے لگا مالی ولسعید بن جبیر
اور مرض الموت مین وہ یہ پڑھتا تھا جو عبید بن سفیان عکلی نے کہا ہی اُسکا ترجمہ یہ کہ ای اللہ دشمنون نے
غلیظ قسمین کھائی ہین اسکی کہ مین دوزخ مین ہونگا اور وہ قسمین کھاتے ہین ان باتون کی جنکو اُنھون نے
نہین دیکھا ہی افسوس اُنکو کیا گمان ہی عظیم العفو غفار سے پندرہ روز وہ بیمار رہا اور رمضان ۹۵ سنہ مین
شہر واسط مین مر گیا اور وہین دفن ہوا اُسکی قبر چھپا دی گئی اور اُسپر پانی بہا دیا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ
شوال ۹۵ سنہ مین مرا اور اُسکی عمر ترپن ۵۳ یا چون ۵۴ برس کی ہوئی اور یہی اصح ہی طبری نے تاریخ کبیر مین لکھا ہی کہ
حجاج کا انتقال جمعہ کے دن اکیسوین رمضان مین ہوا اور بعضے کہتے ہین ستائیسوین ۲۷ رمضان کی شب کو اور اسکی
عمر بعضے پچپن ۵۵ برس کی کہتے ہین اور کہتے ہین کہ خواجہ حسن بصری نے جب حجاج کے مرنے کی خبر سنی تو شکر کا سجدہ
کیا اور کہا ای اللہ جیسا تو نے اُسے مارا ہی ویسا ہی اُسکے طریقے کو بھی مٹا نقل ہی کسی نے اُسکو خواب مین دیکھا
پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ نے کیا کیا کہا ہر مقتول کے عوض مین مجھے ایک بار قتل کیا اور سعید بن جبیر کے بدلے ستر بار
قتل کیا نقل ہی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہی کہ کہا اُنھون نے مین نے حجاج کو خواب مین دیکھا تو مردار
بدبودار نظر آیا مین نے پوچھا کہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا کہنے لگا کہ بعوض ہر مقتول کے مجکو ایک ایک بار
قتل کیا اور سعید بن جبیر کے بدلے ستر بار قتل کیا انتہی الحجاج کے چار بیٹے ہوئے محمد ۱ اور ابان ۲ اور عبدالملک ۳ اور
ولید ۴ محمد نے تو انتقال اپنے باپ کے سامنے ہی کیا اور اُسنے اولاد چھوڑی دمشق مین اور عبدالملک کی اولاد بصرے
مین ہی اور ابان اور ولید کے کوئی عقب نہین انتہی کذا فی معارف ابن ابی قتیبہ

حال حضرت عبداللہ بن بن زبیر رضی اللہ عنہما

کا انکے والد ماجد حضرت زبیر ابن العوام حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عشرۂ مبشرہ مین سے ہین اور والدۂ ماجدہ انکی حضرت اسماء بنت حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین جنکا لقب ذات النطاقین ہی یہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن تھین اُنسے یہ دس برس بڑی تھین تیرہ آدمیون کے بعد مکے مین یہ مسلمان ہوئین اور اپنے بیٹے کی قتل کی مصیبت دیکھکر دس روز کے بعد اور بعضے کہتے ہین کہ بیس روز کے بعد مکے مین ۷۳ سنہ مین انھون نے انتقال فرمایا آخر وقت مین یہ نابینا ہو گئی تھین مگر انکی عقل مین کوئی فتور نہ تھا اور نہ دانت گرے تھے آور تفریح الاذکیا مین اخبار الدول کی عبارت سے انکا ایک سال زندہ رہنا معلوم ہوتا ہی چنانچہ اسمین لکھا ہی کہ جب لوگون نے جسد عبد اللہ کا حجاج سے مانگا تو اُسنے انکار کیا اور کہا جبتک والدہ عبد اللہ کی شفاعت نہ کریگی نہ دونگا چنانچہ ایک برس جسد مبارک انکا بلا دفن پڑا رہا آخر اسماء نے طلب کیا اور پایا اور غسل دیکر ارضیہ بیت یحیی واقع مدینہ مین دفن کیا واللہ علم بحقیقۃ الحال آور انکا ذات النطاقین لقب ہونیکا قصہ یون ہی کہ جب حضرت نے مکے سے ہجرت فرمائی تو جس برتن مین کہ حضرت اور خود انکے والد کا ناشتہ تھا اُسکو انھون نے جو دوپٹہ اوڑھے تھین اُسے پھاڑ کر اُسکے ٹکڑے مین باندھا تھا تب حضرت نے فرمایا کہ اسکے عوض تمکو جنت مین دو دوپٹے ملین گے جب سے اُنکا لقب ذات النطاقین ہو گیا اور بعضی کتابونمین ہی کہ ایک ٹکڑے مین دوپٹے کے اُنھون نے وہ ناشتہ باندھا اور دوسرے سے مشک واللہ اعلم صراح مین ہی کہ نطاق بالکسر بند و میان بند مروان جسکو ہندی مین پٹکہ کہتے ہین اور ایک کپڑا ہی جسکو عورتین پہنتی ہین اور اُسکے درمیان کو باندھکر جانب بالا کو اُسکی جانب زیرین کی طرف سے لٹکا کر زانو تک چھوڑ دیتے ہین اور اُسکا جانب زیرین زمین تک پہونچتا ہی اور اُسکے لیے گو اور جامے بند شلوار اور دونون ساقین نہین ہوتی ہین انتہی آور حضرت ابن زبیر کی دادی حضرت صفیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہین ابن زبیر کی ولادت مدینے مین بیس مہینے کے بعد ہجرت کے واقع ہوئی مسلمانون کو اُنکی ولادت کی بڑی خوشی ہوئی اس سبب سے کہ یہود کہتے تھے کہ ہمنے سحر کیا ہی مسلمانون کے اولاد نہوگی جب یہ پیدا ہوئے تو انکی والدہ انکو حضرت کے حضور مین لائین اور آپ کے گود مین دیا آپ نے کھجور منگوائی اور اُسکو چبا کر لعاب دہن اپنا اُنکے منہ مین ڈالا اور تالو مین لگایا اسکو تحنیک کہتے ہین آور اہل اسلام عرب کا طریقہ ہی کہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہی تب اُسکا بزرگ چھوہارے کو چبا کر تھوڑا سا اُسکے تالو مین لگا دیتا ہی اور تھوڑا سا پیٹ مین اُتار دیتا منتخب مین ہی کہ حنک بالفتح لڑکے کے تالو مین ملنا خرمہ وغیرہ کا انتہی غرض انکی تحنیک آنحضرت نے کی اور اول انکے پیٹ مین حضرت کا تبرک گیا اور حضرت نے انکے واسطے دعا کی اور برکت طلب فرمائی ترمذی مین حضرت عایشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ دیکھا حضرت نے زبیر کے گھر مین چراغ تو مجھسے فرمایا کہ مین گمان کرتا ہون کہ اسماء جنی ہین یعنی چراغ جلنے کا اسوقت سبب یہی معلوم ہوتا ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اسماء کے لڑکا پیدا ہوا ہی اور وہ حاملہ تھیں سو نام ترکھنا اسکا یہانتک کہ مین نام رکھون پس نام رکھا آپ نے اُسکا عبداللہ اور تحنیک کی آپ نے یافعی نے لکھا ہی کہ روایت ہی کہ جب ابن زبیر پیدا ہوئے تھے تب سارے اصحاب نبوی نے تکبیر کہی تھی اور جب وہ شہید ہوئے تب اہلِ شام نے تکبیر کہی اسپر عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جن لوگون نے ولادت پر تکبیر کہی تھی وہ بہتر تھے اُنسے جنھون نے اُنکے قتل پر تکبیر کہی اور تحقیق وہ مالک ہوگئے تھے حجاز اور یمن اور عراق کے پھر لکھا ہی کہ تھے ابن زبیر بڑے عابد اور زاہد صائم الدہر قائم اللیل اور بڑے فصیح و بلیغ اور شجاع اور بڑے جیوٹ کے آدمی تھے یہانتک کہ سجدے مین منجنیق کا گرم پتھر اُنکے کپڑو نمین آلگتا تھا اور وہ سر نہین اُٹھاتے تھے اور مکے سے مدینے تک کے سفر مین جو دس بارہ دن کا راستہ ہی ایک مرتبہ کھانا کھاتے تھے صرف رات کو تھوڑا سا پانی پی لیتے تھے کیفیت انکی شہادت کی یہ ہی کہ یہ تو ابھی معلوم ہی ہو چکا ہی کہ یہ یزید کی بیعت سے انکار کرکے مدینہ سے مکے چلے آئے وہان اہلِ حرمین اور یمن اور عراق اور خراسان نے انسے بیعت کی شیخ ابو اسحاق نے کہا کہ خلافت کی بیعت انکے ہاتھ پر کی گئی اور بیعت خلافت نہین کی جاتی ہی مگر اُس شخص کے ہاتھ پر جو فقیہ اور مجتہد ہو اور جب وہ خلیفہ مقرر ہوئے تو ضحاک ابن فیروز کو یمن کا حاکم مقرر کیا پھر اُنکو معزول کرکے عبدالرحمن بن خالد بن ولید مخزومی کو صنعا پر حاکم کیا پھر یکے بعد دیگرے ایک جماعت کو بھیجا اسی طرح سے عراق اور کوفے مین ایک کے بعد ایک کو بھیجتے رہے آخر مین کوفے پر مصعب بن زبیر اپنے بھائی کو مقرر کیا جنھون نے بڑی لڑائی کی بعد مختار اور اُسکے ہمراہیونکو شکست دیکے قتل کیا بعد اُسکے عبدالملک نے بذات خود بڑی فوج اہل شام کے ہمراہ لیکر اُنسے مقابلہ کیا اور مصعب بن زبیر بہت بڑے جدال و قتال کے بعد اُس لڑائی مین شہید ہوئے انتہی جب عبدالملک نے مصعب پر فتح پائی تو چاہا کہ عبداللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے مین فوج بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ حرم مین جدال و قتال حرام ہی آخر ایک روز حجاج نے عبدالملک کے روبرو بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ عبداللہ بن زبیر کا سر مین نے کاٹ لیا ہی عبدالملک نے جانا کہ حجاج مکے جانیکو طیار ہی اُسنے بہت جلد ایک لشکر حجاج کے نام کرکے مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا حجاج اصل مین طائف کا رہنے والا تھا وہ وہان آکر فوج جمع کرکے مکے کو متوجہ ہوا یافعی مرآۃ الجنان مین لکھتے ہین کہ سنہ ۷۳ ہجری مین حجاج قبحہ اللہ جمعیت کثیر کے ساتھ مکہ معظمہ مین نازل ہوا اور ابن زبیر کا محاصرہ کیا اور منجنیق ابی قبیس پہاڑ پر قائم کیا مین کہتا ہون کہ منجنیق بفتح میم و سکون نون و فتح جیم و کسر نون ثانی و یاے معروف بڑی گوپھنی کی ایک قسم ہی کہ بڑی مضبوط لکڑی پر اُسکو قائم کرکے بڑے بڑے پتھر اُسمین رکھکر قلعے کی دیوار پر مارتے ہین اور دیوار کو اُس سے توڑتے ہین اور یہ معرب ہی من وجہ نیک کا ورنہ خاص عربی مین جیم اور قاف کسی لفظ مین نہین آیا ہی اور چونکہ اگلے زمانے مین یہ آلہ قلعہ لینے کے لیے بکمال عمدہ تھا اسواسطے اس نام سے تفاخراً نامزد کیا گیا بعد اُسکے معرب کیا گیا کذا فی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غیاث اللغات و صراح اور اُسمین اتنا زائد ہی کہ اُسکے ذریعے سے فقط گرم یا پتھر یا جلانے والی چیزین حریف کے لشکر مین پھینکتے ہین انتہیٰ بالجملہ وہان کئی مہینے تک بازار قتال گرم رہا اور حرم محترم مین وہ بیجا اشیاے محرقہ پھینکتا رہا یہانتک کہ پردہ خانہ کعبہ کا جل گیا **نقل ہی** کہ جب اُنکے محاصرے کو طول ہوا اور اُنکے سارے معین و مددگار ادھر اُدھر چلدیے تب وہ اپنی والدہ کے پاس گئے اور کہا کہ سب ساتھیون نے تو ساتھ چھوڑ دیا اور دشمن اس شرط پر امان دیتے ہین کہ عبدالملک کی راے پر مین اپنے آپ کو سونپ دون وہ جو چاہے میرے باب مین کرے چاہے مار ڈالے چاہے قید کرے چاہے آزاد کر دے اب آپ کی کیا راے ہی انھون نے فرمایا بیٹا اگر تو یہ لڑائی دنیا کی طمع پر لڑتا ہی تو تو ہلاک ہوا دنیا و آخرت دونون مین اور لوگون کو بھی تو نے ہلاک کیا اور اگر یہ لڑائی تو اللہ کے لیے لڑتا ہی تو اپنے آپ کو تو بنی امیہ کے ہاتھ مین نہ سونپ کہ تجکو لعبت بنائینگے اور یہ جو تو کہتا ہی کہ سب ساتھی ادھر اُدھر ہو گئے تو قسم ہی مجکو اپنے عمر کی کہ تو معذور نہین ہی لیکن بڑون کی بات یہ ہی کہ جسطرح سے جیتے رہے ہین اُسی طرح سے مرین بھی تب ابن زبیر اپنی والدہ کی پاس سے باہر تشریف لائے دیکھا کہ دشمن کی فوج مکے کی بلندی پر چڑھ آئی انھون نے اُنپر یورش کر کے کہا کہ ایک شخص اگر میرے ساتھ ہوتا تو مین اس فوج کے لیے کافی تھا اُس فوج مین سے ایک شخص بولا کہ اسمین مجھے شبہہ نہین غرض وہ لڑتے رہے یہانتک کہ ایک پتھر اُنکے سر پر آکر بیٹھا اور سر توڑ گیا اولاد زبیر مین کا ایک غلام اُنکے قریب تھا اُسنے غل مچا کر رونا شروع کیا کہ وا امیراہ ہاے میرے امیر اُسکے اس شور و غل سے دشمنون نے جانا کہ اُنکا کام تمام ہو گیا سب دوڑ پڑے مگر چونکہ وہ اُسی طرح سے اُس حالت مین بھی کپڑے پہنے ہوئے کھڑے تھے کسی کو اُنکے پاس آنے کی جرأت نہوئی پھر مخالفین نے سب طرف سے حملہ کر کے اُنکا کام تمام کر دیا حجاج بھی وہان پہنچا اُسکے ساتھ ایک اور بھی امیر تھا اُسنے کہا یہ وہ امیر تھا کہ بنات آدم مین سے آجتک ایسا جوان مرد اور بہادر کوئی لڑکی نہین جنی حجاج نے کہا تم ایسے شخص کے حق مین جسنے امیرالمومنین کی مخالفت کی اور اُنکی اطاعت سے باہر ہوا اس قسم کا کلام کرتے ہو امیر نے کہا یہی میرا کلام عذر ہوگا امیرالمومنین کے پاس اس بات کا کہ مہینون تک اُنکا محاصرہ رہا اور ہم اُنپر غالب نہو سکے انتہیٰ اور تفریح الاذکیا مین ہی کہ عبداللہ بن زبیر پر ایک پتھر منجنیق کے پتھرون مین سے پہنچا آپ کعبے کے اندر بیہوش ہو گئے تب اُنکا سر کاٹ کر عبدالملک کے پاس بھیج دیا اور لاش کو اُلٹا لٹکوایا یہ معرکہ سترھوین جمادی الاولی سنہ ۷۳ مین واقع ہوا انتہیٰ اور اسد الغابہ وغیرہ مین ہی کہ واقعۂ شہادت ابن زبیر جمادی الاخری سنہ ۷۳ مین ہوا اور محاصرہ ذی الحجہ سنہ ۷۲ مین ہوا اور یہی اکمال مین بھی ہی پھر یافعی لکھتے ہین کہ حجاج نے جب ابن زبیر کو قتل کیا تو مقام مقابر مین اُنکو سولی چڑھایا اور اس مقام کا نشان یافعی کے وقت تک تھا شاید کوئی وہان نشان بنا دیا گیا ہوگا اُسکے بعد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حجاج نے اپنے بعضے اعوان کو اسماء والدۂ ابن زبیر کے پاس بھیجا کہ اُنکو انکی لاش کے پاس لے آؤ وہ لوگ گئے اور اسماء سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو تمکو حاکم نے بلایا ہی اُنھون نے انکار کیا اور کہا کہ اگر یہ حکم ہوا ہو کہ زبردستی مجھے کھینچ لیجاؤ تو کھینچو مین اپنی خوشی اپنے پانوٗن سے تو نجاؤن گی وہ لوگ پھر گئے اور حجاج سے جا کر یہ حال کہا تب حجاج اپنی نعلین پہنکر خود اُٹھا اور اُنکے پاس آیا اور اُن سے آتے ہی کہا دیکھا تمنے کہ مین نے تمھارے بیٹے کے ساتھ کیا کیا اُنھون نے فرمایا کیا کیا تو نے اُسکی دنیا خراب کی اُسنے تیرا دین خراب کیا اور تحقیق خبر دی ہی مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین ایک کذاب ور ایک مبیر ہوگا پس کذاب کو تو ہم دیکھ چکے لیکن مبیر پس تیرا کوئی یار و مددگار نہیں ہے تو ہی ہی اور ابن زبیر کے ساتھ عبد اللہ بن صفوان ابن امیہ الجمحی جو مکے کے بہت بڑے سردارون اور دولتمندون مین تھے مقتول ہوئے اور نامور مقتولین سے عبد الرحمن بن عثمان بن عبد اللہ تیمی تھے جو حدیبیہ کے روز اسلام لائے تھے

حضرت محمد بن الحنفیہ کا حال

یہ ابو القاسم محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ معروف بابن الحنفیہ ہین انکی والدہ خولہ بنت جعفر بن قیس بن سلمہ بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنفیہ بن الجیم ہین کہتے ہین کہ یہ بندیان یمامہ سے تھین اور جناب امیر کو ملین اور بعضے کہتے ہین کہ نہین یہ سندیہ حبشیہ تھین اور بنی حنفیہ کی لونڈی تھین نہ انکی اولاد مین سے اُنسے مصالحت کی تھی حضرت خالد بن الولید نے ایک لونڈی اور غلام بر بنہ انکی ذاتون پر کذا فی وفیات الاعیان و مرآۃ الجنان بغوی نے شرح السنہ مین باب قتال مانعی الزکوۃ مین لکھا ہی کہ ایک گروہ مرتد ہو گیا اور شرائع سے انکار کرنے لگا اور اپنی اُسی حالت جاہلیت کی طرف پلٹ گیا تب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسپر اجماع کیا کہ اُن کو مار ڈالنا چاہیے اور حضرت صدیق اکبر کی یہ رائے ہوئی کہ اُنکے بال بچے اور عورتون کو قید کر لینا چاہیے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اکثر صحابہ نے اسپر اتفاق کیا اور اُنھین بندیان بنی حنفیہ مین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایک لونڈی ملی اُنسے محمد بن علی پیدا ہوئے جنکا نام محمد بن الحنفیہ ہی کہتے ہین کہ ہنوز صحابہ کا زمانہ منقضی نہین ہوا تھا کہ اسپر اجماع ہو گیا کہ مرتد قید نہ کیا جائے انتہی شیخ ابن حجر عسقلانی اصابہ فی تمییز الصحابہ مین لکھتے ہین کہ خولہ بنت ایاس بن جعفر حنفیہ والدہ محمد بن علی کے انکو حضرت نے انکے گھر مین دیکھا تھا اور آپ نے ہنسکر فرمایا تھا کہ اے علی تم اس سے نکاح کرو گے میرے بعد اور اُس سے پیدا ہوگا تمھارے ایک لڑکا نام اُسکا میرے نام پر رکھنا اور کنیت اُسکی میری کنیت کرنا روایت کیا ہمنے فوائد مین ابی الحسن احمد بن عثمان الادمی سے طریق ابراہیم بن عمر بن کیسان سے اُنھون نے ابی جبیر سے اُنھون نے اپنے باپ قنبر حاجب حضرت علی سے کہا اُنھون نے کہ حضرت علی نے مجھسے یہ بیان کیا اور سند اسکی ضعیف ہی اور ثبوت اُنکی صحبت کا آپ کے ساتھ اس بات پر موقوف ہی کہ یہ ثابت ہو کہ وہ اُسوقت مسلمان تھین انتہی محمد بن الحنفیہ کی کنیت ابو القاسم تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعض کہتے ہین کہ یہ رخصت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور آپ نے حضرت امیر سے فرمادیا تھا کہ تمھارے
ایک لڑکا ہوگا اُسکے لیے مین نے اجازت دی کہ میری کنیت اور میرا نام رکھنا اور کسیکو بعد اُسکے میری امت سے
یہ درست نہین مین کہتا ہون کہ جمع کیا ہی اس کنیت کو ساتھ اس اسم کے ایک جماعت کثیرہ نے اہل فضل
سے اور اس مین علما کے مذاہب مشہورہ ہین ایک گروہ نے علما سے اختیار کیا ہی اسکو کہ نہی جمع کرنے کے
درمیان کنیت اور اسم شریف حضرت نبوی کے مخصوص تھی آپ کے زمانے کے ساتھ اور اُسکی علت یہ تھی
کہ یہود کہا کرتے تھے یا ابا القاسم آنحضرت جب اُنکو یون پکارتے سنتے تھے تو اُنکی طرف دیکھنے لگتے تھے کہ انھون نے
مجھے پکارا ہی وہ کہتے کہ ہمنے آپ کو نہین پکارا ہی اُنکی اس بے ادبی اور تمسخر سے آپ کو ایذا ہوتی تھی تب آپ نے
اِس کنیت سے لوگون کو منع فرمادیا اور یہ علت بعد حضرت کے زائل ہوگئی پس نہی بھی مرتفع ہوگئی کذا فی
تاریخ الیافعی امام نووی تہذیب الاسماء واللغات مین لکھتے ہین کہ ان محمد کو محمد بن الحنفیہ بھی کہتے ہین
اور محمد بن علی ابن الحنفیہ بھی پس انکی نسبت مان اور باپ اور دونون کی طرف اکٹھا ملاکر سب درست ہی
اس لیے مشروط ہی کہ علی کو تنوین دیجائے اور ابن الحنفیہ بزیادت الف لکھا جائے اُسکے اعراب محمد کے اعراب کے
تابع ہین کیونکہ یہ محمد کی صفت ہی نہ علی کی اور اس نسبت اور کنیت کے نظائر بہت سے ہین اسمین میرا ایک رسالہ
جداگانہ ہی اُسمین کے بعض نظائر یہ ہین عبداللہ بن مالک ابن بحینہ مالک عبداللہ کے والد ہین اور بحینہ مان یا عبداللہ بن
اُبی ابن سلول اُبی عبداللہ کا باپ ہی اور مان سلول یا اسمعیل بن ابراہیم ابن عُلیّہ ابراہیم اسمعیل کے باپ ہین اور عُلیہ مان یا
مقداد بن عمرو ابن الاسود مقداد کا باپ عمرو ہی اور متبنی کیا مقداد کو اسود نے پس اُسکی طرف وہ نسبت کیا گیا یا اسحق بن
ابراہیم ابن راہویہ راہویہ ابراہیم ہی ہی اور اسیطرح ہی محمد بن یزید ابن ماجہ صاحب السنن ماجہ وہی یزید ہے اسیطرح
اور بہت سی نسبتین ہین محمد بن الحنفیہ پیدا ہوئے جب زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو برس باقی تھے
اور ابن ابی حاتم کہتا ہی کہ جب تین برس باقی تھے تب پیدا ہوئے اور یہ کبار تابعین سے ہین حاضر ہوئے
حضرت عمرؓ کے پاس اور سنین حدیثین اُنھون نے اپنے والد اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے اور
روایت حدیث کی انسے حسن اور عبداللہ اور ابراہیم اور عون اور ایک اور جماعت تابعین نے اور حافظ
ابراہیم بن عبداللہ بن جنید نے کہا کہ مین نہین جانتا کسیکو جسکے اسناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ
حضرت علیؓ کے اکثر اور اصح ہوا اسناد محمد بن الحنفیہ سے انتہی ملا علی قاری شرح شمائل ترمذی مین مولانا عصام
کی شرح سے انکے ترجمے مین لکھتے ہین کہ محمد بن الحنفیہ انکی کنیت ابی القاسم ہے یہ مشہور ستھے علم اور
شجاعت اور عبادت اور بر مین اور تھے افضل اولاد علی کے بعد سبطین رضی اللہ عنہما کے انتہی اور ابو اسحاق
شیرازی طبقات الفقہا مین لکھتے ہین کہ تھے محمد بن الحنفیہ شدید القوۃ اور اسکی خبرین عجیب ہین انکی قوت کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حکایت مبرد نے کامل مین نقل کی ہی کہ حضرت امیر نے اپنی ایک درع پھیلادی اور اپنے صاحبزادے محمد بن الحنفیہ سے فرمایا کہ اسمین سے فلان فلان حلقہ نکالدو آپ نے اپنا ایک ہاتھ اُسکے ذیل پر رکھا اور دوسرا اُسکے فضل پہ اور اُسکو کھینچا تو جہان سے حضرت امیر نے فرمایا تھا وہین سے ٹوٹ کے علیحدہ ہوگئے اور کہا کہ جب عبد اللہ بن زبیر اسکو بیان کرتے تھے تو وہ مارے غصے کے کانپنے لگتے تھے نقل ہی کسی نے کہا کہ اِسکا کیا سبب ہی کہ تمھارے والد مہلکون مین تمھین کو بھیجتے ہین اور حسنین کو نہین بھیجتے فرمایا وہ اسواسطے ایسا کرتے ہین کہ حسنین اُن کی آنکھین ہین اور مین اُنکے دونون ہاتھ اور دستور ہی کہ جب کوئی بلا اور مصیبت آتی ہی تو پہلے ہاتھ ہی آنکھون کی آڑ ہوتے ہین کذا فی تاریخ الیافعی نور الابصار مین ہی کہ بادشاہ روم نے عبد الملک بن مروان کو دھمکایا اور ڈرایا اور قسم کھاکر کہلا بھیجا کہ مین ایک لاکھ فوج بری اور ایک لاکھ بحری تمپر بھیجتا ہون ورنہ جزیہ دو عبد الملک نے حجاج کو لکھا کہ تم محمد بن الحنفیہ کو لکھو کہ وہ اُسکو ڈرا دھمکادین اور جو لکھین وہ مجھے بھیجدو پس محمد بن الحنفیہ نے شاہ روم کو خط لکھا اور لکھکر حجاج کو بھیجدیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ اللہ عزوجل کی اپنے خلق پر تین سو نوے نظرین ہین اور مجھے امید ہی کہ وہ میری طرف ایک نگاہ سے ایسا دیکھیگا کہ اُسکی وجہ سے تو میری طرف آنسکیگا اور نہ میرا کچھ کرسکیگا حجاج نے یہ خط عبد الملک کو بھیجدیا اُنھون نے وہی بادشاہ روم کو لکھدیا بادشاہ نے کہا کہ عبد الملک نے یہ نہین لکھا ہی اور نہ اُس سے یہ ہوسکتا ہی کہ وہ ایسا لکھتا یہ تو کسی خاندان نبوت والے کا لکھا ہوگا نقل ہی کہ جب انکو خبر پونہچی اپنے بھائی حضرت امام حسینؑ کی کربلا جانیکی تو انکے سامنے طشت رکھا تھا اُسمین یہ وضو کرتے تھے یہ سنکر اتنا روئے کہ آنسوون سے طشت بھر گیا کذا فی نور الابصار مقریزی نے خطط مین آپ کی کرامت مین لکھا ہی کہ جب زید بن علی زین العابدین آپ کے پاس آئے تو آپ نے اُنکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ مین تمکو سونپتا ہون اللہ کو اس سے کہ ہو تم عراق مین مصلوب چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا وفیات الاعیان مین ہی کہ جب بن زبیر سے اہل حجاز نے بیعت خلافت کی تو اُنھون نے عبد اللہ بن عباس اور محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہما کو بھی دعوت بیعت کی اُنھون نے انکار کیا اور کہلا بھیجا کہ جب تک کل شہرون کے لوگ تمھاری بیعت نکرلینگے تب تک ہم تمھاری بیعت نہ کرینگے یہ کلام اُنکو ناپسند ہوا اُنھون نے کہلا بھیجا کہ اگر تم بیعت نہ کروگے تو مین تمکو آگ مین جلادونگا اور اُسکا قصہ طویل ہی انتہی اور یہ خضاب کرتے تھے مہندیکا اور بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنتے تھے وفیات الاعیان مین ہی کہ انکی وفات پہلی محرم سنہ ۸۱ھ یا تراسی یا بہتر یا تہتر مین مدینے مین ہوئی انپر نماز پڑھی ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اُسدن والی مدینہ تھے اور دفن ہوئے یہ بقیع مین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ابن زبیر سے بھاگ کر طائف کو چلے گئے تھے اور وہین انکا انتقال ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ شہر ایلا مین انکا انتقال ہوا انتہی مین کہتا ہون کہ معارف مین بھی انکا انتقال طائف ہی مین لکھا ہی سنہ ۸۱ھ مین اور عمر انکی پینسٹھ برس کی لکھی ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور سنہ وفات نور الابصار اور تاریخ یافعی اور نفائس العیون مین بھی یہی ہی مگر نفائس مین روز ولادت دوشنبہ سنہ ہجری لکھے ہین اس حساب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت وفات مین یہ سات برس کے ہوتی ہین کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات دوشنبہ کے دن جب چار راتین ذی الحجہ کی باقی تھین ہوئے سنہ ۲۳ مین اور واقدی کہتے ہین کہ چارشنبہ ماہ ذی الحجہ مین جب سات دن مہینے کے باقی تھے تب فیروز ابولولو غلام مغیرہ ابن شعبہ کا زخم آپ کے لگا اور آپ زندہ رہے تین روز پھر وفات پائی آپ نے جب چار ون مہینے کے ختم کو باقی تھے اور آپ پر نماز پڑھی صہیب نے اور کہا ابن اسحاق نے کہ انکی ولایت دس برس چھ مہینے پانچ راتین رہے اور بعضے دس برس چھ مہینے ایک دن کم لکھتے ہین اور آپ پر نماز پڑھی صہیب بن سنان رومی نے اور حضرت ابی بکر صدیق کی وفات معارف مین ہے کہ جمعے کے دن ماہ جمادی الاخری مین جب نو راتین مہینے کی باقی تھین ہوئے سنہ ۱۳ مین اور انکی خلافت کی مدت دو برس تین مہینے نو راتین ہین اور نور الابصار مین ہی کہ انکی وفات شب سہ شنبہ اور بعضے جمعے کے دن کہتے ہین جب سات راتین جمادی الاخری کے باقی تھین تو اس حساب سے مدت خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس برس چھ مہینے تین یا دو روز ہوتے ہین خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا پھر ہم اصل مطلب کے جانب رجوع کرتے ہین وہ یہ کہ کہا بخاری نے کہ بقول ابونعیم کے محمد بن الحنفیہ کی وفات سنہ مین ہوئی اور یحیی بن بکیر نے کہا کہ سنہ مین اور مدائنی نے کہا کہ سنہ مین اور شیخ ابواسحاق ابراہیم بن عدی نے طبقات الفقہا مین سنہ یا سنہ لکھے ہین اور تاریخ بخاری مین ابی حمزہ سے نقل ہی کہ کہا انھون نے کہ مین نے حج کیا اور اُس سے فارغ ہوا جبکہ مارے گئے ابن الزبیر بعد اُسکے مین مدینے مین پھر آیا محمد بن الحنفیہ کے پاس تو اُنھون نے بعد تین دن کے وفات پائی یہ موافق ہی قول ابواسحاق کے کیونکہ ابن الزبیر مقتول ہوئے سنہ مین اور بعضے کہتے ہین سنہ مین واللہ اعلم بالصواب وفیات الاعیان مین ہی کہ فرقہ کیسانیہ کہتا ہی کہ یہی امام تھے اور مختار بن ابی عبیدہ ثقفی لوگون کو انکی امامت کی دعوت کرتا تھا اور اُسکا گمان یہ تھا مہدی موعود یہی ہین اور کیسانیہ کا گمان ہی کہ یہ زندہ ہین جبل رضوی مین ایک کھوہ مین مقیم ہین انکے ساتھ وہان کھوہ مین چالیس آدمی انکے یارون مین سے گئے پھر اُنکا پتہ نکلا اور وہ سب زندہ ہین اور کہتے ہین کہ محمد بن الحنفیہ اس پہاڑ مین ہین درمیان اسد و تمر کے اور اُنکے سامنے دو چشمے جوش مارتے ہین اور اُنسے شہد اور پانی بہتا ہی اور جب پھر وہ دنیا مین آئین گے تب دنیا عدل سے بھر جائیگی جیسی اب ظلم و فساد سے بھری ہے اور اُنکی امامت منتقل ہوئی اُنکے بیٹے ابی ہاشم عبداللہ کی طرف اُنسے محمد بن علی والد سفاح اور منصور کی طرف انتہی اور یہی مضمون درر الاصداف مین بھی ہے اور اُسمین لکھا ہی کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ وہ پہاڑ مین اسواسطے جا چھپے کہ اُنھون نے خروج کیا تھا عبدالملک پر اور بعضے کہتے ہین کہ یزید پر اور یہ سب اقوال فاسدہ ہین اور تقاریر کاسدہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکا کوئی فائدہ نہین انتہیٰ رَضوی بفتح را بعد اُسکے ضاد معجمہ اور بعد اُسکے واو اور یای معروف ابن جریر طبری نے
تاریخ کبیر مین وقائع سنہ ۱۴۲ مین لکھا ہی کہ رضوی ایک پہاڑ ہی جہینہ کا عمل ینبع مین آور اور ونے کہا کہ اُن دونون
مین ایک دن کی راہ ہی اور یہ پہاڑ مدینہ شریفہ سے سات مرحلے پر ہی داہنی جانب مدینے کی راہ کے اور بائین جانب
اُس راستے کے جو مکے کی طرف ہی اور وہ دریا سے دو راتون کی راہ ہی واللہ اعلم آور رضوی مین سنگ فسان جنسے
چھُرے وغیرہ پر باڑھ رکھی جاتی ہی نکلتے ہین اور کل شہرون مین جاتے ہین ھٰکَذَا قَالَ ابْنُ حَوْقَلٍ فِیْ کِتَابِ
الْمَسَالِكِ وَالْمَمَالِكِ آور جامع فنون مین پہاڑون کے مبحث مین مذکور ہی کہ جبل رضوی پہاڑ ہی مدینے
سے سات مرحلے پر آس پہاڑ مین گھاٹیان اور نہرین ہین آور وہ دور سے سبز نظر آتا ہی اسمین درخت اور چشمے
ہین انتہی صاحب مشترک نے لکھا ہی کہ رضوی ایک بڑا پہاڑ ہی اُسمین شاخین ہین اور کئی میدان اور مین نے اس پہاڑ
کو ینبع سے سبز دیکھا آور جو اس پہاڑ کے گھاٹیون مین پھرا ہی اُسنے بیان کیا کہ اسمین پانی بہت ہی حضرت محمد ابن الحنفیہ
کے صاحبزادے یہ ہین حسنؑ اور عبداللہ اور ابوہاشم اور جعفر اکبر اور حمزہ او علی ام ولد سے اور جعفر اصغر اور عون ام جعفر سے
اور قاسم اور ابراہیم ابوہاشم بڑے عظیم القدر والمنزلت تھے شیعہ اُنکو دوست رکھتے تھے اُنکی وفات شام مین ہوئی
اِنھون نے وصیت کی محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو اور اُنسے کہا کہ تم صاحب اس امر کے ہوگے اور وہ تمھاری
اولاد مین ہوگا تا آخر قصہ منقولہ کتب سیر ابوہاشم کے کوئی اولاد نہین اور علی اور حمزہ کے بھی کوئی اولاد نہین اور
ابراہیم انھین کا لقب نشعرہ ہی اور قاسم کذا فی معارف بن ابی قتیبہ لیکن کتاب نفائس العیون مین ہے
کہ علی کے ایک بیٹے تھے عون نام اور کتاب عمدۃ الطالب سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ علی اور جعفر صاحب اولاد تھے

عبد الملک کا حال

یہ مروان کا بیٹا تھا مسامرہ مین ہی کہ اسکی مان کا نام عائشہ بنت معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص بن امیہ تھا
وہ عائشۃ البیضاء کرکے مشہور تھین انتہی یہ پیدا ہوا اُس دن جسدن حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے
سبائک الذہب مین ہی کہ روایت کی احمد بن عبداللہ العجلی نے کہ عبد الملک گندہ دہن تھا اور چھٹے مہینے مان کے
پیٹ سے پیدا ہوا فوات وفیات الاعیان مین ہی کہ عبد الملک بن مروان کی کنیت ابوالولید تھی اور ابوالذُباب
بھی کیونکہ لوگون کو گمان تھا کہ مکھی جب اُسکے مُنہ کی طرف سے گذرتی تھی تو بسبب گندہ دہنی کے فوراً مرجاتی تھی
اور اُسکا لقب رشح الحجر تھا بسبب اُسکے بخل کے اور قبل خلافت کے وہ مدینے مین بڑا عابد اور ناسک تھا اور پہلے اسلام
مین جسکا نام عبد الملک ہوا تھا یہی تھا اسنے حدیث سُنی حضرت عثمان اور ابوہریرہ اور ابوسعید اور ام سلمہ اور ابن عمر
اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے ابوالزناد نے کہا کہ فقہای مدینہ سعید بن المسیب اور عبد الملک بن مروان اور عروۃ بن الزبیر

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور قبیصہ بن الذویب تھے انتہٰے امام یافعی روایت کرتے ہین کہ نافع نے کہا کہ مین نے دیکھا اہل مدینہ کو کہ بڑے جوان اور پہلوان تھے مگر کوئی اُنمین افقہ اور اقرا کتاب اللہ کا مثل عبد الملک کے نہ تھا اور بسبب اُسکی کثرت عبادت کے لوگ اُسکو حمامۃ المسجد کہتے تھے ابن سعد نے کہا کہ جب اُسکو معاویہ نے مدینہ کا عامل کیا تب وہ سو برس کا تھا معارف ابن ابی قتیبہ مین ہی کہ یہ زید بن ثابت کی جگہ پر مقرر ہوا تھا تاریخ اسحاقی مین ہی کہ عبد الملک دُنیا کے عالم اور ہوشیار ترین خلائق مین سے تھا لیکن یہ اپنی ابتدای عمر مین ظالم تھا اور لوگون کو تنگ کرتا تھا انتہٰے زمانہ خلافت ابن زبیر مین یہ خلیفہ ہوا اور باقی رہا یہ مصر و شام پر اور ابن زبیر باقی شہرون پر سات برس تک پھر یہ غالب آیا عراق اور بقیہ شہرون پر اور ابن زبیر شہید ہوے اور اسکا کام مضبوط ہوگیا ابن عائشہ کہتا ہی کہ جب اسکو خبر خلافت کی پہونچی تو یہ بیٹھا قرآن پڑھتا تھا اُسنے اسکو جزو دان مین لپیٹ دیا اور طاق پر رکھدیا اور کہا ھٰذا فِراقُ بَیْنِی وَبَیْنِكَ اُسکی مہر مین کندہ تھا اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ مُخْلِصًا اسکے زمانے کے قاضی ابو ادریس خولانی تھے اور اسکے منشی روح بن زنباع اور بعد اُنکے قبیصہ بن ذویب خزاعی ہوے اور اُسکا حاجب اُسی کا غلام ابو یوسف یعقوب نام تھا اور کوتوال کعب بن خولید قبیسی تھے تفریح الاذکیا مین ہی کہ عبد الملک بڑا ظالم اور سفاک تھا اور عمال بھی فسقہ اور ظلمہ مقرر کیے تھے حجاج کو عراق مین اور مہلب بن ابی صفرہ کو خراسان مین اور ہشام بن اسمٰعیل کو مصر مین اور موسی بن نصیر کو مغرب مین اور حجاج کے بھائی کو یمن مین اور محمد بن مروان کو جزیرہ مین مقرر کیا انتہی فوات الوفیات مین ہی کہ اسکے زمانے مین کچہریان عربی زبان مین ہوگئین اور درہم و دینار پر نقوش و کتابت عربی مین ہوئی ۷۶ھ مین اور قبل اسکے دینارون پر کتابت رومی مین تھی اور درہمون پر فارسی مین اور جب عمرو بن سعید بن العاص مارے گئے تو اُسنے خطبہ پڑھا اُسمین بیان کیا کہ یہ عمرو بن سعید وہ تھے کہ انکے سر کو مین نے تلوار سے کاٹا خبردار جو کوئی ایسا کریگا وہ یہی سزا پائیگا اور جو کوئی مجکو تقوے کا حکم کریگا تو مین اُسکی گردن مارونگا یہ کہکر منبر سے اُترا اور ناقے پر سوار ہوکر اُسکی مہار پکڑلی کہتے ہین کہ اگر یہ زیادتی اس قصے مین صحیح ہی تو عبد الملک پہلا اُن لوگون کا ہی جسنے اسلام مین امر بالمعروف سے روکا اور پہلا اُن لوگون کا ہی جسنے اسلام مین خلاف عہدگی کی اسواسطے کہ اسکے باپ نے عمرو بن سعید بن العاص کو امان دی تھی اور اِسنے اُنکو قتل کرایا اور پہلا اُنکا جنھون نے ممانعت کی بات کرنے کی خلفا کے سامنے اور پہلا بخیل خلیفہ یہی ہوا انتہی اور تاریخ اسحاقی مین ہی کہ کتاب مفاکہۃ الظرفا مین لکھا ہی کہ پادشاہ روم نے عبد الملک کے پاس آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ کوئی عالم اپنے یہان سے بھیجدو کہ مین اُس سے چند مسئلے پوچھونگا اُسنے شعبی کو بھیجدیا جب روم مین پہونچے اور پادشاہ سے ملے تو اُسنے پوچھا کہ ہمنے سنا ہی کہ ملائکہ تسبیح کرتے ہین دن رات اور غافل نہین ہوتے کیا ایسا بھی ہوسکتا ہی کہ کوئی مخلوق غافل نہو شعبی نے کہا کہ ہان ہوسکتا ہی دیکھو اپنی ہی سانس کو تم بولتے ہو اور کھاتے پیتے ہو اور وہ بدستور آیا جایا کرتی ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسنے کہا تمنے سچ کہا پوچھا کہ ہمنے سنا ہی کہ جنتی لوگ کہاتے اور پیتے ہین مگر نہ پاخانے جاتے ہین اور نہ پیشاب کرتے ہین
یہ کیونکر ہو سکتا ہی اُنھون نے کہا کہ ہو سکتا ہی اُن لوگون کی مثال ایسی ہی جیسے پیٹ مین لڑکا کہ وہ کہاتا بھی ہی
اور پیتا بھی ہی مگر پاخانہ نہین پھرتا اور اگر رحم کے اندر پاخانہ پھرے تو رحم فاسد ہو جائے اُسنے کہا تمنے سچ کہا پھر
پوچھا کہ مین نے سنا ہی کہ جنت کی نعمتین صرف کرنے سے گھٹتی نہین یہ کیسی بات ہی اُنھون نے کہا جیسے ایک چراغ ہی
کہ اس سے ہزارون چراغ جلائے جاتے ہین پر اُس ایک کا نور اُتنا ہی رہتا ہی جتنا پہلے تھا پادشاہ خوش ہوا اور
اُنکو انعام دیا اور عبد الملک کو لکھ بھیجا کہ تعجب ہی جو تم لوگ اپنے قاصد کو خلیفہ نہین کرتے ہو عبد الملک نے بادشاہ روم کا
خط پڑھا اور شعبی سے کہا کہ دیکھ تیری جانب سے اُسنے کیا لکھا ہی اُنھون نے کہا ای امیر المؤمنین اُسنے تجھے دیکھا نہین ہے
اگر تجھکو دیکھتا تو مجھ مین جو اُسنے بڑائی دیکھی ہی وہ تیری بڑائی کے مقابل اُسکو چھوٹی نظر آتی کہا لِلّٰہِ دَرُّکَ کَمْ کَانَ
عَطَاءُکَ کسقدر اُسنے تمکو دیا انھون نے کہا اَلْفَیْنِ یعنی دو ہزار پھر تھوڑی دیر چپ رہکر پوچھا کَمْ کَانَ
عَطَاءُکَ یعنی کسقدر دیا تمکو کہا اَلْفَانِ کہا تمنے پہلے اَلْفَیْنِ کیون کہا اُنھون نے کہا کہ آپ نے اعراب مین خطا کی
تو مین نے بھی آپ کی متابعت کی جب آپنے اعراب صحیح دیکے پڑھا تب مین نے بھی اعراب مین متابعت کی اور
اور یہ اچھا نہین کہ مین اعراب دون اور آپ اعراب مین خطا کرین یہ بات اُنکو بہت پسند ہوئی اور کہا کہ اُنکا موُنھ
موتیون سے بھر دو چنانچہ بھر دیا گیا کہا سلیمان نے کہ مرے امیر المؤمنین اور مدت تصرف اُنکی اکیس برس تھی
اور سال وفات ۸۶ھ تھے اور سن اُنکا ساٹھ برس کا تھا **حکایت** شاہان نصاری مین سے ایک بادشاہ نے
ایک راہب علمای اسلام کے مناظرے کے واسطے بھیجا حضرت امام ابو حنیفہ اُسوقت لڑکے تھے جب راہب علمای اہل اسلام
کے یہان آیا تو جامع مسجد مین جاکر منبر پر چڑھا تا کہ لوگون سے مسائل پوچھے امام ابو حنیفہ اُٹھ کھڑے ہوے اور راہب
سے کہنے لگے کہ تو سائل ہی یا مجیب اُسنے کہا سائل آپ نے کہا اُتر کے نیچے کھڑا ہو کہ تیری جگہ زمین ہی اور میری
جگہ منبر اور آپ منبر پر چڑھ گیے اور فرمایا جو پوچھنا ہو پوچھ راہب نے کہا کہ اللہ کے پہلے کیا ہی امام نے
کہا تو گنتی جانتا ہی اُسنے کہا ہان آپ نے فرمایا کہ گنتی مین ایک سے پہلے کیا ہی اُسنے کہا کچھ نہین آپ نے فرمایا
جب ایک فانی کے پہلے کچھ نہین ہی تو ایک باقی کے پہلے کیا ہوگا راہب نے پوچھا کہ اللہ کا موُنھ کسطرف ہی
آپنے فرمایا کہ جب تو چراغ جلاتا ہی تو اسکی ضوء کا موُنھ کدھر ہوتا ہی راہب نے کہا کہ وہ تو ایک نور ہوتا ہی جو
گھر بھر مین پھیلا ہوتا ہی اُسکی کوئی جہت نہین آپ نے فرمایا کہ جب نور حادث کی کوئی جہت نہین تو اللہ تعالی
تو منزہ ہی جہت اور مکان دونون سے اُسکے لیے جہت کہان ہو سکتی ہی راہب نے پوچھا کہ اللہ کیا کام کرتا ہی
آپ نے فرمایا کہ جو مجھ ایسا عالم موحد ہوتا ہی اُسکو اونچا کر دیتا ہی اور جو تجھ ایسا کافر ہوتا ہی اُسکو نیچا کر دیتا ہی
کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ راہب کا دم بند ہو گیا اور خائب اور خاسر چلدیا تھی عبد الملک کی عمر ستھر برس کی تھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور شوال ۹۱ سنہ ہجری مین اُسنے انتقال کیا اور معارف ابن ابی قتیبہ مین سال وفات اسکی ۹۶ سنہ لکھے ہین اور عمر باسٹھ برس کی اور لکھا ہی کہ اسنے اپنے دانت سونے سے بندھوائے تھے اور مسامرات مین لکھا ہی کہ اسکی عمر اکسٹھ برس کی ہوئی اور بعضے ستاون برس کی کہتے ہین اور مدت خلافت اسکی اکیس برس سترہ دن اور انتقال ۸۶ سنہ مین ہوا ہی اور شیخ ابن حجر عسقلانی تقریب التہذیب مین لکھتے ہین کہ اسنے تیرہ برس بالاستقلال سلطنت کی اور اسکے پہلے ابن زبیر کی لڑائی بھڑائی مین نو برس رہا تو اس حساب سے بائیس برس ہوتے ہین اور ۹۶ سنہ مین شوال مین انتقال کر گیا اور ساٹھ برس سے اسکا سن متجاوز تھا انتہے ولید بن عبد الملک نے عبد الملک کی نماز جنازہ پڑھی اور ما بین جابیہ اور باب صغیر دمشق مین دفن ہوا اس نے سولہ یا سترہ اولادین چھوڑین یافعی لکھتے ہین کہ یہ تو مشہور بات ہی کہ عبد الملک نے خواب مین دیکھا کہ مین نے مسجد کی محراب مین چار مرتبہ پیشاب کیا اسکی تعبیر سعید بن المسیب سے پوچھی اُنھون نے فرمایا کہ تمھارے بیٹون مین سے چار آدمی خلیفہ ہونگے چنانچہ وہی واقع ہوا کہ ولید اور سلیمان اور ہشام اور یزید اسکے چار بیٹے اسکے بعد خلیفہ ہوے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ خواب دیکھا تھا کہ مسجد کے چار کونون مین مین نے پیشاب کیا انتہے مین کہتا ہون کہ یہ ہو یا وہ دونون ایک سے ہین انتہے **فائدہ** حضرت امام اعظم کی ولادت ۸۰ سنہ ہجری مین کوفے مین ہوئی اور انتقال بغداد مین ماہ رجب یا شعبان ۱۵۰ سنہ مین ہوا اور سن شریف ستر برس کا ہوا ولادت حضرت امام مالک کی ۹۰ سنہ یا ۹۳ یا ۹۴ یا ۹۵ یا ۹۷ سنہ مین ہی علی اختلاف الاقوال اور وفات دسوین ربیع الاول ۱۷۹ سنہ کو مدینہ طیبہ مین ہوئی سن شریف پچاسی ۸۵ برس یا نوّے برس کا ہوا اور ولادت حضرت امام شافعی کی ۱۵۰ سنہ مین روز وفات حضرت امام اعظم کے اور وفات روز جمعہ بعد عصر سلخ رجب ۲۰۴ سنہ مین اور مزار قرافہ مین ہی سن شریف چوّن ۵۴ برس کا ہوا اور ولادت حضرت امام احمد بن حنبل کی ۱۶۴ سنہ ہجری ماہ ربیع الاول مین مرو مین اور بعضے کہتے ہین بغداد مین ہوئی اور وفات ۲۴۱ سنہ ہجری مین مزار شریف بغداد مین ہی عمر شریف ۷۷ ستتر برس کی ہوئی کذا فی نور الابصار

مختصر حال خاتمۂ دولت بنی اُمیّہ اور آغاز خلافت خلفای عباسیہ کا

یافعی مرآۃ الجنان مین لکھتے ہین کہ سبب انتقال خلافت کا مروانیہ سے بنی عباس کی طرف یہ ہوا کہ بعد

[illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

شہادت حضرت امام حسینؑ کے شیعۂ اہل بیت امامت حضرت محمد بن الحنفیہ اُنکے بھائی کے معتقد تھے اُنکے
قضا کرنیکے بعد اُنکے بیٹے ہاشم کو امام جانتے تھے لوگون مین اُنکی بہت بڑی عزت اور وقعت تھی وہ شام کے
ملک مین لاولد قضا کر گئے اور محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو اپنا وصی مقرر کیا اور اُن سے کہا کہ تمھاری
اولاد مین خلافت آئیگی اور جو اُنکے پاس تحریرین تھین وہ اُنکو سپرد کر دین اور اپنے معاونین کو اُنھین کی طرف
رجوع کیا جب محمد قضا کرنے لگے تو اپنے بیٹے ابراہیم کو اپنا قائم مقام کر گئے ابراہیم کی طرف رجوع خلائق
دیکھکر مروان حمار خاتم خلافت بنی امیہ نے اُنکو قید کیا جب ابراہیم کو یقین ہوا کہ مروان اُنکو قتل کریگا تب اُنھون نے
اپنے بھائی سفاح کو اپنا قائم مقام مقرر کیا یہ اول خلیفہ اولاد حضرت عباس مین سے تھے مختصر قصہ تو یہ ہے اور شرح اسکی
دراز ہے مسامرہ مین ہے ۱۳۲ھ مین دوسری ربیع الآخر کو جمعرات کے دن اہل اسلام کے ارباب حل و عقد نے سفاح کے
ہاتھہ پر بیعت کی اُسکے دوسرے دن جمعے کو عموماً لوگون نے انکی بیعت کی اور اُنھون نے نماز جمعہ کی پڑھائی نسب پدری
عبداللہ سفاح کا یہ ہے کہ وہ بیٹے تھے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُنکی مان کا نام
رَیطۂ حارثیہ بنت عبداللہ بن عبدالمدان حارثی تھا حدیث کی روایت وہ اپنے بھائی ابراہیم بن محمد اور اپنے چچا
عیسے بن علی سے کرتے ہین اور وہ منصور دوانقی سے عمر مین چھوٹے تھے امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند مین
ابی سعید خدری سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا میری اہل بیت سے ایک مرد آخر زمانے مین اور وقت
ظہور فسادات کے جو سفاح کے نام سے مشہور ہوگا اُسکا دست عطا مال مین ایسا ہوگا کہ گویا وہ مٹی ہے یعنی دیگا اور
مال کی کچھہ وقعت اُسکے نگاہ مین نہوگی انتہٰے اُنکی مُہر مین کندہ تھا نقش عبد اللہ وبہ یؤمن اُنکا حاجب
ابو غسان اُنھین کا غلام تھا اور اُن کے وزیر اور منشی ابو الجہم تھے اور کوتوال عبدالجبار بن عبدالرحمن ازدی اور
صاحب مشورہ امور عظام مین اُنکے بھائی ابو جعفر منصور دوانقی جنکو اُنھون نے ولیعہد بھی مقرر کیا تھا اور
ابو مسلم خراسانی اور قحطبۂ بن مسیب اور حسن اور حمید قحطبہ کے دونون بیٹے تھے اور سفاح نے اتوار کے دن
تیرھوین ذی الحجہ ۱۳۶ھ ہجری مین چیچک کے عارضے سے انبار مین اُس شہر مین جسکو اُنھون نے آباد کیا تھا
اور ہاشمیہ اُسکا نام رکھا تھا قضا کی چار برس نو مہینے اُنھون نے خلافت کی قاضی اُنکے ابی لیلے تھے جب وہ چیچک
مین مبتلا ہوے تو اپنے بھائی منصور دوانقی کو ولیعہد مقرر کیا اُنکے خروج کا مختصر حال یہ ہے کہ مروان بن محمد بن
حکم بن ابی العاص جو چودھوان خلیفہ بنی امیہ کا اور خاتم اُس قوم کا تھا اور اُسی کا لقب حمار اور جعدی تھا اور
حمار اسکا لقب اسواسطے تھا کہ جو شخص متولی ہوتا ہے بعد گذرنے قرن کے اُسکو حمار کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس
سبب سے یہ نام ہوا کہ گدھا معرکہ جنگ سے ہرگز پاؤن نہین اُٹھاتا اور مونھہ نہین پھیرتا اور اگرچہ قریب پہونچکے مجروح

سفاح بفتح ... و تشدید ... بسیار عطا ... بسیار فصیح ... اور خونریز ... اور لقب ... بن محمد ۱۲

علم ۱۲ منہ رحمۃ اللہ ... فی منتخب اللغات ... قوم ... اور سردار اور رئیس ... خلفائے بنی عباس ... خلیفہ کا

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوجائے مگر ڈرتا ہوا آگے ہی بڑھتا چلا جاتا ہے اسی لیے عرب کی یہ مثل مشہور ہے اَصبَرُ مِنَ الحِمَارِ فِی الحَرب
اور اس شخص پر یہ مثل بولتے ہین جو لڑائی مین کیسی ہی مصیبت اُٹھائے پر مونھہ نہ موڑے تو مروان کا یہی حال
تھا کہ حملہ کرنے اور غنیم کے مجمع مین بے تحاشا گھس جانے مین اُسکو مطلق خوف و خطرہ نہ تھا کیسی ہی شدت کی مار پڑتی
مگر وہ سب کا متحمل ہوتا تھا اور لڑائی کی مصیبت پر وہ صبر کرتا تھا اور ہرگز متوحش نہوتا تھا پس شاید یہ مثل عرب کی
اول اسی مروان پر اطلاق کی گئی ہو اور جعدی اسوجہ سے لقب ہوا کہ جعد بن درہم اُسکا اتالیق اور مؤدب تھا مان
اسکی لبابہ نام ام ولد تھی اور مروان قبل خلافت کے کئی ولایتون مین والی رہا تھا اور اچھی حکومت کرچکا تھا جب
بڑے بڑے مقتدر لوگون نے ارباب حل و عقد اہل اسلام سے اُسکے ہاتھہ پر خلافت کی بیعت کرلی تو اب ابراہیم
اور اُسکے مقتدر ہمراہیون نے مخالفت مناسب نہ جانی اور مروان سے امان مانگی اور برضا مندی اپنے آپ کو
خلافت سے علٰحدہ کرکے اُسکو سپرد کردی اور اُسکے ہاتھہ پر بیعت کی مروان حمار ابراہیم اور اُنکے ولیعہد عبدالعزیز
بن حجاج بن عبدالملک کے ساتھہ بہت مہربانی اور تلطف کرتا تھا تا اینکہ بعد خروج سفاح عباسی کے ہمراہ سارے
بنی امیہ کے وہ بھی قتل ہوا اور ایک روایت ضعیف مین یہ ہے کہ خود مروان نے اُنکو قتل کیا غرض کہ مروان بالاجماع
خلیفہ تو ہوا مگر اُسکو بالکل فرصت خلافت کے انتظام کی نملی ہر طرف سے بغاوت شروع ہوئی اگر ایک طرف سے
باغیون کو زیر کیا تو دوسری طرف سے بغاوت اُٹھی پہلے بنی امیہ کی خیر طلب آپس مین لڑتے بھڑتے رہے
یہان تک کہ ہزارون کو اپنی قوم سے مروان نے بسزای بغاوت قتل کیا ادھر یہ حال تھا اور اُدھر مخفی تدبیرین
ترقی خاندان عباسیہ کی مدت سے ہو ہی رہی تھین کہ اس عرصے مین بنی اُمیہ کے خاندان مین نفاق و
شقاق شروع ہوا اور آپس کے قتال و جدال سے اُس خاندان کے اقتدار و شوکت مین ضعف آیا اور ہر طرف سے
مفاسد بغاوت کے پھیلے تب ۱۳۲ھ ہجری مین سفاح نے علانیہ خروج کیا اور اُسکے معاونون نے خلافت کی
بیعت اُسکے ہاتھہ پر کی سفاح نے عبداللہ بن علی اپنے چچا کو ایک جماعت پر جو اُسکی اعانت کے لیے جمع تھے سپہ سالار
مقرر کیا کہ مروان پر حملہ کرین قریب موصل کے مروان حمار اپنی جمعیت و فوج کے ساتھہ مدافعت پر آمادہ ہوا نہایت گھمسان
کی لڑائی ہوئی دونون طرف کے بہادرون نے داد شجاعت دی لیکن چونکہ بنی امیہ کا ستارۂ اقبال مائل بہ افول
تھا اور عباسیہ کا کوکب سعادت ترقی اور عروج پر لہذا مروان حمار کو ہزیمت ہوئی وہ شام کے ممالک کی طرف
بھاگا عبداللہ بن علی نے اُسکا تعاقب کیا مروان جب شام مین ثابت قدم نہ رہ سکا تو مصر کے ممالک کی
طرف چلا گیا عبداللہ نے شام کے ممالک پر بخوبی تسلط کرکے وہین اقامت کی اور صالح بن علی اپنے بھائی کو
مروان کے تعاقب مین مصر کی طرف روانہ کیا مروان موضع بوصیر متعلقات مصر بلند مین رُکا اور صالح کی
جمعیت کے ساتھہ مقابلے پر آمادہ ہوا لیکن افواج منہزمہ کا پانون پھر کہان جم سکتا تھا حقیقت مین مروان کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ حرکت مذبوحی تھی اور یہ اُسکی شجاعت جبلی تھی کہ تادم واپسین لڑا ہی کیا آخر خود مع سارے بنی امیہ کے جو اُسکے ساتھ تھے اتوار کی شب کو جب تین راتین ذی الحجہ کے مہینے سے باقی تھین ۱۳۲ھ مین مقتول ہوا اور خلافت بنی اُمیہ کی ختم ہو گئی مورخین لکھتے ہین کہ سوائے اُنکے جو جدال و قتال مین مارے گئے جب تسلط عباسیہ کا ہوا تو بنی امیہ کا اعلی و ادنے جو جہان ملا وہان مقتول ہوا یافعی کی روایت سے صرف شام کے ملک مین جو عبداللہ بن علی کے ہاتھ سے مقتول ہوئے اُنکی گنتی کئی ہزار کو پہونچی ہے انتہی مین کہتا ہون بیشک منتقم حقیقی کا وعدہ سچا نکلا روایت کی حاکم نے مستدرک مین تصحیح کے ساتھ اور ذہبی نے تلخیص مین بر شرط مسلم عبداللہ بن عباس سے کہا اُنھون نے کہ وحی بھیجی اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مین نے مارے یحیی بن زکریا کے عوض ستر ہزار آدمی یعنی بخت نصر بدگہر کے ہاتھ سے اسقدر بنی اسرائیل مارے گئے اسیطرح مجکو مارنا ہے تیرے نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار **فائدہ** اس حدیث کو حاکم نے مستدرک مین باسانید متعددہ روایت کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی اصل ہے جیسا کہ کہا ابن حجر نے کَذَا فِی حَرفِ القَافِ مِن کِتَابِ تَمییزِ الطَّیِّبِ مِنَ الخَبِیثِ فِیمَا یَدُورُ عَلَی الاَلسُنِ مِنَ الحَدِیثِ اور کہا ابن حجر نے صواعق محرقہ مین کہ اچھا نہ کیا ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوعات مین لکھا اور جلال الدین سیوطی نے تعقبات علی الموضوعات مین لکھا ہے کہ حدیث ابن عباس کی آئین محمد بن شداد مسمعی ضعیف ہے یقینا اور اُسکی متابعت کی قاسم بن کوفی نے ابی نعیم سے اور وہ منکر الحدیث ہے مین کہتا ہون کہ حاکم نے اسکو مستدرک مین لکھا ہے تصحیح کے ساتھ اور کہا حاکم نے کہ مجھے ایک زمانے تک گمان رہا کہ مسمعی اس حدیث مین متفرد ہے ابی نعیم سے یہان تک کہ مجھ سے بیان کیا ابی محمد سبیعی نے اور اُس سے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے اور اُس سے حمید بن الربیع نے اور اُس سے ابی نعیم نے اور اخراج کیا اسکا مناقب نے طریق محمد بن شداد مسمعی سے اور حمید بن الربیع اور کثیر بن محمد اور قاسم بن دینار اور حسین بن عمر عبقری ان سب نے ابی نعیم سے اور کہا ذہبی نے یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے انتہی اور سخاوی نے بھی کتاب الفضائل مقاصد حسنہ مین اس حدیث کو لکھا ہے علامہ عبداللہ بن شمس الدین انصاری اپنی کتاب منہاج الدین و معراج المسلمین مین لکھتے ہین کہ مین نے بعضی کتب معتبرہ مین دیکھا ہے کہ خون انبیا کا ساکن نہین ہوتا جب تک کہ ستر ہزار آدمی نہ مارے جائین اور خون خلفای پیغمبر کا ساکن نہین ہوتا جب تک تیس ہزار کا خون نہ بہایا جائے پس قیاس کرنا چاہیے اُس ظلم کی بڑائی کو جو واقع ہوا امام حسین علیہ السلام پر اور اُس گناہ کی بڑائی کو جو صادر ہوا ان بدبختون کے کمال جسارت اور غوایت سے غرض

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اللہ نے ویسا ہی انتقام لیا جیسا انتقام لیا تھا اپنے نبی معصوم حضرت یحیٰی علیہ السلام کی طرف سے کہ ہرگز کوئی اُنکی خطا نہ تھی اور برابر نہ کیا اللہ نے آپ کے خون کو حضرت عثمان خلیفۂ مظلوم مرحوم رضی اللہ عنہ کے خون سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے جنتی ہونے کی خبر دی تھی مارے اللہ نے اُس خلیفۂ مظلوم کے انتقام مین آدھے اُنکے جو مارے گئے حسین مظلوم کے خون کے بدلے مین اور یہ کمال اذیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی اس قضیۂ نامرضیہ سے انتہی واللہ اعلم کذا فی اظہار السعادۃ مین کہتا ہون کہ یہ امر جیسا مذکور ہوا مختار ثقفی اور سفاح عباسی کے ہاتھون سے ظاہر ہوا اور اُس سے عظمت اور بڑائی اور شدت ایذاے حضرت سید المرسلین کی اور سختی عذاب دنیوی اور اخروی قاتلین کی معلوم کرنا چاہیے اور حق یہ ہے کہ شعر

این ہمہ مستی و بیہوشی نہ حدِ بادہ بود	با حریفان انچہ کرد آن نرگس مستانہ کرد

خـــاتـــمـــہ

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ کہتا ہے بندۂ اصغر افراد بشر علی انور بن قدوۃ العارفین و زبدۃ الکاملین مولانا حضرت شاہ علی اکبر قلندر ابن الفاضل المکمل باسط الایدی بافاضۃ الاذواق وناشر الایادی من الوجد والاشواق رباعی

ای آنکہ چو ذات خود سراپا آنی	بر سرّ خلافت بشر برہانی
عالم عَرَض و ذات تو آنرا جوہر	ای جوہرِ و الاز کدامی کانی

مولانا و جدنا و مرشدنا حضرت شاہ حیدر علی قلندر قدس سرہ الاطہر و خوشہ چین خرمن افاضہ و افادۂ حضرت قطب فلک الارشاد غوث الاقطاب الاوتاد مطلع انوار الطریقہ منبع اسرار الحقیقہ الامام الہمام حجۃ اللہ فی الانام شعر

لَایُدْرِکُ الْوَاصِفُ الْمُطْرِیْ خَصَائِصَہٗ	وَاِنْ یَکُ سَابِقًا فِیْ کُلِّ مَاوَصَفَا

مظہر کمالات خفی و جلی مرشدنا و استاذنا و مولانا حضرت شاہ تقی علی قلندر قدس سرہ الاطہر کہ کتب صحیحہ اہل سنت والجماعۃ مین حالات مصائب حضرت سید الشہدا بالاجمال بہت سے ہین اور کثرت محبت اہل بیت نبوی جتنی کہ جماعت اہل سنت سے ظاہر ہوتی ہے اُتنی غالبا دوسرون سے نہوگی کہ یہان افراط و تفریط کو دخل نہین ہے انھین کے داب سے ہے کہ روایات غیر معتبرہ سے حتی الوسع پرہیز کرتے ہین اور جو صحت سے نزدیک تر ہوتی ہین اُسی کو لکھتے ہین جیسے تاریخ الخلفای سیوطی اور تاریخ امام عبداللہ یافعی اور تاریخ عربی ابن کثیر اور صواعق محرقہ وغیرہ مین کہ موافق داب مورخین مذہب لکھے گئے ہین فضلاً عن الکتب الفارسیۃ المترجمۃ وغیرہا اور اجمال کی وجہ یہ ہے کہ حالات ملالت سمات شہادت سبط رسول ایزد متعال ایسے نہین ہین کہ تمام حالات سابقین اور اذکار لاحقین سے اُنکا مقابلہ کیا جائے اور حرکات ناشائستۂ ابن زیاد کہ سرگروہ اہل فسق و فساد تھا اور افواج ظلوم و جہول کوفہ و شام لئام کی جور و جفا

نہین ہے پستا ... صفت ... سرنے والا ... مدارج جنہ ... نصب ... سرگرت ... حب	تعالی علیہ الحمد للہ ... ۱۲ ... صفت علی حسن مین ... جاری ... سبقت

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام و اہل بیت کرام کے ساتھ خصوصاً کردار یزید نابکار کے سرمطہر سبط رسول مختار کے ساتھ اتنے ہین
کہ اگر جملہ گناہان روی زمین کے ساتھ پلہ میزان مین تولے جائین تو یہی بڑھ جائین لہٰذا تفصیل اُن جور وجفا
اور اُن مصائب عظمی اور سوانح کبری کی درحقیقت اسارت ادب اہل بیت نبوت اور سبط شہید حضرت مرتضوی ہی
حتی الوسع ان شناعات کی تحریر اور اُن حالات کی تقریر مین اکثر علمای دیندار اور محبان صادق اہل بیت اطہار نے
بپاس لحاظ و ادب زبان قلم نہین کھولی ہی اور اکثر انھین حوادث پر جو شہادت کے بعد ظاہر ہوے ہین اکتفا کی اور
بعضے فرط محبت اہل بیت اخیار اور عداوت اعدای شقاوت شعار سے بے اختیار ہو کر نفس اُن مصائب کے بیان
کرنے مین بھی لب کشا ہوے ہین جیسے علامہ ہیثمی اور ابن جوزی اور سبط ابن جوزی وغیرہم اور علمای متاخرین مین
حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث نے رسالہ سر الشہادتین نہایت جامع و مانع تالیف فرمایا جس کی کئی
شرحین ہوئین اور اُسکے ترجمے ہوے اور مولوی برہان الدین صاحب نبیرہ حضرت ملا محمد عبدالسلام صاحب مؤلف
کتاب انشراحات معالیہ نے بھی ایک رسالہ اسی بیان مین تالیف فرمایا ہی پس اب کوئی یہ نہین کہسکتا کہ احوال
شہادت حضرت سید الشہدا اہل سنت کی کتابون مین نہین ہین یا ہین تو نہایت اختصار کے ساتھ ہین اور
اگر کہے تو سوای عدم تیسر مطالعہ کتب سیر اور تواریخ صحیحہ اہل سنت و الجماعت کے اور کیا سمجھا جائے اور یہ خیال کرنا کہ ہمارے
یہان کی کتب تواریخ مترجمہ فارسی اکثر محرّفہ ہین یا بعضے ترجمون مین رطب و یابس سب کچھ بھرا ہی کچھ نہین
اس کلمۂ دور از کار کو بھی زبان پر لانا خصوص پڑھے لکھے کتب معتبرہ دیکھے ہوے کو اسمین سوائے اپنی
کم علمی ظاہر کرنے کے اور کوئی فائدہ نہین کیونکہ علما ایسے ہین کہ ہر مسئلے کو کتابون سے تحقیق کرکے بے پڑھون کو
سنا ئین جن باتون کو معیوب جانین اُنکی تحریف کرین ... آخر ... اعادہ ... تصنیفات مین علما
نے اسی اجر جزیل اور ثواب جمیل کے خیال سے کیسی کیسی ... کی ہین اور کس کس طرح کی تحقیقین اُٹھائی ہین
کتنے رسائل تالیف فرمائے ہین تعصب کی بات تو جدی ہی ... موافق خیال کے مطلب کو سننا اور اُسکے خلاف
پر کان نہ دھرنا یہ بات ہی اور ہی الحاصل فقیر نے بھی باقتدای ... علمای نامدار کے بہ عرق ریزی اور محنت
شبانہ روزی باامید اجر جزیل و ثواب جمیل بہ تحریض ایمای ... بیگم ... فدا حسین صاحب گوارا کی اور اس رسالہ
موسومہ بشہادت نامہ ملقب بشہادة الکونین فی شہادة الحسنین کو تھوڑے عرصہ مین باوجود قلت فرصت
مابین الاجمال و التفصیل تالیف کیا کیونکہ بالکلیہ اجمال اکثر مخل مطلب بھی ہوتا ہی اور استیعاب تمام روایات کا
باعث توزع خواطر ناظرین ہو جاتا ہی اور ہر بیان کو جہانتک کہ اپنی نظر قاصر پہونچی ہی تحقیق سے لکھا ہی اور جس
کتاب سے جو مطلب لیا ہی اُسکا نام وہین لکھدیا ہی صاحب نظران بلند فکرت اور ژرف نگاہان ارجمند فطرت
سے امید ہی کہ اگر کسی جگہ اس کتاب مین زلت قدم اور لغزش قلم پائین تو کتب معتبرۂ مذکورہ کا تتبع و تصفح کرکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلاح فرمائین اور اگر اصلاح او تصحیح نکر سکین تو اُسکو دوسرون پر چھوڑین اور آپ اپنے دل سُغل کو آلودہ عیب جوئی نکرین وَلِلّٰہِ دَرُّ القَائِلِ حَیثُ قَالَ ؎

بپوش چشم خود از عیب تا شوی بے عیب	کہ عیب پوش کسان عیب پوش خود باشد

اور مؤلف کو دعای سلامتی ایمان اور حسن خاتمہ سے یاد فرمائین وَاللّٰہِ مَا اَنَا مِنْ فُرْسَانِ ھٰذَا المَیدَانِ وَلَا مِنْ حَامِلِی لِوَاءِ ھٰذَا الشَّانِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَینَا وَلِبَاعِثِ تَالِیفِ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ وَلِمَنْ کَتَبَھَا وَلِمَنْ نَظَرَ فِیھَا وَلِمَنْ اَذَاعَھَا فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ اَحَدٌ اِلَّا اَنْتَ اَحْیِنَا بِمَحَبَّۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَصَحَابَتِہِ الْاَخْیَارِ وَاَھْلِ بَیْتِہِ الْاَطْھَارِ وَاَمِتْنَا بِجِوَارِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ یَا مُجِیبُ یَا سَتَّارُ

قطعۂ تاریخ طبع نتیجۂ طبع بلند و فکر آسمان پیوند سر حلقۂ ارباب فضل و کمال سر خیل شعرای نازک خیال صدر نشین ایوان فصاحت و بلاغت جناب مولانا مولوی محمد محسن صاحب رئیس کاکوری وکیل ہائیکورٹ

نور عینین علی اکبر علی انور کہ ہست
نونہالے بردر ایوان علم مرتضےٰ
رونقِ درگاہ شاہ کاظم و شاہ تراب
دربیانِ مشکل آلِ شہ مشکلکشا
از فراتِ دیدۂ تر سلک یاقوت و گہر

در جہان مثل بدید بیمثل در مجد و علا
حافظِ قرآن و قاری عالمِ فقہ و حدیث
ابن ابنِ شاہ حیدر آفتابِ اولیا
شمع فانوس سخن در سوخت سوز و گداز
وز بدخشان جگر گویا جواہر پارہا
کان لعلِ واقعاتِ کاروان کربلا
۱۳۱۰ھ

نو جوانی مایہ دار فیض پیر دستگیر
صوفی پاکیزہ باطن عارف سرِ خدا
اینک از آثار تحقیقش روایاتِ صحیح
لالہ زار فکر داغ آفت و کرب و بلا
محسن از خونابۂ دل سال تاریخش نوشت

از تازہ اضافاتِ جامع الکمالات فرمان روای قلم و سخندانی سر آرای دار الخلافت شیوا بیانی بحر زخار افاضت جناب مولانا محمد مہدی حسن صاحب وکیل ہائی کورٹ

تاریخ حواشی شہادت نامہ

هِیَ عَجِیبُ السَّوَانِحِ لَقَدْ وَقَعَتْ فِی کَرْبَلَاء
۱۳۱۰ھ

قطعۂ تاریخ تالیف

چہ خوش گفتا علی انور بذکر سید الشہدا
عزیز حافظ قرآن و عالم با عمل دانا
کمالاتیکہ در ذاتِ گرامی شان رقم کردم
بفکرے رفت چون ہوشم سروشے گفت در گوشم

اَلَا یَا اَیُّھَا السَّامِعُ اَفِضْ مَعًا وَخُذْ نِعَمًا
جوان رہبر و ہادی و صاحب باطن و تقوی
خدا بخشید ویرا چون وراثت از اب و آبا
سنِ تالیف از تاریخ آل احمدی بنما
۱۳۰۰ھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ طبع

بسالِ طبع گفتا ہاتفے با عاجز محزون | ہزار و سہ صد و دہ از سنین ہجرت الا
چو یکصد چاردہ را حذف کردہ در شمار آری | ز مصراع دہم تاریخ اعداد ے شود پیدا
۱۳۱۰ھ

از حسن نتائج افکار طبع عالی تاجدار کشور بلند خیالی زیب دہ سادہ سخنوری چشم و چراغ دودمان ہنر پروری جناب مولانا محمد تاج الدین صاحب متخلص بہ جذب منصف فتحپور ضلع بارہ بنکی

عجب نہ سنگِ جفا در رہ شہے کہ بپیش
ندید چشمِ فلک طینتے چنین خوبی
بلای عشق مگر سر ز تن جدا خواہد
نہ در بہشت توان یافت ہیچ مشروبے
وُراست تاجِ شفاعت بروزِ بیم و امید
سوای اہم شر نفیش نیافت سر کوبی
غلام شاہ علی انور حسینی ام
برائے فائدہ ترتیب داد مکتوبے

ز دیدہ فرشِ رہ از مژگان سزاست جاروبی
وگرنہ پیش ید اللہ یزیدیان چہ بُدند
کہ فرق فرق کند طالبے ز مطلوبے
نیافت دولت این نعمت از عنایت حق
گہے کہ نیست خاصی ز ہیچ مرہوبی
کسی کہ بندۂ او نیست نیست مقبولے
کہ تحت دہر ندارد چو او شہے خوبی
از انکہ راست بیانی ست ہست مطلوبی

نخواست شیوۂ حلمش ز لوثِ اعدا
ببین چہ رفت بہ فرعونیان ز یک چوبے
حریف ذائقۂ شربتِ شہادتِ عشق
مگر کہ قرۂ عینِ نبی محبوبی
وُراست سطوت خاصی کہ دیو و لشکر او
ہر آنکہ خواجہ جز او جست ہست منکوبی
بضبط حال شہ خافقین امام حسین رض
وز انکہ صاف زبانی ست ہست مرغوبے

بسالِ طبع حسن جذب بر زبان آورد | حدیثِ واقعۂ کربلا دل آشوبے
۱۳۱۰ھ

ایضاً

آن علی انور جناب علم و فضیلت مآب
فقر کلہ فخر جاہ خضر جوان طلعت ست
پیرو شرعِ نبی وارثِ ارثِ علی
از نسب اطہر او ہم علوی نسبت ست
بر روش تابعین ساختہ آئینِ دین
از الم و از جفا آن بجہان شہرت ست
آن شہِ ممدوح خواست تا شودش ضبطِ را
سرِ ولایت نوشت کاینہ سیرت ست
نور خدا مصطفےٰ خون نبی مرتضےٰ

حافظ اُم الکتاب کش ز علی دولت ست
در رہ او سالہا عقل زند بالہا
این ولی خود ولی کامل فی ہمت ست
عاشق جانانہ او رہرو مردانہ او
آن بہ حقیقت رہین کز خفی ملت ست
لیک حکایت کنند آنہمہ اختلاف
واقعہ کان ثابت از واسطہ صحت ست
آنکہ شہادت چلیست نعمتش از آن کہ ہست
وآں عبارا بہا یک از ین ذکر ست

سالک طے کردہ راہ مرد قلندر نگاہ
ورک کند ما الہا کان ہمگی حیرت ست
سیّد پاکیزہ خو صالح فرخندہ رو
مرشد فرزانہ او شیخ اولی الدعوت ست
انچہ کہ از اشقیا رفت بر آلِ عبا
کسر و فزونی در و مادۂ علت ست
کنہ حقیقت نوشت مر نبوت نوشت
وانکہ شہید از چہ زیست وانچہ دران حکمت ست
با حسنین این عطا کرد رجوعی درست

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زانکه ز محبوب حق وصف خصوصیت
تا ورق انتخاب طبع شد و مستجاب

سم به حسن الٰہ دہند آتش بلای ولاست
سال و عدد در احساب قاعدهٔ فکر ست

حلق حسین از زنند ناشتہ جذب ست
جذب که بود آیتِ فاعتبروا این عداد

گفت ملک اصل او مادهٔ عبرت ست
۱۳۱۰ھ

ایضا

این شہادت نامہ را در ذات پاک
نے که مرد او را به صوف و جامه گیر
جذب را ایما که بہر سال طبع

جوہری مطبوع طبع عالمگیر
کرد تا لیفش علی انور شہی
نظم را کار از طراز خامه گیر
این ز تاریخ شہادت نامہ گیر
۱۳۱۰ھ

هر دو را وقعی بوصف دل بنہ
کش بدین و معرفت علامه گیر
خونِ ابنِ مصطفےٰ بے جرم بود

ایضا

عشقِ هنر آزمای خاصه به مردان دل
آنکه لگد بر زند کام و سرانجام را
در دگرانمایه را گوهر قدری ست خاص
سهل نه بتوان نهاد در ره دل گام را
طائر قدس آشیان در هوس کلفتش
یعنی حسین ملول آن شه قمقام را
[illegible]
ذوق [illegible] کام را
شاهد رعنا ست این [illegible]
[illegible] نام را

پیش چو چوگان نهد گردش ایام را
بارگه حسن و ناز مجلس خود کامی ست
زان نبود بهره اش حوصلهٔ عام را
شربت کرب و بلا حصهٔ آن تشنه بود
خوش بکند آرزو صد قفس و دام را
[illegible]
[illegible] نشا م را
شاه علی انور ست کز قلمش این سواد
[illegible] ست این هر و مکث عام را
[illegible]

گردش ایام عشق سهل به بازیچه گوی
بار نداد و نه جز عاشق ناکام را
سالک این جاده را کار ز جان بازی ست
تازگی کوثر ست کز خدوش و دام را
یعنے لعاب دہن
روح و روانِ رسول قرة عین بتول
[illegible] شام را
نسخه [illegible] شوق دل افزون شود
ریخت بخاک آبروی زهره و بهرام را
حسن خداداد را زیور خوش سادگی ست
[illegible] زیبا فزود باده گلفام را

طبع نشد زیب او نامه بود زیب طبع
۶۶۹
مخرج تاریخ طبع آمده بیتِ یسین
۱۲۹۲

حاجتِ مشاطه چیست روی دل آرام را
۱۹۳۳
مصرعِ عتین از شمار خاص کند عام را
یعنے سال

[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ تالیف ریختۂ قلم بلاغت رقم سرآمد سخنوران نامی قافلہ سالارِ دقیقہ سنجان گرامی نبض شناس خامۂ کامل الافادہ جناب مولوی حکیم حبیب علی صاحب متخلص بہ حبیب کاکوروی وکیل منصفی اٹاوہ

پور ابنِ حنیف پاک گہر
صورتش نور سیرتش انور
قدسیان را صلای عام زند
فیض بخشیش در جہان مشہور
خوش کتابی پی سعادتِ خلق
فکر او گشت فکر لیل و نہار

؎ پی کردن محاورہ میں پیر کاٹنا ہے ۱۲

نور چشم علی علی انور
بصفاتش رسد چہ جن و بشر
چون می معرفت بجام زند
ہمہ جا میرسد چہ قرب و چہ دور
در شہادت پے افادتِ خلق
تا حبیبِ ذلیل بے مقدار
مصرعے گفت فقرۂ اطیب

حافظ و صوفی و فصیح و فقیہ
ذکر او ذکر کلمۂ توحید
از درِ فیض او گہے طالب
در ہمہ علم وارد او پایہ
کرد تالیف چون عجیب و غریب
بعد پے کردن یزید پلید
واقعاتِ شہادت طیب
۱۳۰۵

علم او علم حق بلا توجیہ
خُلق او سر بسر کلام مجید
نزد و نامراد و نے خائب
علم تاریخ راست سرمایہ
شاہ علوی نسب شریف و نجیب
بہر تاریخ آن کتاب مجید

؎ یزید کے دال کا تخرجہ ہے ۱۲

ایضاً تاریخ طبع

ہست آفتاب مطلع دوران علم و فضل
عامل چنانکہ ہر عملش علم را ضیا
در فقہ مفتیے بسر بزم اجتہاد
انوار ظاہرش ہمہ تفسیر والضحیٰ
ترتیب دادہ از دلِ پرخون بصد ادب
در جیب لفظ ریختہ صد نالہ و بکا

حافظ علی انور آئینۂ صفا
صوفی کہ چشم ہمت او محو معرفت
در زہد مرشدے بادب گاہ اولیا
ذکر و بیانِ او ہمہ بی کذب با ثبات
این نسخہ در شہادتِ سبطین مصطفیٰ
از بہر سال طبع ز درد دل ای حبیب

عالم چنان کہ گشت ازو علم مفتخر
عارف کہ سطح نظرش ترک ما سوا
والشمس صبح صادقِ لمعات باطنش
حال و مقال او ہمہ با صدق و بی ریا
در سینہ کہ حروف نہان کرد صد فغان
گو واقعات صفدر میدان کربلا
۱۳۱۰

ایضاً تاریخ تالیف حواشی شہادت نامہ

حافظ صاحب نے حالت اور
کیا متن میں اور حاشیہ پہ

دیکھو یہ کتاب کیسی لکھی
تقریر ثقات ہی کی لکھی
تاریخ کہی حبیب نے یون

ہر قول کے راویوں کی حالت
جو کچھ لکھا وہ ٹھیک لکھا
تحقیقِ روایت اچھی لکھی
۱۳۰۹ھ

تحقیق سے سچی سچی لکھی
ہر بحث میں بات پکّی لکھی

تاریخ طبع نتیجۂ طبع زرین و فکر معنی آفرین صدر آرای ایوان تحقیق اورنگ نشین بارگاہ تدقیق صاحب فرمایش طبعِ این کتاب جناب منشی فدا حسین اَحسَنَ الیہ فی الدارین

وہ چہ خوش حافظ علی انور رشید
ہم مضامینِ درایت کرد ادا

نقشِ تحقیقِ قتالِ کربلا
ضبط فرمود انچہ با تصحیح بود

ہم مفاہیم روایت زد رقم
لیک ننوشت از غلط یک حرف را

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذاتش آمد واقفِ نورِ قدم
پس چرا نبود ز نورش نورہا

وصفش آمد کاشفِ سرِ خدا
نور مہر افروز روئے انورش

بل بسم اللہ انور آمد ہمچو اسم
شمعِ نور افزائے بزمِ اولیا

مصرعِ سالش برآمد از لبم
آہ نقشِ واقعاتِ کربلا ۱۳۰۵ھ

تاریخ تالیف چکیدۂ کلک جواہر سلک چمن طراز بہارستان سخنوری آبیار بوستان معنی پروری بلیغ البیان فصیح اللسان آئینۂ صورت نمای رای صائب مولوی محمد قاسم صاحب

چو دیدم نسخۂ پر ور و رنگین
گہرہاے سرشک خون بسفتم
بیفشردم ز ادراکِ مصائب

طپیدم سینۂ مجروح گفتم
بیانِ صادق و دلکش بدین رنگ
خیال وصل حق کردم شگفتم
گلستانِ شہادت سال گفتم ۱۳۰۵ھ

بدریاے الم صد غوطہ خوردم
ندیدم در کتابے نے شنفتم
برنگِ بلبلم چون دل فدا شد

قطعات تاریخ از مورخ بے عدیل سخن سنج عدیم البدیل شیرازہ بند فرہنگ نقش بدیع و طرز نوی مولوی شریف الدین صاحب کاکوروی

مرحبا ای واقفِ اسرار ذات کبریا
معرکہ آرای ماتم شد بذکر کربلا

ہادی راہِ طریقت عارف از مقتدا
در غمِ آل عبا تاریخ طبع او شریف

ای زہے تصنیف والا یت بمدح آلِ پاک
گفت از روی بکا ذکر شہید بے نوا ۱۳۰۵ھ

ایضاً دیگر

چو کلک گہر سنج قطب ہُدا
رقم کرد حالِ شہِ کربلا
سرِ ہوش در باختہ سالِ طبع
بگفتیم تاریخ آلِ عبا ۱۳۰۵ھ

از نغمہ سرائی بلبل شاخسار شیوا زبانی طوطی شکرستان شیرین بیانی صاحب فکر سلیم و طبع فہیم مولوی محمد عصیم الدین صاحب عصیم

جنابِ پیر و مرشد رہبر کامل علی انور
جزاک اللہ شہادت نامۂ آلِ نبی گفتہ
چو جستم سالِ طبع او عصیم از ملہم غیبی

کہ بر سیمای پاکش ہست شانِ مصطفےٰ پیدا
کہ بر ہر فقرہ اش از جوش دل برخاست واویلا
بروئیم شد کشادہ بابِ فیض سید الشہدا ۱۳۰۵ھ

ریختۂ خامہ سحر آہنگ حلی بند شاہد دانش و فرہنگ وحید فن فرید زمن عیار نقد معانی را محک مولوی محمد فرید علی صاحب متخلص بہ فلک

شاہ دین پرور علی انور نے کیا اچھا لکھا
کربلائی واقعہ شبیر عالیجاہ کا
ہے سر الہام ہے تاریخ تالیف ای فلک
کیا شہادت نامہ ہے سبط رسول اللہ کا ۱۳۰۵ھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایضاً تاریخ طبع

حسینؑ کا احوال رقم کرکے بتصحیح	حضرت علی انور نے جو روکا خامہ	کیا طبع کی تاریخ فلک نے یہ لکھی	لو امیتو چھپا شہادت نامہ ۱۳۱۰ھ

از مشاطگی غازۂ کلک رخسار لیلائے زیبا بیانی چہرہ آرای سلمائے آتش بیانی شاعر نکتہ پرور ماہر سخن گستر مولوی محمد ہاشم صاحب افسر

جناب علی انور شاہ دین	چو این در مکنون بہ عمّان سفت	پئے تاریخ طبعش افسر سروش	زہی واقعاتِ شہادت بگفت ۱۳۱۰ھ

ایضاً دیگر

در پنج و سیزدہ صد سنوات ہجریہ
باجملہ وارداتِ شہیدان کربلا

حالات با صفات شہیدان کربلا
افسر بفکر بود نگارد چہ یادگار

از کلک حضرت علی انور رقم شدند
اندر نوشتجات شہیدان کربلا

القا شدہ ز قلب بنی طرفہ سال طبع
دلسوز واقعاتِ شہیدان کربلا ۱۳۱۰ھ

تاریخ طبع چکیدۂ خامۂ ناظم جواہر گرانمایہ بلاغت معنوی و فصاحت صوری طلیق اللسان زلیق البیان مولانا ابوالخیر حافظ محمد جان ہجری آبادی غازی پوری

صد شکر خدای لم یزل را
از حسن سواد و خط روشن

کاین نسخہ چہ لاجواب شد طبع
چون سلک گہر خوش آب شد طبع

حافظ علی انورش رقم زد
خوش مصرعِ سال گفت ابوالخیر

پر نور چو آفتاب شد طبع
این نقش بآب و تاب شد طبع ۱۳۱۰ھ

تاریخ طبع از طبع نابلد جادۂ سخن شناسی بندۂ آسی محمد عبد العلی مدراسی تجاوز عن جرائمہ ربہ الالٰہی ۱۳۱۰ھ

کرد حافظ علی انور روشن	خوش سوادی ز سیادت نامہ	یعنی از خون جگر جای مداد	کرد تحریر شہادت نامہ
آن شہادت کہ بر آن شام و پگاہ	شفق آوردہ صداقت نامہ (سرداری و پیشوائی ۱۲)	وان صداقت کہ نوشتند ثقات	باسانیدِ روایت نامہ
گوئیا ماشطۂ ذہن بلیغ	کرد ہر سفت بلاغت نامہ	حرز بازوی غم جاوید ست	نقش این تازہ ملالت نامہ
قاریان راست ز وخطِ امان	سامعان راست شفاعت نامہ (آراستہ ۱۲)	یا کہ در دست گنہگاران ست	بخطِ عفو انابت نامہ (توبہ کردن ۱۲)
یا کہ از عرش براہلِ دعا	ملک آوردہ اجابت نامہ	والی ملک کرامت کہ ازو	سر زدا سرارِ ولایت نامہ
بہر ارشادِ ارادتمندان	زد رقم طرفہ اجابت نامہ	از چراغِ رہِ دین دودہ گرفت	تا رقم کرد ہدایت نامہ
کرد تحریر ز خونابۂ دل	بر جگر پارۂ نیاحت نامہ	از تقی داد بہر یک توقیع	وز ہدیٰ کرد عنایت نامہ
ہم بتصحیح روایت بنوشت	ہم بہ تنقیح درایت نامہ	از پی مجلسِ ذکر شہدا	بسند داد اجازت نامہ
منکران را بود این نسخہ وعید	مومنان راست بشارت نامہ	ذکر پاک حسینؑ ست دران	زین دو حسن ست کرامت نامہ
ہم ز احوال امامِ شہدا	بایدش گفت امامت نامہ	حال رزم شہدا گر شنوی	گوئی آن را تو شجاعت نامہ
حیف صد حیف کہ از کوفہ رسید	گل باغ رسالت نامہ	بر فیقان منافق نازم	کہ نوشتند رفاقت نامہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

لیکن او بود پر از بے دینی
خالی از دین و دیانت نامہ
اشقیا سوی حسین بن علی
کردہ ارسال شقاوت نامہ

طلبیدند نبی فاطمہ را
بہر تحریر خلافت نامہ
کوفیان دادہ بدست قاصد
آہ با قصد بغاوت نامہ

شامیان نیز نوشتند افسوس
از رہ شومی و شامت نامہ
شمۂ زان اگر آرم برقم
شود این جامہ قیامت نامہ
بمعنی سحن ۱۲

الغرض ناموروں نامی شد
با ہمہ حسن صناعت نامہ
یک قلم آمدہ مطبوع طباع
طبع این تازہ شہادت نامہ
بہ زرگی و دلیری ۱۲

زور قم مصرع سالش آسی
طبع شد عمدہ شہادت نامہ
۱۳۲۱

تاریخ طبع ثانی شہادت نامہ از جناب منشی محمد عاصم صاحب کاکوروی المتخلص بہ قیس

دوبارہ جب ہوا تیار چھپ کر نسخۂ رنگین
تو دیکھا اک نیا انداز قلب قیس محزون کا
زبان حال ساکت دیکھ کر ہاتف یہ بول اٹھا
یہ ہے بہتا ہوا دریا دل شبیر کے خون کا
سنہ ۱۹۱… ہجری … عدد

ایضاً

ہای مظلوم و بیکس و بے سر
ہای سردار و مقتدای انام
جان فدایان رب کا قبلۂ جان
سر فروشان راہ حق کا امام

ساقی کوثر ابن بنت رسول
آہ شاہ حسین تشنہ کام
سر بسر مورد جفای فلک
پای تا سر وہ مجمع آلام

دست کفار سے ہوا مقتول
ہای سردار اہلبیت کرام
رائک دوش مصطفے صد حیف
ہوا پامال اسپ اہل شام

غمکدہ ہو رہا ہی کون و مکان
ماتمی ہی ہر ایک خاص و عام
چھٹ پڑا کیسے نہ تو ای چرخ
کیون رہے یہ لیالی و ایام

کیون اسی دم ہوا نہ حشر بپا
جب گرا خاک پہ وہ عرش مقام
سچ تو یون ہی یہ سارا ہنگامہ
شاہد ناز کا تھا ایک پیام

نور چشم علی علی ا نو ر
ذات جسکی تھی رونق اسلام
ساقی جام صافی توحید
بادۂ معرفت کا شیخ جام

تھے قلندر منش مبارک ذات
پاک صوفی روش خجستہ مقام
معرکہ کربلا کا لکھا خوب
کیون نہ ہو کلک منشی علام

جسکی سطرین ہین سالک کو شراب
نقطے ہین داغ خاطر ناکام
شربت غم ہی ہر پیاسے کو
پیر مغ کا یہ بادہ ریز کلام

طبع ثانی کا سال تھا درکار
یک بیک غیب سے ہوی الہام
ہو اد ب سے ندا یہ پیاسونکو
پھر ہو شربت سبیل امام
۱۳۱۸ فصلی

ایضاً

علی انور قلندر نور جانہا
باورنگ علی عرش آستان شاہ
سخن سنج بیان
نی فہم سر لی مع اسد

جبین جبہ سای بارگاہش
ز نور خاک کویش عزت ماہ
چہ خوش غمنامۂ رنگین
یش صد خوشی و الدر للہ

زہی غمنامہ کان جا حزین ست
دیا قلبی ست پر از نالہ و آہ
چو آمد بار دیگر زینت
تک غم آمدیدہ ہا خواہ

غم حسین قوت قلب محزون
غم حسین روح جان آگاہ
غم حسین مشتاق حـ
ی ہمہ دولت ہمہ جاہ

غم حسین اندر سیر ہستی
برای سالک آمد توشۂ راہ
چہ سال طبع آن از قیـ
تا ابد ال از علی خواہ
۱۳۲۸ ہ ۱۱۰

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلطنامہ شہادت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۲	بی بضاعت	خاکبی بضاعتا
〃	۲۰	فردون مین	دردون مین
۴	۶	آک	آگ
〃	۲۴	شعار	شمار
۵	۲۱	کما قال	کما قال تعالی
۶	۱	انبیا	انبیا
〃	۱۹	موافق	بلکہ موافق
۸	۲	بازون	بازوون
〃	〃	نازکے	نازکی کے
۱۰	۲۰	اقوال	قول
۱۲	۱۵	زمانہ مین	زمانون مین
۱۶	۱۶	الملہ	الملۃ
۲۰	۸	زوائد مسند	زوائد مسند مین
〃	۱۷	اسعاف الراعبین	اسعاف الراغبین
〃	۱۸	کیا	کیا ہے
〃	۲۴	ابن جتنین	ابن جنین
۲۳	۱۱	جہارٹی	جھاڑی
〃	۱۲	جانین	اتنی جانین
۲۴	۱۵	تسویدالقوس	تسدید القوس
〃	۲۰	ابوحنیفہ	امام ابوحنیفہ
۲۵	۴	فضلتنا	فضلت
〃	۷	جب	حب
۲۷	۲	حسد	محمد
۲۸	۱۰	آخر	آخر کو
۲۹	۴	پیغمبر	پیغمبر
〃	۷	احدیث	احدیث
〃	۲۴	تقریب لتہذیب	تقریب التہذیب
۳۱	۱۳	سلام	وسلام
۳۲	۲۳	موادی	مودّای
〃	〃	انمای	انتمای
۳۳	۴	روح اورعرش	لوح و قلم اور عرش
〃	۹	جبان	جہات
〃	۲۴	مرتبہ پانے	مرتبہ کے پانے
۳۴	۲۳	کنارۃ	کنارۃ
〃	〃	اما علیہ السلام	امام حسین علیہ السلام
۳۵	۱۹	معاویہ	امیر معاویہ
۳۶	۲	اُس کے	اُس زہر کے
〃	۱۲	عاشوراد	عاشورہ ای
〃	۱۶	عاشورا	عاشورا سلہ
۳۷	۶	اللہ الاولین	اللہ الاولین
〃	۱۵	موردالعذاب	موردالعذب
〃	۱۸	دیے گیے ہو	دیے گئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲	۱۲	عاشور	عاشورا
۴۵	۲۲	سنہ	سنہ ۵
۵۰	۸	ا	را
۵۱	۱۹	اللہُ	اللہَ
۵۵	۱۸	کہا	فرمایا
〃	۲۰	اختصار	اختصار
۶۰	۲۴	مین	کے
۶۱	۵	سنی	مثنی
۶۶	۲۰	یرید	یزید
۶۹	۲۴	مردشیوخ	مرد کوشیوخ
۷۲	۶	صدیق اکبر	حضرت صدیق اکبر
۷۳	۱	جب	کہ جب
۷۸	۱۹	مروان	مروان
۸۰	۷	بن زبیر	بن زبیر کے
〃	۱۱	عمارت	امارت
۸۱	۷	بدست و	بدست تو و
〃	۱۰	منتظر آنرا	منتظران را
〃	۲۴	اوز	اور
〃	۲۵	جلانے	چلانے
۸۳	۱۴	کہ بنی امیہ	کہ تابنی امیہ
〃	〃	پھر	اور پھر
۸۳	۲۱	بن زیاد کہ	بن زیاد کو کہ
۸۴	۳	کو	کہ
۸۶	۲	تو	کہ تو
۸۷	۱۹	دنیا ہماری	دنیا جو ہماری
۸۹	۳	چلایا	جلایا
۹۷	۲	بیت الرصوان	بیعت الرضوان
۹۹	۲۱	قضاقدر	قضاوقدر
۱۰۰	۲۱	خط	خطوط
۱۰۴	۱۳	نے	سے
〃	۱۵	ال بیت	اہل بیت
۱۰۷	۱۹	دم	دم ہے
۱۰۹	۱۲	گہر	گبر
〃	〃	شکشتی	شکستی
۱۱۰	۱۹	مین ہمت	مین اپ ہمت
۱۱۱	۱۱	روح روانرا	روح وروانرا
۱۱۲	۹	انکو	انکے
۱۱۳	۵	گرداآب	گرداب
۱۱۵	۲۰	فرمایا	منع فرمایا
۱۱۷	۳	شہادت	شہادت سلہ
۱۲۰	۵	اولادالنبی	اولادُالنبی
۱۴۳	۲۴	اجامہ	جامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۱۸	شمر	شمر سلہ
۱۲۶	۱۱	مہاجرین	مہاجرین
〃	۱۲	شمرذی الجوشن کہ	شمرذی الجوشن کو کہ
۱۲۷	۱۴	خاک خون	خاک وخون
۱۲۸	۱۲	اسرار	اشرار
۱۳۲	۷	علیہ	صلی اللہ علیہ
〃	۱۸	انفا	آنفا
۱۳۳	۲	کہ جب	جبکہ
۱۳۹	۱۹	مفتولین	مقتولین
۱۴۲	۱	شعرانی مین	شعرانی نے
〃	۱۲	یہ نیر	یہ خبر
۱۴۵	۱۵	جمبل الطریق	جمیل الطریق
۱۴۹	۵	انتری	الشری
۱۵۴	۴	الاماُم	الامامَ
۱۵۵	۲۱	سابے	سالے
۱۵۸	۳	دارٹھی	داڑھی
۱۶۱	۵	لگے	کہنے لگے
۱۷۱	۴	نہ تہا	نہین
۱۷۵	۲	زراح	زراخ
۱۷۶	۲۳	بالصواب سلہ	بالصواب ۲سلہ
۱۷۷	۵	تتن	متن
〃	۲۲	لقانی	لقانی نے
۱۷۹	۱۷	وسیم	ورقیم
۱۸۰	۳	وسیعلموا	وسیعلم
۱۸۳	۱۱	برید	یزید
۱۸۴	۱	رہگزای	رہگرای
۱۹۳	۵	فلتۃ	فلتنۃ
〃	۹	میبون	مہینون
۱۹۴	۱۲	ان الدین	ان الذین سلہ
۱۹۶	۱۳	ماذاہا	ماذاہا
〃	۱۵	اوراحادیث	اورا اوراحادیث
۲۰۰	۲۴	کبیرہ ہے	گناہ کبیرہ ہے
۲۰۱	۷	ہوئی	ہوتی
〃	۹	سلت	سلف
۲۰۳	۱۲	گھرمین	گھرون مین
۲۰۶	۱۰	امین	اسمین
۲۱۱	۱۶	جوکتے ہین	جوکچھ کہتے ہین
۲۱۳	۵	ڈہایا	ڈھایا
۲۱۶	۹	کیا تہ	کیا یہ
〃	۲۲	یای موحدہ	بای موحدہ
۲۱۷	۲۱	بن حب	بن کعب
۲۲۵	۹	بن جبیر	سعید بن جبیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۶	۲۲	اتار دتیا	اتار دتیا ہے
۲۲۷	۲۰	فتحہ اللہ	قَتَّحۃُ اللہ
۲۲۷	۲۴	من وجہ نیب	من جہۃ نیک
۲۲۸	۱	نقط	لفظ
〃	۱۳	ہیان	بہیان
〃	۲۴	سولی	سولی پر
۲۳۳	۱۰	او	اور
۲۳۴	۳	عامل کیا	عامل مقرر کیا تہا
〃	۲۳	جب روم	جب وہ روم
〃	۲۵	کو تم	کو کہ تم
۲۳۵	۱۲	اوراور	اور
۲۳۶	۳۰	وو	وہ
۲۳۸	۱۹	آماہ	آمادہ
۲۴۰	۱۱	الفاضل المکمل	الفاضل الکامل المکمل
۲۴۱	۵	کی	کی ہے

غلطنامہ حواشی شہادت نامہ

صفحہ	سطر	ہندسہ	غلط	صحیح
۱۲	۱۲	ھ	عنہ	عنہا
۱۷	۷	سلہ	مدظلہ	رحمۃ اللہ علیہ
۱۸	۳	سعہ	وُدّ	وُدّابیہ
۲۱	۴	سعہ	ابن طالب	ابن ابی طالب
۲۳			حضرت ابی ہریرۃ	حضرت ابی ہریرۃ سلہ
۲۴	[illegible]		[illegible]	[illegible]
۲۵			مصافات	مصافاۃ سلہ
۲۵	[illegible]		[illegible]	[illegible]
۲۵	۵	سعہ	جاو	چلو
۳۹	〃	سلہ	پرونکو	پیرون کو
۴۷	۴	سعہ	ظاہر	طاہر
۷۱	۸	سلہ	صدقہ	صدقہ
〃	〃	〃	سنہ ۲۲۵	سنہ ۶۲۵
۸۳	۱	۵ھ	صابہ	اصابہ
۹۵	۱	۳ھ	حارث	بن حارث
۱۰۵	۳	〃	بنی	اپنی
۱۲۲	۱	سلہ	مدظلہ	رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۳	۵	سلہ	بلکہ	ملک
۱۸۷	۵	سلہ	مطبو	مطبوعہ
۲۱۰	۳	سلہ	سنہ ۲۳	سنہ ۳۳۰
۲۱۴	۱	سلہ	سکو	اسکو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلان

واضح ہو کہ یہ
شہادت نامہ بڑی محنت و مشقت
سے بصرف زر کثیر چھاپا گیا اور حق تصنیف
اسکا محفوظ ہی لہذا کوئی صاحب بدون اجازت حضرت
مولانا شاہ حبیب حیدر صاحب مد ظلہ اسکو نہ چھاپیں ورنہ بجرم حق تلفی
حفظ کتاب کے حسب قانون ایکٹ ۲۵ سنہ ۶۷ عہ ماخوذ
ہونگے ہاں جنکو یہ کتاب مطلوب ہو بارسال قیمت ع
یا بذریعہ ویلو یہ نشان قصبہ کاکوری تکیہ کاظمیہ
ضلع لکھنؤ قاضی انتظام علی خان
صاحب سے منگوالیں۔

الراقم الآثم
احترام علی خان
کاکوری ضلع
لکھنؤ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas